بسم اللہ الرحمن الرحیم

خطباتِ مشاہیر

جلد دہم

(اجتماعات وجلسہ ہائے دستار بندی)

Khutbat Haqqania \ Khutbat Final

جملہ حقوق بحق مؤتمر المصنفین اکوڑہ خٹک محفوظ ہیں

منبرِ حقانیہ سے

خطباتِ مشاہیر

(جلد دہم)

ترتیب وتدوین	حضرت مولانا سمیع الحق مدظلہ
معاون	محمد اسرار ابن مدنی
نظر ثانی وتخریج	مولانا محمد اسلام حقانی / مفتی یاسر نعمانی
کمپوزنگ	بابر حنیف
ضخامت	۷۰۲ صفحات
تعداد	1100
اشاعتِ اوّل	جون 2015
برقی رابطے	editor_alhaq@yahoo.com www.jamiahaqqania.edu.pk

ملنے کے پتے

☆ مؤتمر المصنفین...... جامعہ دارالعلوم حقانیہ، اکوڑہ خٹک

☆ القاسم اکیڈمی...... جامعہ ابوہریرہ، خالق آباد نوشہرہ

☆ مکتبہ ایوان شریعت...... جامعہ دارالعلوم حقانیہ، اکوڑہ خٹک

☆ کتاب سرائے، اردو بازار لاہور

☆ تحقیقات پبلشرز نوشہرہ

☆ یونیورسٹی بک ایجنسی، خیبر بازار پشاور

☆ مکتبہ محمودیہ، سردار پلازہ، اکوڑہ خٹک (0300-9610409)

فہرست

(۱) آل پارٹیز قومی شریعت کنونشن

مولانا سمیع الحق مدظلہ (خطبہ استقبالیہ)

● اسلامی نظام کا نفاذ اور سودی نظام کا خاتمہ

تشکرانہ کلمات ۵۸

بے یقینی کے سائے اور روح فرسا حالات ۵۹

نظریہ پاکستان اور غلبہ اسلام ۵۹

شریعت بل کا مسودہ قانون ۶۰

ایوان بالا سے شریعت بل کی منظوری ۶۰

استحصالی معاشی نظام کی بنیاد ۶۰

ناگفتہ بہ صورتحال پر غور وخوض ۶۲

میاں محمد نواز شریف (وزیر اعظم پاکستان)

● نفاذ اسلام مشکلات سے چھٹکارا پانے کا واحد ذریعہ

نظریاتی مملکت میں نفاذ اسلام ۶۵

عوام کا مطالبہ صرف نفاذ شریعت ۶۵

جدوجہد کے بعد منزل کا خواب اور اس کی تعبیر ۶۶

کٹھن اور مشکل سفر کا آغاز ۶۶

Khutbat Haqqania \ Khutbat Final

حق کے سفر میں عزم و دیانت کی ضرورت ۶۷

حق کیا ہے اور باطل کیا ہے؟ ۶۸

سینیٹ کے بعد قومی اسمبلی کی ذمہ داری ۶۸

نفاذ اسلام سے رحمتوں کے دروازے کھلتے ہیں ۶۹

جناب غلام مصطفیٰ جتوئی (سابق وزیر اعظم پاکستان)

● شریعت پاکستان میں بسنے والے ہر شہری کی خواہش

مولانا سمیع الحق سے اظہار یکجہتی کے لئے شرکت ۷۱

وطن عزیز کو وجود میں لانے کا مقصد ۷۲

نفاذ شریعت میں سرد مہری کا مظاہرہ ۷۲

مولانا سمیع الحق اور قاضی عبداللطیف کو خراج عقیدت ۷۳

شریعت بل کے مخالفین کے نعرے ۷۳

حکمران پیپلز پارٹی شریعت بل میں سنجیدگی کا مظاہرہ کرے ۷۴

نیک کام میں کامیابی کے لئے جدوجہد ۷۴

تمام مکاتب فکر کے اتحاد پر خوشی اور مسرت ۷۵

مولانا محمد خان شیرانی، (رہنمائے جمعیۃ علماء اسلام)

● پاکستان میں اب تک اسلامی نظام نافذ کیوں نہ ہوا؟

دینی فکر کے لئے اجتماع اور اسکی اہمیت ۷۷

اسلامی نظام کا نفاذ اور پاکستان میں اسکا فقدان ۷۸

عوام کی حماقت اور سیاستدانوں کی منافقت ۷۸

سینیٹر راجہ ظفر الحق (چیئرمین پاکستان مسلم لیگ)

● شریعت بل کو درپیش چیلنجز اور منظّم لائحہ عمل

شریعت بل طویل سفر کے بعد ۸۰

قیام پاکستان کے بعد دستور ساز اسمبلی ۸۱

دستور ساز اسمبلی پر بھی نگران ادارے کی ضرورت ۸۱

منتخب ممبران پر نمائندگی کرنے کی گرفت ۸۲

اختیار اعلیٰ خدا کی ذات کا ہے، قومی اسمبلی اسکی تنفیذ کی پابند ہے ۸۳

اختلاف تو اسمبلی میں بھی ہے ۸۳

عدالتوں کے اپنے مابین اختلافات ۸۴

بنی اسرائیل کے مانند پاکستانی قوم ۸۴

شریعت بل کا آغاز ۸۴

تمام طبقات کی شمولیت ۸۵

شریعت بل کی قومی اسمبلی کو سپردگی ۸۵

شریعت بل کا کچھ حصہ اور ضیاء الحق شہید ۸۶

شریعت بل ایک درمیانہ راستہ ۸۶

شریعت کی گرفت سے ماورا کوئی نہیں ۸۷

کمیشن برائے اصلاح معاشی نظام ۸۸

کمیشن برائے اصلاح تعلیم ۸۸

عدالتوں کے اختیارات ۸۹

وفاقی شرعی عدالت کا قیام ۸۹

Khutbat Haqqania \ Khutbat Final

نفاذ اسلام ہی ہماری وجود کی حفاظت کا ضامن ہے ۹۰

پاکستان ایک آزاد اسلامی ریاست ۹۰

نوابزدہ نصر اللہ خانؒ (بزرگ سیاسی رہنما)

● ابلیسی قوتوں کا شریعت بل کی مخالفت

آغاز سخن ۹۲

مولانا سمیع الحق صاحب لائق مبارک باد ہیں ۹۲

حکمرانوں کے نیت میں فتور ۹۳

دو اہم مسائل کے لئے کانفرنس کا اہتمام ۹۳

سود کے تحفظ کیلئے اسمبلی کی بجائے سپریم کورٹ میں پیشی ۹۳

شریعت بل کی مخالفت پر بے نظیر کی خوشی ۹۴

اپنی سعی اور جدوجہد کو تیز کرنا ۹۴

ایک اہم موقع ۹۴

تمام مکاتب فکر کا اتحاد اور شریعت بل ۹۵

پاکستان کا کوئی قانون اسلام مخالف نہیں ہوگا ۹۵

ہم ابتلاء کے دور سے گزر رہے ہیں ۹۶

مولانا سید وصی مظہر ندوی (سابق ممبر وفاقی کونسل ممبر قومی اسمبلی)

● شریعت بل کے نفاذ کے لئے لائحہ عمل

ایک سنہری موقع ۹۸

شریعت کے نفاذ کا بندوں پر انحصار ایک المیہ ۹۸

۹۸ فیصد مسلمانوں کا حق ۹۹

ہماری حاضری کا مقصد ۹۹

مولانا عبدالمالک (صدر اتحاد العلماء پاکستان منصورہ لاہور)

● **اسلام حکمرانوں کے کام آیا مگر حکمران اسلام کے کام نہ آئے**

امت کا پہلا اجتماعی فریضہ: نفاذ شریعت ۱۰۲

راجہ ظفر الحق صاحب کی ولولہ انگیز تقریر ۱۰۳

اسلام سے دوری کا نتیجہ ۱۰۲

مولانا سمیع الحق صاحب کا شکریہ ۱۰۴

پیر سید محمد یعقوب شاہ پھالیہ صاحب مرحوم

● **شریعت یا جام شہادت**

اتحاد کا مظاہرہ ۱۰۶

بریلوی مسلک کا کلی اتفاق ۱۰۶

دو سو سال غیر اسلامی قوانین کے تحت زندگی ۱۰۷

شریعت یا شہادت ۱۰۷

اختلافی مسائل کو چھوڑ کر نفاذ اسلام کے لئے سعی ۱۰۸

نفاذ شریعت سے پہلے فرقہ بندی کا خاتمہ ۱۰۸

جناب اعجاز الحق (سابق وفاقی وزیر پاکستان مسلم لیگ ضیاء شہید)

● **نفاذ شریعت کے لئے قربانی کی ضرورت**

ایک عظیم الشان تحفہ ۱۱۰

نفاذ شریعت کے لئے شہید ضیاء الحق کی جدوجہد ۱۱۱

مولانا سمیع الحق اور قاضی عبداللطیف کو مبارک باد ۱۱۲

Khutbat Haqqania \ Khutbat Final

شریعت ازل سے تا ابد، ایوان سے منظوری لینا گستاخی ۱۱۲

سوشلزم اور کمیونزم کا جنازہ اٹھا چکے ۱۱۳

آخری سپاہی کا کردار ادا کروں گا ۱۱۳

شیخ الحدیث حضرت مولانا عبداللہ ویرو والوی صاحب

● **حق و شریعت کے نفاذ کے لئے علماء کرام کا اتحاد**

پاکستان کی بنیاد ۱۱۵

علماء کرام کو اختیار نہ دینے کی وجہ ۱۱۶

نوابزادہ صاحب کی کھری کھری باتیں ۱۱۶

اہلحدیث مسلک کے عوام سے اپیل ۱۱۷

کتاب وسنت کی بالادستی اور دستور پاکستان ۱۱۷

حضورﷺ کا مقام سارے انسانوں پر بھاری ۱۱۸

کسی ہائیکورٹ کو مسترد کرنے کا اختیار نہیں ۱۱۸

ہماری ابتلاء اور آزمائش کا وقت ۱۱۹

علماء کا ہمیشہ حق پر اتفاق ۱۱۹

محترمہ آپا نثار فاطمہ صاحبہ (مرحومہ) سابق ممبر قومی اسمبلی

● **شریعت بل اور خواتین کا کردار**

نفاذ شریعت اور خواتین کی دعائیں ۱۲۲

ماؤں کی عظمت ۱۲۲

اتحاد وقت کی ضرورت ۱۲۳

عالم اسلام اور غلامی، عورتوں کی حکمرانی کا داغ ۱۲۴

حکمران کا انتخاب ۱۲۴
شریعت بل اور بار کونسل کا شرمناک کردار ۱۲۵
اسلام کو چاہنے والے وکیل بھی ہیں ۱۲۵
وکیلوں کا قائد ۱۲۵
اسلام کے حدود میں خواتین کو بھی ساتھ لیکر نکلیں ۱۲۶
فرانس کی ایک عورت سے مکالمہ، مسکت منہ توڑ جوابات ۱۲۷
خواتین کے لئے ادارے اور درسگاہیں ۱۲۸
نواز شریف سے گزارش خواتین یونیورسٹی اور حقوق پر توجہ دیں ۱۲۸
خواتین شریعت بل کے لئے مردوں کے ہمقدم ۱۲۹
قانون وراثت سے خواتین کو فائدہ ۱۳۰
علماء کے خلاف مہم ۱۳۰

(۲) فتح طالبان کانفرنس

مولانا سمیع الحق مدظلہ (خطبہ استقبالیہ)

● فتح طالبان ایک فیصلہ کن جہاد کا آغاز

کلمات تشکر ۱۳۳
دشمنوں کی ناکامی افغانستان تقسیم سے بچ گیا ۱۳۴
یہ فتح تمام مجاہدین گروہوں کی فتح ہے ۱۳۵
مغرب نے طالبان کو خلائی یا جنگلی مخلوق اور گالی بنادیا ۱۳۵
جہاد بچانا طالبان کا فرض تھا ۱۳۶

دو دن قبل خطبہ جمعہ میں حکومت کو وارننگ ۱۳۷
طالبان پاکستان کی فولادی قوت مگر ناشکری ۱۳۷
ایک سپر اسلامی بلاک ضیاء الحق شہید کا منصوبہ ۱۳۸
عالم اسلام کی فیصلہ کن جنگ ۱۳۸
الیکشن آور میں طالبان کے حق میں اعلان ۱۳۹

جنرل حمید گل صاحب (سابقہ سربراہ آئی ایس آئی)

● دارالعلوم حقانیہ جہاد کی اولین اور سب سے بڑی اکیڈمی ہے

بے سروسامان طالبان کے عظیم کارنامے ۱۴۱
طالبان اور میرے خدشات جو غلط ثابت ہوئے ۱۴۲
دور صحابہ کرامؓ کی فہم وفراست کی جھلک ۱۴۲
حقانیہ جہاد کی افضل ترین اکیڈمی اور مولانا سمیع الحق کو مبارکباد ۱۴۳
طالبان نے اسلامی انقلاب کا راستہ کھولا ۱۴۴
فتح ایک عظیم امتحان، اسوہ ریاست مدینہ رہے ۱۴۵
رسوا ہونے والے جہادی لیڈروں سے صلح حدیبیہ جیسا معاملہ ۱۴۵
دنیا میں واحد مکمل طور پر آزاد قوم اور ملک ۱۴۶
حکومت کو وارننگ امریکی چشم وآبرو کو نہ دیکھے ۱۴۷
حکومت جہادی تحریک کو کچلنے سے باز رہے ۱۴۷
عالمی تاریخ طالبان کے بغیر نامکمل رہے گی ۱۴۸

جناب اعجاز الحق (سابق وفاقی وزیر پاکستان مسلم لیگ ضیاء شہید)

● جہادی لیڈر اگر طالبان کے ہم قدم اور ہمنوا ہوتے

Khutbat Haqqania \ Khutbat Final

آغاز سخن ۱۵۰
ضیاء الحق کا تاریخی کردار اور اثرات ۱۵۰
پاکستان پر جہاد کے وجہ سے برکات کا نزول ۱۵۲

مولانا شیر علی شاہ مدظلہ (شیخ الحدیث دارالعلوم حقانیہ)

● مولانا عبدالحق رحمہ اللہ کے جہادی درسوں کا نتیجہ

دارالعلوم حقانیہ کی سعادت ۱۵۵
اسلامی نظام عدل انصاف امن اور رواداری کا ضامن ۱۵۶

(۳) تائید طالبان کانفرنس

شیخ الحدیث مولانا سمیع الحق مدظلہ

● امریکہ پاکستان میں اسلامی نظام برداشت نہیں کرسکتا

بہت بڑا حادثہ اور ایک جارحیت ۱۶۰
حکومت کی تضاد بیانی ایک شرمناک کیفیت ۱۶۰
امریکہ ایٹم بم برداشت کرے گا لیکن اسلام نہیں ۱۶۱
نواز شریف نے سارے اسلام اور ملک دشمنوں کو پھر زندہ کردیا ۱۶۱
جمعہ کی چھٹی کا خاتمہ اور نواز شریف ۱۶۲
نفاذ شریعت کیلئے ہماری طویل جدوجہد ۱۶۲
ہماری اصل شریعت بل کی روح نکالدی اور اپنے بل کا ڈھونگ رچایا ۱۶۳
بینظیر بھٹو اور شریعت بل کی مخالفت ۱۶۳
مسلم لیگ نے ہمیشہ مولویوں کو استعمال کیا ۱۶۴

Khutbat Haqqania \ Khutbat Final

پارلیمنٹ سے شریعت کا خواب دیکھنا فریب اور دھوکہ ۱۶۴
حکمران باطل نظام کے محافظ ۱۶۴

مولانا سعید الرحمٰن حقانی (سفیر افغانستان)

● اسلامی نظام کے نفاذ کی برکات

جہادی قوتیں جب اقتدار کی جنگ لڑ رہی تھیں تو طالبان آگئے ۱۶۶
امریکہ کا مقصد اسامہ نہیں اسلام کا خاتمہ کرنا چاہتا ہے ۱۶۷
افغانستان پر امریکی مزائل کی برسات ۱۶۷
ہم وحدت کے داعی ہیں ۱۶۸

جنرل حمید گل صاحب (سابقہ سربراہ آئی ایس آئی)

● کفر کیلئے اصل خطرہ نظام مدارس

طالبان کون ہیں؟ ۱۷۰
جہادی یونیورسٹیوں کی سرفہرست ۱۷۰
نظام مدرسہ کیا ہے؟ ۱۷۱
طالبان نظام مدرسہ کی پیداوار ۱۷۱
دعوت و جہاد سے فتح مبین اور امریکہ کی بے بنیاد الزامات ۱۷۲
مدرسہ دین اور جہاد کا مرکز ۱۷۲
ترک جہاد سے زوال آتا ہے ۱۷۳
کامیاب جہاد کے خلاف سازشیں ۱۷۳
طالبان ترقی پسند یا جارحیت پسند؟ ۱۷۴
طالبان کی تائید کیوں؟ ۱۷۵

بے حمیت حکمران ۱۷۶

طالبان کا پڑوسیوں سے سلوک ۱۷۶

دشمن اصل بنیاد پرست ہے ۱۷۷

پاکستان کے مسائل اور طالبان ۱۷۸

نفاذ شریعت کا معجزہ ۱۷۸

مولانا عبدالستار خان نیازیؒ (صدر جمعیۃ علماء پاکستان)

● **طالبان نے افغانستان کے مسلمانوں کو شریعت کا پیغام دیا**

امت مسلمہ کو امریکہ کے خلاف تیاری کی ضرورت ۱۸۱

پاکستان میں اسلامی نظام کا نفاذ اور سودی نظام کا خاتمہ ۱۸۲

پاکستان طالبان کی کھل کر حمایت کریں ۱۸۲

جنرل مرزا اسلم بیگ (سابق سربراہ افواج پاکستان)

● **نفاذِ شریعت کیلئے اللہ کے نظام سے واقفیت**

طالبان نے خدا کی زمین پر خدا کا نظام نافذ کیا ۱۸۴

اسلام کے خلاف گھناؤنی سازشیں ۱۸۴

طالبان کی اپنے عقائد پر پختگی اور راسخ العقیدگی ۱۸۵

طالبان اور جہادی قوتوں کے مساعی ۱۸۶

افغانی قوم کی بے تحاشہ قربانیاں ۱۸۶

اسلامی حکومت سے خوفزدہ حکمران طبقہ ۱۸۷

اسلامی نظام خوشحالی کا ضامن ہے ۱۸۸

Khutbat Haqqania \ Khutbat Final

مولانا ڈاکٹر اسرار احمد (امیر تنظیم اسلامی پاکستان)

● **ایک امیر کے ہاتھ پر تمام علماء کا بیعت کرنا**

طالبان کی فتح ایک معجزہ ۱۹۰

عالم اسلام کے اتحاد کا پہلا قدم ۱۹۰

مولانا محمد اکرم اعوان (امیر تحریک الاخوان)

● **امریکہ کے خلاف امت مسلمہ کا یکجا ہونا**

امریکہ کا ایک تعارف ۱۹۲

عالم اسلام امریکہ کے مقابلہ میں کیا کرے؟ ۱۹۳

محمد مصطفیٰ المھلل (سفیر لیبیا برائے پاکستان)

● **امریکہ بہت بڑا شیطان ہے**

طالبان ایک عظیم تحریک سب سے پہلے کرنل قذافی سے ملاقات ۱۹۵

عرب اتحاد کے خلاف امریکی کردار ۱۹۵

مولانا نور محمد شہید (ایم این اے وانا جنوبی وزیرستان)

● **امریکہ کی تباہی کا وقت آگیا ہے**

جہاد افغانستان کی برکت اور ثمرات ۱۹۸

جاوید ابراہیم پراچہ (ایم این اے کوہاٹ)

● **طالبان نے ایک مثالی امن قائم کیا**

خلافت راشدہ کی یاد تازہ کر دیا ۲۰۰

سید کبیر علی واسطی صاحب

● **طالبان کی بقاء سے پاکستان کا تحفظ**

طالبان کی کامیابی پاکستان کی کامیابی ۲۰۲

(۴) **تحفظ جہاد و مجاہدین کانفرنس، اسلام آباد**

مولانا سمیع الحق مدظلہ (خطبہ استقبالیہ)

● **دینی جماعتوں کو انقلاب کا راستہ اختیار کرنا ہوگا**

آغاز سخن ۲۰۶

کشمیری جہاد کا حقیقی صورت حال ۲۰۶

نواز شریف کو مینڈیٹ یا عالمی قوتوں کے ایجنڈوں کی تکمیل ۲۰۷

آئندہ کا لائحہ عمل اور مشترکہ جدوجہد کی ضرورت ۲۰۸

مولانا فضل الرحمٰن کو بھی منانے جاؤں گا ۲۰۸

روس کو نکالنا جہاد تھا تو امریکہ سے کیوں نہیں؟ ۲۰۹

جنرل حمید گل صاحب (سابقہ سربراہ آئی ایس آئی)

● **افغانستان میں قیام امن شریعت مقدسہ کی برکت**

پاکستان کی آزادی ۲۷ رمضان کو ۲۱۲

مادی کمزوری کی وجہ سے احساس کمتری میں مبتلا نہ ہونا ۲۱۲

جہاد اتحاد پیدا کرتا ہے اور سیاست انتشار ۲۱۳

امریکہ کو نظام اسلام اور قانون عدل سے تکلیف ۲۱۳

جناب عبدالرشید ترابی (جماعت اسلامی آزاد کشمیر)

● **قیام پاکستان بذریعہ جہاد**

کلمات تشکر ۲۱۶

جہاد کے برکات ۲۱۶

Khutbat Haqqania \ Khutbat Final

امریکہ کے خلاف علم جہاد بلند کرے ۲۱۶

محترم جناب حامد میر صاحب (جیو، جنگ میڈیا)

● **علمائے دیوبند کے مجاہدانہ کارنامے**

کارگل سے پسپائی اور اصل صورت حال ۲۱۹

علماء دیوبند کی تاریخ ۲۱۹

صدیوں کا تعلق احمد شاہ ابدالی کے احسانات کے قرضہ کی ادائیگی ۲۲۰

مولانا سلطان محمود ضیاء صاحب

● **دارالعلوم حقانیہ نے ہمیشہ پرچم جہاد بلند کیا**

سید احمد شہیدؒ کے جانشین ۲۲۳

مولانا عبدالمجید توحیدی صاحب

● **علماء کرام نظام حکومت بخوبی چلا سکتے ہیں**

طالبان نے صحابہ کرام کی یاد تازہ کردی ۲۲۵

نفاذ نظام اسلام سے مجرموں کی کمی ۲۲۵

افغانستان کا قانون قرآن وسنت سے متصادم نہیں ۲۲۶

مولانا عبدالستار سالک صاحب

● **علماء کرام اپنی ذمہ داریوں کا احساس پیدا کریں**

خلفشار اور انتشار کی صورت میں ہماری ذمہ داریاں ۲۲۸

عالم کفر کے مقابلے میں امت کے اتحاد کی ضرورت ۲۲۸

محترم جناب اظہر نسیم صاحب

● **جہاد کا جذبہ اور موت سے محبت غلبہ کا پیش خیمہ**

اسلام اور جہاد سے محبت ۲۳۰

ہم نے مرنے کا سبق بھلا دیا ۲۳۰

غلام نبی نوشہروی صاحب (نائب امیر حزب المجاہدین)

● **قرآن کے رنگ میں رنگتے جاؤ**

قیام پاکستان کا بنیادی مقصد ۲۳۲

حافظ عبداللہ منتظر صاحب

● **جمہوریت اور اسلام دو مختلف راستے**

جمعیت علماء اسلام ایک جہادی تحریک ۲۳۴

کمیونزم اور اسلام مختلف راہیں ۲۳۴

مولانا شیر عالم مجددی صاحب

● **شہید مرتا نہیں**

جمعیت کے شانہ بشانہ قربانی دیں گے ۲۳۶

● **تحفظ جہاد و مجاہدین کانفرنس کا اعلامیہ** ۲۳۷

(۵) **اسلامی انقلاب و تائید طالبان کانفرنس**، ایبٹ آباد

مولانا سمیع الحق مدظلہ (خطبہ استقبالیہ)

● **احیائے دین اور احیائے اسلام کے لئے انقلابی جدوجہد**

احیائے اسلام کے لئے اکابر کی قربانی ۲۴۳

افغانستان میں نفاذ اسلام کے ثمرات ۲۴۴

عالم کفر کا طالبان کے خلاف اتحاد ۲۴۴

اسلام اسمبلی سے نہیں آ سکتا ۲۴۵

Khutbat Haqqania \ Khutbat Final

شیخ عدنان تیمی فلسطینی (سفیر فلسطین برائے اسلام آباد)

● **مغلوبیت اور مظلومیت کی زندگی**

اہل حق! ۲۴۵

عظیم فتنہ ۲۴۷

چار باتوں کی اپیل ۲۴۸

مولانا شفیق الرحمٰن درخواستی (جامعہ عبداللہ بن مسعود خانپور)

● **مہاجرین اور انصار کی جماعت کی مانند**

انقلابی کتاب انقلابی پیغمبر ۲۵۰

جمعیت علماء اسلام کے مشن کو اپنا مشن سمجھو ۲۵۱

پٹھانوں کی دینی حمیت و غیرت ۲۵۱

مولانا سیف الرحمٰن درخواستی (خان پور بہاولپور)

● **غلبہ دین کی شرائط قرآن کی روشنی میں**

آزادی پاکستان کے باؤن سال ۲۵۳

غلبہ دین اور اسکے شرائط ۲۵۳

علمائے کرام پہاڑ کی طرح مضبوط ہو ۲۵۴

طالبان کے مشن کو آگے بڑھاؤ ۲۵۴

مفتی حبیب الرحمٰن درخواستی (جامعہ عبداللہ بن مسعود خانپور)

● **صادق الامین کا صادق نظام**

علماء کرام کی جدوجہد کے ثمرات ۲۵۷

مخلوق کے بنائے ہوئے نظاموں کی ناکامی ۲۵۷

جمعیت علماء اسلام کی خدمت عبادت ہے ۲۵۸
انبیاء کرامؑ کا کام ۲۵۸

مولانا قاضی عبدالعلیم حقانی (ہری پور ہزارہ)

● کلمہ حق کی بلندی میں جمعیت کا کردار

انگریز کا فرسودہ نظام ۲۶۱
بوریا نشین طالبان ایک سپر پاور ۲۶۱

(۶) قومی وملی یکجہتی کونسل کانفرنس اسلام آباد

مولانا سمیع الحق صاحب (خطبہ استقبالیہ)

● تمہاری داستان تک بھی نہ ہوگی داستانوں میں

مستقل بنیادوں پر اجتماعی تحریک کا آغاز ۲۶۵
قوم کی امنگوں اور وقت کے تقاضوں کا ادراک ۲۶۶
احیائے اسلام کی فکر اور پاکستان کے نظریاتی حصار کو برقرار رکھنا ۲۶۶
مغربی سیلاب کے سامنے بند باندھنا علماء کرام کا فریضہ ۲۶۷
نظریاتی قلعے کی پاسبانی اور اتحاد کی فضاء کو ہموار کرنا ۲۶۷
احساس ذمہ داری درد مشترک تو علاج مشترک کیوں نہیں؟ ۲۶۸
غور وفکر کی اساس بننے والی تجاویز ۲۶۸
بائیس نکات کی از سر نو تجدید ۲۶۸
اپنے اختلافات کی بجائے اسلام دشمن قوتوں کا مقابلہ ۲۶۹
تمام مکاتب فکر کے علماء کا اجتماع ۲۶۹

Khutbat Haqqania \ Khutbat Final

اشتعال انگیز لٹریچر سے اجتناب ۲۶۹
مشترکہ نکات پر غور ۲۶۹
دہشت گردی کے الزامات کا جائزہ ۲۶۹
بیرونی طاقتوں کی مداخلت کا جائزہ ۲۷۰
واضح معاہدہ کی ترتیب ۲۷۰
خودمختار کمیشن کی تشکیل ۲۷۰
معاہدے کے تحفظ کے لئے لائحہ عمل ۲۷۰
اشتراک فکر کا وسیع پلان باہمی رنجشوں کو بھلائیں ۲۷۰
دعا ۲۷۱

مولانا عبدالستار نیازی صاحب (جمعیۃ علماء پاکستان)

● اتحاد بین المسلمین کی کمیٹی رپورٹ کو نافذ العمل کرنا

بیس نکاتی ضابطہ اخلاق ۲۷۳
تحریک پاکستان میں ہم ایک تھے ۲۷۳

مولانا اجمل خان لاہور (رہنمائے جمعیۃ علماء اسلام)

● ذاتی مفادات کی بجائے امت کی فکر

نازک حالات میں ہماری ذمہ داری ۲۷۶
اپنے مسلک سے ہٹ کر امت کی فکر ۲۷۶
یہود و ہنود کی دوستی سے گریز ۲۷۷
واقعی ہم بنیاد پرست ہیں ۲۷۷
ملکی خلفشار اور انتشار کا واحد علاج ۲۷۸

دل آزار لٹریچر اور تقریر سے اجتناب ۲۷۸

سنجیدہ اقدامات اٹھانے کی ضرورت ۲۷۹

مولانا شاہ احمد نورانی (جمعیۃ علماء پاکستان شاہ احمد)

- **ہم اپنی بنیادوں کو بھول چکے ہیں کیوں؟**

اللہ کی رضا اور خلوص نیت کی ضرورت ۲۸۱

عبادت مقصود ہو تو اختلافات خود بخود ختم ہو جاتے ہیں ۲۸۲

جناب آغا مرتضیٰ پویا (شیعہ رہنمائے حزب الجہاد)

- **ہمارے تین دشمن اسرائیل، امریکہ، انڈیا**

طاغوت سے ہمارا مقابلہ ۲۸۴

پاکستان میں فرقہ واریت کا وجود نہیں ۲۸۵

دہشت گردی اور حکومت کی مجرمانہ غفلت ۲۸۵

امریکہ کی اسلام اور پاکستان دشمنی ۲۸۶

ہمارے تین بڑے دشمن ۲۸۶

جناب عتیق احمد شاہ صاحب لاہور

- **اتحاد بین المسلمین کے عمل میں سستی اور غفلت نہ کریں**

ہر تنظیم اپنی سطح پر کوشش کرے ۲۸۸

ایک بورڈ قائم کیا جائے ۲۸۸

Khutbat Haqqania \ Khutbat Final

جناب شاہ تراب الحق صاحب (جمعیۃ علماء پاکستان کراچی)

- **سپاہ صحابہ اور سپاہ محمد کا تنازعہ**

کراچی کی کشیدگی ۲۹۱

سپاہ محمد کا شرکت سے انکار ۲۹۲

ایک اہم تجویز ۲۹۲

- **قومی وملی یکجہتی کانفرنس کا جاری کردہ متفقہ اعلامیہ**

حکمرانوں کی مجرمانہ غفلت ۲۹۳

- **ملی یکجہتی کونسل کی سپریم کونسل کا پہلا اجلاس اور اہم فیصلے** ۲۹۶

(۷) سربراہی اجلاس ملی یکجہتی کونسل پشاور

مولانا احمد شاہ نورانی صاحب

- **ملی یکجہتی کونسل کو مستحکم کریں**

آغاز سخن ۳۰۱

سندھ کا مسئلہ اور قیام امن ۳۰۱

اجلاسوں میں شرکت کی اپیل ۳۰۲

مولانا شیخ راحت گل صاحب کا پیغام ۳۰۲

تشکرانہ کلمات ۳۰۳

مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ

- **دینی جماعتوں کا اتحاد مشیت ایزدی اور توفیق الٰہی**

مہمانوں کا خراج عقیدت ۳۰۵

مولانا فضل الرحمٰن کی شرکت کا شکریہ ۳۰۶
دینی جماعتوں کی اتحاد مشیت ایزدی ۳۰۶
ملی یکجہتی کونسل کے ایجنڈے کے نکات ۳۰۷

مولانا فضل الرحمٰن صاحب (رہنماء جمعیت علماء اسلام)

● **موجودہ صورت حال میں قیام امن کے لئے حقیقی جدوجہد**

آج کل کراچی کی حالات اور اسکے تاریخی عوامل ۳۱۰
ایم کیو ایم کا وجود ۳۱۱
ایم کیو ایم کے آپس کے اختلافات ۳۱۱
ہماری مشکلات اور مسائل کا حل ۳۱۲

مولانا ضیاء الرحمٰن فاروقی (رہنمائے سپاہ صحابہؓ پاکستان)

● **شیعہ سنی اختلاف کے اسباب وعوامل**

خوشی کا مقام اور ایک اچھی پیش رفت ۳۱۴
شیعہ سنی جھگڑے کے عوامل پر سوچ وفکر ۳۱۴
مرض کے علاج سے پہلے اسکی تشخیص کی ضرورت ۳۱۵
شیعہ سنی اختلافات کی بنیاد ۳۱۶
قادیانیت کے خلاف ہم سب متحد ہیں ۳۱۷
اختلافات کا خاتمہ کیسے اور کس طرح؟ ۳۱۷

قاضی حسین احمد صاحبؒ (امیر جماعت اسلامی پاکستان)

● **مشترکات کی بنیاد پر اتحاد واتفاق**

کراچی کی گھمبیر صورتحال ۳۲۱

Khutbat Haqqania \ Khutbat Final

نوجوان نسل تباہی کے دہانے پر ۳۲۱
مسجد ومحراب کا مضبوط پلیٹ فارم، درست منظم استعمال کی ضرورت ۳۲۲
مساجد کے ائمہ اور خطباء کی تنظیم ۳۲۳
تمام مکاتب فکر کے مشترکات ۳۲۳
قرآنی احکام کو وحشیانہ قرار دینے کی جسارت ۳۲۴
باہمی اتحاد ویکجہتی پیدا کرنا ۳۲۵
قوم کو صحیح راہنمائی اور علماء کی ذمہ داری ۳۲۵
محرم کے مہینے میں لوگوں کے جذبات اور احساسات کا لحاظ رکھنا ۳۲۶

مولانا ضیاء القاسمی صاحب (رہنمائے سپاہ صحابہ معروف خطیب)

● **اتحاد اور اتفاق ہی میں علماء کرام کی فتح ہے**

سازشی لابیاں ۳۲۹
محرم الحرام میں امن کے لئے لائحہ عمل ۳۲۹
مولانا فضل الرحمٰن کی شرکت پر خوشی ۳۳۰

پروفیسر شاہ تراب الحق صاحب (جمعیۃ علماء پاکستان)

● **سندھ اور کراچی کے بارہ میں ملی یکجہتی کونسل کی رپورٹ**

سندھ اور کراچی کے حالات ۳۳۲
شرکاء وارا کین کمیٹی کے اسمائے گرامی ۳۳۲
رپورٹ کی تفصیلات ۳۳۳
پس چہ بائد کرد ۳۳۴
پیش کی گئیں تجاویز ۳۳۰۵

مولانا اسفندیار خان (بانی جامعہ دارالخیر وسواد اعظم کراچی)

● شیعہ سنی فسادات اور ہماری ذمہ داریاں

شیعہ سنی فسادات کا خاتمہ ۳۳۷

کراچی کی ناگفتہ بہ صورت حال ۳۳۷

ملی یکجہتی کونسل کی کمیٹیوں کی تشکیل کو ممکن بنانا ۳۳۸

صاحبزادہ حاجی فضل کریم (جمعیۃ علماء پاکستان فیصل آباد)

● ملی یکجہتی کونسل اور نفاذ اسلام

محبت اخوت اور اتحاد کا مظاہرہ ۳۴۰

اتحاد کے مقاصد کا حصول، ضابطہ اخلاق پر عمل کی ضرورت ۳۴۱

ہمارے انتشار پر مغرب کی خوشی ۳۴۱

مغرب کا بے بنیاد پروپیگنڈہ ۳۴۲

اتحاد واخوت کے ساتھ ہی منزل مقصود تک رسائی ۳۴۲

محرم الحرام میں فضاء کو خوشگوار رکھنا ۳۴۳

سینیٹر پروفیسر ساجد میر صاحب (امیر جمعیۃ اہل حدیث پاکستان)

● ناموس رسالت اور ملی یکجہتی کونسل

نفرتوں کی فضاء میں ملی یکجہتی کونسل کا قیام ۳۴۵

بنیادی مسائل پر اتحاد ۳۴۶

حصول مقاصد اور ہماری ذمہ داریاں ۳۴۶

۲۲ نکات کے ضابطہ اخلاق پر اتفاق دوسرا تاریخی موڑ ہے ۳۴۶

حصول مقاصد کے لئے ضابطہ اخلاق ۳۴۷

Khutbat Haqqania \ Khutbat Final

نکتۂ اتحاد ناموس رسالت ﷺ ۳۴۸

دین کے ساتھ قوم کی وابستگی ناموس رسالت ﷺ پر قوم کا اتفاق واجماع ۳۴۸

سیاسی مقاصد کے لئے ملی یکجہتی کونسل کا استعمال نہ ہونا ۳۴۹

علامہ ساجد نقوی صاحب (سربراہ تحریک جعفریہ پاکستان)

● ملی یکجہتی کونسل کے اغراض و مقاصد رواداری، محبت اور تحمل

ملی یکجہتی کونسل کی تشکیل ۳۵۱

ملی یکجہتی کونسل کے ثمرات ۳۵۲

ملی یکجہتی کونسل کی اپیل اور قوم کا اعتماد ۳۵۲

مشترکات کو ابھارنا ۳۵۳

پاکستان اور اسلام کا عادلانہ نظام ۳۵۳

اسلام کے نفاذ پر سب کا اتفاق ۳۵۴

محرم الحرام میں باہمی رواداری کا ثبوت دیں ۳۵۴

ملی یکجہتی کونسل کے استحکام کی کوشش ۳۵۵

(۸) متحدہ اسلامی کانفرنس (جامعہ حقانیہ)

حضرت مولانا سمیع الحق مدظلہ (خطبہ استقبالیہ)

● امت مسلمہ کے بہتر مستقبل کیلئے لائحہ عمل

کلمات تشکر ۳۵۸

عظیم مشن کی خاطر مل بیٹھنا ۳۵۹

عالم اسلام کی مشکلات اور مصائب ۳۵۹

طالبان کے خلاف عالم کفر کے خوفناک عزائم ۳۵۹

روس کی شکست سے سب سے زیادہ فائدہ امریکہ کو ۳۶۰

طالبان کا کیا قصور؟ ۳۶۱

عالم اسلام کی موجودہ صورتحال اور عالم کفر کے عزائم ۳۶۱

حالات کی سنگینی کا احساس ۳۶۳

مسلم حکمرانوں کو جھنجھوڑنے کی سعی ۳۶۳

عالم اسلام کے لئے مستقبل کا لائحہ عمل ۳۶۴

اختتامی کلمات ۳۶۵

مولانا شاہ احمد نورانی (جمعیۃ علماء پاکستان شاہ احمد)

● تمام مسلمان جسد واحد کی مانند ہیں

کلمات تشکر ۳۶۸

عالم کفر کا مقابلہ اور عالم اسلام کی تیاری ۳۶۸

سارے مسلمان ایک جسم اور ایک جان ۳۶۹

افغانستان کے مسلم بھائیوں کو پیغام ۳۶۹

افغانستان کی امداد و اعانت ۳۷۰

تمام عالم کفر کا بائیکاٹ ۳۷۱

افغانستان سے تعاون کرنے کے لئے ایک منظم ادارے کی تشکیل ۳۷۱

سینیٹر مولانا قاضی عبداللطیف کلاچوی

● افغانستان پر اقدام سے پاکستان کو خطرہ

Khutbat Haqqania \ Khutbat Final

امریکی سلامتی کونسل کا فیصلہ ۳۷۳

افغانستان پر اقدام پاکستان پر اقدام تصور ہوگا ۳۷۳

قبائل قابل احترام اور قابل اعتماد فوج ۳۷۴

قبائل کا استحکام اور حکومت کی ذمہ داری ۳۷۵

موجودہ نظاموں سے لوگوں کی ناراضگی اور اسلام کی طرف رغبت ۳۷۵

شیخ الحدیث مولانا امان اللہ صاحب (جمعیۃ علماء اسلام)

● پس چہ بائید کرد

کلمات تشکر ۳۷۸

امریکہ کی بیداری کے اسباب، اسلامی نظام سے خوف ۳۷۸

افغانستان کے ساتھ امداد کی کئی صورتیں ۳۷۹

عالم اسلام کو خواب غفلت سے بیدار کرنا ۳۷۹

مولانا فضل الرحمٰن خلیل (حرکۃ المجاہدین والانصار الامۃ)

● مجاہد دہشت گرد کیوں ٹھہرے؟

کلمات تشکر ۳۸۲

افغانستان پر پابندیوں کے اسباب ۳۸۲

امریکہ کو اسامہ نہیں اسلام سے دشمنی ہے ۳۸۳

افغانستان کے حوالے سے حکومت پاکستان کی ذمہ داریاں ۳۸۴

افغانستان مخلوط حکومت کا مطالبہ ایک فراڈ ہے ۳۸۴

حضرت مولانا محمد مسعود اظہر (معروف جہادی رہنما)

● خواص امت کی ذمہ داریاں

اقوام متحدہ اور نبی ﷺ کی پیشن گوئی ۳۸۷
عالم اسلام کے قائدین کی ذمہ داریاں ۳۸۸
امارت اسلامیہ افغانستان کی قدر و قیمت ۳۸۹

مولانا محمد اکرم اعوان (سربراہ تحریک الاخوان)

- **مغربی قوتوں کا زمینی حقائق سے چشم پوشی**

آغاز سخن ۳۹۱
قیام امن کے نام پر فساد ۳۹۱
متحدہ ریلیف ادارے کا قیام ۳۹۲
پاکستان میں نفاذ اسلام ۳۹۲

مولانا محمد امین ربانی (حرکۃ الجہاد الاسلامی)

- **کوئی شعب ابی طالب کوئی انصار مدینہ کی تاریخ دہراتا ہے**

مسلمانوں کو اپنی تاریخ دہرانی ہوگی ۳۹۵
حرکۃ الجہاد الاسلامی اور افغانستان کے مسئلے کا ادراک ۳۹۶
ہم اگر عملی نمونہ پیش کریں تو عالم کفر ہیچ ہے ۳۹۶
ہر ایک اپنا اپنا میدان سنبھالے ۳۹۷

حافظ محمد سعید (امیر جماعۃ الدعوۃ و لشکر طیبہ پاکستان)

- **اتحاد ملت کی بنیاد پر جہاد**

پوری امت مسلمہ کا ایجنڈا ۳۹۹
عالم اسلام اور عالم کفر کے درمیان مقابلہ ۴۰۰

Khutbat Haqqania \ Khutbat Final

ڈاکٹر اسرار احمد (امیر تنظیم اسلامی پاکستان)

- **عصر حاضر کے چیلنجز کا واحد حل اتحاد امت**

موجودہ صورتحال میں جہاد کی ضرورت ۴۰۳
امریکہ کا بائیکاٹ اور طالبان کا تعاون مسلمانوں کا فرض ۴۰۴

جنرل حمید گل صاحب (سابق سربراہ آئی ایس آئی)

- **امریکی کی سیاسی، عسکری اور معاشی جارحیت**

امریکہ کا ھدف پاکستان اور ایران ۴۰۷
امریکہ کی معاشی جارحیت اور پاکستان کا فریضہ ۴۰۸
اسلامی سربراہی اجلاس کا انعقاد عالم اسلام کی ذمہ داری ۴۰۹
چین کی حکومت کو ویٹو کرنے پر آمادگی ۴۰۹
ہماری ذمہ داریاں کیا ہیں؟ ۴۱۰
این جی اوز کی سردمہری پران کو ملک سے باہر کردیں گے ۴۱۱

جناب جاوید قصوری صاحب

- **افغانستان کی نازک صورتحال اور ہماری ذمہ داریاں**

معرکہ خیر وشر اور کشمکش حق و باطل ۴۱۳
عالم کفر کا مقابلہ ہم کیسے کریں؟ ۴۱۴
طالبان کا افغانستان کے جہادی تحریکوں سے اچھے روابط ۴۱۵
عالم کفر کو پیغام ۴۱۶

مولانا اعظم طارق شہید (سپاہ صحابہ پاکستان)

- **حکمران اپنی پالیسیوں پر نظر ثانی کریں**

غور اور فکر کی دعوت ۴۱۸
افغانستان یا کفار کا قبرستان ۴۱۹
پاکستان میں بیرونی مبصرین پر پابندی ۴۱۹
امریکہ کی ہر بات ماننا دانشمندی نہیں ۴۲۰
ہمارے حکمرانوں کی توقعات امریکہ سے ۴۲۰

قاضی حسین احمد (امیر جماعت اسلامی پاکستان)

● **تہذیبوں کے تصادم میں امت مسلمہ کی ذمہ داری**

مقہور، مظلوم اور مغلوب عوام ۴۲۴
کیا ہر مسلمان دہشت گرد ہے؟ ۴۲۵
افغانستان کے خلاف سکیورٹی کونسل کی قرارداد ۴۲۶
بین الاقوامی قوانین کی پامالی اور امریکہ ۴۲۶
افغانستان پر چار الزامات ۴۲۷
اسامہ بن لادن کا قضیہ ۴۲۷
منشیات کی فروخت ۴۲۷
حقوق نسواں ۴۲۷
دہشت گردوں کے کیمپ ۴۲۸
عورت کی تذلیل مغرب نے کی ہے ۴۲۸
مغرب اور امریکہ کی دہشت گردی اور بدمعاشی ۴۲۸
دنیا کے ہر قانون کو پامال کرنے والا امریکہ ہے ۴۲۹
تمام مسلم ممالک سے بھی پابندیوں کا مطالبہ ۴۲۹

Khutbat Haqqania \ Khutbat Final

عظیم سانحے کا خطرہ ۴۳۰
مغربی مصنوعات کے بائیکاٹ پر فتویٰ صادر کرنا ۴۳۰
مولانا سمیع الحق کی دعوت عام ۴۳۱
طالبان حکومت کو یقین دہانی ۴۳۱
طالبان سے ایک اہم مطالبہ ۴۳۱

مولانا خلیل اللہ فیروزی (نمائندہ امیر المومنین ملا محمد عمر اخوند مدظلہ)

● **بے حس مسلم حکمران اور عوام کی ذمہ داری**

ہماری تباہی کے اسباب ۴۳۵
انقلاب افغانستان کی ابتداء انصار پاکستان ۴۳۵
فکر آخرت کی بجائے فکر معاش تباہی کا پیش خیمہ ۴۳۶
امیدوں کا محور یہی غیرتی طبقہ ۴۳۶
امت کے دو جہات حکمران اور عوام ۴۳۷
مسلمانوں کی وہ شجاعت کہاں ہے؟ ۴۳۷
امیر المومنین کی عوام سے اپیل ۴۳۸
مولانا سمیع الحق صاحب کا شکریہ ۴۳۸
مسلمانوں کی سرد مہری اور کفار کی دیدہ دلیری ۴۳۹
افغانستان کی دلیر فوج ۴۳۹
اسلام میں سرحدات نہیں ہیں ۴۳۹
جہاد کے ولولے سے سرشار ۱۲ لاکھ فوج ۴۴۰
استقامت، شجاعت اور غیرت فاروقی ۴۴۰

مفتی زرولی خان (بانی احسن العلوم کراچی)

● امت مسلمہ کی تباہی کے اسباب

تین خصلتیں ۴۴۲

امیر المومنین ملا محمد عمر حفظہ اللہ کا پیغام ۴۴۳

قابل غور دو امور ۴۴۳

اجمل خان خٹک صاحب (رہنمائے نیشنل عوامی پارٹی)

● عالم کفر کی بربریت اور مظالم کے خلاف مؤثر آواز

مولانا سمیع الحق کے حکم کی تعمیل ۴۴۵

اخوت اسلامی کا مظہر اجتماع ۴۴۵

دارالعلوم حقانیہ کے خادموں میں میرا نام ۴۴۶

امیر المومنین کے نمائندے کی جرأت مندانہ باتیں ۴۴۶

حکمرانوں کی غفلت سے پاکستان کا نقصان ۴۴۷

افغانستان اور پاکستان میں دینی اخوت کا رشتہ ۴۴۸

حصول مقاصد کے لئے جدوجہد ۴۴۸

● اعلامیہ (متحدہ اسلامی کانفرنس)

حکومت پاکستان سے مطالبہ ۴۵۰

دفاع افغانستان کونسل کی قراردادیں ۴۵۰

تعمیر نو ۴۵۱

مظاہرے اور اجتماعات ۴۵۱

Khutbat Haqqania \ Khutbat Final

رأ سے ملاقات ۴۵۱

وفد برائے افغانستان ۴۵۱

امریکی مصنوعات سے بائیکاٹ ۴۵۲

این جی اوز سے مطالبہ ۴۵۲

مسئلہ فلسطین ۴۵۲

مجاہد اسلام اسامہ بن لادن ۴۵۳

مسئلہ کشمیر ۴۵۳

غیور قبائل سے اپیل ۴۵۳

باہمی ربط ومشاورت ۴۵۳

(۹) دفاع پاکستان کانفرنس (راولپنڈی)

● دفاع پاکستان کونسل کی اہمیت اور ہماری ذمہ داریاں

سامراجی طاقتوں کا مخالف قافلہ ۴۵۶

آج گیارہ ستمبر امریکہ کی گیارھویں برسی ۴۵۶

دفاع پاکستان کونسل اور جہاد ۴۵۷

ہمارا بنیادی ایجنڈا امریکی غلامی سے نجات ۴۵۸

امریکی آلہ کار سیاستدان اور اتحادیوں کا دفاع کونسل سے فرار ۴۵۸

اسلام اور ملک بچانے کے لئے ہم نے در در صدا لگائی ۴۵۹

امریکہ کے پجاری سیاستدانوں کی مجرمانہ سرد مہری اور ہماری دعوت ۴۵۹

دفاع پاکستان کونسل کے نئے جزبے نئے ولولے ۴۶۰

پارلیمنٹ اسلام آباد پر مظاہرہ ۴۶۱

کوئٹہ سے چمن تک لانگ مارچ ۴۶۱
بلوچستان جیسے حساس علاقوں میں کامیاب مظاہرے ۴۶۱
رمضان المبارک میں سرگرمیوں کا تعطل اور اسکی وجوہات ۴۶۲
امریکہ کے اشارے پر قبائل کا اپریشن اور اس کے نقصانات ۴۶۳
حقانی نیٹ ورک کا شوشہ ۴۶۴
بھارت کے ساتھ معاملات کا حساس مسئلہ اور ہماری ذمہ داری ۴۶۴
بھارت کے ساتھ دوستی کی پینگیں ۴۶۵
برما اور آسام کے مسلمان ۴۶۵
دفاع پاکستان کونسل کے مستقبل کی سرگرمیاں اور اسکی تیاریاں ۴۶۵
کراچی سے لانگ مارچ ۴۶۶
پشاور میں جلسہ کا اہتمام ۴۶۶
پورے عالم کفر کا غزوہ احزاب ۴۶۷

● دفاع پاکستان کونسل کا مشترکہ اعلامیہ

ملک میں بیرونی مداخلت کی مذمت ۴۶۸
ملک میں بیرونی مداخلت کی مذمت ۴۶۸
امریکی غلامی سے نجات ۴۶۸
آزاد کشمیر کی جدوجہد ۴۶۹
بلوچستان کے عوام سے اظہار یکجہتی ۴۶۹
متاثرین کے ساتھ ہمدردی اور تعاون ۴۷۰
عوام میں بیداری کی تحریک ۴۷۰

مفادات سے بالاتر قومی جدوجہد ۴۷۰

(۱۰) دفاع پاکستان کانفرنس (لاہور)

● حلف نامہ اور دفاع پاکستان کانفرنس کی روئیداد

دفاع پاکستان کانفرنس لاہور میں قائدین کے بیانات ۴۷۴
اٹھارہ کروڑ عوام کے دلوں کی آواز: مولانا سمیع الحق کا خطاب ۴۷۵
پاکستان کے چپے چپے کا دفاع ہمارا دینی فریضہ: حافظ محمد سعید کا خطاب ۴۷۶
مولانا سمیع الحق اور حافظ محمد سعید کو مبارکباد: جنرل حمید گل کا خطاب ۴۷۷
دفاع پاکستان کونسل کی قیادت پر اعتماد کا اظہار: مولانا محمد احمد لدھیانوی ۴۷۷
دفاع پاکستان کا مقصد دفاع اسلام ہے: صاحبزادہ ابوالخیر زبیر ۴۷۸
پاکستان اندرونی خطرات کے لپیٹ میں: شیخ رشید احمد کا خطاب ۴۷۸
امریکہ کی ناکامی اور جہادی قوتوں کی کامیابی: محمد اعجاز الحق ۴۷۹
صلیبی ممالک کو عبرت ناک شکست: حافظ عبدالرحمان مکی ۴۷۹
مستقبل صرف اسلام کا ہے: جناب لیاقت بلوچ ۴۷۹
دشمن کے تعین میں دفاع پاکستان کونسل کا کردار: غلام محمد صفی ۴۸۰
ہماری ذلت اور رسوائی کا سبب: حافظ عاکف سعید ۴۸۰
نظام عدل کے بغیر استحکام ناگزیر ہے: اعجاز احمد چوہدری ۴۸۱
نظریاتی دفاع اور خلافت راشدہ کا قیام: حافظ ابتسام الٰہی ظہیر ۴۸۱
امریکی جارحیت کے خلاف قوم کا اتحاد: مولانا امیر حمزہ قاری یعقوب شیخ ۴۸۱
پسندیدہ ملک بھارت نہیں: مولانا عبدالغفار روپڑی ۴۸۱
امریکہ کے خلاف پاکستان کے غیور مسلمانوں کا اجتماع: پیر سیف اللہ خالد ۴۸۲

Khutbat Haqqania \ Khutbat Final

ہماری قیادت شہادت کے راستے پر: ضیاء اللہ شاہ بخاری ۴۸۲
پاکستان میں امریکی ایجنسیوں کو کھلی آزادی کیوں؟: عبدالرشید حدوٹی ۴۸۲
اتحاد کی ضرورت: مولانا عبدالعزیز علوی ۴۸۲
تکمیل پاکستان کی جنگ اور اہلیان کشمیر: عبدالرشید ترابی ۴۸۳
نظریاتی سرحدات کی حفاظت: عطاء المؤمن بخاری، محمد کفیل شاہ بخاری ۴۸۳
انڈیا کو پسندیدہ ملک قرار دینے کا فیصلہ نامنظور: حافظ سیف اللہ منصور ۴۸۳
ہمارا پسندیدہ ملک مدینہ: مولانا عبدالجلیل نقشبندی ۴۸۳
دفاع پاکستان کونسل کی قیادت پر اعتماد: حافظ طاہر محمود اشرفی ۴۸۳
پاکستان کی خودمختاری اور سالمیت: مولانا زاہد الراشدی ۴۸۴
شہیدوں کے خون کی برکت: جناب عبداللہ شاہ مظہر ۴۸۴
شوق شہادت: جناب عبداللہ گل ۴۸۴
پاکستان بچانے کی جدوجہد: ملک شاہ احمد خان ۴۸۴
کفر کے لئے موت کا پیغام: مولانا عاصم مخدوم، زاہد قاسمی ۴۸۴
اختتامی دعا: مولانا اجمل قادری، مولانا فضل الرحیم ۴۸۵

(۱۱) تقریب رونمائی: لاہور

وار آف آئیڈیالوجی ......سوانح حیات مولانا سمیع الحق

مولانا عبدالقیوم حقانی

● **اِک آدمی کی صورت میں اکادمی کا نمونہ**

کتاب کا پس منظر و پیش منظر ۴۸۹

Khutbat Haqqania \ Khutbat Final

پوری ملت کافرہ نے جامعہ حقانیہ کو ہدف بنایا ۴۹۰
مولانا سمیع الحق کی علمی و سیاسی بصیرت ۴۹۱
اسلام اور مغرب کی جنگ نظریاتی ہے ۴۹۲

جناب عظمت عباس صاحب

● **افغان جہاد کی تاریخ پر مشتمل ہمہ جہت دستاویز**

کتاب کے خدوخال اور تعارف ۴۹۳
مولانا سمیع الحق کی ترجمہ میں احتیاط ۴۹۴

شیخ الحدیث مولانا مفتی حمید اللہ جان مروت

● **نظریاتی جنگ کے خدوخال اور مولانا سمیع الحق کا پیغام**

مولانا سمیع الحق کی ثابت قدمی اور دلیری ۴۹۵
مولانا سمیع الحق کی دو امتیازی خصوصیات ۴۹۶

مولانا امیر حمزہ صاحب (جماعت الدعوہ)

● **اسلام اور دینی اقدار کے تحفظ میں مولانا سمیع الحق کا کردار**

مولانا کی شخصیت تحفظ امت کی علامت ۴۹۷
مولانا سمیع الحق آئندہ بھی امت کی قیادت کریں ۴۹۸

مولانا محمد اجمل قادری

● **علماء حق کی آئندہ سو سال کی نوید**

مولانا سمیع الحق کی طویل جدوجہد ۴۹۹
مولانا سمیع الحق افغانستان میں امن کا کردار ادا کرسکتے ہیں ۵۰۰

حافظ طاہر محمود اشرفی

● امت مسلمہ کی امیدیں مولانا سمیع الحق سے وابستہ

امت مسلمہ آپس میں دست بہ گریباں کیوں......؟ ۵۰۱

اسلام ایک عظیم نعمت اور اس کی قدر ۵۰۲

نظریاتی جنگ اور تہذیبی تصادم ۵۰۲

جناب ایس ایم ظفر صاحب

● ایک مغربی سکالر کی کتاب ''تہذیبوں کا تصادم'' کا علمی جواب

مغرب میں اسلام فوبیا ۵۰۴

کتاب پر تبصرہ ۵۰۵

دنیا کو پہلا آئین اسلام نے دیا ۵۰۵

مغربی اور اسلامی آئیڈیالوجی میں فرق ۵۰۶

اصل دہشتگرد کون ہیں؟ ۵۰۷

مغرب کو ان کی زبان میں سمجھانے کی ضرورت ۵۰۷

ایک نئی جنگ کا آغاز اور علماء کی ذمہ داریاں ۵۰۸

علماء کرام اصلاح امت کی فکر کریں ۵۰۸

مولانا عبدالرؤف فاروقی

● مولانا سمیع الحق نظریاتی سیاست کا نشان

مولانا سمیع الحق کی فکر اور ولولے ہمارے لئے مشعل راہ ۵۰۹

جنگ اور آپریشن مسائل کا حل نہیں ۵۱۰

Khutbat Haqqania \ Khutbat Final

حافظ محمد سعید صاحب (امیر جماعت الدعوہ)

● طالبان کے خلاف سازشوں کا طوفان

مولانا سمیع الحق مدظلہ سے دیرینہ تعلق ۵۱۲

طالبان کی غلطی کیا تھی؟ ۵۱۳

حقانیہ میں دفاع افغانستان کونسل کا قیام ۵۱۳

امریکہ کی جنگ دہشت گردی کی نہیں بلکہ اسلام دشمنی ۵۱۳

امریکہ کا دوہرا معیار ۵۱۴

امریکہ نے اس جنگ میں پاکستان کو پھنسا دیا ۵۱۴

مولانا سمیع الحق کی امن کی پیش رفت میں قائدانہ کردار ۵۱۴

اتحاد امت کی ضرورت ۵۱۵

مولانا سمیع الحق دلِ دردمند حامل شخصیت ۵۱۵

جناب عطاء الرحمٰن (مدیر روزنامہ ''نئی بات'')

● علم اور جہاد کی محفل میں

علماء کرام سے میری محبت ۵۱۶

مولانا سمیع الحق کی دنیائے سیاست پر گہرے اثرات ۵۱۶

اشتراکی آئیڈیالوجی کے خاتمے میں مولانا سمیع الحق کا کردار ۵۱۷

مولانا سمیع الحق اور کاشغر کی آزادی ۵۱۷

انگریزی کتاب مولانا مدظلہ کا ایک اہم علمی کارنامہ ۵۱۸

مولانا سمیع الحق مدظلہ

● عصر حاضر کا علم الکلام اور اس کی اہمیت وافادیت

مولانا حقانی کے بار بار اصرار پر سوانح کی تدوین ۵۱۹

سامراجی طاقتوں امریکہ وروس کی یلغار ۵۲۰

حقائق کو مسخ کرنے میں مغربی میڈیا کا کردار ۵۲۰

دارالعلوم حقانیہ، مغربی میڈیا کا ہدف ۵۲۱

دارالعلوم حقانیہ مغربی صحافیوں کا محور ۵۲۱

نہایت متعصب صحافیوں کی دارالعلوم آمد ۵۲۲

اردو کتاب کی انگریزی ترجمہ کا پرزور مطالبہ ۵۲۲

تہذیبوں کی یہ جنگ کون لڑے؟ ۵۲۳

وزیر اعظم کی طالبان دشمنی اور صدر افغان سے ملاقات ۵۲۴

پرائی جنگ میں حصہ لینا اپنے پاؤں پر کلہاڑی مارنے کے مترادف ۵۲۴

مغرب کو طالبان سے وحشت کیوں ۵۲۵

جدید نظریات اور تصورات کی جنگ میں علماء کی ذمہ داری ۵۲۵

(۱۲) جلسہ ہائے دستار بندی جامعہ دارالعلوم حقانیہ

● ایک عظیم الشان علمی جشن

● پہلی نشست

خطبہ استقبالیہ: مولانا روح الامین صاحب ۵۳۰

نئی تہذیب کا دور اور فتنوں کی طومار ۵۳۱

سپاسنامہ: (سید غلام علی شاہ مظہر) ۵۳۱

Khutbat Haqqania \ Khutbat Final

علم پروری اور علم دوستی کا مظاہرہ ۵۳۲

محمد ﷺ سے محبت اور وفاداری ۵۳۲

حضرت شیخ الحدیث مولانا عبدالحق صاحب کی بے لوث خدمات ۵۳۲

مولانا عبدالحق صاحب کو خراج تحسین: (خان محمد زمان خان) ۵۳۳

مولانا عبدالحق صاحب کا نعرہ تعلیم دین اور نقصان کی تلافی کا اعزاز ۵۳۴

انبیاءؑ اپنے ترکے میں علم کی میراث چھوڑتے ہیں (شیخ الحدیث مولانا عبدالحقؒ) ۵۳۵

علوم اسلامیہ کے گلشن کی سہ سالہ کارکردگی ۵۳۵

قوم کی عزت کے دو اسباب ۵۳۶

غیر قوموں کے علوم کو قابل فخر سمجھنا ۵۳۶

انگریز نے ہمیں یونیورسٹی اور کالج کا تحفہ کیوں دیا؟ ۵۳۷

لارڈ میکالے کا مطلوب انسان ۵۳۷

غیر زبانوں کی تعلیم اور علماء کرام ۵۳۷

اسلام میں تعلیم کی اہمیت ۵۳۸

بادشاہوں کا علماء کی ہمت افزائی ۵۳۸

ہارون الرشید اور علماء کی قدر ۵۳۹

مسلمانوں کا شوق علم اور ذوق کتاب ۵۳۹

یورپ اور تعلیم ۵۴۰

اورنگزیب عالمگیر کے عہد حکومت میں نظام تعلیم ۵۴۰

اسلامی حکومت کے دور میں دیہات میں مدارس ۵۴۱

سلطان محمد تغلق کے دور کے مدارس ۵۴۱

تعلیم کا مقصد کیا ہونا چاہیے؟ ۵۴۱

جذبہ اصلاح اور حصول علم کا ذوق ۵۴۲

تعلیم دلوانا صرف حکومت کا فرض نہیں ۵۴۲

فضیلت علم ارشادات معلم الاولین والاخرین کی روشنی میں ۵۴۳

سلف صالحین اور حصول علم کے لئے سعی ۵۴۴

علماء کی ذمہ داریاں ۵۴۴

قابل رشک دو اشخاص ۵۴۵

مہمانان رسول ﷺ کی قدر اور صحابہ کرامؓ ۵۴۵

حضرت خبیبؓ اور عشق رسول ﷺ ۵۴۶

علم کو صحیح محل میں صرف کرنا ۵۴۶

مدارس کی بنیاد عوام کی ایمان، یقین، احساس اور طلب ۵۴۶

قوم کی تربیت کی ضرورت کا احساس ۵۴۷

قوم کی بے توجہی سے وفور جہل کی انتہاء ۵۴۷

اغیار کے کام کو اپنوں نے اختیار کیا ۵۴۸

دارالعلوم حقانیہ کے تین سال ۵۴۸

دارالعلوم حقانیہ کی دینی مساعی ۵۴۹

دارالعلوم کے بہی خواہوں اور محسنین کا شکریہ ۵۴۹

دارالعلوم حقانیہ کے مستقبل کا خاکہ ۵۵۰

علم کو عمل کے ہمدوش رکھا جائے (شیخ الحدیث غورغشتوی کا صدارتی خطاب) ۵۵۱

دوسری نشست (بزم پشتو مشاعرہ) ۵۵۲

مولانا سمیع الحق صاحب کی تلاوت قرآن اور مجمع پر وجد کی کیفیت ۵۵۳

سمندر خان سمندر کے منظوم تاثرات ۵۵۴

اسلام کے عروج و زوال کا اصل طریق عمل (مولانا مصلح الدین صاحب حق مردان) ۵۵۴

ہر چیز کی بقاء کے لئے مختلف النوع چیزوں کی ضرورت ۵۵۴

Khutbat Haqqania \ Khutbat Final

قرآن دنیا بھر کے لئے نسخہ کیمیاء: مولانا غلام غوث ہزاری ۵۵۵

علم نے صحابہ کی کایا پلٹ دیا ۵۵۵

ہماری غلطی: طاؤس و رباب سے شغل کا انجام ۵۵۶

ہمارے تنزل کی وجہ ۵۵۶

سید شہیدین جیسے مجاہدین کو مارا ۵۵۷

احساس بیداری ۵۵۷

تبلیغ مذہب کی طرف مسلمانوں کی عدم توجہ (مولانا قاضی زاہد الحسینی اٹک) ۵۵۸

تیسری نشست ۵۵۸

قصيدة عربية (مولانا لطافت الرحمان سواتی کا عربی قصیدہ) ۵۵۸

من ثاني الكامل والقافية متواترة ۵۵۹

مولانا تقویم الحق کاکاخیل کا عربی سپاسنامہ ۵۶۰

اجتماعی تغافل کا شکوہ (مولانا بہاء الحق قاسمی کا خطاب) ۵۶۱

حالات کے بگڑنے سے ہم بگڑے یا ہمارے بگڑنے سے حالات ۵۶۱

غیروں سے مرعوبیت ۵۶۱

انگریز کی سیاست علماء کے خلاف پروپیگنڈا ۵۶۱

علماء تحصیل علوم کے مخالف نہیں ۵۶۲

چشمہ فیض علماء کرام سے پھوٹتا ہے ۵۶۲

با اختیار طبقہ کا دینی فرائض سے روگردانی ۵۶۳

اشتراکیت ابتری ہی پھیلاتی ہے ۵۶۳

راہ عمل میں استغنا کی ضرورت ۵۶۳

دستار بندی انتخاب محمدی ﷺ (مولانا عبدالحنان ہزارویؒ کا خطاب) ۵۶۴

آپ مثل بلال و عمر ہیں ۵۶۴

اہل سرحد کی دینی حمیت وغیرت ۵۶۵

اسلامی تعلیمات سے کمیونزم کا سد باب (مولانا نورالحسن شاہ بخاری) ۵۶۵

تہذیب نو نے ہمیں کیا دیا؟ ۵۶۶

اسلام نے ہمیں سیرت اور اخلاق دیا ۵۶۶

ڈوبتی ملت کو سہارا دینے والے یہی علماء ہیں ۵۶۶

علماء کو حقارت کی نظر سے دیکھنا انگریز کی چال ۵۶۷

علوم دینیہ کی ترویج ۵۶۷

فتنوں کا زور اور اسکی روک تھام ۵۶۷

فتنوں کے سیلاب کا صرف اسلام سے خاتمہ ۵۶۸

عہد حاضر کے فتنے ۵۶۸

تبلیغی سلسلوں کی ضرورت ۵۶۹

فتنوں کی بھرمار ۵۶۹

سرزمین اکوڑہ خٹک علوم دینیہ کا گہوارہ (مفتی عبدالقیوم پوپلزئی، مولانا بادشاہ گل بخاری) ۵۶۹

عظیم الشان اجتماع کا بخیر اختتام ۵۷۰

شعارِ امید ۵۷۱

(۱۳) رودادِ پشتو مشاعرہ جلسہ دستار بندی ۱۹۵۰ء

مولانا روح الامین صاحب (خطبہ استقبالیہ) ۵۷۳

جناب عبدالخالق خلیق (صدارتی تقریر) ۵۸۲

- پشتویو خالصہ اسلامی ژبہ دا
- د نومیالی شعراء کلام

خان محمد زمان خان ۵۸۵

Khutbat Haqqania \ Khutbat Final

غلام علی شاه صاحب ۵۸۶

عجیب الرحمن کسکر صاحب ۵۸۷

مولانا عبداللّٰہ صاحب ۵۸۷

فداء سرحدی صاحب ۵۸۸

محمد نواز ختك صاحب ۵۸۸

محمد فیاض صاحب ۵۸۸

شان گل صاحب ۵۸۹

عبدالوهاب شبنم ۵۸۹

ملك شیر علی خان صاحب ۵۹۰

مولانا تکریم الحق کاکا خیل صاحب ۵۹۰

فقیر حسین فقیر ۵۹۰

ماسٹر عبدالجبار مضطر ۵۹۱

سراج الاسلام سراج ۵۹۱

محمد معشوق ۵۹۲

عبدالکبیر ۵۹۲

سید انور علی شاه بخاری ۵۹۲

عطاء محمد صاحب ۵۹۳

حسین شاه صاحب ۵۹۳

هدایت احمد شاه فیاض ۵۹۳

محمد شریف صاحب ۵۹۴

مولانا سید نواز محزون صاحب ۵۹۴

حافظ محسن شاه صاحب ۵۹۴

نور محمد صاحب ۵۹۵
قاضی عبدالودود اسیر ۵۹۵

(۱۴) دارالعلوم حقانیہ کا جلسہ دستار بندی ۱۳،۱۴ اپریل ۱۹۵۵ء

صدارت شیخ الحدیث مولانا نصیر الدین غورغشتویؒ

● اہل علم وفکر کی بارونق مجلس میں

پہلی نشست مولانا غورغشتوی کی صدارت میں ۶۰۲
استاد الشعراء محترم شان گل صاحب کی پُرسوز نظم ۶۰۳
دوسری نشست (پشتو مشاعرہ صدارت مولانا سید گل بادشاہ طورو) ۶۰۴
تیسرانشست ۶۰۴
علم دین کی اہمیت (مولانا عبدالحنان ہزاروی کا خطاب) ۶۰۴
مٹھی بھر مغرب زدہ طبقہ (مولانا غلام غوث ہزاروی کا خطاب) ۶۰۴
قادیانیت کے بعداب پرویزیت کا فتنہ ۶۰۵
رسوائے عالم مضمون کا تعاقب ۶۰۶
مسلمانوں کا عملی اور اخلاقی رویہ (مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادی) ۶۰۲
مسلم تہذیب وتمدن (مولانا حمداللہ جان) ۶۰۷
چوتھی نشست صدارت مفتی محمد نعیم لدھیانوی ۶۰۷
مذہب ہی حقیقی امن وسکون کا ضامن ہے سید گل بادشاہ طوروی کا خطاب ۶۰۷
انگریزی تعلیم اور اخلاقی تباہی ۶۰۸
وزارتوں اور مسندوں پہ نازاں ہونا ۶۰۸
نیکی پھیلانے کی کوشش ۶۰۹
جہاد فی سبیل اللہ (مولانا محمد حسین چنیوٹ کا خطاب) ۶۰۹

Khutbat Haqqania \ Khutbat Final

تعلیم کی اہمیت اور اسکی تاریخ (مولانا مفتی محمد نعیم لدھیانوی کا خطاب) ۶۰۹
محض جمہوریت اور رائے عامہ نہیں بلکہ قانون ساز اللہ تعالیٰ ہے ۶۱۰
اسلام قید مگر مسلمان آزاد ۶۱۰
منکرین حدیث کا فتنہ (مولانا غلام غوث ہزارویؒ) ۶۱۱
قراردادیں ۶۱۱
حج پالیسی کو غیر اسلامی پابندیوں سے پاک رکھا جائے ۶۱۱
پاکستان اخبار سٹینڈرڈ کی ہرزہ سرائی پر احتجاج ۶۱۱

(۱۵) جلسہ دستار بندی جامعہ دارالعلوم حقانیہ اکتوبر ۱۹۶۷ء

● علماء اور اولیاء اللہ کی مجلس میں

حضرت مولانا ادریس کاندھلوی کا خطاب ۶۱۳
مولانا عبدالحکیم صاحب ہزاروی کا خطاب ۶۱۴
دوسری نشست صدارت مولانا عبداللہ درخواستی ۶۱۴
دین کی بنیاد بزرگوں کے ادب پر ہے ۶۱۴
معیار علم دین ہے نہ کہ دولت (علامہ شمس الحق افغانیؒ) ۶۱۵
کمیونزم کا نظام مساوات یا خدائی نظام میں مداخلت ۶۱۶
اہل علم کے مقام اور ذمہ داریاں (مولانا احتشام الحق تھانوی کا خطاب) ۶۱۶
اسیر مالٹا مولانا عزیر گل کی شرکت ۶۱۷
فتنوں سے بچاؤ کا ذریعہ (حضرت مولانا علی جالندھری کا خطاب) ۶۱۷
مولانا عبدالہادی شاہ منصوری ۶۱۷
دستار بندی اور اکابر کی دست شفقت (قاری محمد امین پنڈی، مولانا عبیداللہ انور) ۶۱۷
مولانا ادریس کاندھلویؒ کے دعائیہ کلمات ۶۱۸
مولانا عزیز الرحمٰن قاضی القضاۃ سوات اور دیگر اکابر ۶۱۹

عالم اکبر انسان ہے (مولانا قاضی زاہد الحسینی کا خطاب) ۶۱۹

مولانا عبید اللہ انور صاحب کے ارشادات عالیہ ۶۱۹

(۱۶) دارالعلوم حقانیہ کا جلسہ دستار بندی (۱۹۹۷)

● اہل علم وفضل کی مجلس میں

کانٹوں کا ہار (مولانا سمیع الحق کا خطاب) ۶۲۳

فراغت کے بعد ذمہ داریاں ۶۲۳

اصل قوت ۶۲۴

شیخ الحدیثؒ کی دعائیں ۶۲۴

اپنے نام کے ساتھ حقانی لکھا کریں بڑے امتیاز واعزاز ۶۲۵

شیخ الحدیثؒ کی پیشن گوئی ۶۲۵

امارت اسلامی ایک منفرد حکومت ۶۲۶

مسلمانوں پر ظلم وستم ۶۲۶

دارالعلوم حقانیہ چھاؤنی اور مرکز طالبان ۶۲۷

حضرت مولانا امیر خان متقی صاحب

● شوق شہادت اور مخالفین کے ظلم و بربریت کی داستان

دارالعلوم حقانیہ کو خراج تحسین ۶۲۹

نام نہاد انسانی حقوق والوں کا مسلمانوں کے بارے میں دوہرا معیار ۶۳۱

پنج شیر جیل میں حافظ قرآن کی زبان نہ کاٹنے کی التجا ۶۳۲

شہید جان بلب طالب علم کا پیغام ۶۳۲

جہاد فی سبیل اللہ کی ترغیب ۶۳۳

Khutbat Haqqania \ Khutbat Final

مولانا عبدالغنی صاحب بلوچستان

● موجودہ نظام سے اسلامی انقلاب کی توقع نادانی

دارالعلوم حقانیہ ایک مثالی اور فیض یافتہ ادارہ ۶۳۵

مشرق ومغرب میں فیض رسانی کا ادارہ ۶۳۵

علم کا استعمال برائے اسلامی نظام ۶۳۶

تحریک طالبان اسلامی انقلاب کا عملی نمونہ ۶۳۶

امیر المومنین ملا محمد عمر مجاہد حفظہ اللہ

● امیر المومنین کا پیغام طلباء کرام کے نام

تحریک طالبان کی تقویت ۶۳۸

داخلے کی شرائط ۶۳۸

انتباہ ۶۳۹

مولانا نور محمد شہید وزیرستانی

● موجودہ سسٹم ہر شعبہ زندگی میں ناکام ہو چکا ہے

اب آخری سہارا اسلامی نظام ہی رہ گیا ہے ۶۴۱

آخری سہارا ۶۴۲

(۱۷) جلسہ دستار بندی وختم بخاری (۱۹۹۸ء)

● ایمان افروز مجلس میں

امارت اسلامی افغانستان کے وفد کی شرکت ۶۴۵

مولانا سمیع الحق کا درس ۶۴۶

عالم اسلام میں استعمار کے خلاف بیداری کی لہر (مولانا سمیع الحق کا خطاب) ۶۴۷

جمہوری اور لادینی سیاست دم توڑ چکی ہے ۶۴۷

اسلامی تشخص اور اقدار کی حفاظت ۶۴۸

مولانا محمد مسلم حقانی صاحب (وزیر امارت اسلامی افغانستان)

● شہداء کی روحیں حقانیہ کے فضلاء کی راہیں تھک رہی ہیں

ایک علمی محفل ۶۵۰

امیر المومنین کی حقانیہ آنے کی خواہش اور پیغام ۶۵۱

دشت لیلی کے معصوم شہداء ۶۵۱

فضلاء دار العلوم حقانیہ کی قربانیاں ۶۵۲

عالم کفر پر دہشت طاری ہے، نفاذ اسلام سے عالم کفر کا خوف ۶۵۲

سابقہ جہادی لیڈروں کا سوء عاقبت ۶۵۳

فضلاء حقانیہ کی شہادت کی خلعت فاخرہ سے سرفرازی ۶۵۳

پاکستان اور افغانستان میں حقانیہ کی ناقابل فراموش خدمات ۶۵۴

جناب حامد میر صاحب

● لادین لوگوں کے سامنے طالبان کی حمایت

طالبان کے عظیم دشمن ۶۵۶

حقانیہ کی مالی مشکلات: مولانا ڈاکٹر شیر علی شاہ کا خطاب ۶۵۶

مولانا محمد نبی محمدی کی اختتامی دعا ۶۵۷

صاحبزادوں کی دستار بندی ۶۵۷

ده مولانا عرفان الحق دستار بندی سهرا ۶۵۸

(۱۸) جلسہ دستار بندی وختم بخاری ۲۰۱۵ء

● جامعہ حقانیہ کی جلسہ دستار بندی کی رونق افروز مجلس

خطبہ استقبالیہ: (شیخ الحدیث مولانا انوار الحق مدظلہ) ۶۶۳

قراردادیں اور مختصر خطاب: (مولانا حامد الحق حقانی) ۶۶۶

حضرت مولانا عبد القیوم حقانی صاحب کا خطاب ۶۶۶

حدیث نبوی ﷺ کی اہمیت ومقام ومرتبہ (مولانا سمیع الحق کا خطاب) ۶۶۹

سماع حدیث کیلئے سفر کی صعوبتیں برداشت کرنا ۶۶۹

حدیث نبوی ﷺ کی حفاظت ۶۷۰

صحیح بخاری کا مرتبہ ومقام ۶۷۰

صحیح بخاری کے بارے میں امام مروزیؒ کا خواب ۶۷۱

دینی مدارس نور کے سرچشمے ہیں ۶۷۱

وحی الٰہی کے بغیر سب علوم وفنون بے کار ۶۷۲

دینی مدارس میں داخلہ انتخاب الٰہی ۶۷۳

کفار کے نزدیک دینی مدارس کے غلبہ کی اہمیت ۶۷۴

میڈیا پر اسلام کی صداقتوں کا مذاق اڑانا ۶۷۴

علم کی دولت کا حصول ۶۷۵

اس کو چھٹی نہ ملی جس نے سبق یاد کیا ۶۷۶

تہذیبوں کا تصادم ۶۷۶

عالم اسلام پر عالم کفر کی یلغار ۶۷۷

فرقہ واریت سے اجتناب ۶۷۸

اپنے نام کے ساتھ ''حقانی'' کا لقب لگانا ۶۷۹

(۱۹) پشاور یونیورسٹی کی طرف سے شیخ الحدیث مولانا عبد الحق مدظلہ کی خدمت میں ڈاکٹریٹ کی اعزازی ڈگری

مولانا عبد الحق صاحب کی حیات وخدمات ۶۸۲

مولانا عبد الحق کو خراج تحسین (جنرل فضل حق) ۶۸۳

Khutbat Haqqania \ Khutbat Final

سائنس حقیقتوں کا موجد نہیں (شیخ الحدیث مولانا عبدالحق کا خطاب) ۶۸۳
علم کی اہمیت قرآن کی روشنی میں ۶۸۴
جب دین آئے تو ہر چیز مسخر ہوگی ۶۸۴
جو دین کی خدمت کرے گا وہ معزز ہے ۶۸۵
دارالعلوم حقانیہ میں شکریہ کی تقریب ۶۸۶
مجلس شوریٰ میں اعزازی ڈگری پر خوشی کا اظہار ۶۸۷

جناب عمران خان

● امریکی غلامی یا بدترین بت پرستی

پاکستانی حکمرانوں کی امریکی غلامی پر رضامندی ۶۹۰
ہماری صفوں میں میر جعفر اور میر صادق کی موجودگی ۶۹۱
قبائلی علاقوں پر ڈرون حملے اور حکمرانوں کی رضامندی ۶۹۲
دھرنوں میں شرکت کی اپیل ۶۹۳

الشیخ عبدالعزیز العمار

نحن هداة ودعاة الى الهدى والسلام

دور الجامعة الحقانية فی المجتمع ۶۹۶
الجامعة الحقانية هی حقانية السنة ۶۹۶
الوصية للطلاب ۶۹۷
أئمه المذاهب ألاربعة طلاب مدرسة واحدة ۶۹۸
قضية اليمن والسعودية ۶۹۹
هدفنا منع الخارجی من التدخل فی جزيرة العرب ۷۰۰

Khutbat Haqqania \ Khutbat Final

مُقدّمۃ

بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم الحمدللّٰہ وکفیٰ وسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ خصوصاً علی من خصہ اللّٰہ للشریعۃ الغرّاء البیضاء اللتی لیلہا کنہارہا ومنّ علیہ بتکمیل الدین و اتمام النعم ثم جعلناک علی شریعۃ من االدہر فاتبعہا۔ امابعد خطبات مشاہیر کی بظاہر یہ آخری جلد ہے جعلہ اللّٰہ آخرً الااخیراً اس کا تعلق دارالعلوم میں یا یہاں سے باہر میری تحریک وتظم پر منعقد کئے گئے اجتماعی تقریبات سے ہے، اکابر وزعماء امت کے دیئے گئے خطبات سے جو ایسے اہم موضوعات پر منعقد کئے گئے جو اپنی اہمیت ضرورت کے لحاظ سے آج بھی پوری امت کیلئے چیلنج بنے ہوئے ہیں اور اصحاب حل وعقد ارباب اقتدار اور اہل فکر ودانش کی توجہ کے متقاضی ہیں۔

☆ سب سے اہم ترین مسئلہ پاکستان اور اسلامی ممالک میں نظام اسلام اور شریعت کے نفاذ کا ہے جو ان ممالک کے آزاد ہونے کے بعد اولین فریضہ بنتا ہے بالخصوص پاکستان جس کی تشکیل کی بنیاد اور مطلب ہی لا الہ الا اللہ قرار دیا گیا تھا، مگر لادین سیکولر لبرل اور طبقاتی سامراجی نظام کی باقیات اور نام نہاد آزاد خیال روشن طبع طبقوں نے نہ صرف اسے مسلسل نظرانداز کیا بلکہ نفاذ شریعت کیلئے کی گئی ہر جدوجہد کے خلاف ایک طوفان بدتمیزی کھڑا کرکے اس کی راہ میں رکاوٹیں کھڑی کردیں، جس کی تفصیل کیلئے کئی کتابیں درکار ہوں گی۔ اس کی ایک واضح اور آخری منظّم آئینی جدوجہد کی مثال سینٹ میں ۱۷۔ جون ۱۹۹۹ء میں ناچیز اور مولانا قاضی عبداللطیف کی پیش کردہ شریعت بل ہے جس کے سامنے آتے ہی مذکورہ طبقوں میں زلزلہ برپا ہوگیا، اسلامی نظام کے آنے سے من گھڑت خدشات اندیشوں اور لایعنی خطرات اور الزامات کا ایک سیلاب امڈ آیا، اس کے جواب میں نفاذ شریعت کی برکات اور ایک اسلامی ملک کے فلاحی ریاست ہونے کیلئے اس کی ضرورت اور خدشات کے ازالہ کیلئے کانفرنس سیمنار عوامی جلسوں میڈیا میں بحث ومباحثوں کے ذریعہ اس گردوغبار کو دبانے کی کوشش کی گئی، کتاب کا پہلا حصہ ایسے ہی منعقد کردہ ایک نفاذ شریعت کانفرنس میں زعماء قوم اور مختلف طبقات کے سرکردہ حضرات کے خطبات کا ہے جس کی روشنی میں ملک میں نفاذ اسلام کا مسئلہ آگے بڑھایا جاسکتا ہے کہ اس کی اہمیت افادیت اور ضرورت جوں کی توں قائم ہے۔

☆ دوسرا بڑا مسئلہ پاکستان اور پوری امت کو درپیش فرقہ وارانہ اختلافات کا ہے جس نے امت کا شیرازہ بکھیر کر رکھ دیا ہے اور آج کل ایک بار پھر یہ زہریلی عفریت پوری امت کو ہڑپ کرکے صیہونی صلیبی اور برہمن قوتوں کو ان کے خبیث اور ناپاک عزائم کی تکمیل کا سب سے موثر جال بنا ہوا ہے، ایسے ہی تباہ کن حالات میں احقر نے ۲۴/مارچ ۱۹۹۵ء کو اللہ کا نام لے کر مختلف مسالک اور متضاد ومتصادم مکاتب فکر کو ایک جگہ بٹھانے کی کوشش کی جو حق تعالیٰ نے ملی یکجہتی کونسل کے نام سے ایک متحدہ پلیٹ فارم کی تشکیل پر منتج کردی۔ اس کونسل نے مہینوں نہیں سالوں پر محیط اجتماعات بحث ومباحثوں تجاویز اور قراردادوں کے ذریعہ اس

آ گ کو بجھانے پر اپنے اعلیٰ سوچ وبچار پر مبنی تجاویز دیں اور بالآ خر تاریخ میں پہلی بار ایک ۱۷ نکاتی اہم ضابطہ اخلاق پر اتفاق کیا گیا، یہ ایک ایسی متفقہ دستاویز تھی جس کا نمونہ صدیوں میں ملنا مشکل تھا،اس کونسل کے دسیوں اجتماعات ہوئے مگر یہاں ایسے ہی ایک تقریب کی رپورٹ شامل کی گئی ،ضرورت ہے کہ اس کونسل کے اجتماعات کی لمحہ لمحہ رپورٹ مرتب کی جائے تا کہ اس پُر آشوب فتنہ کی سرکوبی کے لئے اس رپورٹ سے موجودہ اور آنے والی نسلوں کو رہنمائی مل سکے۔

☆ تیسرا بڑا مسئلہ جسے دشمنان اسلام نے پوری امت اور عالم اسلام بالخصوص پاکستان کیلئے رِستے ہوئے ناسور کی صورت میں کھڑا کر دیا ہے، وہ افغانستان پر استعماری قوتوں کے غاصبانہ قبضہ کا ہے جو سرخ ریچھ سوویت یونین کی ذلت آمیز پسپائی کے بعد اب سفید فام طاغوت اکبر کے پنجہ استبداد میں تڑپ رہا ہے جبکہ جہاد افغانستان کا یہ معرکہ ام المعارک اور ملحمہ کبری ابھی اختتام کو نہیں پہنچا۔ کتاب میں جہاد افغانستان کی تائید وتشجیع اس کے دفاع کیلئے امت کے فرائض و ذمہ داریوں پر بلائی گئی تقریبات میں ہر طبقہ فکر کے خیالات محفوظ کر لئے گئے ہیں، جو ہر موڑ اور جہادی مراحل میں ہماری رہنمائی کر سکتے ہیں' اس موضوع پر ایک بڑا مواد مکتوبات مشاہیر کی ایک پوری جلد، جلد ہفتم کی شکل میں بھی سامان عبرت وتذکیر بن سکتا ہے۔

☆ کتاب کا ایک بڑا حصہ دارالعلوم حقانیہ کے تاسیس سے لے کر سال رواں ۲۰۱۵ء تک سالانہ دستار بندی جلسوں اور ختم بخاری کی تقریبات کا ہے ،جن کی رپورٹیں حسن اتفاق سے مہیا ہوسکیں، یہ جلسے بقول حکیم الاسلام قاری محمد طیب مہتمم دارالعلوم دیوبندؒ ایک عظیم الشان علمی جشن اور بقول خطیب پاکستان مولانا احتشام الحق تھانوی ایک عظیم علمی میلے کی صورت اختیار کر جاتے تھے، اور مسلمانوں کی عظمت رفتہ اور شان وشوکت کے آئینہ دار ہوتے تھے، ان میں کی گئی تقاریر وخطبات یہاں تک کہ علاقائی روایات کے مطابق شعراء وادباء وقت کے پشتو مشاعروں کو بھی مرتب کر کے شامل کیا جا رہا ہے، اس طرح جامعہ کے سال بہ سال مرحلہ وار علمی برکات وانوار کو محفوظ کر دیا گیا ہے۔

ایسے تقریبات کا ایک اہم حصہ دارالعلوم سے شائع ہونے والے اہم کتب کی تقریب رونمائی سے متعلق ہے جنہیں ایک الگ مستقل جلد نہم میں جمع کیا گیا ہے' مگر اس کی طباعت کے بعد حال ہی میں ایسی ہی ایک علمی تقریب ناچیز کے مرتب کردہ کتاب کے انگریزی ترجمہ'' وار آف آئیڈیالوجی: سٹرگل فار پیس'' اور مولانا عبدالقیوم حقانی کی کتاب سوانح کے بارہ میں ۲۵ رمئی لاہور میں منعقد ہوئی، اس کی روئیداد اور ختم بخاری ۲۰۱۵ء کو شامل کرنا مشکل تھا بامر مجبوری ان کو پیش نظر جلد میں شامل کیا گیا۔

والحمدلله الذی باسمه وحکمه تتم الصالحات والحمدلله اولاً وآخر وصلی الله تعالیٰ علی خیر خلقه محمد وآله وصحبه اجمعین۔

(مولانا) سمیع الحق
مہتمم وخادم جامعہ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک
۱۵ رشعبان المعظم شب براءت ۱۴۳۶ھ

Khutbat Haqqania \ Khutbat Final

آل پارٹیز قومی شریعت کنونشن اسلام آباد

خطبات

آل پارٹیز قومی شریعت کنونشن

۱۷ جون ۱۹۹۹ء اسلام آباد

خطبہ استقبالیہ

شیخ الحدیث مولانا سمیع الحق مدظلہ

Khutbat Haqqania \ Khutbat Final

اسلامی نظام کا نفاذ

اور سودی نظام کا خاتمہ

الحمدللّٰہ وحدہ والصلوٰۃ والسلام علی من لانبی بعدہ اما بعد فاعوذ باللّٰہ من الشیطان الرحیم بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ثُمَّ جَعَلْنٰكَ عَلٰی شَرِیْعَةٍ مِّنَ الْاَمْرِ فَاتَّبِعْهَا وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَ الَّذِیْنَ لَا یَعْلَمُوْنَ (الجاثیہ: ۱۸)

تشکرانہ کلمات

قابل صد احترام علماء کرام! مشائخ عظام، زعماء ملک و رہنمایان ملت!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میں جمعیت علماء اسلام پاکستان کی طرف سے آپ سب اکابر و زعماء کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں کہ گوناگوں مصروفیات اور متنوع مشاغل کے باوجود آپ حضرات نے ہماری دعوت کو شرف قبولیت سے نوازا اور آل پارٹیز قومی شریعت کنونشن میں شرکت کیلئے تشریف لائے۔

بے یقینی کے سائے اور روح فرسا حالات

حضرات محترم! ''آل پارٹیز قومی شریعت کنونشن'' کا انعقاد جس فضا اور ماحول میں ہو رہا ہے وہ ملک کے ہر باشعور اور حساس شہری کے لئے انتہائی اضطراب انگیز اور روح فرسا ہے کراچی، حیدرآباد اور سندھ کا امن بیرونی ایجنسیوں اور تخریب کاروں کے ہاتھوں تباہ ہو چکا ہے مسلمان کو مسلمان سے لڑانے کے لئے خفیہ خونی ہاتھ بدستور سرگرم عمل ہے اور منتخب اسمبلیوں میں ''ہارس ٹریڈنگ'' اور نا اہلیت کے کھلم کھلا اظہار نے منتخب اداروں کی افادیت کو مشکوک بنا کر رکھ دیا ہے جس کی وجہ سے ملک و قوم کے مستقبل کے بارے میں عوام کے ذہنوں میں بے یقینی کے سائے گہرے ہوتے جا رہے ہیں ان حالات میں ملک کی عمومی فضا بھی اس امر کی متقاضی تھی کہ دینی و سیاسی راہنما سر جوڑ کر بیٹھیں اور ملک و قوم کی کشتی کو اس خطرناک بھنور سے نکالنے کے لئے کوئی سبیل سوچیں لیکن دو اہم اور نازک مسائل بالخصوص آپ حضرات کی توجہ کے طالب ہیں جن پر غور و خوض کیلئے آپ بزرگوں کو یہاں تشریف آوری کی زحمت دی گئی ہے۔

نظریہ پاکستان اور غلبہ اسلام

رہنمایانِ ملت! ہم صدق دل کے ساتھ اس بات پر یقین رکھتے ہیں کہ ہمارے موجودہ مصائب و مسائل کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ حصول آزادی اور قیام پاکستان کے بعد ملک کے اجتماعی نظام کی تبدیلی کی طرف کوئی توجہ نہیں دی گئی اور اجتماعی زندگی کے ہر شعبہ میں اسی نظام کو بدستور باقی رکھا گیا جو برٹش استعمار نے اپنے دور تسلط میں نوآبادیاتی مقاصد کے لئے ہم پر مسلط کیا تھا اور بظاہر آزادی حاصل کرنے کے باوجود وہ نظام ہمارے معاشرہ میں جدید نوآبادیاتی ماحول کو ابھی تک برقرار رکھے ہوئے ہے اگر ہم گزشتہ چالیس سال کے دوران اقتدار کی خاطر باہمی سر پھٹول کی بجائے اجتماعی نظام کی تبدیلی اور نظریہ پاکستان کے مطابق

Khutbat Haqqania \ Khutbat Final

نظام اسلام کے غلبہ و نفاذ کے لئے سنجیدگی کے ساتھ پیش رفت کرتے تو نہ مشرقی پاکستان ہم سے الگ ہو کر بنگلہ دیش کی شکل اختیار کرتا اور نہ ہی سندھ اور دیگر علاقوں میں علاقائی، لسانی اور نسلی تعصب و نفرت کے یہ تن آور درخت ہم پر اپنے منحوس سائے دراز کرتے۔

شریعت بل کا مسودہ قانون

زعماء قوم! یہی وہ احساس تھا جس نے آج سے پانچ سال قبل مجھے اور میرے رفیق محترم مولانا قاضی عبداللطیف کو سینیٹ آف پاکستان میں ''شریعت بل'' کے نام سے ایک مسودہ قانون پیش کرنے پر مجبور کیا یہ مسودہ قانون جو ملک کے عدالتی نظام قرآن و سنت پر عملدرآمد کا پابند بنانے کے ساتھ ساتھ معاشی، تعلیمی اور معاشرتی شعبوں میں بھی انقلابی تبدیلیوں کا داعی ہے پانچ سال تک ایوان کے اندر اور باہر قومی حلقوں میں زیر بحث رہا اور ملک کے کم و بیش ہر طبقہ نے اس کی حمایت یا مخالفت میں اپنے نقطہ نظر کا کھل کر اظہار کیا اس ''شریعت بل'' کو ترامیم کی مختلف چھلنیوں سے گزارا گیا اور مختلف اداروں نے اسے غور و فکر کے میزان پر تولا اور ان تمام مراحل سے گزرنے کے بعد ''شریعت بل'' ۱۳رمئی ۱۹۹۰ء کو سینیٹ آف پاکستان سے متفقہ طور منظوری کا اعزاز حاصل کر سکا۔

ایوان بالا سے شریعت بل کی منظوری

پاسدارانِ ملک! شریعت بل ایوان بالا سے منظوری کی سند حاصلکر نے کے بعد اب قومی اسمبلی کے حوالہ ہو چکا ہے اور اس کے باضابطہ قانون بننے کے لئے ضروری ہے کہ قومی اسمبلی نوے دن کے اندر اس کی منظوری دے لیکن وفاقی وزراء کے بیانات اور شریعت بل کے خلاف مختلف لابیوں کی پروپیگنڈا مہم سے یہ اندازہ لگانا کچھ مشکل نہیں کہ حکمران پارٹی شریعت بل کی منظوری سے خوش نہیں ہے اور وہ قومی اسمبلی میں اس کی

منظوری کو سبوتاژ کرنے کے لئے کوئی کسر اٹھا نہیں رکھیں گے اس لئے یہ ضروری ہے کہ دینی و سیاسی مکاتب فکر کے زعماء مل بیٹھ کر قومی اسمبلی کے اندر اور باہر مشترکہ جدوجہد کا ایسا لائحہ عمل طے کریں جس کے ذریعے حکمران پارٹی کو شریعت بل کی منظوری میں رکاوٹ ڈالنے سے باز رکھا جا سکے تاکہ یہ بل منظوری کے بعد ملک کے اجتماعی نظام میں مثبت اور خوشگوار تبدیلی کا ذریعہ بن سکے۔

استحصالی معاشی نظام کی بنیاد

زعماء ملت! اس کے ساتھ ہی وفاقی شرعی عدالت کے دائرہ اختیار سے مالیاتی قوانین کو مستثنیٰ رکھنے کا مسئلہ بھی آپ حضرات کی خصوصی توجہ کا مستحق ہے وفاقی شرعی عدالت کی تشکیل کے وقت مالیاتی قوانین کو دس سال کے لئے اس کے دائرہ اختیار سے مستثنیٰ کیا گیا تھا اور یہ مدت ماہ رواں میں ختم ہو رہی ہے جب کہ وفاق میں حکمران پارٹی اس امر کے لئے کوشاں ہے کہ آئین میں ترمیم کے ذریعہ اس مدت میں مزید اضافہ کر دیا جائے تاکہ سودی نظام کو ملک میں مسلسل برقرار رکھا جا سکے۔

یہ امر کسی وضاحت اور دلیل کا محتاج نہیں ہے کہ سود اسلامی شریعت کی رو سے قطعی حرام ہونے کے علاوہ ملک میں استحصالی معاشی نظام کی بنیاد ہے اور ملک کو سرمایہ دارانہ و جاگیردارانہ نظام کے چنگل سے نکالنے کیلئے سود کا مکمل خاتمہ اولین شرط ہے قرآن کریم نے سود کو نہ صرف حرام اور بے برکتی و نحوست کا باعث قرار دیا ہے بلکہ سودی نظام پر قائم رہنے کو خدا اور رسول خدا کے خلاف جنگ سے تعبیر کیا ہے اس لئے یہ ضروری ہے کہ ملک کے معاشی نظام کو سود کی نحوست سے نجات دلانے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے اور استحصالی معاشی نظام کی جڑ کاٹنے کے لئے حکومت کا ہاتھ روکا جائے اور وفاقی شرعی عدالت کے دائرہ اختیار سے سودی نظام کو مزید عرصہ تک مستثنیٰ رکھنے کی مہم کی ڈٹ کر مخالفت کی جائے اور ایسی کسی آئینی ترمیم کو کامیاب نہ ہونے دیا جائے۔

Khutbat Haqqania \ Khutbat Final

ناگفتہ بہ صورتحال پر غور وخوض

رہنمایانِ ذی وقار! ملک کی عمومی ناگفتہ بہ صورت حال اور ان دو اہم ترین امور پر غور وخوض کیلئے آپ حضرات کو زحمت دی گئی ہے امید ہے آپ جیسے حساس اور باشعور رہنماؤں کی گراں قدر آراء و تجاویز اور ارشادات و خیالات سے کوئی ایسا راستہ ضرور ملے گا جو ملک کو موجودہ بحران سے نکال کر ایک مکمل اور صحیح اسلامی معاشرہ کی راہ پر گامزن کر سکے جمعیت علماء اسلام پاکستان کی طرف سے ایک بار پھر آپ حضرات کا شکریہ ادا کرتے ہوئے ہیں یقین دلاتا ہوں کہ ملک و قوم کے دینی سیاسی راہ نما باہمی مشاورت کے ساتھ اس سلسلے میں جو لائحہ عمل اور پروگرام طے کریں گے جمعیت علماء اسلام پاکستان اس کی تکمیل کیلئے اپنی روایات کے مطابق ہراوّل دستہ کا کردار ادا کرے گی ہماری دعا ہے کہ اللہ رب العزت ہمارے اس مل بیٹھنے کو قبول فرمائیں اور ایسے فیصلے کرنے کی توفیق دیں جو ملک و قوم کے حق میں بہتر ہوں اور بدامنی بے یقینی اور پراگندہ خیالی سے آپ ایک پرامن، خوشحال اور پراعتماد مستقبل کی بنیاد بن سکیں۔

آمین یا إله العالمین

خطاب

میاں محمد نواز شریف (وزیراعظم پاکستان)

تعارف

معروف سیاسی رہنما، وزیراعلیٰ پنجاب تھے۔ اسلامی جمہوری اتحاد کے تاسیس کے موقع پر غلام مصطفیٰ جتوئی صدر اور مجھے واحد نائب صدر بنایا گیا تھا، جتوئی صاحب کی مختصر ٹرم پورے ہونے پر دوبارہ انتخاب میں مجھے بالاتفاق صدر بنایا گیا۔ پنجاب میں کامیابی حاصل کرنے اور پی پی پی کو شکست دینے کی وجہ سے میں نے ازخود صدارت کا اعزاز ان کے سپرد کیا۔ آئی جے آئی کی ساری قیادت اس موقع پر موجود تھی توقع تھی کہ اپنے وسائل اور صوبائی حکومت کی بنیاد پر میاں صاحب آئی جے آئی کو اپنے منشور کے مقدس منزل سے ہمکنار کراسکیں گے پھر مرکزی انتخابات کا مرحلہ آیا تو احقر نے بھی پوری توانائیوں کے ساتھ آئی جے آئی کے انتخابی مہم میں خیبر سے کراچی تک بھرپور حصہ لیا، انتخابات کے نتیجہ میں میاں صاحب وزیراعظم بنے، لیکن اس منصب پر فائز ہوتے ہی انہوں نے ہماری خوابوں کو چکنا چور کرنا شروع کردیا اور ایک وقت آیا کہ طویل جدوجہد کے بعد سینٹ میں ہمارے پاس کردہ شریعت بل کو انہوں نے قومی اسمبلی میں پیش کرنے سے قبل ترامیم سے بے روح غیر موثر اور مسخ کردیا اس طرح ہماری ساری محنتوں پر پانی پھیرا گیا، ہم تڑپ کررہ گئے اور احتجاجاً میدان میں نکلے، انہوں نے ہمارا راستہ روکنے کیلئے کئی قسم کے ہتھکنڈے استعمال کرنے سے بھی دریغ نہ کیا۔ ضرورت پڑنے پر منت سماجت اور ترغیب وتالیف قلب کا یہ ماہر انسان اس کے بعد نہایت طوطا چشمی سے آنکھیں پھیر لیتے تھے، مگر ہم نے یہ سب کچھ خلوص نیت اور ملک وملت کیلئے بہتری کی نیت سے کیا، طمع وحرص لالچ اور صلہ کا الحمدللہ اس طویل دور میں ایک بھی دھبہ نہیں لگ سکا۔ (س)

Khutbat Haqqania \ Khutbat Final

نفاذ اسلام

مشکلات سے چھٹکارا پانے کا واحد ذریعہ

میاں نواز شریف وزیراعلیٰ پنجاب بنام میاں نواز شریف وزیراعظم پاکستان ایک آئینہ، جس میں سب اپنا چہرہ دیکھ سکتے ہیں

۱۹۹۰ء میں نفاذ شریعت کے سلسلہ میں شریعت بل کی منظوری کے لئے حالات بے حد نازک اور بڑے حساس تھے ایسے حالات میں قائد جمعیت مولانا سمیع الحق نے آل پارٹیز نفاذ شریعت کانفرنس بلائی جس میں ملک بھر کی تمام سیاسی اور مذہبی جماعتوں کے قائدین نے شرکت کی قائد جمعیت کی اس حکمت عملی سے شریعت بل سینیٹ سے متفقہ طور پر منظور ہوا جس کا بعد میں موجودہ حکمرانوں نے حلیہ بگاڑ کر سرکاری شریعت بل کے نام سے پاس کرایا تاہم ۱۹۹۰ء کے نازک حالات میں پرائیویٹ شریعت بل کا سینیٹ سے متفقہ طور پر پاس کرانا ملکی تاریخ میں تحریک نفاذ شریعت کے حوالے سے ایک تاریخی موڑ تھا اس موقع پر جناب نواز شریف صاحب جو اس وقت صوبہ پنجاب کے وزیراعلیٰ تھے نے بھی مفصل خطاب کیا تھا ذیل میں ان کا خطاب من وعن شامل خطبات کیا جارہا ہے تاکہ ریکارڈ محفوظ رہے اور خود وزیراعظم بھی اس آئینہ میں اپنا چہرہ دیکھ سکیں سابق وزیراعظم غلام مصطفیٰ جتوئی اور دیگر رہنماؤں کی تقاریر بھی شامل کی گئی ہیں تاکہ اقوال اور کردار کی اس دنیا میں تاریخ سب کی حیثیت کو محفوظ رکھ سکے۔ (س)

نظریاتی مملکت میں نفاذ اسلام

محترم مولانا سمیع الحق صاحب ومعزز سامعین ! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ میرے لئے یہ امر عزت، فخر وسعادت کا باعث ہے کہ مجھے ملک بھر کے ممتاز دانشوروں، دینی و سیاسی راہنماؤں کے اس منتخب اجتماع سے خطاب کا موقع فراہم کیا گیا فخر اس بات کا کہ میں آج ایک ایسی مجلس میں حاضر ہوں جہاں شریعت کے نفاذ کے لئے لائحہ عمل مرتب کیا جارہا ہے، اور سعادت اس لئے کہ اسلام کے نام پر قائم ہونے والی اس نظریاتی مملکت میں شریعت کی بالادستی قائم کرنے کے لئے اس تاریخی موقع پر بھی بحیثیت مسلمان دل و جان سے اللہ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے اس ایمان افروز محفل کا حصہ ہوں میں اپنی اور تمام حاضرین کی جانب سے اس تاریخ ساز اور ولولہ انگیز شریعت کانفرنس کے انعقاد پر محترم مولانا سمیع الحق صاحب اور تمام متعلقہ احباب کو مبارکباد پیش کرتا ہوں مجھے امید ہے کہ آل پارٹیز شریعت کانفرنس کی اس شمع سے جو آج راولپنڈی میں روشن کی گئی ہے پاکستان کے مسلمان کراچی سے خیبر تک ایسے کروڑوں چراغ جلائیں گے جس سے پاک سرزمین سے اسلام دشمنی اور لادینیت کا اندھیرا ہمیشہ ہمیشہ دور ہو کر رہ جائے گا۔

عوام کا مطالبہ صرف نفاذ شریعت

نفاذ شریعت کی جو بنیادی اہمیت ہے اس کے پیش نظر اس موضوع پر بہت کچھ کہا جاسکتا ہے لیکن علماء اور مشائخ کی موجودگی میں یہ ان کا اعزاز اور منصب ہے کہ وہ اس معاملے پر قوم کی راہنمائی کریں میں ایک ادنیٰ انسان کی حیثیت سے سیدھے سادھے الفاظ میں اپنے خیالات آپ کے سامنے گوش گزار کرنا چاہتا ہوں نفاذ شریعت کے موضوع پر بحث اور تقریروں کا سلسلہ ۴۲ سال سے جاری ہے ایک طرف بحث جاری

Khutbat Haqqania \ Khutbat Final

ہے تو دوسری طرف پاکستان کے عوام نے ہر موقع پر یہ ثابت کیا ہے کہ شریعت کے نام پر ان کے دلوں کی ایک ہی دھڑکن ہے وہ یہ کہ وہ ہر قیمت پر اللہ کا قانون اس ملک میں چاہتے ہیں اس صورتحال کے پیش نظر اب ضرورت اس بات کی ہے کہ قومی امنگوں کا مزید خون نہ ہونے دیا جائے۔

جدوجہد کے بعد منزل کا خواب اور اس کی تعبیر

اس کے لئے یہ لازم ہے کہ اب اس معاملے کو گفتگو سے نکل کر جدوجہد کے مرحلے میں داخل ہو جانا چاہئے، سوچ و بچار کے دائرے سے نکل کر اب عمل کے دور کا آغاز ہو جانا چاہئے، ہر منافقت اور ہر مصلحت کو بھلا کر اب مومن کی بصیرت اور مومن کی جرأت کو بروئے کار لانا چاہئے کیونکہ قوموں کی تاریخ شاہد ہے اور اس ساری تاریخ کی ہر صفحہ گواہ ہے کہ عمل، جدوجہد اور جرأت کے بعد قومی منزل کا خواب تو دیکھا جاسکتا ہے اس کی تعبیر حاصل نہیں کی جاسکتی یہاں سیاسی اور دینی راہنما موجود ہیں، یہاں دانشور بھی موجود ہیں، قوم منتظر ہے کہ آپ اس کو منزل تک پہنچائیں۔

کٹھن اور مشکل سفر کا آغاز

آیئے! آج کے دن اس مبارک سفر کا آغاز کر دیا جائے ہر سفر کی طرح اس سفر کی مشکلات بھی ہیں، اس میں رکاوٹیں بھی ہیں اور اس میں ہماری راہ روکنے والے بھی موجود ہیں، لیکن اس کا مطلب یہ نہیں کہ سفر کا آغاز ہی نہ کیا جائے بلکہ اس کا مطلب میری نظر میں یہ ہے کہ تحریک پاکستان کے نعرے (پاکستان کا مطلب کیا لا الہ الا اللہ) کو جوش اور جذبے کے ساتھ ایک مرتبہ پھر بلند کیا جائے، مجھے یقین ہے کہ اگر اس نعرے کو دیانتداری کے ساتھ اب بھی بلند کیا جائے تو جس طرح اس نعرے نے انگریز اور ہندو کی بالادستی کے بت پاش پاش کر دیئے تھے اسی طرح یہ نعرہ آج بھی بے ضمیر وطن فروشوں اور

لا دین عناصر کی صفوں میں بھگدڑ مچا کر ان کو تتر بتر کر کے رکھ دے گا اس نعرے نے اگر ہندو اور انگریز کو پسپا کر دیا تھا تو آج ہندو اور انگریز کے حاشیہ برداروں کی دنیا میں بھی وہ زلزلہ پیدا کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے کہ جس سے ان کے طاغوتی عزائم کا شیرازہ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے بکھر جائے گا اس نعرے نے ہمیں تحریک پاکستان کی منزل سے ہمکنار کیا اور یہی نعرہ اب ہمیں تکمیل پاکستان کی منزل تک بھی پہنچا سکتا ہے اس نعرے نے اس وقت سفر کی درپیش ہماری مشکلات کو دور کیا تو آج بھی یہ نعرہ ہمارے سفر کی رکاوٹوں کو دور کر دے گا یہ میرا ایمان ہے کہ اگر ہم نیک نیتی سے اللہ کی خوشنودی حاصل کرنے کی خاطر شریعت کا پرچم تھام کر آگے بڑھیں تو موجودہ رکاوٹیں تو کیا اگر اس طرح کی ہزار رکاوٹیں بھی ہوں تو بھی حق کا راستہ نہیں روکا جا سکتا کیونکہ بالآخر فتح حق کا مقدر ہوتی ہے اور شکست باطل کی قسمت! یہ قانون قدرت ہے، یہ اصول ہمیشہ سے جاری و ساری ہے، یہ اصول اتنا ہی اٹل ہے جس طرح ایک موسم کے بعد دوسرے موسم کا آنا یا جس طرح سورج کا مشرق سے طلوع ہو کر مغرب میں غروب ہونا ہے۔

حق کے سفر میں عزم و دیانت کی ضرورت

میری ایک گزارش ہے کوئی شاعرانہ بات نہیں بلکہ یہ ایک حقیقت ہے کہ نفاذ اسلام کے سلسلے میں پاکستان کی تاریخ کے مختلف مراحل اس بات کا ثبوت ہیں ۱۹۴۰ء میں قرارداد پاکستان منظور ہوئی ۱۹۴۷ء میں دنیا کی سب سے بڑی اسلامی ریاست وجود میں آئی، ۱۹۴۹ء میں قراردادِ مقاصد منظور کی گئی، ۱۹۵۶ء میں پاکستان اسلامی جمہوریہ قرار پایا اور اسلام کو پاکستان کا سرکاری مذہب قرار دیا گیا، اس کے بعد ۱۹۷۷ء میں نظام مصطفی کی تحریک کے نتیجہ میں قرارداد مقاصد کو آئین کا حصہ قرار دیا گیا اور اب ۱۹۹۰ء میں سینیٹ کی طرف سے شریعت بل منظور کیا گیا اس سے واضح ہے کہ حق کا سفر

Khutbat Haqqania \ Khutbat Final

پورے عزم اور دیانت کے ساتھ جاری ہے اس سفر میں رکاوٹ بننے والے عناصر ایک کے بعد دوسرے محاذ سے شکست کھا کر پسپا ہوتے چلے جا رہے ہیں لہٰذا انشاء اللہ اس شریعت بل کو اب کسی حیلے، کسی بہانے، کسی سازش کے تحت روکا نہیں جا سکتا میرا دل گواہی دیتا ہے کہ رحمت خداوندی رحمۃ للعالمین کے صدقے اس ملک کے رہنے والوں پر نظامِ اسلام کی بلندیوں کا اجالا پھیلنے والا ہے۔

حق کیا ہے اور باطل کیا ہے؟

محترم سامعین! یہ یقین جانیے کہ مجھے بڑی سخت حیرت ہوتی ہے کہ اس اسلامی ریاست میں کچھ ایسے عناصر موجود ہیں جو شریعت بل کی مخالفت کرتے ہیں حق کیا ہے اور باطل کیا ہے؟ یہ بات وہ عناصر بھی جانتے ہیں میں آپ کو بتا دوں کہ وہ اس شریعت بل کی مخالف کیوں ہیں؟ اس لئے کہ اس بل کے ذریعے ملک کے معاشی نظام کو موجودہ لعنتوں سے پاک کرنے اور اسلام کا عادلانہ معاشی نظام رائج کرنے کا فیصلہ ہو جاتا ہے اس لئے کہ اس بل کے نفاذ کے بعد موجودہ ظالمانہ نظام کے ذریعے اس ملک کے دس کروڑ غریب عوام کا خون نہیں چوسا جا سکے گا وہ اسلام کے معاشی نظام، اسلام کے نظام عدل کا راستہ روکنے کی آخری کوشش کر رہے ہیں شریعت بل چونکہ حکمرانوں کو عدلیہ کے انصاف سے بالاتر قرار نہیں دیتا اور انہیں عدلیہ کے انصاف میں لانا چاہتا ہے۔

سینیٹ کے بعد قومی اسمبلی کی ذمہ داری

اس لیے شریعت کے مخالف جو اپنے خلاف بدعنوانیوں کے الزامات کی تحقیقات کے لیے سپریم کورٹ کے ججوں پر مشتمل کوئی بنچ قائم کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں تو وہ خود کو کس طرح ہر عدالت کے دائرہ نظام میں دیں گے، ان کی ایک اور منطق یہ بھی ہے کہ یہ بل جمہوریت کے منافی ہے میں کہتا ہوں کہ جمہوریت کے دو ایوانوں میں

ایک ایوان سینیٹ ہے، اس نے اسے پاس کیا ہے اگر کوئی حامی ہے تو قومی اسمبلی میں اس پر بحث کرے، اگر اس میں ترمیم ممکن ہو تو تجویز کرو ورنہ اسے منظور کرلو، یہی جمہوریت ہے، یہی اسلامی مشاورت ہے۔

نفاذ اسلام سے رحمتوں کے دروازے کھلتے ہیں

اور یہی حکومت کرنے کا مہذب اور شائستہ انداز ہے یہ کہتے ہیں کہ شریعت بل منظور کرنے سے لاتعداد مسائل کا دروازہ کھل جائے گا، لہذا شریعت بل کو سرد خانے میں رہنا چاہئے اس اسلامی نظریاتی مملکت میں شریعت بل کی مخالفت کرنا ایسا ہی ہے جیسے یہ کہا جائے کہ پاکستانی معاشرہ کے لئے صحت مند اور پاکیزہ خون کا اہتمام نہ کیا جائے کیونکہ اس معاشرے کے لئے سرطان زدہ خون ہی بہتر ہے، اس کی مخالفت کرنا ایسا ہی ہے جیسے کہا جائے کہ چوری کے خلاف قانون نہ بنایا جائے کیونکہ اس سے چور برا مان جائے گا میں کہتا ہوں کہ شریعت بل پاس ہونے سے مصیبتوں کے دروازے نہیں بلکہ خدائے رحمٰن کی رحمتوں کے دروازے کھلیں گے میں کہتا ہوں کہ اگر چور برا مناتے ہیں تو اس کے لئے دیانتدار لوگوں کو قربانی کا بکرا نہیں بنایا جا سکتا میں کہتا ہوں کہ اس معاشرے کے لوگوں سے سرطان زدہ خون کو باہر نکال کر اس میں پاکیزہ اور صحت مند خون داخل کرنے میں ہی اس معاشرے کی زندگی ہے اسلام کے لئے عوامی امنگ اور تڑپ کے سیلاب کے آگے اب کوئی بند نہیں باندھا جا سکتا، دریائے روای اور جہلم کو بھول کر گنگا کی طرف دیکھنے والوں کو اب یہ قوم پاکستان میں الٹی گنگا بہانے کی اجازت نہیں دے سکتی۔

نظام اسلام زندہ باد، پاکستان زندہ باد

Khutbat Haqqania \ Khutbat Final

خطاب
جناب غلام مصطفیٰ جتوئی صاحب

تعارف

سابق وزیر اعلیٰ سندھ اور عبوری وزیر اعظم پاکستان، سندھ کے مشہور سرداروں میں سے ہیں۔ بھٹو صاحب کی رفاقت میں سیاست میں آئے۔ بے حد نفیس وضعدار اور شریف النفس شخصیت، آئی جے آئی میں اکھٹے کام کیا۔ ابتداء میں وہ صدر اور میں سینئر نائب صدر منتخب ہوئے۔ میعاد مقررہ پورے ہونے پر میرے حق میں استعفیٰ دیا کہ ان کے بعد میری صدارت طے شدہ فارمولا تھا مگر میں نے پاکستان کے وسیع مفاد میں اپنی فیصلہ شدہ صدارت پنجاب کے اس وقت کے وزیر اعلیٰ جناب میاں محمد نواز شریف کے سپرد کر دی۔ یہ سب کچھ جناب جتوئی صاحب کی صدارت میں لاہور کی میٹنگ میں طے ہوا۔ اس ایثار کو حاضرین نے لا مثال قرار دیا اور مجھے نائب صدارت کا عہدہ اپنے پاس بدستور رکھنے پر اصرار کیا جو عرصہ تک بلکہ آئی جے آئی کے وجود تک قائم رہا۔ (س)

شریعت پاکستان
میں بسنے والے ہرشہری کی خواہش

مولانا سمیع الحق سے اظہار یکجہتی کے لئے شرکت

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم بسم اللہ الرحمن الرحیم

جناب صدر، علماء کرام اور معزز حضرات! السلام علیکم میں آپ کا شکر گزار ہوں کہ آپ نے میری عزت افزائی کی، میں تو صرف اپنی حاضری لگوانے کے لئے آپ کی خدمت میں آیا تھا اس لئے میں نے آتے ہی پیچھے اپنی سیٹ پکڑ لی تا کہ حاضری لگوا کر میں قومی اسمبلی کی طرف چلا جاؤں لیکن مجھے سٹیج کے اوپر بھی آنے کا حکم ہوا اور مجھے یہ بھی پتہ نہیں تھا کہ مجھے آپ کی خدمت میں کچھ معروضات عرض کرنی ہوں گے اس کے لئے نہ میں نے کوئی خطبہ تیار کیا ہے اور نہ میں نے کوئی تیاری کی ہے لیکن جس جذبے کے ساتھ آپ کی خدمت میں حاضر ہوا ہوں اسی جذبے کے ساتھ چند لفظ آپ کی خدمت میں عرض کر کے یہاں سے نکلوں گا میرے آنے کا مقصد صرف یہ ہی تھا ہمارے مولانا سمیع الحق صاحب نے جس مقصد کے لئے کانفرنس بلائی ہے، تو میں یہاں آپ کے

Khutbat Haqqania \ Khutbat Final

مقاصد میں اپنی شرکت اور اپنی یکجہتی کا اظہار کرنا چاہتا تھا اس لئے میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا ہوں۔

وطن عزیز کو وجود میں لانے کا مقصد

مولانا سمیع الحق صاحب اور محترم راجہ ظفر الحق صاحب نے تفصیل سے شریعت بل کی تاریخ آپ کے سامنے پیش کی ہے اس میں مزید اضافے کی ضرورت نہیں ہے اور نہ ہی میں دینی معاملات پر زیادہ بول سکتا ہوں کیونکہ آپ سب حضرات دینی معاملات میں ڈاکٹرز ہیں میں تو آپ کے سامنے کمپوڈر کی حیثیت بھی نہیں رکھتا، میں تو اس معاملہ میں بھی کوئی جرأت نہیں کر سکتا کہ میں آپ کو کچھ زیادہ اور مزید اس کے اوپر وعظ کر سکوں مقصد یہ ہے کہ وطنِ عزیز یہ ملک کیوں بنایا، کس نام پر بنایا گیا؟ یقیناً اس لئے بنایا گیا کہ برصغیر کے مسلمان یہ سمجھتے تھے کہ انگریز کے جانے بعد اگر ہمیں اپنی مملکت نہیں ملتی تو شاید اللہ کا نام، اللہ کا پیارا دین بھی ہمیں ڈسکس کرنے نہیں دیا جائے گا لیکن بدقسمتی یہ ہے کہ مملکت بننے کے آغاز ہی سے جو ہمارے وقت کے حاکم بنتے آئے ہیں انہوں نے اس اہم معاملے کی طرف کوئی توجہ نہیں دی جب پہلا آئین بنانے کی کوشش ہوئی تو آئین کو بنانے کیلئے Objective Resolution آئین ساز اسمبلی میں پاس ہوا اور Objective Resolution میں بنیادی چیز یہی تھی کہ قرآن وسنت جو ہے وہ ہمارا قانون ہوگا، وہ بنیاد ہوگی اس ملک میں قانون کی۔

نفاذ شریعت میں سردمہری کا مظاہرہ

لیکن آپ نے دیکھا کہ کئی آئین تین چار درمیان میں بنے لیکن اس طرح دیانتداری سے کوئی پیش رفت نہیں ہوئی اور یہ معاملہ رُکتا گیا پہلی مرتبہ جناب ضیاء الحق مرحوم صاحب نے Objective Resolution (قرار دادِ مقاصد) کو امنٹمنٹ کے ذریعے

آئین کا حصہ بنایا اور یہ توقع پیدا ہوئی کہ اب اس میں مزید پیش رفت ہوگی لیکن جونیجو صاحب کے دور میں اسمبلی میں بھی بات آگے نہ بڑھی میں کسی کی طرف کوئی انگلی نہیں اٹھا رہا، سب اسمبلیوں نے ایسا کیا ہے کوئی اسمبلی ایسی نہیں جس نے اخلاص سے کوشش کی ہو، اگر کرتی تو بڑی آسانی سے یہ مسئلہ حل ہوسکتا تھا، اور اب اس ملک میں ہر بسنے والا شخص یہ بات پسند کرتا ہے کہ وہ قرآن وسنت کے مطابق اپنی زندگی گزارے لیکن ایک دور اس ملک میں آنے والا ہے وہ نہیں چاہے گا کہ اللہ اور رسول ﷺ کے احکام میں اللہ کے دین کا حکم ہو، اس کی بالادستی ہو۔

مولانا سمیع الحق اور قاضی عبداللطیف کو خراج عقیدت

میں جناب مولانا سمیع الحق اور جناب مولانا قاضی عبدالطیف صاحب کو خاص طور پر مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ آپ نے سینیٹ میں بڑا اہم کردار ادا کیا ہے، آپ حضرات نے بڑی محنت کی ہے، بڑی کوشش کی ہے، آپ نے بھی دیکھا آپ کو بھی تقریباً چار پانچ سال لگے ہیں سینیٹ میں اس بل کو آگے چلانے کیلئے اور اس کے ساتھ ساتھ سینیٹ کے دوسرے ممبرز حضرات کا شکر گزار ہوں ان سب کو میں مبارکباد اور خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ آپ نے جس جذبے کے ساتھ، یکجہتی کے ساتھ آپ نے اس کو منظوری بخشی اس کیلئے آپ مبارک کے اور خراج تحسین کے مستحق ہیں اور حقدار ہیں۔

شریعت بل کے مخالفین کے نعرے

اب جیسے کہ یہ بل (شریعت بل) سینیٹ میں پاس ہوا آپ نے ہر قسم کی آوازیں سنیں، آوازیں نکلنا شروع ہوئیں، آپ نے سنا کہ موجودہ حکومت کے وزراء نے حکومت کی شہ پر کہا کہ جناب! ہم تو اس کی مخالفت کریں گے میں کہتا ہوں ارے بھائی! ایک طرف تو کہتے ہو کہ اسلام ہمارا دین ہے اگر کہتے ہو، سنجیدہ ہو، منافقت نہیں ہے، اب

Khutbat Haqqania \ Khutbat Final

وقت آگیا ہے کہ آپ یہ ثابت کردیں کہ ہم اس معاملے میں سنجیدہ ہے اور سارے حقائق آپ کے سامنے ہیں تو پھر آپ کو اس چیز میں قباحت کیوں نظر آتی ہے؟

حکمران پیپلز پارٹی شریعت بل میں سنجیدگی کا مظاہرہ کرے

اگر آپ نے یہ پروگرام لوگوں کو دیا ہے یہ تو پھر صرف دکھلاوے کے لئے ہے، دھوکہ ہے، فریب ہے اگر دھوکہ نہیں ہے، فریب نہیں ہے، دکھاوا نہیں ہے تو پھر وقت آگیا ہے اب ثابت کرنا ہے کہ آپ واقعی سنجیدہ ہیں یا نہیں! تو مجھے امید ہے کہ پیپلز پارٹی (اس وقت پیپلز پارٹی برسر اقتدار تھی) کوئی لائن بھی لے لے کر وہاں آخر کار جتنے ممبر ہیں ان پر بھی ایک ذمہ داری عائد ہوتی ہے ان کو میں مخاطب ہو کر عرض کر رہا ہوں، قومی اسمبلی میں بھی کہیں گے کہ جناب! اللہ کا حکم آپ کے لئے زیادہ ہے یا جرمن وامریکہ کا حکم آپ کے لئے زیادہ ہے...... تو اب اللہ کا حکم آپ کو ماننا پڑے گا، آپ کو جب دھوکہ ہوا ہے تو آپ پارٹی کی دیواروں کو توڑ کر آگے نکلیں اور آ کے اس بل کی مدد کریں اور جہاں تک ہمارا تعلق ہے آپ کو شروع سے میں بس آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ بھاری اکثریت بہت بھاری اکثریت میں ساری اپوزیشن (اس وقت آئی جے آئی اپوزیشن میں تھی) کی طرف سے کیونکہ مجھے اس قسم کی اجازت نہیں ملی اور نہ ابھی یہ معاملہ وہاں اپوزیشن کے پلیٹ فارم پر آیا ہے کہ ہم اس کے اوپر غور کرلیں، مجھے یقین ہے کہ سب بھائی اس میں ہماری مدد کریں گے۔

نیک کام میں کامیابی کے لئے جدوجہد

لیکن بہرحال ایک بھاری سیکشن ہے اپوزیشن میں ایک بھاری اکثریت ہے اپوزیشن کی جو میں سمجھتا ہوں کہ آپ کے ساتھ ہیں اس بل میں اور اللہ کریگا آپ دعا کریں اور جیسے کہ آپ کی دعاؤں سے اتنی کامیابی ہوئی میں سمجھتا ہوں کہ آخری مرحلے

میں اللہ آپ کو اور ہم سب کو اس نیک کام میں کامیابی دے گا لیکن آپ کو میں عرض کروں گا کیونکہ آپ ملک کے کونے کونے سے آئے ہیں آپ وہاں کے ایم این اے حضرات پر دباؤ ڈالیں جہاں پیپلز پارٹی کے ایم پی اے ایم این اے ہیں ، ان کے حلقوں میں جائیں ان سے کہیں جناب ! یہ اس کا پارٹی پالیسی سے کوئی تعلق نہیں ہے، یہ ایک قانون ہے جس میں ہم سب کا فرض ہے اس قانون کو آخری مرحلے میں پاس کروانے کی کوشش کریں۔

تمام مکاتب فکر کے اتحاد پر خوشی اور مسرت

آخر میں میں آپ حضرات کو جہاں دیکھتا ہوں کہ ہر مکتبۂ فکر کے علماء اور حاضرین دیکھتا ہوں اللہ کرے آپ ہمیشہ اسی طرح متحد ومتفق رہیں، اللہ کرے ہمارے لوگوں میں جو الجھن پیدا ہوتی ہے اس سے بھی قوم میں ٹوٹ پھوٹ پڑتی ہے اپنے ذہنوں میں رکھیں، اپنے حلقوں میں جائیں اور یہ کوشش ضرور کریں اب میں آپ سے اجازت چاہوں گا کیونکہ قومی اسمبلی کا اجلاس جاری ہے وہاں بھی حاضری ضروری ہے اللہ ہم سب کا حامی وناصر ہو (آمین)

Khutbat Haqqania \ Khutbat Final

مولانا محمد خان شیرانی صاحب

تعارف

جمعیت علماء اسلام (ف) کے رہنما، اسلامی نظریاتی کونسل کے چیئرمین اور ایک سلجھے ہوئے سیاستدان،عصر حاضر کے مسائل پر گہری اور کبھی انفرادی نظر رکھنے والے اہم دانشور۔

پاکستان میں اب تک اسلامی نظام نافذ کیوں نہ ہوا؟

الحمد للہ وکفی والصلوٰۃ والسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ اما بعد
فاعوذ باللہ من الشیطن الرجیم بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ وَ اعۡتَصِمُوۡا
بِحَبۡلِ اللّٰہِ جَمِیۡعًا وَّ لَا تَفَرَّقُوۡا وَ اذۡکُرُوۡا نِعۡمَتَ اللّٰہِ عَلَیۡکُمۡ اِذۡ کُنۡتُمۡ
اَعۡدَآءً فَاَلَّفَ بَیۡنَ قُلُوۡبِکُمۡ فَاَصۡبَحۡتُمۡ بِنِعۡمَتِہٖۤ اِخۡوَانًا (العمران:۱۰۳)
وقال تعالیٰ فی مقام اٰخر اِنَّ الدِّیۡنَ عِنۡدَ اللّٰہِ الۡاِسۡلَامُ ۟ وَ مَا اخۡتَلَفَ
الَّذِیۡنَ اُوۡتُوا الۡکِتٰبَ اِلَّا مِنۡۢ بَعۡدِ مَا جَآءَہُمُ الۡعِلۡمُ بَغۡیًۢا بَیۡنَہُمۡ ؕ وَ مَنۡ
یَّکۡفُرۡ بِاٰیٰتِ اللّٰہِ فَاِنَّ اللّٰہَ سَرِیۡعُ الۡحِسَابِ (ال عمران:۱۹)

دینی فکر کے لئے اجتماع اور اس کی اہمیت

جناب صدر اور محترم علماء کرام! یہ بہت ہی سنہرا موقع ہے کہ آج ہم اسلامی نظام کے نفاذ کے فکر میں یہاں جمع ہوئے ہیں نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں کہ جو لوگ دین کے فکر کی غرض سے یکجا ہوتے ہیں تو مجلس برخاست ہونے سے پہلے ان کی مغفرت ہو جاتی ہے لیکن مدار نیت پر ہے اللہ تعالیٰ اہماری نیتوں کو ٹھیک فرمائے تا کہ یہی نشست ہمارے لئے مغفرت کا ذریعہ بن جائے۔

Khutbat Haqqania \ Khutbat Final

اسلامی نظام کا نفاذ اور پاکستان میں اس کا فقدان

دین کا معنی ہے نظام حکومت سزا اور جزا، مملکت، تعلیم، فیصلہ ضابطہ حیات یہ تمام معانی نظام حکومت سے وابستہ ہیں پاکستان خالصتاً ایک مخصوص نظریے کے تحت بنا تھا جب تک اس نظریے کی آب یاری ہوگی تو یہ ہم سب کیلئے اور اس ملک کیلئے بقاء اور دوام کا ذریعہ ہوگا اور اگر اس نظریے کی خلاف ورزی ہوئی تو جیسا کہ بنگلہ دیش جدا ہوا اور بھی بنگلہ دیش بن سکتے ہیں لہٰذا اس لحاظ سے اس ملک میں بھی اسلامی نظام کا نفاذ ایک انتہائی بنیادی ضرورت بن گیا ہے۔

عوام کی حماقت اور سیاستدانوں کی منافقت

مگر ایک دو گزارشات میں بڑے افسوس کیساتھ عرض کروں گا ایک یہ کہ آج تک اسلامی نظام کیوں نافذ نہ ہو سکا تو اس کی دو وجوہات ہیں پہلا یہ کہ سیاستدانوں کا منافقانہ رویہ اور دوسرا یہ کہ عوام کی حماقت بس جس کی لاٹھی اس کی بھینس اول تو یہ دیکھ لو کہ یہ شخص اپنے لگائے ہوئے نعرے پر پورا اترا بھی ہے یا نہیں بس میری یہی گزارش ہے کہ اپنے ملک کو سنبھال لیں اور اسکا سنبھالنا یہی ہے کہ اس میں جلد سے جلد اسلامی نظام کے نفاذ کیلئے کوششیں تیز کی جائے۔

وآخردعوانا أن الحمد للہ رب العالمین

خطاب
سینیٹر راجہ ظفرالحق صاحب

تعارف

راجہ صاحب ممتاز قانون دان، دینی اور آئینی امور پر عبور رکھنے والے اور مشکل مسائل پر اپنے مافی الضمیر کی مؤثر ترجمانی کرنے والے انسان ہیں۔ قادیانیت کے عدالتی تعاقب میں مؤثر کام کیا۔صدر ضیاء الحق کے دور میں ان کے مؤثر ترجمان رہے اور ان کے اسلامائزیشن کے سلسلہ میں مجلس شوریٰ اور سینیٹ میں ہمارا زیادہ واسطہ اور سامنا انہی سے ہوتا، اس دور میں وفاقی وزیر اطلاعات و مذہبی امور بھی رہے ۔وزیر اعظم جونیجو کے مشیر اور نواز شریف کے دور میں سینیٹ میں ہم ساتھ رہے۔ مؤتمر عالم اسلامی پاکستان کے انچارج رہے اور بین الاقوامی اہم اجتماعات میں شرکت کرتے رہتے ہیں...... (س)

Khutbat Haqqania \ Khutbat Final

شریعت بل
کو درپیش چیلنجز اور منظّم لائحہ عمل

اعوذ باللّٰہ من الشیطن الرجیم بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم،

الحمد للّٰہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ خاتم النبیین

اما بعد !

شریعت بل طویل سفر کے بعد

صدر محفل مہمان خصوصی مولانا سمیع الحق صاحب علماء کرام میرے بزرگو اور بھائیو! موجودہ شریعت بل جو سینٹ نے بالاتفاق پاس کیا ہے اس کا سفر طویل اور اس مرحلے پر اسے پہنچتے پہنچتے بیالیس، تینتالیس سال ہو چکے ہیں اس میں کوئی شک نہیں کہ تحریک پاکستان کی بنیاد یہی تھی کہ مسلمانوں کا اپنا خطہ ہو اور انہیں اختیار اعلیٰ حاصل ہو اور یہاں وہ خدا کے آخری دین کو نافذ کریں اپنی انفرادی اور اجتماعی زندگی اس کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کریں جس میں علماء کرام کی قربانیاں ہیں جو کئی سو سال تک

پھیلی ہوئی ہیں ، اس میں شہادتیں بھی ہیں ، اس میں ملک بدریاں بھی ہیں ، اس میں طرح طرح کی آزمائشیں بھی ہیں لیکن اللہ تعالیٰ ان پر رحمت فرمائیں گے جنہوں نے ایک طویل عرصے تک یہ جہاد جاری رکھا اور انہی کی کوششوں ، آزمائشوں ، تکالیف اور ابتلا کے صدقے پھر یہ ملک بنا اور آج تک اگر اسمیں پیش رفت ہوئی ہے تو میں سمجھتا ہوں یہ بھی انہی کی برکات میں سے ایک برکت ہے۔

قیام پاکستان کے بعد دستور ساز اسمبلی

اس کے بعد آپ دیکھتے گئے کہ جب پاکستان بنا تو فوری طور پر ایک دستور ساز اسمبلی قائم کی گئی لیکن بدقسمتی سے اس میں بھی وہی مسائل زیر بحث آئے جو آج بھی آ رہے ہیں میں نے دو وفاقی وزراء کرام کے دلائل سنے اس شریعت بل کے خلاف تو مجھے اس وقت کے مشرقی پاکستان کے ارکان کی طرف سے جو اعتراضات کئے جاتے تھے ان کا اعادہ ہوتا نظر آیا اس وقت بھی یہ کہا گیا کہ دستور ساز اسمبلی بنی ہے یہ دستور بنائے گی صوبوں اور مرکز کے اختیارات کی تقسیم بھی کرے گی عام آدمی کے بنیادی حقوق کا تعین بھی کرے گی لیکن اس بنیاد کا تعین بھی کرے جس پر یہ ملک قائم رہے گا اس لئے دستور بھی واضح کرے جس پر یہ قائم رہے گا اور چلتا رہے گا۔

دستور ساز اسمبلی پر بھی نگران ادارے کی ضرورت

اس لئے دستور ساز اسمبلی یا قومی اسمبلی کے علاوہ بھی کوئی ادارہ ایسا ہونا چاہیے جو اس بات کی نگرانی کرے کہ اگر وہ اس میں لغزش کریں اپنے کوئی سیاسی مقاصد کے تحت اس میں ہٹنے کی کوشش کریں تو وہ ادارہ انہیں دوبارہ سیدھے راستے کی طرف ڈال دے کہ بنیادی قوانین کو لکھ دیا گیا کہ اس سے تجاوز نہیں ہوگا اور اگر وہاں کی مقننہ وہاں

Khutbat Haqqania \ Khutbat Final

کی اسمبلی خواہ ریاست کی ہو یا مرکزی اس میں اگر تجاوز کرنی ہے تو پھر عدالتوں کو یہ اختیار دیا گیا ہے کہ وہ کہیں یہ معاملہ آپ کا اس سے تجاوز والا جو حصہ ہے وہ کالعدم ہے اور اس ادارہ کے اوپر ایک اور ادارہ وہاں موجود ہو اسی طریقے سے جہاں جہاں وفاق ہے جہاں جہاں تحریری دستور ہے وہاں یہ اختیار حاصل ہے اور خود پاکستان میں بھی اگر صوبائی دائرہ اختیار کے بارے میں قومی اسمبلی یا سینیٹ کوئی بل پاس کرے تو اعلیٰ عدالتیں اس کو کہہ سکتی ہیں کہ یہ کالعدم ہے یہ اختیارات سے تجاوز ہے اسی طریقے سے اگر بنیادی حقوق کے بارے میں کوایسا قانون وضع کیا جائے تو بھی کہہ سکتی ہیں کہ یہ بنیادی حقوق کے منافی ہے یہ کالعدم ہے یہ اسی آئین میں لکھا ہے، ہندوستان کے آئین میں لکھا ہے، کینیڈا کے آئین میں لکھا ہے، آسٹریلیا کے آئین میں لکھا ہے۔

منتخب ممبران پر نمائندگی کرنے کی گرفت

یہاں تک تو سب لوگ تسلیم کرتے ہیں لیکن جب یہ معاملہ آتا ہے کہ خالق کائنات کی طرف سے جو حکم ہے۔ اگر اس سے تجاوز کوئی اسمبلی کرے تو اس کو بھی دیکھنے والا کوئی ادارہ ہو تو کہتے ہیں یہ تو بڑی زیادتی ہے اسمبلی کے ساتھ اسمبلی کی دو حیثیتیں ہیں ایک یہ کہ وہ منتخب ہے دوسرا یہ کہ آیا وہ نمائندہ ہے کہ نہیں انتخابات ہوتے تو اس بات کا فیصلہ ہو جاتا ہے کہ یہ منتخب ہے یا نہیں ہے؟ جو ارکان اس میں بیٹھے ہیں جب تک کہ الیکشن کمیشن انہیں ہٹا نہ دے وہ منتخب رہتے ہیں لیکن اس سے بھی سنگین تر معاملہ اس بات کا ہے کہ آیا وہ نمائندہ ہے یا نہیں؟ نمائندگی کیا ہے؟ منتخب ہونے کے بعد پھر وہ آزاد نہیں ہو جاتے پھر یہ ساری گرفتوں سے ماوراء نہیں ہو جاتے ان کے اوپر بھی گرفت رہتی ہے اور وہ گرفت نمائندگی کی ہے اگر پاکستان کی ۹۸ فیصد آبادی کی یہ خواہش ہے کہ

یہاں شریعت محمدی ﷺ نافذ ہو تو جو رکن اسمبلی اس کی مخالفت کرے گا وہ نمائندگی نہیں کر رہا منتخب ہو سکتا ہے نمائندہ نہیں ہو سکتا اور اگر اپنی نمائندگی کی حیثیت سے ہٹ جاتا ہے تو اسے وہاں بیٹھنے کا کوئی حق نہیں رہتا۔

اختیار اعلیٰ خدا کی ذات کا ہے: قومی اسمبلی اسکی تنفیذ کی پابند ہے

اکثر یہ کہا جاتا ہے کہ اسمبلی ایک ساورن باڈی (Saveran Body) ہے اختیار اعلیٰ رکھتی ہے لیکن ہمارے آئین میں لکھا ہے کہ اختیار اعلیٰ خدا تعالیٰ کی ذات کو ہے اور اسی اختیار اعلیٰ کو امانت کے طور پر منتخب نمائندے اختیار کریں گے اسے استعمال کریں گے اور اگر اس کے اختیار اعلیٰ کے منافی وہ جاتے ہیں تو پھر وہ آئین کیخلاف ورزی کرتے ہیں اور آئین کی اسی طریقہ سے خلاف ورزی ہے کسی اور شق کی خلاف ورزی ہو میں سمجھتا ہوں اس سے کئی گنا بڑی خلاف ورزی یہ ہوگی کہ اس کے منافی کوئی کام کیا جائے اس سے پہلے بھی بہت چیلنجز آئے اور یہ کہا گیا اس مغرب زدہ ذہن کی طرف سے کہ ہم کیا کریں علماء کرام ہی متحد نہیں ہوتے کون سا اسلام نافذ کیا جا سکتا ہے؟

اختلاف تو اسمبلی میں بھی ہے

آپ دیکھتے ہوں گے کہ کسی اور ادارے میں بھی مکمل اتفاق اور اتحاد نہیں ہوتا قومی اسمبلی میں بھی حزب اقتدار اور حزب اختلاف ہے وہاں بھی کوئی مکمل اتحاد نہیں ہو سکتا دنیا بھر کی اسمبلیوں میں اسی طرح ہے لیکن کبھی کسی نے نہیں کہا کہ ہم صدر کس کو بنائیں وزیر اعظم کس کو بنائیں؟ یہاں تو اتفاق ہی نہیں ہے قانون پاس کرتے وقت سو ایک طرف ہوتے ہیں اور ننانوے دوسری طرف ہوتے ہیں قانون پاس ہو جاتا ہے کہ اکثریت اس طرف ہے وہاں یہ نہیں کہا جاتا کہ اتفاق نہیں ہوا کیسے پاس کریں؟

Khutbat Haqqania \ Khutbat Final

عدالتوں کے اپنے مابین اختلافات

اگر عدالتوں کی فیصلے آپ لے لیں پانچ ایک طرف ہوتے ہیں چار دوسری طرف سپریم کورٹ کے ہوتے ہوئے فیصلہ ہو جاتا ہے تسلیم کیا جاتا ہے اس لئے کہ اکثریت کا فیصلہ ہے وہاں نہیں کہا جاتا کہ ہم فیصلے کو کس طرح تسلیم کریں اتفاق نہیں ہوا ان فیصلوں کی نقول دیکھیں ایک ہائی کورٹ کا فیصلہ ہوگا دوسرے کا اور ہوگا ایک ہی ہائی کورٹ میں بیٹھے ہوئے ایک کمرے میں عدالت فیصلہ اور کرے گی دوسرے میں اور کرے گی ذرا سے مقدمے سے حالات بدل جائیں وہی عدالت اپنے فیصلے کو بہتر طور پر بدل بھی سکتی ہے دو ججوں کا بنچ فیصلہ ایک کرتا ہے تین ججوں کا بنچ اسے بدل سکتا ہے اپیل پر وہ بدل سکتا ہے کبھی کسی نے نہیں کہا کہ انصاف کیا ہوگا آپس میں جج اتفاق نہیں کرتے لیکن جب نفاذ اسلام کی بات آئے گی چونکہ دل اندر سے راضی نہیں ہے تو کہتے ہیں کہ اتفاق نہیں ہے تو کیا کریں اور جب تک اتفاق نہیں ہوگا اس وقت تک یہ نافذ نہیں ہو سکتا اور باقی بے اتفاقی کی ساری باتیں قبول ہیں۔

بنی اسرائیل کے مانند پاکستانی قوم

عجیب بات یہ ہے ساری حجتیں ہیں جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوم بھی کرتی رہی اور حضرت محمد ﷺ کی مخالفت کرنے والے بھی کرتے رہے انہی کا اعادہ ہو رہا ہے جیسے ازل سے سچ بھی ایک ڈگر پر چل رہا ہے اور اس کی مخالفت والے بھی ایک ڈگر پر چل رہے ہیں اور یہ دونوں پیر چل رہے ہیں اور اسی طریقے سے اس معاملے پر بھی یہی صورت حال ہے۔

شریعت بل کا آغاز

آج سے تقریباً پانچ سال پہلے یہ بل پیش ہوا تھا اور یہ بل اس شکل میں نہیں

ہے بے شمار میٹنگیں ہوئیں اور ان میٹنگوں میں تقاریر بھی ہوئیں، تجاویز بھی پیش ہوئیں، اس میں ترامیم بھی ہوئیں علماء کرام بھی بیٹھے تھے، وکلاء بھی بیٹھے تھے، سیاستدان بھی بیٹھے تھے، آئین کے ماہرین بھی بیٹھے تھے اور پھر یہ آخری شکل میں آیا اور میں مبارکباد دیتا ہوں اپنے سینیٹ کے ارکان کو کہ انہوں نے آپس کے بے شمار اختلافات مختلف معاملات میں جو آراء کے اختلافات ہوتے ہیں لیکن اس بل کے معاملے میں آپ نے دیکھا کہ انہوں نے بالاتفاق اسے پاس کر دیا اس سے میں سمجھتا ہوں کہ پاکستان کی تاریخ میں بہت شاندار کوئی اور کاروائی نہیں ہوئی ہوگی یہ کوئی معمولی بات نہیں۔

تمام طبقات کی شمولیت

اس میں کانسٹیٹوشن لاجز بھی تھے، اس میں شیخ صاحب جیسے لوگ بھی تھے، بہرور سعید صاحب جیسے قانون دان بھی تھے، منٹو صاحب جیسے لوگ بھی تھے اور ساتھ ساتھ ساتھ علماء کرام بھی تھے، قاضی عبداللطیف صاحب بھی موجود تھے بے شمار حضرات اور سارے پاکستان کے چاروں صوبوں سے اور وفاق سے منتخب سینٹر وہاں بیٹھے تھے اور انہوں نے اس بل کو بالاتفاق کسی ایک شخص کے استثنیٰ کے علاوہ اسے پاس کر دیا۔

شریعت بل کو قومی اسمبلی کے سپردگی

اب یہ بہت بڑا بوجھ، بہت بڑی ذمہ داری، بہت بڑی مسؤلیت آ کر قومی اسمبلی کے کندھوں پر پڑی ہے اور کوشش یہ ہو رہی ہے اور بیانات یہ شروع کر دیئے گئے اور دلوائے بھی جا رہے ہیں کہ یہ کسی ایک فرقے کا بل ہے حالانکہ کسی فرقے کا نہیں کسی فرقے کے بارے میں اس میں کچھ بھی نہیں لکھا ہوا ہے کسی کے بارے میں بھی نہیں لکھا ہوا ہے وہی الفاظ ہیں جو پاکستان کے پہلے دستور بننے کے وقت لکھے گئے تھے کہ پاکستان کے تمام قوانین قرآن و سنت کے مطابق ہوں گے وہ الفاظ ۱۹۵۴ء کے اس

Khutbat Haqqania \ Khutbat Final

آئین میں جو بن کر سامنے آئے تھے اس میں بھی یہی الفاظ ہیں کیونکہ یہ اکتیس علماء کرام جن میں ایک مولانا ظفر احمد انصاری صاحب اس وقت زندہ ہیں باقی تمام علماء کرام اپنے خالق حقیقی سے جا ملے لیکن انہوں نے بھی اس وقت اتفاق اور اتحاد سے یہ چیلنج قبول کیا تھا اور وہ قوانین بنا کر دیئے تھے وہ لائن بنا کر دی تھی وہ پلیٹ فارم دیا تھا اور وہ اتنا مضبوط تھا کہ دستور بنتے رہے دستور ٹوٹتے رہے لیکن وہ اصول تمام دساتیر میں آپ موجود پائیں گے فرق صرف اتنا تھا کہ اسے صرف ایک ایسے حصے میں رکھا گیا تھا جس پر عمل درآمد نہیں ہو سکتا تھا۔

شریعت بل کا کچھ حصہ اور ضیاء الحق شہید

لیکن اللہ تعالیٰ رحمت کرے شہید صدر ضیاء الحق صاحب پر کہ انہوں نے ایک ترمیم کے ذریعے اسے آئین کا مؤثر حصہ بنا دیا اور وہ مؤثر حصہ بننے کے بعد بھی شروع سے لے کر آج تک وہ جو بنیادی چیز فراہم ہوئی تھی اسے مؤثر بنایا گیا اور اس میں بھی یہی الفاظ ہیں کہ کوئی قانون قرآن و سنت کے منافی نہیں بنایا جائے گا لیکن یہ اختیارات پھر قومی اسمبلی نے اپنے پاس ہی رکھے اس میں آپ دیکھیں گے کہ کسی ایک فرقے کا نام نہیں بلکہ کہا یہ گیا ہے کہ آئین کی دفعہ ۲۲۷ میں ایک ترمیم کے ذریعے یہ کہا گیا کہ ملک کے تمام قوانین وضع ہوں گے تو قرآن و سنت کے مطابق اگر کوئی قانون اس کے منافی پایا جائے گا تو پھر اس کو وفاقی شرعی عدالت میں چیلنج کیا جا سکتا ہے اور وفاقی شرعی عدالت کو اختیار حاصل ہے کہ اگر وہ اسے قرآن و سنت کے منافی پائے تو پھر اسے کالعدم قرار دے گی۔

شریعت بل ایک درمیانہ راستہ: تمام رکاوٹوں کا قلع قمع کا ایک بڑا ہتھیار

لیکن کچھ ایسے معاملات تھے جو وفاقی شرعی عدالت کے دائرہ اختیار سے باہر تھے اور آئین میں یہ بھی لکھا ہے کہ اس کے دائرہ کار میں کوئی تبدیلی نہیں کی جا سکتی تو اس

بل میں وہ راستہ اختیار کیا گیا ہے اور جو باقی امور ہیں وہ وفاقی شرعی عدالت کی طرح چاروں صوبوں کے ہائی کورٹوں کو دے دیئے جائیں کہ وہ بھی یہ دیکھ لیں وہ بھی آخر مسلمان ہیں، وہ بھی پڑھے لکھے ہیں، قانون کو بھی جانتے ہیں، دین کے بارے میں بھی معلومات حاصل کر سکتے ہیں کہ اگر ان معاملات میں بھی جو وفاقی شرعی عدالت کے دائرہ اختیار میں نہیں آتی اگر ان کے دائرہ اختیار ہائی کورٹ کے دائرہ اختیار میں آجائیں اور اب جو دی گئی ہیں باقی تمام معاملات کی طرح وہ ساری چیزیں بھی دیکھ کر اس کو بھی اختیار ہے کہ اسے کالعدم قرار دے سکے یہ اتنا بڑا اقدم ہے میں سمجھتا ہوں اس سے تمام معاشرے کی اصلاح ہوسکتی ہے اور تمام وہ راستے وہ تحریکیں جو خدا اور اس کے رسول ﷺ کے قوانین اور اصولوں اور انقلاب کے راستے سے ہٹانے والی ہے ان کا قلع قمع کرنے کیلئے اس سے بڑا ہتھیار اور کوئی نہیں ہوسکتا۔

شریعت کی گرفت سے ماورا کوئی نہیں

اس میں ایک اور خاص چیز دی گئی ہے آپ دیکھتے ہیں کہ برطانیہ کے قانون میں لکھا ہے کہ ملکہ یا بادشاہ خدا کی طرف سے ایک نمائندہ ہوتا ہے وہ جو بھی کرے اس پر کوئی گرفت نہیں کر سکتا لیکن ہمارے دین میں ایسا نہیں ہے ہمارے دین میں ہر کوئی شخص اس دائرے کے اندر رہے گا وہ قابل تنقید ہے دائرے سے باہر نکلے گا تو وہ قابل تنقید نہیں ہوسکتی (خالق کو ناراض کر کے مخلوق میں سے کسی کی اطاعت نہیں کی جاسکتی) خواہ وہ کتنا بڑا بھی کیوں نہ ہو کتنا بڑا منتخب بھی کیوں نہ ہو اس کو آپ یہ نہیں کہہ سکتے کہ یہ گناہ ہے وہ شرک ہے وہ کفر ہے لیکن آج تک اس بات کا کوئی انتظام نہیں تھا اگر صدر مملکت یا وزیر اعظم وزیر اعلیٰ یا کوئی وزیر اگر کوئی حکم دیتا ہے تو اسے عدالت میں لایا جاسکے کوئی انتظام نہیں تھا آئین میں لکھا ہوا تھا کہ انہیں نہیں لایا جاسکتا اس شریعت بل میں لکھا گیا ہے

Khutbat Haqqania \ Khutbat Final

کہ وہ بھی اگر تجاوز کرتے ہیں تو انہیں بھی عدالت میں لایا جاسکتا ہے اب اس کے بارے میں کیا کسی کو اعتراض ہوسکتا ہے؟

کمیشن برائے اصلاح معاشی نظام

پھر اس میں دو کمیشن مقرر کرنے کے لئے کہا گیا ایک کمیشن تمام معاشی نظام جو پاکستان کا اس کے بارے میں ہو وہ بیٹھے گا اس میں ماہرین ہوں گے دین کی تعلیم والے بھی ہوں گے اقتصادیات کے ماہر بھی ہوں گے اور وہ بیٹھ کر ملک کے لئے ایک نظام وضع کریں گے ابھی کل ہی پرسوں میں سن رہا تھا یوں کہ ایک قریبی ملک سے وزیر اعظم نے ایک بہت اچھی تجویز دی ہے اس پر ہمیں بھی غور کرنا چاہیے اور جب کمیشن بنے گا تو اس پر سب سے پہلے غور کرنا پڑے گا اس نے کہا غربت کا ایک معیار ہے کہ جو سو روپے سے لے کر ۸۰۰ روپے تک جو تنخواہ لیتے ہیں وہ غریب تصور ہوتے ہیں اس کے اوپر ایک طبقہ آتا ہے جو آسودہ یعنی خوشحال ہے پھر اوپر کی کوئی لمٹ نہیں ایک آدمی اربوں روپے روز کماتا ہے اس کی کوئی لمٹ نہیں اس نے یہ کہا کہ ہم اپنے ملک میں ایسا نظام بنائیں گے کہ جہاں غربت کی لمٹ ہے امارت اور دولت کی بھی لمٹ ہونی چاہیے اس نے کہا اگر وہ لمٹ اوپر کی ہوجائے جو دولت اوپر کی ہے وہ چھن کر نیچے آئیگی اور ملک میں کوئی غریب نہیں رہ سکتا زیادہ دولت چار پانچ فیصدی دولت امیروں نے سمیٹی ہوئی ہے اور یہ شریعت کے خلاف ہے، یہ انسانیت کے خلاف ہے اس لئے یہ کمیشن ریلیز کیا گیا ہے جو سارے نظام کو دیکھئے اور خاص طور پر سود کو دیکھئے کہ اس کی لعنت کو کیسے ختم کیا جاسکتا ہے اور اس کے متبادل نظام کیسے ہوگا؟

کمیشن برائے اصلاح تعلیم

اسی طریقہ سے تعلیم کا ایک کمیشن ہے آپ دیکھتے ہیں کہ نوجوان نسل کا آئندہ

راہ متعین کرنے کے لئے تعلیم کا نظام بڑی بنیادی حیثیت رکھتا ہے اگر وہی درست نہ ہو تو کوئی چیز درست نہیں ہوسکتی وہ آدمی تجارت میں جائے تو پھر اس کا ذہن سیدھا نہیں ہوگا لیکن اگر اس کی بنیاد اور تربیت درست ہے تو کسی شعبے میں بھی ہوگا وہ ایک مسلمان کی حیثیت سے وہاں موجود ہوگا اس لئے اس کمیشن کو قائم کیا گیا ہے۔

عدالتوں کے اختیارات

اسکے علاوہ عدالتوں میں یہ اختیار دیا گیا ہے کہ وہاں پڑھے لکھے علماء کرام اور دیگر حضرات کو بلوا کر مشورہ لیا جائے کہ اس معاملے میں ان کی رائے کیا ہے جیسے وفاقی شرعی عدالت یا سپریم کورٹ ایکسپرٹ جو شریعۃ میں ہیں، جو لاء میں ہے، جو باقی شعبوں میں ہیں ان کو بلوا کر رائے لے سکتی ہے اس لئے اس کو بھی اس میں رکھا گیا ہے اس سے بھی کسی کو اعتراض نہیں ہونا چاہیے لیکن بغیر پڑھے ہوئے، بغیر دیکھے ہوئے کہ اس میں کیا لکھا گیا ہے فوراً اس کی مخالفت شروع ہوگئی اس کا کیا علاج کیا جاسکتا ہے اس کا ایک ہی علاج ہے کہ آپ لوگوں کے پاس جائیں، عوام کے پاس جائیں، انہیں سمجھائیں، مساجد میں آئمہ کرام تقاریر کریں، لیبر کے پاس جائیں، دوسرے جو طلبہ ہیں ان کے پاس جائیں، علماء کے پاس جائیں، وکلاء حضرات کے پاس جائیں، ان سب کو پہلے سمجھائیں میں یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ وہ وکلاء حضرات کی ایک بہت بڑی اکثریت شریعت کیلئے جان و مال قربان کرنے کو تیار ہیں صرف انکو اپروچ کرنے کی ضرورت ہے

وفاقی شرعی عدالت کا قیام

لیکن میں آخری بات جو گزارش کرنا چاہتا ہوں یہ ہے کہ جب وفاقی شرعی عدالت شروع میں بنی تھی تو اس وقت یہ خیال تھا کہ اس کا چلنا بہت مشکل ہے وکلاء حضرات کی وہ تعلیم نہیں ہے جج حضرات کی وہ تربیت نہیں ہے اس لئے محال ہے لیکن آپ

Khutbat Haqqania \ Khutbat Final

نے تجربہ سے یہ دیکھا ہوگا جب وفاقی شرعی عدالت قائم ہوئی تو وکلاء حضرات کی ایک بڑی تعداد میں بعض حضرات کو پہلے سے دین کا علم تھا اور کچھ نے اس ضرورت کو پورا کرنے کے لئے یہ معاملہ اپنے سامنے رکھا اور آج پورے ملک میں بڑی تعداد وکلاء کی ایسی موجود ہے جو علماء کرام کی طرح قرآن حکیم اور سنت رسول اللہ ﷺ ان تمام چیزوں کو سامنے لے کر تمام ماخذ کے ساتھ اور بڑے مضبوط دلائل سے وفاقی شرعی عدالت میں اور سپریم کورٹ میں پیش ہوتے ہیں اور اسی وجہ سے قوانین بدلے بھی جا رہے ہیں۔

نفاذ اسلام ہی ہماری وجود کی حفاظت کا ضامن ہے

لیکن میں صرف ایک گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ پاکستان جس خطے میں موجود ہے اپنی تعداد کے لحاظ سے اپنے حجم کے لحاظ سے چین، روس اور ہندوستان کے مقابلے میں ہمارا وجود چھوٹا ہے ہماری تعداد تھوڑی ہے لیکن یہ ساری کمی کو اگر کوئی چیز پوری کرسکتی ہے تو وہ محمد ﷺ کا دین اور وہ راستہ ہے جو تقویت آپ کو پہنچا سکتا ہے اور جو اندرونی خلفشار ہے اور جو بیرونی خطرات ہیں ان کے مقابلے کے لئے بھی آپ تیار ہوسکتے ہیں۔

پاکستان ایک آزاد اسلامی ریاست

اور آپ کا وہی مقام ہوسکتا ہے جو حضرت قائد اعظم نے قاہرہ میں کھڑے ہو کر ۱۹۴۶ء میں کہا تھا کہ اے عرب ممالک! آپ کی آزادی بھی اسی وقت ہوگی جب پاکستان آزاد ہوگا اور وہ صحیح ایک اسلامی ریاست ہوگی تو عربوں کی طرف بھی کوئی آنکھ اُٹھا کر نہیں دیکھ سکے گا اس لئے یہ ہماری موت اور زندگی کا معاملہ ہے یہ عام قانون نہیں ہے جس کے لئے بعض لوگوں کی رائے ایک طرف ہو اور بعض لوگوں کی دوسری طرف ہو اس لئے اس مجلس کو اُٹھنے سے پہلے کم از کم وہ ایک ترتیب ایک نظم کر لینی چاہیے جس کے ذریعے سے وہ اس کو آگے بڑھایا جاسکے۔

خطاب

نوابزدہ نصر اللہ خان صاحب

تعارف

نوابزادہ صاحب عظیم سیاستدان جمہوریت کیلئے لڑتے لڑاتے بابائے جمہوریت کہلائے۔ متحارب جماعتوں کو ایک جگہ اکھٹا کرنے کا سلیقہ رکھتے تھے۔ آغاز مجلس احرار اسلام اور اکابر دیوبند کے ساتھ جدوجہد آزادی سے کیا۔ تحریک نظام مصطفیٰ وغیرہ میں نمایاں کردار ادا کیا آخر میں ناچیز کی دفاع افغانستان کونسل کے پروگراموں میں بھرپور شرکت کی۔

Khutbat Haqqania \ Khutbat Final

ابلیسی قوتوں کا شریعت بل کی مخالفت

آغاز سخن

جناب صدر علمائے کرام خواتین وحضرات ! اس مبارک تقریب کے منتظمین کا شکر گزار ہوں کہ انہوں نے مجھے یہ موقع عنایت فرمایا کہ میں آپ کی خدمت میں کچھ عرض کرسکوں جبکہ ابھی آپ کی خدمت میں عرض کیا گیا ہے کہ میں کل سے بیمار ہوں اور اس کے قابل نہیں تھا کہ یہاں حاضر ہوتا اور آپ کی خدمت میں کوئی مفصل گزارشات پیش کرتا لیکن میں اس سعادت سے محروم نہیں رہنا چاہتا تھا اور اس لئے میں حاضر ہوا ہوں اور کچھ صحت کا عالم ہے اور کچھ ملکی حالات اس طرح کے ہیں ایک شاعر نے کچھ اس طرح کہا ہے......

وہی شورش ہے لیکن جیسے موج تہہ نشین کوئی
وہی دل ہے مگر آواز مدہم ہوتی جاتی ہے

مولانا سمیع الحق صاحب لائق مبارک باد ہیں

کچھ حالات اس طرح ہیں جناب! میں نے ایک دو معزز حضرات کی تقریریں سنی ہیں اور میں سمجھتا ہوں کہ سینیٹ مستحق ہے مبارک باد کی اور اس بل کے محرکین بھی

جناب مولانا سمیع الحق اور جناب قاضی عبداللطیف صاحب جنہوں نے اس بل کو پیش کیا اور خدا کے فضل وکرام سے منظور ہوگیا۔

حکمرانوں کے نیت میں فتور

میں آپ کی خدمت میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ معاملہ اتنا آسان نہیں ہے اور جہاں تک حکومت کی نیت کا تعلق ہے بلاخوف تردد میں عرض کرتا ہوں کہ ان کی نیت نہیں ہے کہ یہ بل اسمبلی میں پیش ہو یعنی یہی مرحلہ تو بعد میں آئے گا کہ آیا نیشنل اسمبلی کی اکثریت اسے منظور کرتی ہے یا نہیں کرتی وہ اسے پیش نہیں کرنا چاہتی۔

دواہم مسائل کے لئے کانفرنس کا اہتمام

دو مسائل جن کے لئے میں نے دیکھا ہے کہ اس کانفرنس کا اہتمام کیا گیا ہے ایک یہ اور دوسرا مالی امور کو جس طرح مستثنیٰ قرار دیا گیا تھا اور وہ میعاد ۲۴ جون کو ختم ہو رہی ہے اس سلسلے میں عرض کروں کہ ان کی سوچ یہ نہیں ہے کہ وہ مالی امور کے بارے میں یعنی سودی نظام جس کو آپ بجا طور پر کہتے کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ وہ خدا اور اس کے رسول کے خلاف جنگ ہے۔

سود کے تحفظ کیلئے اسمبلی کی بجائے سپریم کورٹ میں پیشی

اور اب اس نظام کو ختم کرنے کا ایک موقع مل رہا ہے ۲۴ جون کو اس کے بارے میں بھی آپکو یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ وہ یہ معاملہ بھی نیشنل اسمبلی میں نہیں لانا چاہتے اور اس کے لئے وہ سپریم کورٹ کا دروازہ کھٹکھٹانا چاہتے ہیں اور یہ عذر پیش کرنا چاہتے ہیں کیونکہ گیارہ برس جہاں مارشل لاء مسلط رہا ہے حالانکہ مارشل لاء میرے خیال میں آٹھ سال یا ساڑھے آٹھ سال رہا ہے لیکن ان کا کہنا یہ ہے کیونکہ گیارہ سال مارشل لاء مسلط

Khutbat Haqqania \ Khutbat Final

رہا ہے اس لئے ہمیں اس کی میعاد میں توسیع کرنا چاہیے اور دس سال کی میعاد اور بڑھادی ہے یعنی اس کے لئے وہ نیشنل اسمبلی میں نہیں یعنی میں جو آپ کو بتانا چاہتا ہوں۔

شریعت بل کی مخالفت پر بے نظیر کی خوشی

اور اسی طرح جہاں اس شریعت بل کا تعلق ہے یہ نہیں ہے کہ دو وزراء نے بیان دیئے ہیں میں حیران ہوں کہ ان بیانات کے بعد وہ اپنے آپ کو مسلمان کس طرح کہلاتے ہیں یعنی یہ بیانات دینے کے بعد اور یہ نہیں کہ ان وزراء کرام نے بیانات دیئے ہیں آج کے اخبارات محترمہ وزیراعظم صاحبہ نے جو صحافیوں کے ساتھ بات چیت کی ہے وہ اگر آپ نے اخبارات میں دیکھی ہو اس میں انہوں نے فرمایا اس میں انہوں نے خوشی کا اظہار کیا ہے کہ لاہور ہائی کورٹ بار ایسوسی ایشن نے شریعت بل کو مسترد کیا اور یہ کہا ہے کہ دوسری بار ایسوسی ایشن میں بھی یہ مسئلہ لے جانا چاہیے تاکہ وہاں سے بھی اس کی مخالفت کھل کر سامنے آئے۔

اپنی سعی اور جدوجہد کو تیز کرنا

میں آپ کو عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہ معاملہ اتنا آسان نہیں ہے اور اس کے لئے آپ اپنی جدوجہد میں تیزی لانا اور رائے عامہ کو منظم کرنا ہوگا جس طرح میں نے کہا ہے کہ یہ معاملہ اتنا آسان نہیں ہے اور یہ ایک صورت اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے پیدا ہوئی ہے تو میں اس کے لئے کہتا ہوں کہ وہ بھی ان کے شعر ہے کہ......

اللہ اگر توفیق نہ دے انسان کے بس کا کام نہیں
فیضان محبت عام سہی عرفان محبت عام نہیں

ایک اہم موقع

تو جناب ایک اس کا احسان ہے کہ ایک موقع ہمیں ملا ہے اب اس کو منطقی نتیجے پر پہنچانے کے میں نے سب حضرات کو اور میرے لئے بڑی خوشی کی بات ہے کہ

تمام مکاتب فکر متفق ہیں اس بات پر کہ......

آ کے پھر آج ہم آہنگ ہوئی ہے لب جو
مے کے لئے چاند کی ضو اور پھول کی خوشبو

تمام مکاتب فکر کا اتحاد اور شریعت بل

یعنی آج ساری چیزیں اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے جہاں اکٹھی ہوگئی ہیں اور اس اتحاد کو برقرار رکھنا ہے کہ اگر آپ اس اتحاد کو برقرار رکھ سکیں اور تمام دینی مکاتب فکر بھی اور تمام سیاسی مکاتب فکر بھی یعنی میں اچھی طرح جانتا ہوں کہ کچھ لوگ ایسے ہیں جو سیکولر ذہن رکھتے ہیں اور کچھ لوگ ایسے ہیں جو مذہب کے خلاف ہیں ابھی یہ جہاں کچھ انسانی حقوق کی ایک انجمن ہے اچھا اس کی طرف یہ ایک پوسٹر شائع کیا گیا ہے جس میں کہا گیا ہے کہ شریعت بل نامنظور آپ اس کو اسلامی حکومت کہتے ہیں آپ قرارداد مقاصد کی بات کرتے ہیں آپ کہتے ہیں کہ اب قرارداد مقاصد آئین کے متن کا حصہ بن چکا ہے یہ نہیں کہ اس آئین میں جو ۷۳ کا آئین ہے وہ آپ کو سنانا چاہتا ہوں جتنے آئین اس ملک میں بنے ہیں جتنے آئین آپ کو شاید یاد نہ ہو کہ ۵۶،۱۹۵۴ء کا آئین ۱۹۶۲ء کا آئین ۱۹۷۳ء کا آئین ان سب میں اگر کوئی چیز قدر مشترک ہے تو وہ یہی تھے۔

پاکستان کا کوئی قانون اسلام مخالف نہ ہوگا

جناب اس ملک میں کتاب وسنت کی منشاء کے خلاف قانون سازی نہیں ہوگی اور اسمیں یہ طے کر دیا گیا تھا کہ تمام مروجہ قوانین کتاب سنت کے سانچے میں ڈھال دیئے جائیں گے یہ بات نئی نہیں ہے پہلے دن سے یہ ہمارے آئین میں ہے یہ ہمارا عہد ہے آپنے خدا کے ساتھ ہماری اپنی قوم کے ساتھ اور یہ کہتے ہیں کہ شریعت بل نا منظور ہم اندازہ کریں ملا کے راج کا، شریعت بل بنیاد بنتا ہے جمہوریت کے خلاف

Khutbat Haqqania | Khutbat Final

سازش کا عوام کی حاکمیت کے حق میں یعنی اللہ کی حاکمیت کا قرارداد مقاصد میں اعلان کیا گیا ہے اللہ تعالیٰ کی حاکمیت کیا اس سے باہر ہے یعنی اللہ تعالیٰ کی حاکمیت کا فرقہ پرست آئین کی بربادی کا ،فرقہ پرست کے عروج کا ،خواتین کے حقوق کی تباہی کا ،اقلیت کے حقوق کے صفائی کا ، جابرانہ ملائیت کے راستے کا ، تمام شہریوں کے بنیادی حقوق کی پامالی کا ، مذہبی تعصب کے فروغ کا ، عدلیہ اور قانون کی تباہی کا ، یعنی آپ اندازہ کر سکتے ہیں کہ تمام جو ابلیسی قوتیں ہیں وہ سرگرم عمل اور مصروف کار ہو چکی ہیں اور اس کے مقابلے میں ہونا یہ چاہیے کہ تمام اسلامی ذہن رکھنے والے لوگ متحد ہوں ۔

ہم ابتلاء کے دور سے گزر رہے ہیں

جس طرح بجا طور پر یہ کہا گیا ہے کہ آج جس ابتلاء سے ہم گزر رہے ہیں یعنی سرحدوں کی جس طرح صورت حال ہے یعنی ہم بالکل ملک آتش فشاں کے دھانے پر ہیں یہ ہماری کیفیت ہے اور جس طرح غالب نے کہا ہے......

ہوا مخالف و شب تار و بحر طوفان خیز
گسستہ لنگر کشتی و ناخدا خفت ست

یعنی ہوا تیز ہے رات اندھیری ہے سمندر میں طوفان ہے اور کشتی کا لنگر ٹوٹ چکا ہے اور ملاح سو رہا ہے ، یہ حالت ہے یعنی جن مسائل اور مشکلات کا ہمیں سامنا کرنا پڑ رہا ہے اس کا بغیر اتحاد کے آپ مقابلہ نہیں کر سکتے یہ چند گزارشات تھی میں آپ سے معافی چاہتا ہوں ۔

خطاب

مولانا سید وصی مظہر ندوی صاحب

تعارف

مولانا، صدر ضیاء الحق کے دور میں وفاقی وزیر مذہبی امور اور مجلس شوریٰ کے رکن، بڑے مخلص اور دینی فکر سے سرشار انسان تھے۔

Khutbat Haqqania \ Khutbat Final

شریعت بل کے نفاذ کے لئے لائحہ عمل

ایک سنہری موقع

بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم جناب صدر محفل اور معزز محترم علمائے کرام اور میرے قابل احترام حاضرین! آج کی یہ مجلس ملک کے اس مسئلے سے بحث کر رہی ہے کہ جس مسئلے کے حل ہونے پر اس ملک کے باقی رہنے کا دارومدار ہے حقیقت یہ ہے کہ اگر اس بار ہم نے شریعت محمدی ﷺ کو اس کا صحیح مقام دینے کی کوشش نہ کی تو پھر شاید پاکستان اپنے وجود کا جواز کھو دے گا اور گو کوئی مہلت جو اس پاکستان کی بقاء کے لئے اللہ تبارک تعالیٰ کی طرف سے مقدر کی گئی ہے وہ مہلت شاید اس آخری موقع کے بعد ختم کر دی جائے گی۔

شریعت کے نفاذ کا بندوں پر انحصار ایک المیہ

میرے بھائیو اور بزرگو! آج ایک عالم دین یہ نقطہ بیان کر رہے تھے کہ کتنے افسوس کی بات ہے کہ شریعت کا نفاذ بندوں کی مرضی پر منحصر کر دیا گیا ہے اللہ تعالیٰ کا حکم تو یہ ہے کہ وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗٓ اَمْرًا اَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِيْنًا (الاحزاب:۳٦)

کسی مومن مرد اور کسی عورت کو یہ حق حاصل نہیں ہے کہ جب اللہ اور اس کا رسول کوئی فیصلہ کردیں تو پھر وہ اپنا اختیار استعمال کریں لیکن یہ عجیب مذاق ہے کہ یہاں شریعت کا نفاذ بندوں کی مرضی پر منحصر ہے اگر قومی اسمبلی شریعت کے نفاذ کو تسلیم کرے تو شریعت نافذ ہو وگرنہ نہیں، یہ بات اس لحاظ سے بھی نہایت اہم ہے کہ ملک کے موجودہ وزیر قانون نے یہ بات کہی کہ اس شریعت کی بالادستی کی وجہ سے قومی اسمبلی اور منتخب اداروں کی بالادستی ختم ہو جائے گی اور قانون سازی کا جو اختیار جن اسمبلیوں کو حاصل ہے وہ چھن جائے گا گویا وہ یہ بات سمجھتے ہیں کہ شریعت کے مقابلے میں ہمیں قانون سازی کا حق حاصل رہنا چاہیے۔

۹۸٪ مسلمانوں کا حق

میرے بھائیو! میں عرض کروں گا کہ یہ ملک جہاں ۹۸ فیصد مسلمان رہتے ہیں اور جو اپنے ایمان کے تقاضے کے تحت اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے حکم ہی کو اولیت دیتے ہیں اور اس پر ایمان رکھتے ہیں اس کے قومی اسمبلی اور اس کے سینٹ اس کو اگر اپنی نمائندگی کا پاس ہے اور اپنے نمائندہ ہونے کا دعوی ہے تو پھر وہ کلمہ طیبہ جو ہر مسلمان پڑھتا ہے انہیں بھی وہ کلمہ طیبہ پڑھ لینا چاہیے اور شریعت کی بالادستی کو تسلیم کرلینا چاہیے۔

ہماری حاضری کا مقصد

دوستو بزرگو! آج کی اس مجلس میں ہماری حاضری کا یہ مقصد نہیں ہے کہ ہم شریعت بل کی خوبیاں گنوائیں اور اس کی اہمیت بتائیں بلکہ ہماری حاضری کا مطلب یہ ہے کہ آج ہم جہاں یہ فیصلہ کرکے اٹھیں کہ شریعت بل کو ملک میں نافذ اور جاری کرنے

Khutbat Haqqania \ Khutbat Final

کے لئے کیا لائحہ عمل ہمیں اختیار کرنا ہے اور کونسی جدوجہد کا آغاز کرنا ہے؟ اور کس طریقے سے اس ملک کو جو اسلام کے نام پر حاصل کیا گیا ہے جہاں اللہ کی شریعت کو نافذ اور جاری کرنا ہے اس کے لئے آپ سب حضرات مل کر ایسا واضح فیصلہ کریں اور ایسے پروگرام مرتب کریں کہ جن کے ذریعے سے ہم ملک کے اندر ایک زبردست تحریک پیدا کردیں اور اس تحریک کے نتیجے میں مسلمانوں کے اندر ایک جذبہ بھی پیدا ہو اور پھر اس کی موجودگی میں کسی سیکولر ذہن رکھنے والے کو، کسی لادینی ذہن رکھنے والے کو یہ جرأت نہ رہے کہ وہ شریعت کے مقابلے میں اپنی انا کو اور اپنی اصولوں کو استعمال کرسکے۔

وآخر دعوانا أن الحمد لله رب العالمين

خطاب
حضرت مولانا عبدالمالک صاحب

صدر جمعیت اتحاد العلماء پاکستان منصورہ لاہور

تعارف

جمعیت اتحاد العلماء پاکستان متعلقہ جماعت اسلامی کے صدر اور جامعہ منصورہ کے شیخ الحدیث اور MMA کے ٹکٹ پر ایم این اے منتخب بھی ہوئے، ہزارہ کے علاقہ اوگی سے تعلق ہے۔

Khutbat Haqqania \ Khutbat Final

اسلام حکمرانوں کے کام آیا
مگر حکمران اسلام کے کام نہ آئے

الحمد للّٰہ رب العالمین الصلوۃ والسلام علی سیّدنا المرسلین محمد وعلی الہ واصحابہ اجمعین

امت کا پہلا اجتماعی فریضہ نفاذ شریعت

صدر گرامی علمائے کرام قائدین ملت ! میں سب سے پہلے جناب مولانا سمیع الحق صاحب کو اس بات پر مبارک باد پیش کرتا ہوں کہ شریعت بل کی منظوری سے ہم نے نفاذ شریعت کی طرف پیش قدمی کی ہے میں انہیں اور قاضی عبداللطیف کو اور ان کے رفقاء کو اور آپ تمام حضرات کو، دینی جماعتوں کو، ان مجاہدوں کو جنہوں نے اپنی زندگیاں احیائے اسلام اور اللہ کی شریعت کے نفاذ کے لئے صرف کیں ان تمام کے لئے مبارک ہو حقیقت یہ ہے کہ امت مسلمہ کا سب سے پہلا اجتماعی فریضہ نفاذ شریعت کا ہے نفاذ شریعت کے بارے میں پہلی نشست کے اندر بہت سی باتیں ہو چکی ہیں۔

راجہ ظفر الحق صاحب کی ولولہ انگیز تقریر

آپ نے بہت سی تقریریں سنیں میں بہت غور کے ساتھ حضرات کے بیان سنتا رہا ہوں بہت خوبصورت اور دلکش اور سب سے شاندار انداز میں راجہ ظفر الحق نے اپنے خیالات کا اظہار کیا ہے ایک مولوی کی زبان میں جب شریعت کی بات ہوتی تو وہ سمجھ میں آتی ہے لیکن ایک وکیل کی زبان جب شریعت کے متعلق بولتی ہے تو اس کا نام کچھ اور ہوتا ہے جہاں یہ ایک بات بار بار کہی گئی کہ جتنے حکمران آئے پاکستان میں انہوں نے اسلام کا نام لیا اسلام کو استعمال کیا ہمارا سب سے بڑا المیہ یہ ہے کہ اسلام سارے حکمرانوں کے کام آیا لیکن اسلام کے کوئی کام نہ آیا۔

اسلام سے دوری کا نتیجہ

آج حالات آپ کے سامنے ہیں اس شریعت سے اور اسلام سے دوری کا نتیجہ یہ ہے کہ ملک کے اندر جو کچھ ہو رہا ہے وہ آپ دیکھ رہے ہیں خاص طور سندھ کی اندر کراچی کے اندر حیدر آباد کے اندر جو حالات ہیں وہ آپ کے سامنے ہیں کراچی اور حیدر آباد کے اندر جتنا اسلحہ استعمال ہوا ہے میں پوری ایمانداری سے کہتا ہوں کہ اگر وہ اسلحہ کشمیر کے حریت پسندوں کو دے دیا جاتا تو آج کشمیر آزاد ہوتا یہ ہماری بداعمالیوں کا نتیجہ ہے جو سب کچھ ہو رہا ہے کراچی اور حیدر آباد کے حالات نے ہر محبّ وطن کو ہلا کر رکھ دیا گیا ہے اور بقول شاعر......

وہ شاخ گل پہ زمزموں کی دھن تراشتے رہے
نشیموں پر بجلیوں کا کارواں گزر گیا

Khutbat Haqqania \ Khutbat Final

مولانا سمیع الحق کا شکریہ

میں مولانا سمیع الحق صاحب کو ایک بار پھر مبارک باد دیتا ہوں وقت بھی کم ہے اور حاضرین نے اپنے خیالات کا اظہار کرنا ہے میں اپنی جماعت کی طرف سے مکمل یقین دلاتا ہوں کہ شریعت بل کی دہلیز کے اندر انشاء اللہ مجلس اتحاد العلماء کے کارکن آپ کے سپاہی ہوں گے انشاء اللہ جہاں آپ کا پسینہ گرے گا وہاں ہمارا خون گرے گا۔

وآخر دعوانا أن الحمد للہ رب العالمین

خطاب

پیر سید محمد یعقوب شاہ پھالیہ مرحوم

تعارف

بریلوی مسلک سے تعلق رکھنے والے موضع پھالیہ کے پیر اور اتحاد امت کے داعی اور خیر خواہ۔

Khutbat Haqqania \ Khutbat Final

شریعت یا جام شہادت

نحمدہٗ و نصلی علی رسول الکریم ونحن علی ذلك من الشاهدین والشاکرین والحمد للہ رب العالمین **وَمَآ اٰتٰكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ** (الحشر:۷)

اتحاد کا مظاہرہ

صدر گرامی حاضرین محفل نہایت ہی واجب الاحترام علمائے کرام ! نفاذ شریعت کے سلسلے میں آج تک جتنی کوششیں ہوئیں بہانہ یہ بنایا جاتا تھا کہ علماء آپس میں متفق نہیں ہیں کسی کا مسلک یہ ہے کہ ہاتھ کاٹو ! کسی کا مسلک ہے کہ پنجہ کاٹو ! کسی کا مسلک کچھ ہے کسی کا کچھ ہے لہذا شریعت نافذ نہیں ہوسکتی۔

بریلوی مسلک کا کلی اتفاق

یہ تنقید کرنے والے حلقے اور اعتراض کرنے والے حضرات آج بخوبی یہ دیکھ لیں کہ میں بریلوی مسلک سے تعلق رکھتا ہوں اور جمعیت علمائے اسلام کی طرف سے شریعت کانفرنس میں حاضر ہو چکا ہوں جسکا مقصد یہ ہے کہ میرے مسلک اور میرے عقیدے کو نفاذ شریعت کے سلسلے میں وہ بل جو قاضی عبداللطیف صاحب اور مولانا

سمیع الحق صاحب نے پیش کیا ہے اور سینیٹ نے منظور کیا ہم پورے مسلک وعقیدے سے اس بل سے متفق ہیں اور ہمیں اس پر کوئی اعتراض نہیں اس لئے کہ یہ سب بہانے ہیں۔

دوسوسال غیر اسلامی قوانین کے تحت زندگی

سوچنے کی بات یہ ہے کہ ہم ڈیڑھ دوسو سال سے لارڈ میکالے کے اس گندے قانون کے تحت اپنی زندگیاں گزار رہے ہیں جس کی ہر دفعہ اسلام، شریعت، قانون، سیرت رسول ﷺ اور اتباع رسول ﷺ کے خلاف ہے اور اس کے خلاف آج تک ہم نے کوئی اجتماعی قدم اٹھانے کی کوششیں نہیں کیں وہ اہل شیعہ حضرات بھی برداشت کر گئے، بریلوی حضرات بھی برداشت کر گئے اہل حدیث حضرات نے بھی اسی کے تحت زندگی گزاری اور دیو بندی مسلک کے حضرات نے بھی اس کے مطابق زندگی گزاری آخر حیرت ہے کہ اس قانون کے خلاف اعلان جنگ دوسو سال میں نہ ہوا لیکن جب شریعت کا لفظ آتا ہے تو پھر اختلاف کیوں پیدا ہوتا ہے؟

شریعت یا شہادت

ہمیں شریعت کے نفاذ کے سلسلے میں عملی طور پر اس دفعہ یہ ثابت کرنا ہوگا کہ جو لوگ اس سلسلے میں سوچتے ہیں اور انہیں غلط فہمی ڈالی جاتی ہے کہ یہ فلاں جماعت کے اشارے پر یا فلاں کو اقتدار سے ہٹانے کے لئے سازشیں کی جارہی ہیں کوئی شریعت وغیرہ نہیں ہے وہ کہتے ہیں کہ پہلے تم نے قومی اتحاد بنایا نظام مصطفیٰ کے نعرے لگائے جب اقتدار کا وقت آیا تو اس کے بعد تم نے کون سی شریعت نافذ کی اور وہ شریعت کہاں ہے لیکن آج ہمیں اور کونسی شریعت لانا چاہتے ہو آج ثابت کرنا ہوگا یا اس ملک میں شریعت آئے گی اور یا اس ملک کے سارے علماء جام شہادت نوش فرمائیں گے اگر اس سے کم کوئی چیز بھی آپ نے قبول کی تو آئندہ آپ کی زبانوں سے نہ قوم مسجدوں میں

Khutbat Haqqania \ Khutbat Final

اسلام کا نام سننے کے لئے تیار ہوگی اور نہ سیاسی پلیٹ فارم پر قوم آپ سے اسلام کا نام سننے کیلئے تیار ہوگی اور نہ کوئی آپ کی طرف سے کوئی ایسا نعرہ باقی رہ جائے گا اگر آپ افغانستان کی جنگ میں آمادہ کرتے ہیں لوگوں کو لڑنے کیلئے تو وہ بھی جام شہادت شریعت ہی کی روشنی میں انہیں ملتا ہے اور اسی عرض کی روشنی میں وہ وہاں جا کر جانیں قربان کرتے ہیں آنے والے بھی شریعت ہی کی روشنی میں اپنے آپکو سر بلند کرتے ہیں۔

اختلافی مسائل کو چھوڑ کر نفاذ اسلام کے لئے سعی

اس لئے میں عرض کرتا ہوں کہ آپ جب واپس جائیں تو اپنے دوسو سال میں حاضر و ناظر کے مسئلے، علم غیب کے مسئلے، قبور کے مسئلے، اتنے جی بھر کر بیان کر لئے ہیں کہ پانچوں جماعت تک پڑھنے والا بچہ جس نے بریلوی بننا تھا وہ بن گیا، جس نے اہلحدیث بننا تھا وہ بن گیا، جس نے دیو بندی بننا تھا وہ بن گیا اب آپ یہ تمام خطبات ترک کر دیں اور اپنے جمعے کے اجتماعوں میں، سیرت کانفرنسوں میں، میلاد النبی ﷺ کے جلسوں میں، شریعت اور اس کی برکات اور آئین شریعت کے اسرار اور رموز اور اس کے فائدے اقتصادی معاشی ہر طریقے سے جو سامنے آئے وہ بیان کریں اس سے آپ کے علم میں اضافہ ہوگا اور ایک ملتبس اختلاف ختم ہوں گے۔

نفاذ شریعت سے پہلے فرقہ بندی کا خاتمہ

اسی طرح آپ اپنے اضلاع میں بھی بریلوی، دیو بندی حضرات مل کر شریعت کانفرنس کریں تا کہ یہ تأثر قائم ہو کہ فرقہ بندی اگر شریعت کے نفاذ سے قبل ہی ختم ہوگئی ہے تو شریعت آنے کے بعد فرقہ بندی کا سوال ہی پیدا نہیں ہوسکتا میں جماعت اہل سنت پنجاب کے صدر کی حیثیت سے اپنی طرف سے مکمل یقین دلاتا ہوں کہ ہم اس مسئلہ میں کسی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے۔

خطاب
جناب اعجاز الحق صاحب

تعارف

جنرل ضیاء الحق شہید صدر پاکستان کے فرزند، پاکستان مسلم لیگ (ضیاء الحق) کے سربراہ، سابق مذہبی امور کے وفاقی وزیر، دفاع پاکستان کونسل کے ممبر بھی رہ چکے ہیں، راقم کے ساتھ کئی پلیٹ فارم پر کام کرتے رہے۔ (س)

Khutbat Haqqania \ Khutbat Final

نفاذ شریعت
کے لئے قربانی کی ضرورت

ایک عظیم الشان تحفہ

صدر مجلس قابل احترام علمائے کرام معزز خواتین و حضرات! السلام علیکم میرے لئے یہ امر انتہائی قابل سعادت ہے کہ مجھے علمائے دین اور صاحبان علم کی اس محفل میں کچھ کہنے کا موقع فراہم کیا گیا میں دین کے علم سے بہرہ مند نہیں ہوں اور نہ ہی مجھے یہ دعویٰ ہے کہ میں اسلامی قوانین کی تشریح یا تعبیر کی صلاحیت رکھتا ہوں لیکن مجھے فخر ہے کہ میں اسلام کا فرزند ہوں میری رگوں میں رواں خون کی ایک ایک بوند میں بھی اللہ اور اس کے رسول پاک ﷺ کی محبت کا جذبہ موجزن ہے میں اس باپ کا بیٹا ہوں جس کا دل عشق رسول ﷺ سے سرشار تھا جو روضہ رسول ﷺ کا فرش اپنی ٹوپی سے صاف کیا کرتا تھا اور جس کی آنکھیں گنبد خضرا کا نظارہ کرتے ہی آنسوں سے بھر جاتیں تھیں میرے شہید والد نے مجھے جو سب سے بڑا تحفہ دیا وہ اسلام اور اس کی روشن قدروں سے گہری محبت ہے یہ محبت بیرون ملک بھی میرا سب سے بڑا اثاثہ رہی ہے اور اسی اثاثے نے ہر اس قباحت سے محفوظ رکھا جو مغرب کی تہذیب کا حصہ ہے۔

نفاذ شریعت کے لئے شہید ضیاء الحق کی جدوجہد

حاضرین محترم! پاکستان کی تخلیق جذبہ اسلامی کی مرہون منت ہے کروڑوں مسلمانوں کی بے مثال قربانیاں ایک ایسی سرزمین کے لئے تھیں جہاں اسلام کا نظام رائج ہوگا اور جس کی فضاؤں میں مکہ اور مدینہ کی خوشبو ہوگی لیکن بدقسمتی سے یہاں کی سیاسی قیادتوں نے اسلامی نظام کے لئے کوئی سنجیدہ کوشش نہ کی شہید ضیاء الحق نے پہلی بار کسی معذرت اور کسی احساس کمتری کے بغیر دین اسلام کا پرچم اٹھایا علمائے کرام اور مشائخ کی قدر افزائی کی، ذرائع ابلاغ کا کعبہ درست کیا، نظام الصلوۃ اور نظام زکوۃ جاری کیا، مجموعی طور پر ملک کی فضاء کو اسلامی رنگ دیا ضیاء شہید کے دور میں میکدہ ویران ہوئے اور مسجدیں آباد ہوئیں اللہ اور رسول ﷺ کے نام لینے کی جھجک دور ہوئی سرکاری تقریبات کے لئے حمد وثناء کے زمزمے لازمی قرار پائے اقوام متحدہ کا ایوان پہلی بار قرآن کی تلاوت سے آشنا ہوا اور اسلام ایک بھرپور قوت کے ساتھ ابھرا میں ذاتی طور پر جانتا ہوں کہ میرے شہید والد اسلامی نظام کے نفاذ کے لئے کس قدر فکرمند رہتے تھے میں انہیں صرف اور صرف اس سلسلے میں پریشان دیکھتا تھا شریعت بل میں تاخیر کا ذکر کرتے ہوئے ان کی آنکھوں میں آنسو آجاتے تھے مجھے یقین ہے کہ شہید ضیاء الحق اس ملک میں نظام شریعت کے نفاذ کے لئے جو راستہ ہموار کر گئے ہیں اب اس کی راہ میں کوئی رکاوٹ نہیں ڈالی جاسکتی اور اس سلسلے میں مجھے ذاتی طور پر معلوم ہے اور کئی بار انہوں نے یہ کہا جب ان سے پوچھا جاتا کہ اسلامی نظام کا جو نفاذ ہے اس میں سستی آرہی ہے تو وہ ہمیشہ یہی جواب دیتے تھے کہ جو بنیاد ہم نے رکھی ہے اس پر انشاء اللہ ایک اعلیٰ عمارت قائم ہوگی اور اس نظام کے راستے میں اب آگے جانے کی گنجائش ہے پیچھے کوئی راستہ نہیں۔

Khutbat Haqqania \ Khutbat Final

مولانا سمیع الحق اور قاضی عبداللطیف کو مبارک باد

خواتین وحضرات! میں شریعت بل کے محرکین حضرت مولانا سمیع الحق اور جناب حضرت مولانا قاضی عبداللطیف کو بالخصوص اور سینٹ کو بالعموم دلی مبارکباد پیش کرتا ہوں شریعت بل کی متفقہ منظوری اس ملک کی تاریخ میں سنگ میل کا درجہ رکھتی ہے پاکستان میں اسلامی نظام کے قیام کی جدوجہد کا تذکرہ کیا جائے گا تو تاریخ دان سینیٹ کے اس عظیم کارنامے کا تذکرہ سنہری حروف میں کرے گا اب معاملہ قومی اسمبلی کے پاس ہے لیکن پیپلز پارٹی کی حکومت نفاذ شریعت جیسے معاملہ کو بھی متنازعہ بنارہی ہے شریعت بل کے منظور ہوتے ہی وزراء کی ایک ٹیم نے یہ بیان جاری کیا کہ یہ عوام کے منتخب نمائندوں کے اختیارات میں مداخلت ہے میں کہتا ہوں کہ عوام اور ان کے نمائندے اللہ اور اس کے رسول کے سامنے بالکل بے اختیار ہیں ساری دنیا کے لوگ مل کر بھی بھاری اکثریت کے بل بوتے پر اسلامی قوانین میں ذرہ بھر بھی تبدیلی نہیں کرسکتے ہیں تمہارے ایوان عزیز ہیں تمہاری پارلیمنٹ عزیز ہے تمہارے اختیارات عزیز ہیں تمہاری جمہوریت عزیز ہے لیکن اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی خوشنودی ہمیں ان تمام چیزوں سے زیادہ عزیز ہے۔

شریعت ازل سے تا ابد: ایوان سے منظوری لینا گستاخی

میں تو یہاں تک کہتا ہوں کہ قرآن وسنت کے قانون کی منظوری اس طرح کی اسمبلی سے حاصل کرنا اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے حضور بہت بڑی گستاخی ہے یہ قانون ازل سے ہے اور ابد تک رہے گا قومی اسمبلی اگر اس قانون کی راہ میں رکاوٹ بنی تو اس کا حشر قریش مکہ جیسا ہوگا ہم ہرگز یہ برداشت نہیں کریں گے کہ شریعت بل جیسے ایوان بالا نے متفقہ طور پر منظور کیا ہے قومی اسمبلی اسے مسترد کرنیوالی اسمبلی اگلے دن کا سورج نہیں دیکھ سکے گی میں یہ بتادوں کہ اب دنیا کے افق سے اسلام کا آفتاب طلوع ہو رہا ہے۔

سوشلزم اور کمیونزم کا جنازہ اٹھ چکے

پیپلز پارٹی جس سوشلزم اور کمیونزم کے گن گاتی تھی ساری دنیا سے اس کا جنازہ اٹھ چکا ہے اور شہید ضیاء الحق اس کے تابوت کو اتنا گہرا دفن کر گئے ہیں کہ آج لوگ کمیونزم کا نام لینے سے بھی شرماتے ہیں لینن اور سٹالن کا دیش اپنی کرچیاں چن رہا ہے ماسکو کے غلام جان لیں کہ اب ساری دنیا محمد عربی کی غلامی میں آنے والی ہے پاکستان کی سیاسی قیادت کو معلوم ہونا چاہیے کہ شہید ضیاء الحق نے افغانستان کے سرحد پر روس کو شکست نہیں دی ماسکو کو مدینہ منورہ کے قدموں میں جھکا دیا ہے اور کمیونزم کے جھوٹے فلسفے کو اسلام کی بارگاہ میں سجدہ ریز کیا ہے ہر ایوان کا اعزاز یہی ہے کہ وہ تاریخ کے سامنے جھک جائے گنبد خضراء کے سایہ رحمت میں آجائے اور اگر کسی ایوان، کسی ادارے نے اسلام کے راستے میں رکاوٹ ڈالنے کی کوشش کی تو اس کا حال بھی وہی ہوگا جو ابرہہ کے لشکر کا ہوا تھا۔

آخری سپاہی کا کردار ادا کروں گا

آخر میں میں صرف اندرون ملک میں جو حالات ہیں اور پاکستان کو جو مشکلات درپیش ہیں میں سمجھتا ہوں ایک اسلام کے ادنیٰ سپاہی کی حیثیت سے کہ شریعت بل کے لئے مجھے میرے ساتھیوں کو اگر کوئی بھی قربانی دینی پڑی تو مولانا سمیع الحق صاحب اور قاضی عبداللطیف صاحب کو بتانا چاہتا ہوں کہ ہم آپ کے ادنی سپاہی کی صورت میں ہر محاذ پر جہاد کرنے کو تیار ہیں شکریہ۔

Khutbat Haqqania \ Khutbat Final

خطاب

شیخ الحدیث حضرت

مولانا عبداللہ ویرووالوی صاحب

بزرگ اہل حدیث رہنما

تعارف

مسلک اہل حدیث سے تعلق اور سرزمین فیصل آباد کے رہنے والے، کلیہ دارالقرآن والحدیث کے مؤسس، عرصہ دراز سے وعظ و تدریس کی خدمات سرانجام دیں، علوم وفنون پر مہارت رکھنے والے، سیاست میں بھی فعال اور متحرک شخصیت۔

شریعت کے نفاذ کیلئے علماء کرام کا اتحاد

پاکستان کی بنیاد

الحمد لله و کفی و سلام علی عباده الذین اصطفی حضرات! یہ بات کسی المیہ سے کم نہیں کہ جس ملک کے باسی لاالہ الااللہ محمد رسول اللہ پڑھتے ہوں اللہ اور رسول کے دین پر یقین رکھتے ہوں، ان کے سامنے شریعت کے نفاذ کی بات اگر پہلے دن سے ہمارے عوام عمل درآمد اس پر کرتے کہ جو لوگ دین میں مخلص ہیں ان کے سپرد یہ کام کیا جائے تو یہ صورتحال آج پیش نہ آتی ......

ع خشت اول چون نہد معمار کج

تو جب ہم نے ان کو نمائندگی دیتے وقت یہ نہیں سوچا تھا یہی وجہ ہے کہ ۴۳ برس سے اسلامی نظام کے مطالبے کو ٹالا جارہا ہے اس کو التوا میں ڈالا جارہا ہے یہ لوگ اس کے نفاذ کی کسی کوشش کو کامیاب نہیں ہونے دیتے یہ اس وجہ سے ہے کہ جن لوگوں کو خود اسلام کی حقانیت اور اس شریعت کی صداقت پر دل سے یقین نہیں ہے اگر دل سے یقین ہو تو کون مسلمان ہے جو شریعت کا انکار کرلے۔

Khutbat Haqqania \ Khutbat Final

علماء کرام کو اختیار نہ دینے کی وجہ

یا تو یہ بات ہوتی کہ یہ جو شریعت بل ہے اس میں عوام طبقے کو تمام اختیارات دیئے گئے ہیں علماء طبقے کو اس میں کوئی اختیار نہیں ہے بلکہ اگر کسی کے ذہن میں تھا کہ علماء کو بھی کچھ اختیار ہے تو وہ بھی ختم ہوگیا سب سے بڑی چیز کتاب وسنت کی بالادستی کو اس میں تسلیم کیا گیا ہے جب کتاب وسنت کی بالادستی کو تسلیم کیا گیا ہے تو آج یہ کیوں کہا جارہا ہے کہ ۴۳ برس کے بعد بھی وہ بات جس کے لئے پاکستان ہم نے بنایا تھا اس پر عمل درآمد نہیں کرسکتے لیکن یاد رکھیں آپ کہ یہ لوگ جو برسر اقتدار ہیں میں سارے لوگوں کو نہیں کہتا کچھ لوگ ہیں ان میں معتدبہ ان کی تعداد ایسی ہے جو اسلام کے قانون اور اس کے دستور سے خائف ہیں اور خوف زدہ ہیں اور یہ جنکے شاگرد ہیں جنہوں نے اسلام سے تنفر ان کو سکھایا ہے انہوں نے ایک بات بھی ان کو دی ہے کہ یہ طاقت کے بغیر کسی بات کو تسلیم نہیں کرتے کسی پرامن مطالبے کو یہ منظور نہیں کرتے جب تک ناک میں انکا دم نہ کردیا جائے تب تک یہ کسی مطالبے کو تسلیم نہیں کریں گے۔

نوابزادہ صاحب کی کھری کھری باتیں

نوابزادہ صاحب قابل احترام شخصیت صحیح فرمارہے تھے کہ یہ بڑا نازک مسئلہ ہے آپ قراردادوں سے اس قسم کے چھوٹے موٹے اجتماعات سے یہ مقصد حاصل نہیں کرسکیں گے اس کیلئے سر پر کفن باندھ کر نکلنا پڑے گا، اس کے لئے قربانیاں دینی پڑیں گی، اس کے لئے دن رات ہمیں ایک کرنا پڑے گا کوئی عالم دین کسی مسلک کا یہ نہیں کہہ سکتا کہ میرے مسلک کے سارے آدمی میری آواز پر لبیک کہیں گے ہر عالم اپنے مسلک کے ساتھ تعلق رکھنے والوں کو بھی قائل کرنا اسکا فرض ہے جب ہم سب اپنے معتقدین اور اپنے پیروکاروں کو یہ بات سمجھائیں گے پھر ایک متحدہ طاقت بنے گی اور اس متحدہ طاقت کے

بغیر یہ لوگ کسی قیمت پر تسلیم نہیں کریں گے تسلیم کرنے کا ایک ہی طریقہ ہے کہ ان پر اتنا دباؤ ڈال دیا جائے ، ان پر اتنا بوجھ ڈال دیا جائے کہ یہ اس ملک کی فضاء میں سانس نہ لے سکیں پھر دم انسان رکتا ہوا دیکھ کر اور پھر اپنی بجلیاں ختم ہوتے ہوئے دیکھ کر پھر اس کے لئے کوئی ایسی صورت پیدا کریں گے جس سے ان کی خلاصی ہو سکے۔

اہلحدیث مسلک کے عوام سے اپیل

اس لئے میں تمام حضرات سے اپنے اہلحدیث مسلک کے عوام کی طرف اور اپنی طرف سے پورا پورا یقین دلاتا ہوں کہ اس شریعت بل کے نفاذ کے لئے جو پروگرام یہ کمیٹی بنائے گی انشاء اللہ العزیز ہم اس پر دل وجان سے عمل کرنے کی کوشش کریں گے اور جب اگر اس ملک میں قربانی دینے کا وقت آیا اہلحدیث جماعت کبھی بھی کتاب و سنت کے لئے قربانی دینے سے گریز نہیں کرے گی انشاء اللہ العزیز ہم اس میں آپ کے شانہ بشانہ ہوں گے آپ کے قدم بہ قدم چلیں گے آپ کیساتھ ہوں گے کیوں، یہ ہمارا دین ہے، یہ ہمارا مسلک ہے، یہ ہماری شریعت ہے اگر ہم اس کے لئے کوئی قربانی نہیں دے سکتے تو کس کے لئے ہم قربانی دیں گے یہ مسئلہ کہ اس میں اختلاف ہے جب پاکستان بنایا گیا تھا پاکستان میں سب مسلمانوں کا اتفاق تھا سب مسلمان متحد تھے کس بات میں اتفاق ہو سکتا ہے کلی اتفاق ہر وہ مسئلہ جو سامنے آئے گا اس میں لوگوں کے اختلاف ہو گا لیکن اس اختلاف کو اہمیت نہیں دینی چاہئے اہمیت کس کو دینی چاہیے اللہ کی بات اور رسول اللہ ﷺ کی بات کو۔

کتاب وسنت کی بالادستی اور دستور پاکستان

جب آپ کے دساتیر کی تاریخ یہ بتاتی ہے کہ کسی دستور میں بھی یہ نہیں کہ اللہ اور رسول ﷺ کے کتاب وسنت کی بالادستی نہیں کریں گے ہر دستور میں ہے کہ اس کی

Khutbat Haqqania \ Khutbat Final

بالادستی ہو قرارداد مقاصد دستور کا ایک حصہ بن چکی ہے اس کے بعد اس کو رائے شماری کر کے ٹھکرانا کیا ہے؟ بھئی! کوئی شخص اس بات پر رائے شماری کرائے گا؟ ملک میں پانچ نمازیں پڑھنی چاہئیں جس دن ہم نے لاالہ الا اللہ پڑھا تھا اسی دن سے ہم نے پانچ نمازوں کا بھی یقین کر لیا تھا کہ یہ شریعت یہ دین قبول کرتے وقت ہم نے یہ عہد کر لیا تھا کہ یہ کسی اکثریت کے ذریعے ٹھکرایا نہیں جا سکتا۔

حضور ﷺ کا مقام سارے انسانوں پر بھاری

حضور ﷺ کی ایک حدیث ہے آپ فرماتے ہیں کہ میں لیٹا ہوا تھا دو فرشتے آئے ایک میرے پاؤں کی طرف بیٹھ گیا اور ایک میرے سر کی طرف بیٹھ گیا پاؤں کی طرف بیٹھنے والے نے کہا أھو کہ یہ وہی شخص ہے سر کے پاس بیٹھنے والے نے کہا نعم ھو ھو یہ وہی ہے اس نے کہا وزنوہ بواحد محمد ﷺ فرماتے ہیں کہ مجھے ایک شخص کے ساتھ تولا گیا میں بھاری ہو گیا اس نے کہا دس کے ساتھ تولو میں دس سے بھی بھاری ہو گیا اس نے کہا سو کے ساتھ تولو تو میں سو سے بھی بھاری ہو گیا حتی کہ میں ہزار سے بھی بھاری ہو گیا اس نے کہا اس کو لاکھ کے ساتھ تولو لاکھ سے بھی بھاری ہو گیا تو اس نے کہا یہ وہ شخص ہے اگر اس کو ساری دنیا کے مقابلے میں تولو گے تو یہ پھر بھی بھاری ہو گا یہ ہے محمد ﷺ کا مقام ساری دنیا بھی ایک طرف ہو جائے تو اس کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔

کسی ہائی کورٹ کو مسترد کرنے کا اختیار نہیں

یہ کہتے ہیں کہ لاہور ہائی کورٹ کی بارنے اکثریت سے اس بل کو قومی اسمبلی میں پیش کرنے کو مسترد کر دیا ہے میں کہتا ہوں کسی اکثریت کا تو سوال ہی نہیں اگر سارے لوگ متفق ہو کر شریعت کا انکار نہیں کر سکتے کسی شخص کو بھی اللہ تبارک وتعالیٰ نے حق نہیں دیا یہ دین کا معاملہ ہے اس لئے انسان کو پیدا کیا گیا ہے اسی پر اس کی آخرت کی نجات رکھی

گئی ہے یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ ہم اس کو اکثریت وغیرہ سے پاس کروانے کی کوشش کریں
بلکہ ان کا فرض ہے کہ وہ خود بخود بھی اسکو پاس کریں۔

ہماری ابتلاء اور آزمائش کا وقت

لیکن اگر وہ اس طرح ٹھکرانے کی کوشش کریں جیسے کہ نواب صاحب فرما رہے تھے مجھے یقین ہے کہ قومی اسمبلی میں یہ بل پیش نہیں ہوگا یہ ہی پہلا مرحلہ ہے ہماری ابتلاء، ہماری آزمائش کا یہی ایک مقام ہے کہ ہم ان کو مجبور کرسکتے ہیں یا نہیں یہ بعد میں نتیجہ نکلے گا کہ اسے اکثریت قبول کرتی ہے یا نہیں کرتی پہلی بات یہ ہے کہ اسے قومی اسمبلی میں پیش کیا جائے اس سے گریزاں کیوں ہیں ہندوستان کشمیر کے مسئلے میں استصواب رائے سے کیوں گریزاں ہے اسلئے کہ اگر کشمیر میں رائے شماری ہوئی تو سب کشمیری پاکستان کے حق میں ووٹ دیں گے یہ شریعت بل بھی قومی اسمبلی میں لانے کی لوگ کوشش کررہے ہیں کہ اس کو اسمبلی میں پیش نہ کیا جائے ان کو یقین ہے کہ بل پیش ہونے پر اکثریت اسے قبول کرلے گی پھر ہمارے پاس کوئی جواز باقی نہیں رہے گا کہ ہم اسکو کیوں قبول نہ کریں اس لئے یہی کوشش اس ملک میں ہونی چاہیے۔

علماء کا ہمیشہ حق پر اتفاق

اللہ احکم الحاکمین نے نادر موقع فراہم کیا ہے لوگ کہتے تھے کہ علماء اکھٹے نہیں ہوتے اسی مسئلے پر بھی ہم نے آج تک نہیں دیکھا کہ علماء اکھٹے نہ ہوں ہمیشہ حق کی بات پر علماء اکھٹے ہوتے رہے لیکن یہ شریعت بل اس کو تمام مسالک کے لوگوں نے قبول کر کے ثابت کردیا ہے کہ علماء کرام حق کی بات پر اکھٹے ہوسکتے ہیں اور ہم اگر اکھٹے ہو کر بھی اس ملک میں اسلام کے نفاذ کو یقینی نہ بنا سکیں تو پھر ہمیں اپنے متعلق یہ سوچ لینا چاہیے کہ ہم اس کے لئے کیا قربانی دے سکتے ہیں؟ اور جن لوگوں کا حال یہ ہے کہ

Khutbat Haqqania \ Khutbat Final

شریعت میں عورت کی سربراہی حرام ہے لیکن اکثریت کے بل بوتے پر اس کو جائز قرار دیا جارہا ہے اسی طرح دوسرے مسائل بھی ہیں تو کسی جمہوریت کے ذریعے کسی اکثریت کی طاقت کے ذریعے شریعت کو مسترد نہیں کیا جاسکتا جس نے بھی مسترد کیا وہ مرتد ہے اور مرتد کی سزا شریعت میں قتل ہے اس لئے ہمیں پوری کوشش کرنی چاہیے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے اس دیئے ہوئے موقع سے فائدہ اٹھاسکیں دن رات جدوجہد کرکے لوگوں کو اس کے لئے آمادہ کریں اور حکومت میں جو اس بل کے خلاف ہیں ان کے خلاف اتنے لوگوں میں نفرت پیدا کردیں کہ وہ خود مجبور ہوجائیں کہ ہم اس شریعت بل کو نافذ کرتے ہیں اللہ احکم الحاکمین مجھے اور آپ سب کو اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

وآخر دعوانا أن الحمد لله رب العالمين

خطاب

محترمہ آپا نثار فاطمہ (مرحومہ)

تعارف

سابق ممبر قومی اسمبلی، دینی درد سے سرشار خاتون موجودہ پاکستان مسلم لیگ (ن) کے وزیر جناب احسن اقبال کی والدہ

Khutbat Haqqania \ Khutbat Final

شریعت بل اور خواتین کا کردار

نفاذ شریعت اور خواتین کی دعائیں

میرے نہایت محترم بزرگو اور بھائیو! السلام علیکم میرے لئے یہ ایک بہت سعادت اور بے انتہا خوشی کا مقام ہے کہ آپ جیسی بزرگ ہستیوں کے سامنے مجھے اپنی بے شمار کروڑوں خواتین کی نمائندگی کا موقع مل رہا ہے آپ کے نفاذ شریعت کے تمام کاموں میں ان کی دعائیں آپ کیساتھ شامل ہیں ان کی کوششیں آپ کیساتھ شامل ہیں اور میں آپ سب بھائیوں کو ان تمام خواتین کی طرف سے تعاون کا یقین دلاتی ہوں اور ہم خواتین کا مطالبہ شانہ بشانہ تو کبھی نہیں رہا لہذا میں شانہ بشانہ نہیں کہتی لیکن انشاء اللہ تعالیٰ اس اسلام اور شریعت کی راہ میں آپ ہم کو ہر قدم کے ساتھ ہمقدم پائیں گے اور کسی بھی جگہ آپ کو یہ خیال نہیں ہوگا کہ ہم نے کبھی آپ کے اس راہ میں عدم تعاون کا معاملہ اختیار کیا ہے۔

ماؤں کی عظمت

میرے عزیز اور محترم بھائیو! میں جس ناطے سے آپ کے سامنے چند الفاظ

پیش کر رہی ہوں مجھے خوشی ہے میں فخر محسوس کرتی ہوں کہ اس ہال کے نیچے جتنے بھی محترم بھائی موجود ہیں یہ میری کسی نہ کسی ماں اور بہن کی محنت کا نتیجہ ہیں آپ جیسی ہستیاں روز روز پیدا نہیں ہوتیں آپ جیسی ہستیاں ہر ماں کا کام نہیں کہ تیار کر سکیں اور قوم کو دے دیں یہ ہستیاں تب پیدا ہوتی ہیں جب ماں کے ہاتھ جھولاتے ہوئے کلمے کی لوریاں دیتی ہیں جب مائیں اپنے ہاتھ سے بچوں کو دودھ پلاتی ہیں تو بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھ کے دودھ پلاتی ہیں اتنی شاندار اتنی عظیم اتنی صاحب علم ہستیاں ہر ماں کا کام نہیں ہے کہ وہ پیدا کر دے اور جس طرح سے آج آپ سب بھائیوں نے اتحاد کا ثبوت دیا ہے۔

اتحاد وقت کی ضرورت

میری گزارش ہے کہ خدارا! آپ اس اتحاد پر قائم رہیں آپ کا عدم تعاون آپکا جھگڑنا قوم کو بکھیر دیتا ہے اور منتشر کر دیتا ہے آپکی شکست قوم کی شکستوں میں بدل جاتی ہے آپ کا روٹھنا خدا کی رحمت کے روٹھنے کا باعث بن جاتا ہے اس لئے کہ ایک عالم انسان کی حیثیت دنیا کے اندر جو ہے آپ میں آپ کو کیا بتاؤں آپ خود جانتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ ہزار زاہد ایک طرف ہزار عابد ایک طرف ایک عالم ایک طرف اور اللہ نے آپ کو وہی فوقیت عطا کی ہے تمام لوگوں کے اوپر کہ جو چاند اور سورج کو ستاروں پر فوقیت حاصل ہے تو آپ کی عظمتوں سے ہم توقع رکھتے ہیں کہ یہ اتحاد اب ٹوٹنے نہیں پائیگا آپ نے اتحاد کیا جس کے اوپر میں مولانا سمیع الحق صاحب کو مبارکباد پیش کرتی ہوں لیکن اس کیساتھ یہ کہنے کی ضرور جسارت چاہوں گی کہ......

ع بہت دیر کی مہرباں آتے آتے

Khutbat Haqqania \ Khutbat Final

عالم اسلام اور غلامی: عورت کی حکمرانی کا داغ

آپ کے اس اتحاد قائم ہونے سے پہلے قوم پہ کیا قیامت گزر گئی آپ کے اس اتحاد کے قائم ہونے سے پہلے آپ نے ایک شاندار اسلامی ملک کی تاریخ پر ایک ایسا بدنما داغ چھوڑ دیا جو میرے جیسی ہزاروں عورتیں بھی مل کر نہیں دھوسکتیں آج ہم پر کون حکمران ہے آج اس ملک کی قسمت ہم نے کسی کے ہاتھ میں دے دی ہے؟ کیا ہم نہیں جانتے کی آج ہمارے دل خون کے آنسو نہیں روتے؟ کہ آج ہمارے اوپر با اختیار یہود و ہنود ہیں۔ (اس وقت بے نظیر کی شکل میں عورت کی حکمرانی کی طرف اشارہ ہے)

حکمران کا انتخاب

آج ہمیں عالم اسلام سے نکال کے اس جمہوریت کی موجودگی میں آپ نے اتنی صبح سے تقاریر سنیں کہ اس جمہوریت کے تحت ابو بکر صدیقؓ کا انتخاب ہوا تھا؟ کس جمہوریت کے تحت سیدنا عمر فاروق خلیفہؓ خلیفہ بنے تھے؟ حضرت ابو بکر صدیقؓ نے جب عمر فاروقؓ کا نام منتخب کیا تو چند صحابہؓ نے زیر لب شکایت بھی کی کہ جناب بہت سخت انسان کو منتخب کر کے جا رہے ہیں تو فرمایا کہ تم میں سب سے بہترین ہے جسکو میں نے منتخب کیا ہے تو آپ بتائیے کہ آج اسلامی تاریخ گواہی نہیں دیتی کہ ابو بکر صدیقؓ کا فیصلہ بہترین فیصلہ تھا اور تاریخ اسلام کے وہ دس سال جو عمر فاروقؓ کے دس سال تھے آج ان کے مقابلے میں پوری اسلامی تاریخ ایک طرف اور وہ دس سال جو عمر فاروقؓ کے تھے ایک طرف تو میرے عزیز بھائیو! بہت سی باتیں ایسی ہیں کہ جنہیں ہمیں تھوڑا سا بدلنا ہوگا جب آپ مل جائیں گے تو خدا کی رحمتیں بھی انشاء اللہ آپ کے راستے میں ہوں گی کامیابیاں آپ کے قدم چومے گی۔

شریعت بل اور بار کونسل کا شرمناک کردار

اور جو یہاں یہ جو ذکر آیا کہ تعلیم کے لئے ایسی جامعات قائم کیجئے کہ جہاں سے بہترین اسلام کو جانتے ہوئے اور موجودہ حالات جانتے ہوئے خواتین نکلیں آج عالم اسلام کی ضرورت تو بار کونسل کا کہ اس نے شریعت بل کو مسترد کر دیا میں نے جب یہ خبر اخبار میں پڑھی تو ایک بہت پرانا بھولا بسرا شعر فوراً دماغ سے زبان پہ آ گیا اس کا نام تو میں اتنی بزرگ ہستیوں میں نہیں لے سکتا پہلا مصرع آپ خود ہی یاد کر لیجئے گا دوسرا مصرعہ میں کہتی ہوں کہ......

ع لو آج ہم بھی صاحب اولاد ہو گئے

اسلام کو چاہنے والے وکیل بھی ہیں

تو ایسے ہی وکیل تھے جن کے اوپر کسی نے خوش ہو کر کہا تھا لیکن اللہ کا شکر ہے کہ اس ملک میں ایک نہیں ہزاروں وکیل ایسے ہیں جو اسلام کے نام پر جان دینے کے لئے تیار ہیں نظام مصطفیٰ میں وہ وکیل اسی لاہور کی سڑک پہ اسی ہائی کورٹ پہ ہم عورتوں کے ساتھ نکلتے تھے اور انہوں نے وہی آذان وہی آواز دی تھی جو ہم مسلمان عورتوں نے دی تھی ہمیں اپنے وکیل بھائیوں پر فخر ہے ۔

وکیلوں کا قائد

اس وکیل برادری کا ایک وکیل قائد تھا قائد اعظم کہ جس نے ہمیں پاکستان جیسی نعمت عطا کی ہے تو اگر کچھ ایسے لوگ موجود ہیں تو انشاء اللہ تعالیٰ شریعت کے آتے ہی ان کے ہوتے ہوئے پتہ بھی نہیں چلے گا اور یہ سب لوگ جیسے جہازوں میں بیٹھ کر پہلے ملک چھوڑ گئے تھے انشاء اللہ پھر شریعت کے آتے ہی جہازوں میں بیٹھ کر پھر ملک

Khutbat Haqqania \ Khutbat Final

چھوڑ جائیں گے اور انکا پتہ بھی نہیں چلے گا ابھی کل ہی ایک وکیل سے بات ہو رہی تھی اور وہ کہہ رہا تھا کہ میں تو وفاقی شرعی عدالت کو مانتا ہی نہیں اس لئے جو چیز پارلیمنٹ میں ہو جائے اس پہ وفاقی شرعی عدالت کیسے فیصلہ کرے اور وفاقی شرعی عدالت کے جج جو ہیں وہ تو صدر منتخب کرتا ہے میں نے کہا جی آپ بتایئے! کہ ہائی کورٹ کے اور سپریم کورٹ کے جج کون منتخب کرتا ہے؟ کہا کہ جی وہ بھی صدر ہی منتخب کرتا ہے تو اگر وفاقی شرعی عدالت کی مقرر کر دیئے جائیں تو ان کے لئے نا قابل قبول ہیں لیکن جو ہائی کورٹ اور سپریم کورٹ کے منتخب کر دیے جائیں تو وہ انکے لئے قبول ہے ۔ درحقیقت انہوں نے انگریز کے قانون کو پڑھا ہے، انگریز کے قانون کو سمجھا ہے، انگریز کے قانون کو بیان کیا ہے لہٰذا ان سے اس سے زیادہ اور توقع بھی کیا کر سکتے ہیں ۔

اسلام کے حدود میں خواتین کو بھی ساتھ لے کر نکلیں

انشاء اللہ اس کام میں اور مجھے خوشی ہے کہ خواتین کی طرف سے ۹ جولائی کو ایک خواتین متحدہ شریعت محاذ کے تحت لاہور میں شریعت محاذ کانفرنس منعقد ہو چکی ہے جس میں بیس تنظیموں نے تعاون کیا ہے اور میں آپ سب بھائیوں سے، سیاستدانوں سے، علماء سے یہ کہوں گی کہ خدارا! خواتین کو آپ بھی ساتھ لیکر نکلئے خواتین کے اسلام کے حدود کے اندر ان کو موقع دیجئے کہ وہ اسلام کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے عورتوں کے پاس اس پیغام کو لیکر پہنچے، میں نہایت معذرت کے ساتھ کہوں گی کہ علماء نے عورتوں کے لئے جو اللہ اور اللہ کے رسول ﷺ نے خواتین پر ذمہ داری ڈالی ہے اس کے مطابق خواتین کے حقوق ادا نہیں کیے آپ تمام علماء سے میری یہ گزارش ہے کہ آپ خواتین کے دین کو سمجھنے کا تعارف کروائیں ۔

فرانس کی ایک عورت سے مکالمہ: مسکت منہ توڑ جوابات

میرے پاس ایک دفعہ فرانس سے ایک عورت آئی اور اس نے کہا کہ دیکھئے! آپ کے ہاں کتنا ظلم ہے کہ یتیم پوتے اور نواسے کی میراث نہیں ہے میں نے اس سے کہا کہ مجھے یہ بتاؤ کہ میراث پہلے آتی ہے یا ماں باپ کی محبت پہلے آتی ہے مجھے یہ بتاؤ کہ نانا یا دادا پہلے آتے ہیں یا کہ ماں باپ پہلے آتے ہیں؟ تو کہنے لگی کہ ماں باپ پہلے آتے ہیں تو میں نے کہا چلو ماں باپ سے ہی پہلے بات شروع کرتے ہیں نواسوں اور پوتوں کی تو بہت تکلیف ہے لیکن اپنے ان لاکھوں ناجائز بچوں کی تو کوئی تکلیف نہیں ہے کہ جنکو تو یہ بھی پتہ نہیں کہ ان کے ماں اور باپ کون سے ہیں تو پہلے ان کو ماں باپ دلا لو پھر اس کے بعد ہمارے نواسوں اور پوتوں کے لئے آکر ہمارے آنسو پونچھنا، تمہارے وہ یتیم جورات کو چھت کی طرف دیکھ کر یہ سوچتے سو جاتے ہیں کہ کیا دنیا میں کوئی عورت ایسی نہیں جس کو ماں کہہ سکیں کیا دنیا میں کوئی مرد ایسا نہیں جس کو ہم باپ کہہ سکیں؟ تو اس وقت میں نے اس سے کہا تمہارے ماں باپ اس وقت مرے نہیں ہوتے بلکہ شراب پی کر کسی ہوٹل یا کلب میں ڈانس کر رہے ہوتے ہیں تو پہلے ان بدبختوں کو لاکر ان بچوں کے پاس بٹھاؤ پھر مجھ سے آکر یتیم پوتے اور نواسے کی وراثت کا پوچھنا میں وراثت کی بات نہیں کرتی میں شرافت کی بات کرتی ہوں میں ماں باپ کی محبت کی بات کرتی ہوں پہلے وہ اپنے یتیموں کو دلا دو پھر آکر ہم سے اس مسئلے پر بات کرنا اور بھی اس نے دو تین باتیں کہیں پردے کے بارے میں بات کی میں نے کہا یہ اسلام کا واحد اصول ہے جس سے سوسائٹی پاک اور معاشرہ صاف رہتا ہے کہتی ہیں: (This is the life of Education) میں نے کہا کہ میں مانتی ہوں کہ ہم غریب ہیں لیکن مجھے تم بتاؤ! تمہارے ہاں تو ہر گلی میں یہ یونیورسٹی ہے لیکن میرے ہاں بھی اعداد و شمار دیکھ لو تم اپنے ملک کے بھی اعداد شمار دیکھ لو کس کے ملک ناجائز بچوں سے بھرے ہوئے ہیں تو وہ شرمندہ ہو کے خاموش ہوگئی اور

Khutbat Haqqania \ Khutbat Final

جاتے جاتے مجھے پوچھنے لگی آپ کے ہاں کتنے ادارے ہیں جہاں سے آپ جیسی خواتین نکلتی ہیں مجھے یہ جواب دیتے ہوئے شرم محسوس ہوئی کہ جو خواتین دین کی تعلیم سیکھتی ہیں وہ اپنی کوشش اور محنت سے سیکھتی ہیں ہم انہیں نے ایسے ادارے مہیا نہیں کرتے۔

خواتین کے لئے ادارے اور درسگاہیں

لہٰذا میری یہ گزارش ہے کہ ہم تمام علماء مل کر یہ کوشش کریں کہ حکومت ہماری آجائے یا حکومت مخالف ہو جائے لیکن مذہب کے لئے کوئی حکومت محنت کرنے یا پیسہ لگانے کے لئے تیار نہیں پچھلی اسمبلی میں بھی میں نے بہت کوشش کی تھی کہ ان خواتین کے لئے کوئی ایسے ادارے ہونے چاہییں اس وقت کے وزیر خزانہ سے بجٹ پیش کرتے وقت یہ میں نے کہا تھا کہ جناب! آپکا جو آثار قدیمہ کا محکمہ ہے اس کے لئے آپ نے ۶۲ کروڑ روپیہ رکھا ہے اور تعلیم کے لئے صرف ایک کروڑ روپیہ رکھا ہے تو خدا کے لئے یہ ایک کروڑ روپیہ بھی اپنے خزانے میں رکھ لیں اس لئے کہ اگر آپ مذہب کو اثار قدیمہ جتنی بھی اہمیت نہیں دیتے تو ہمیں آپ کے اس ایک کروڑ روپے کی بھی ضرورت نہیں ہمارے علماء جس طرح سے اپنی جیب سے مدارس چلا رہے ہیں وہ دین کی خدمت کرتے رہے ہیں آپ یہ احسان ہم پر نہ کریں تو اس کے لئے بھی پیسے کی بھی ضرورت ہے محنت کی ضرورت ہے۔

نواز شریف سے گزارش: خواتین یونیورسٹی اور حقوق پر توجہ دیں

ہمارے پنجاب کے وزیر اعلیٰ اس وقت تشریف فرما ہیں میں ان سے بھی یہ گزارش کروں گی کہ کم از کم پنجاب میں تو خواتین کی اس کمی کو پورا کرنے کی کوششیں کریں اور اس کے ساتھ ہمارا آج کل یہ بھی ایک مسئلہ ہے کہ فاطمہ جناح میڈیکل کالج کی پرنسپل ریٹائر ہو رہی ہیں اور اس کی جگہ ایک مرد جو ہے وہ بہت کوشش کر رہا ہے

کہ وہ پرنسپل بن کے آجائے تو میں اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اپنے وزیراعلیٰ سے گزارش کروں گی کہ وہ اپنے دورحکومت میں یہ قانون پاس کردیں کہ فاطمہ جناح میڈیکل کالج میں کوئی مرد کبھی بھی کوئی پرنسپل نہیں بنے گا وہاں پہ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ایک عورت پرنسپل رہے گی اور اس کیساتھ کہ جب ہماری حکومت تھی مسلم لیگ کی حکومت تھی تب بھی ہم خواتین یونیورسٹی کے لئے روتے رہے تب بھی ہماری جھولی میں کسی نے خیرات نہ ڈالی تو آج کیا توقع کی جاسکتی ہے خواتین بنک کی ضرورت تو نہیں تھی وہ دے دیا جو کبھی بھی خواتین نے نہیں مانگا تھا خواتین تو بیچاری مردوں سے خرچ لیتی ہیں انہیں بنک کی کیا ضرورت ہے؟ لیکن وزیراعظم (بےنظیر بھٹو) سمجھتی ہے کہ جیسے ان سے دولت سنبھالے نہیں سنبھل رہی اس طرح ہر عورت بنک کی تلاش کررہی ہے کہ اپنی دولت کہاں رکھے جہاں پاکستان کی عورت تو پندرہ دن کے بعد سوچتی ہے کہ گھر کا خرچ کیسے چلائے اور میاں کی طرف دیکھتی ہے کہ اگر میاں سے پیسے مانگے تو میاں ناراض ہوگا اور پیسے ختم ہوں گے لہٰذا بنک کی ضرورت نہیں تھی خواتین کو اگر ضرورت تھی تو وہ خواتین یونیورسٹی کی تھی لہٰذا وہ آب تو کیا توقع کرسکتے ہیں خدا کرے جیسے وزیراعلیٰ صاحب نے پنجاب میں یہ وعدہ کیا ہے خواتین کو وہ یونیورسٹی جلد مل سکے وہ بھی اس کیلئے پوری کوشش کریں۔

خواتین شریعت بل کے لئے مردوں کے ہم قدم

آخر میں میں پھر سب بھائیوں کو بزرگوں کو اس تعاون کا یقین دلاتی ہوں کہ خواتین ہر محاذ پر آپ کے ساتھ ہیں اور ساتھ رہیں گے شریعت کے لئے منتظر ہیں کیونکہ ہمیں یقین ہے کہ ہماری مشکلات کا بھی ازالہ اسی وقت ہوگا جب ملک میں شریعت آئے گی۔

Khutbat Haqqania \ Khutbat Final

قانون وراثت سے خواتین کو فائدہ

ہم جانتے ہیں کہ اس ملک میں صرف شریعت کا ایک قانون بننے سے عورتوں کو اتنا بڑا فائدہ پہنچا ہے کہ میراث کا قانون بننے سے عورتوں کو گھر بیٹھے ہوئے لاکھوں کروڑوں روپے کی مالیت کی مالک ہوگئیں باپوں کی زمینوں میں، مکانوں میں، ان کے پیسوں میں، باغوں میں ہر چیز میں اللہ تعالیٰ نے انکا حصہ دیا ہے اور اسی طرح جب شریعت آئے گی تو انشاء اللہ باقی بھی مشکلات آسان ہونگی اور مجھے یقین ہے کہ آپ لوگوں کے ساتھ مل کر آپ کے تعاون سے ہم تمام جدوجہد میں انشاء اللہ فتح حاصل کریں گے اور پھر ایک دفعہ اپنے تمام بھائیوں سے کہتی ہوں کہ تمام بہنیں ہاتھ جوڑ کر گزارش کرتی ہے کہ خدارا! اپنے اتحاد کو ختم نہ کیجئے آپ کے اوپر جو دشمنی کی جو نظر ہے وہ قوم پر نہیں ہوتی ہم مذہبی لوگوں کی جو عزت ہے وہ آپ لوگوں کے ہی دم سے ہے۔

علماء کے خلاف مہم

جس وقت دشمن کو موقع ملتا ہے وہ سب سے پہلے علماء کے اوپر حملہ کرتا ہے آج بھی علماء کے خلاف مہم چل رہی ہے وہ دشمنوں کی ایک سازش ہے آپ کو یاد ہے کہ جب بغداد کے اندر اسلام کا زوال آیا تھا تو دجلہ فرات میرے جیسے لوگوں کے خون سے نہیں سرخ ہوا تھا وہ عالموں کے خون سے سرخ ہوا تھا اس لئے دشمن جانتا ہے کہ اگر ایک بھی عالم زندہ رہے گا تو قوم کو روشن راستے کی طرف لے جائے گا ہم آپ کی صحت کیلئے آپ کے دین و ایمان کے لئے اور آپ کی کامیابیوں کے لئے دل کی گہرائیوں سے دعا کرتے ہیں اور اپنے تعاون کا یقین دلاتے ہیں۔

وما علینا إلّا البلغ المبین

فتح طالبان کانفرنس: جامعہ دارالعلوم حقانیہ

خطبات
فتح طالبان کانفرنس

جامعہ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

۲۵ مئی ۱۹۹۷ء

Khutbat Haqqania \ Khutbat Final

خطبہ استقبالیہ
شیخ الحدیث مولانا سمیع الحق مدظلہ

فتح طالبان ایک فیصلہ کن جہاد کا آغاز

مؤرخہ ۲۵ مئی ۱۹۹۷ء کو دارالعلوم حقانیہ کے دارالحدیث (ایوان شریعت) میں فتح افغانستان کے حوالے سے فوری طور پر بغیر کسی تیاری کے حضرت مولانا سمیع الحق صاحب نے ''یوم تشکر'' کے طور پر ایک تقریب کا اہتمام کیا جس میں افغان جہاد کے ہیرو جناب (ر) جنرل حمید گل صاحب، پاکستان مسلم لیگ کے نائب صدر جناب اعجاز الحق صاحب (ایم این اے) اور حضرت مولانا ڈاکٹر شیر علی شاہ صاحب نے خطاب کیا رودادِ تقریب کی تفصیل اب شامل خطبات کئے جا رہے ہیں۔

کلمات تشکر

میرے انتہائی واجب الاحترام معزز مہمانان گرامی مجاہد افغانستان جنرل حمید گل صاحب اور شہیدِ افغانستان شہید اسلام جنرل ضیاء الحق کے فرزند رشید جناب اعجاز الحق صاحب، جناب عرفان صدیقی اور میرے معزز صحافی ساتھیو، اساتذہ کرام اور عزیز طالب علم بھائیو! یہ کوئی باضابطہ پروگرام نہیں تھا، اچانک اس مجلس کا انعقاد ہوا ہے کل ظہر کے بعد جو انعام اللہ نے فرمایا وہ افغانستان کا ایک اہم اور حساس علاقہ شمالی افغانستان کا مرکز مزار شریف اور دیگر علاقے مجاہدین کے ہاتھوں فتح ہوئے اور سارے جہاد کے

Khutbat Haqqania \ Khutbat Final

دوران جو انتہائی شرمناک ترین کردار کمیونسٹوں کا پروردہ رشید دوستم تھا جس کا نام تاریخ میں شرم سے لکھا جائے گا جنرل رشید دوستم کو اللہ نے خائب وخاسر کرکے ملک سے نکال دیا، میں سمجھتا ہوں کہ یہ ۱۴، ۱۵ سال سے جو طویل جہاد اور جدوجہد شروع ہے کل اس کا انتہائی عظیم الشان حسن خاتمہ ہوا۔

دشمنوں کی ناکامی افغانستان تقسیم سے بچ گیا

کمیونسٹوں کے عزائم خاک میں مل گئے اور جو جہاد اب تک انتہائی خطرات میں تھا اس ساری جنگ اور تحریک طالبان کو بھی لوگ خدشات کی نظر سے دیکھ رہے تھے کہ پتہ نہیں اس کا کیا انجام ہوگا؟ اور خیال تھا کہ شاید یہ دشمنوں کی سازش ہے کہ افغانستان علاقائی یا لسانی بنیادوں پر تقسیم ہوجائے، ہمیں بھی آخر تک خطرہ تھا کہ یا اللہ! کہیں ایسا نہ ہو کہ دشمن ہمارے اندر اختلافات پیدا کرے اور کہیں فارسی پشتو کے مسئلے نہ اٹھائیں، تاجکستان اور یہ علاقے فارسی گو ہیں یہ سارے خطرات آخر تک تھے کچھ لوگوں نے اسے اچھالا بھی کہ طالبان تنظیم صرف پٹھانوں کا نمائندہ ہے طالبان چیخ چیخ کر کہہ رہے تھے کہ بھائی! ہمارا کسی گروہ سے کسی لسانی علاقے سے تعلق نہیں ہے مگر ہمیں تو پتہ تھا کہ طالبان کی تحریک میں بھی پشتو بولنے والوں سے زیادہ ازبک زبان تاجک زبان فارسی بولنے والے تھے، لیکن دشمن چاہتا تھا کہ افغانستان تقسیم ہو اللہ تعالیٰ نے کل کی فتح کے بعد وہ سارے منصوبے، ساری سازشیں اور سارے عزائم بھی ناکام کردیئے الحمدللہ! اب افغانستان ایک مٹھی ہے اور جسدِ واحد بن کر اسلام کے لئے مضبوط قلعہ انشاء اللہ ثابت ہوگا یہ اتنی بڑی خوشی کا موقع ہے کہ آج پورے عالمِ اسلام کو جشن منانا چاہیے تھا کہ اس عظیم الشان جہاد کو جو تباہی کے دھانے پر پہنچ گیا تھا، اس کو اللہ نے پھر بچادیا اس کے نتائج اللہ تعالیٰ نے پھر ظاہر کردیئے، پورے عالم اسلام کو یوم تشکر منانا چاہیے تھا، یہ

حقیقت میں روس کا سقوط ہے اور وہ سازشوں کی وجہ سے خطرات میں تھا، اللہ نے کل اس کو تکمیل تک پہنچادیا۔

یہ فتح تمام مجاہدین گروہوں کی فتح ہے

آج طالبان کی یہ فتح مجاہدین کی جتنے بھی گروہ تھے ان سب کی فتح ہے، جن لیڈروں نے چودہ پندرہ سال جدوجہد کی تھی اور بدقسمتی سے آپس کے اختلافات کی وجہ سے فسادات میں لگ گئے آج میں ان کو بھی کہتا ہوں کہ انہیں سوچنا ہے کہ ان طالبان کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے ان سب کی وہ تمام اور عظیم قربانیاں بچالیں یہ ربانی، حکمت یار یا مجددی، گیلانی اور احمد شاہ مسعود اور محمد نبی محمدی، مولانا یونس خالص استاد سیاف اور جلال الدین حقانی گویا سب کے خوش ہونے کا موقع ہے، کہ جو کام ان سے نہیں ہوسکا، اللہ نے ان کے بچوں سے جو مدرسوں کے طالب علم تھے جنہیں طالبان کہا جاتا ہے یورپ اور دیگر ممالک کے اکثر صحافی ہمارے ہاں آتے رہتے ہیں، گزشتہ پانچ مہینوں سے دارالعلوم حقانیہ میں انہوں نے کئی انٹرویو ریکارڈ کئے اور دارالعلوم کی ایک ایک اینٹ کی فلم ان لوگوں نے بنائی ہے۔

مغرب نے طالبان کو خلائی یا جنگلی مخلوق اور گالی بنادیا

ان لوگوں نے تو یہ پروپیگنڈہ کیا تھا کہ طالبان کوئی غیر انسانی مخلوق ہیں، کوئی جنگلی گروہ ہے، خود مجھ سے بہت سے یورپی صحافیوں نے پوچھا کہ ان کے ماں باپ بھی ہوتے ہیں، ان کی فیملی اور خاندان بھی ہوتا ہے، ان کا تو نام بھی عبدالرحمٰن وغیرہ ہے انہوں نے اس پر تعجب کا اظہار کیا کہ اچھا ان کے نام بھی ہوتے ہیں، انہوں نے کہا کہ ہمارے ہاں تو یورپ میں مشہور ہے کہ یہ جنگل سے آجاتے ہیں حملہ کرتے ہیں، نہ ان کا گھر ہوتا ہے نہ ان کی فیملی ہوتی ہے اور یہاں جو عبداللہ اور عبدالرحمٰن جو انہوں نے سنا

Khutbat Haqqania \ Khutbat Final

تو حیرت میں رہ گئے کہ ان کے نام بھی ہے ظالموں نے کتنا غلیظ پروپیگنڈہ کیا ہے کہ طالبان کے لفظ کو گالی بنادیا ہے میں نے کہا ظالمو! یہ سٹوڈنٹ ہیں، ہم پشتو میں جمع کے لئے طالبان کہتے ہیں جیسے ہمارے کالجوں اور یورنیورسٹیوں کے طالب علم ہیں دارالعلوموں کے طلباء اور سٹوڈنٹ ہیں اور جب ملک بالکل کسی تباہی کے دہانے پر پہنچتا ہے تو نوجوان اٹھتے ہیں، انقلاب فرانس ہویا جو بھی ہو بڑے انقلاب آئے ان کا اللہ تعالیٰ نے سٹوڈنٹ کو ذریعے بنایا ہے، تو جب یہ پیمانہ لبریز ہوگیا مصالحت کی ہر طرح کوشش تباہی کا ذریعہ بن گئیں، نہ اللہ کو دیکھا، نہ رسول اللہ ﷺ کو دیکھا، امام کعبہ کو ہم افغانستان بار بار لے گئے یہ لوگ وہاں کیمپوں میں رہے جنرل حمید گل صاحب، جنرل ضیاء الحق مرحوم کے صاحبزادے علماء اور ہم سب نے کوششیں کیں کہ خدا کے لئے اکٹھے ہوجاؤ، جہاد کو تباہی سے بچاؤ۔

جہاد بچانا طالبان کا فرض تھا

طالبان نے کہا ہم اپنی تعلیم مکمل کریں گے تم اکٹھے ہوکر حکومت سنبھالو، طالبان آسمان سے نہیں آئے جہادی تنظیموں کے اکثر لیڈروں نے جہاد نہیں کیا تھا وہ تو کمانڈ کر رہے تھے، جہاد میں یہی بچے تھے، مدرسوں میں چودہ سال پڑھتے بھی تھے اور جہاد بھی کرتے تھے، لوگ شور مچاتے ہیں کہ یہ ٹینک کیسے چلاتے ہیں، ارے ظالمو! چودہ سال میں انہوں نے سب کچھ سیکھا ہے، تین مہینے جہاد میں تین مہینے مدرسوں میں علم حاصل کرنے آتے تھے، اصحاب صفہ کی طرح تعلیم بھی حاصل کرتے اور جہاد کے لئے بھی جایا کرتے تھے اور یہ طالبان کا فرض تھا کہ جہاد کو بچالیں، جہاد ان کے بغیر نہیں بچ سکتا تھا، ان کو لالچ نہیں تھی ان کو ہوس نہیں تھا، ان کی کوئی پلاننگ نہیں تھی کرسی تک پہنچنے کی، یہ سہولت پسند اور عیاش نہیں تھے جب پیمانہ صبر لبریز ہوگیا تو اٹھ کھڑے ہوئے ظالم

کے خلاف اوراللہ تعالیٰ نے افغانستان کو اور جہاد کو بچالیا، پورا عالم ان کے خلاف اٹھ کھڑا ہوا ہے، ایک قیامت ہے طالبان کے خلاف کہ یہ وحشی ہیں ، غیر مہذب ہیں اورعورتوں کو مارتے ہیں، داڑھیاں نوچتے ہیں، یہ سارا پروپیگنڈہ اورطوفان اب ختم ہوا، انشاء اللہ یہ دنیا ڈنڈے کی ہے ڈنڈے کے زور سے اقوام متحدہ اورامریکہ بھی خود پینترے بدلے گا۔

دو دن قبل خطبہ جمعہ میں حکومت کو وارننگ

میں نے جمعہ کے دن تقریر میں کہا تھا آپ لوگوں کو یاد ہوگا اور پاکستان کو میں نے وارننگ دی تھی کہ منافقت اورکمینگی سے باز آجاؤ یہ وسیع البنیاد حکومت کا گانا چھوڑ دو، امریکہ کو خوش کرنے کیلئے اورمیں نے کہا کہ اگر پاکستان اسے تسلیم نہیں کرتا ان طالبان کو، خدا کی قسم میں نے کہا تھا کہ دو دن بعد ذلیل ہوکر پاکستان کو اسے تسلیم کرنا ہوگا کیا میں نے یہ نہیں کہا تھا؟ اوراللہ تعالیٰ نے دو دن پورے نہیں ہوئے تھے کہ مزارِ شریف فتح ہوگیا آج چاہے یا نہ چاہے پاکستان اپنی دم ہلائے گا۔

طالبان پاکستان کی فولادی قوت مگر ناشکری

وہ بدقسمت ہے اس کے لئے اللہ تعالیٰ نے اسکو اتنا بڑا انعام عطا فرمایا کہ اس کو اللہ تعالیٰ نے بڑی قوت دی، فوج دی، ایک دفاعی لائن دے دی، ایک فولادی طاقت دے دی کہ بھارت کے مقابلہ میں اب پاکستان اکیلا نہیں ہے اور تمام وسط ایشیاء کی تجارت آج افغانستان کے ہاتھ میں طالبان کی وجہ سے ہے تمام وسائل ، پائپ لائن اورگیس سب ان کے ذریعے پاکستان کو فائدہ پہنچے گا ہمارے حکمرانوں کو شرم کرنی چاہیے کہ پانچ رکنی ممالک میں آپ نے تو بھگوڑوں کو بٹھا دیا، پاکستان نے آواز نہیں اٹھائی کہ افغانستان سے طالبان کو بلاؤ تم محتاج تو ان کے ہو، راستے ان سے مانگتے ہو، گیس انہیں

Khutbat Haqqania \ Khutbat Final

سے مانگو گے اورطالبان کو شریک کرنے کیلئے تجویز نہیں دے سکتے ہو، بہر حال یہ ایک داستانِ غم ہے، ہمارے جنرل حمید گل جو یہاں موجود ہیں جہاد افغانستان کا ایک مؤثر کردار ہیں۔

ایک سپر اسلامی بلاک ضیاء الحق شہید کا منصوبہ

یہ پلاننگ اور منصوبے یہ اسلحہ اور جہاد یہ ساری کوششیں ضیاء الحق شہید کی فیضان تھیں اور منصوبہ صرف یہ نہیں تھا کہ افغانستان سے روس کو بھگائیں، ان کا منصوبہ بڑا عظیم تھا اگر موقع ملتا تو تاریخ کا رخ بدل جاتا، وسطِ ایشیا کی تمام ریاستوں پر اسلام کا پرچم لہرانا تھا، وہ سات ریاستیں تاجکستان ، ازبکستان، ایران، افغانستان اور ترکی وغیرہ کی یہ نو دس ریاستوں کا بہت بڑا سپر پاور بننا تھا اور ساری پلاننگ ضیاء الحق شہید صاحب اوران کے دو تین ساتھیوں کی تھی یہ افغانستان کے محسن ہیں بلکہ پوری امت کے محسن ہیں الحمدللہ جناب حمید گل صاحب حق جو انسان ہیں، جب ان کو پتہ چلا کہ یہ حق پر ہیں کہ یہ امریکہ اور یہودیوں کے ایجنٹ نہیں ہیں، اپنی رائے بدل دی، فوراً طالبان کے حق میں اٹھ کھڑے ہوئے، آج اگر ضیاء الحق شہید زندہ ہوتے تو ان کی خوشی کی انتہاء نہ رہتی آج ان کی اور حضرت شیخ الحدیث مولانا عبدالحق قدس سرہ کی روحیں کتنی خوش ہوں گی۔

عالم اسلام کی فیصلہ کن جنگ

محترم بزرگو! پورا عالم منافقین کے شکنجے میں ہے، امریکہ کے پٹھوؤں کے ہاتھ میں ہے ایک فیصلہ کن جہاد شروع ہو چکا ہے، عالم اسلام میں ایک طرف امریکہ ہے، دوسری طرف دین کو چاہنے والی مرمٹنے والی قوتیں ہیں اور درمیان میں حکمرانوں کے ٹولے، سیاستدانوں کے ٹولے ہیں جو پاکستان اورالجزائر، مصر اور شام ان تمام ملکوں میں یہ جنگ شروع ہے، کفر اور اسلام کی جنگ اس کے لئے آپ لوگوں نے تیاری کرنی ہے،

فارغ نہیں بیٹھنا ہے،انشاء اللہ آپ مقدمة الجيش ثابت ہوں گے،آپ نے نمونہ قائم کردیا ہے،اسلامی قوتوں کو ایک حوصلہ ملا ہے،ایک ولولہ ملا ہے۔

الیکشن آور میں طالبان کے حق میں اعلان

مجھ پر ٹی وی والوں نے اعتراض کیا الیکشن آور میں کہ آپ طالبان کا ساتھ دے رہے ہیں، میں نے کہا میں یہ الزام سر آنکھوں پر لیتا ہوں یہ تو میرا سب سے بڑا افتخار ہے یہ میرے بچے ہیں، میری تمنا ہے کہ پاکستان میں بھی ان منافقوں سے ان خبیث حکمرانوں سے اور سیاستدانوں سے ہمیں چھٹکارا ملے پاکستان میں بھی یہاں کے طالبان اٹھیں، سوڈان اور شام میں شام کے طالبان اٹھیں، میری اس بات کو لوگوں نے دل کی بات سمجھا اور پورے ملک میں دوسرے دن طالبان نجات پاکستان طالبان کی آوازیں گونج اٹھیں میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ پاکستان میں بھی طالبان جیسی پاکیزہ اور منظم تحریک اٹھادے تاکہ پاکستان کے عوام پر بھی اسلامی نظام کے ثمرات مرتب ہوں (آمین)

Khutbat Haqqania \ Khutbat Final

خطاب
جنرل حمید گل صاحب

تعارف

جنرل صاحب معروف جہادی شخصیت، جہاد افغانستان کے دوران آئی ایس آئی کے ڈائریکٹر جنرل اور دوسرے مناصب پر عظیم کردار ادا کیا۔ زبان وقلم کا ہر ہر لفظ ملّی احساسات اور غیرت ایمانی کا غماز ہوتا ہے۔ ریٹائرمنٹ کے بعد ہر محاذ پر استقامت سے ملت اور پاکستان کی ترجمانی کرتے ہیں۔ پاک افغان ڈیفنس کونسل میں بھرپور اور قائدانہ کردار ادا کیا اور طالبان افغانستان کی بڑی جرأت سے وکالت کی اور آج تک اپنے اصولی موقف پر جرأت سے ڈٹے ہیں۔ دفاع پاکستان کونسل میں بھی ہمارے ساتھ ساتھ رہے۔

دارالعلوم حقانیہ جہاد کی اولین اور سب سے بڑی اکیڈمی ہے

بے سروسامان طالبان کے عظیم کارنامے

معزز مہمانانِ گرامی، اساتذہ کرام، مجاہدین کرام اور میرے محترم طالب علم بھائیو! کل جو تاریخ گزر گئی ۲۴رمئی ۱۹۹۷ء وہ ایک نشان اور ایک ایسی تاریخ چھوڑ گئی، جو صدیوں تک ملتِ اسلامیہ کے لئے باعث فخر ہوگی کل کے دن طالبان بغیر کسی مزاحمت کے مزار شریف میں داخل ہوئے الحمدللہ، اللہ کی شان ہے کہ طالبان نے بے سروسامانی کے عالم میں وہ کارہائے نمایاں انجام دیئے جس پر تمام عالمِ اسلام ناز کرے گا طالبان جو معصوم ہیں، ان کے پاس ہتھیار نہیں تھے صرف ایک جذبہ تھا ۱۵ آدمیوں کا جو قافلہ چلا تھا وہ آج ایک عظیم کارواں بن چکا ہے یہ قافلہ اس عزم کے ساتھ چلا تھا کہ اس مقدس سرزمین سے فسق وفجور اور الحاد کا جو طوفان اٹھا ہے اس کو ختم کرکے دم لیں گے آج وہ اس میں کامیاب ہوگئے افغانستان کی تاریخ میں طالبان کا کیا کردار ہوگا؟

Khutbat Haqqania \ Khutbat Final

طالبان اور میرے خدشات جو غلط ثابت ہوئے

اس میں شبہ نہیں کہ میں طالبان کے بارے میں خدشات کا شکار تھا، میں تسلیم کرتا ہوں اس کے دو وجوہات تھے، کیونکہ میں طویل عرصے سے جو مجاہدین گروپ وہاں کے جہاد میں روس کے خلاف نبرد آزما تھے ان کے ساتھ میرے ذاتی تعلقات تھے، ان کے ساتھ ایک محبت کا، احترام کا، اُنس کا رشتہ تھا دوسری بات یہ کہ میں سمجھتا تھا کہ طالبان ناسمجھ ہیں اور ان کے پاس طاقت کی کمی بھی ہے کہیں ایسا نہ ہو کہ طالبان بیرونی سازش اور ریشہ دوانیوں کا شکار نہ ہوجائیں کیونکہ میں جانتا ہوں کہ جہاد کے جذبے کو کچل دینا، جہاد کو بدنام کرنا، افغانستان کو تقسیم کرنا اور اسلام کی ابھرتی ہوئی قوتوں کو دبا دینا اس وقت پوری دنیا کے سامنے یہی ایک ہدف رہ گیا ہے روس کی شکست کھانے کے بعد وہاں ایک واحد ہدف ان کے پاس جو رہ گیا ہے جس سے وہ بہت خائف ہیں اور خوفزدہ ہیں، اسلام کو اور مسلمانوں کو اپنا دشمن سمجھتا ہے کہ کسی بھی طریقے سے جذبۂ جہاد کو بدنام کر لیا جائے کیونکہ خدشہ یہ تھا کہ کہیں یہ معصوم اور سادہ لوح طالب علم کسی بیرونی سازش کا شکار نہ ہوجائیں، اور اب مجھے دوسال ہوئے افغانستان نہیں گیا، اس دوران میں نے جہاں غور سے تجزیہ کیا اور غور سے سٹڈی کی کہ طالبان کی ہیئت اور حیثیت کیا ہے؟ میں اعتراف کرتا ہوں آپ کے سامنے کہ جو میرا ''اوریجنل نقطۂ نظر'' تھا اب مجھ پر حقیقتِ حال واضح ہوچکی ہے، میں اپنے سابقہ رویے پر معافی کا خواستگار ہوں۔

دورِ صحابہ کرامؓ کی فہم وفراست کی جھلک

میں نے دیکھ لیا کہ طالبان ایک باشعور اور تجربہ کار اور منظم قوم ہے اور دین سے مخلص ہیں اور ان میں دورِ صحابہؓ کی جھلک دیکھ رہا ہوں اب طالبان الحمدللہ مخلص، دیانتدار اور شریعت کے احکام اور مسائل پر عمل کرنے والے اسلام سے محبت کرنے

والے اور صحیح مجاہدین ہیں جہاں اللہ نے اب انہیں بڑی کامیابی سے ہمکنار کیا، یہ خداوند تعالیٰ کی بڑی نعمت ہے کہ انہوں نے بڑی طاقتوں کو ختم کروایا، بلکہ تاریخ گواہ ہے کہ ہمیشہ فرعون کو، نمرود کو، روس اور برطانیہ کو اور انشاء اللہ امریکہ کو بھی چھوٹی طاقتوں سے مروایا جائے گا چھوٹے چھوٹے طالبان نے بے سروسامانی کے عالم میں تین سال کے اندر پورے افغانستان کو فتح کرلیا تمام جھگڑے ختم کئے اور اسلام کا پرچم سربلند کیا آج ہمیں فخر ہے کہ ان طلباء اور مجاہدوں اور افغان قوم نے ہمارا سر فخر سے بلند کردیا، ہم احترام کرتے ہیں ان درسگاہوں کا جس میں ان طلباء نے تعلیم حاصل کی۔

حقانیہ جہاد کی افضل ترین اکیڈمی: مولانا سمیع الحق کو مبارکباد

ہم احترام کرتے ہیں جہاد کی سب سے اولین اکیڈمی دارالعلوم حقانیہ کا جو جہاد کی افضل ترین اکیڈمی ہے کہ اس نے اتنا بڑا کارنامہ سرانجام دیا میں مشکور ہوں، طالبان کا کہ انہوں نے افغانستان کے شہداء کی روحوں کو تسکین پہنچایا، اور وہ خواب جو میں نے دیکھا تھا جو جنرل ضیاء الحق نے دیکھا تھا جو جنرل اختر عبدالرحمٰن نے دیکھا تھا، اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے آپ نے اسے پایۂ تکمیل تک پہنچایا ہے، یہ آپ کے ساتھی اور آپ کے ساتھ رہنے والے اور آپ ہی کے مجاہدین بھائی ہیں۔

آپ کو ایک نیا افغانستان، ایک نیا اسلامی افغانستان، ایک نیا پاکیزہ افغانستان اور ایک آزاد افغانستان مبارک ہو، مولانا سمیع الحق صاحب! آپ کو مبارک ہو کہ آپ کے مدرسہ میں پڑھنے والے افغانستان میں اسلام کا پرچم لہرا رہے ہیں اور تمام اساتذہ کرام کو بھی مبارک ہو اور جہاں جہاں سے یہ پڑھے ہیں میں ہر ایک کا نام نہیں لینا چاہتا، وقت کم ہے میں صرف یہ بتانا چاہتا ہوں کہ ہم سب ان طلباء کے ممنون ہیں، ملت اسلامیہ ان کی ممنون ہے، انہوں نے تھوڑے عرصے میں وہ کر کے دکھایا جو پاکستان کے اندر ہم

Khutbat Haqqania \ Khutbat Final

پچاس سال میں نہیں کرسکے پاکستان شریعت کے نفاذ کے لئے بنا تھا، اللہ کی حاکمیت اعلیٰ کے لئے بنا تھا لیکن آج تک ہم اس سے محروم ہیں ہمیں ایک نیا جذبہ میسر آئے گا۔

طالبان نے اسلامی انقلاب کا راستہ کھولا

ان شاء اللہ افغانستان کی طالبان کی فتح سے، ان کی کامیابی سے ہم بھی یہ سوچ رہے ہیں کہ یہ باتیں بڑی واضح ہیں کہ اسلامی ممالک کی جو مشکلات ہیں ان کا حل دراصل اسلامی شریعت کا نفاذ ہے قرآن وسنت کی بالادستی قبول کرنے میں، جب یہ راستہ (اسلامی انقلاب) پکڑلیں گے تو آپ کے تمام مسائل حل ہوں گے اور دوسری اہم بات جو اس تجربہ سے نظر آتی ہے وہ یہ کہ جب جوانوں میں ایک نئی عقابی روح بیدار ہوجاتی ہے تو پھر اس کے سامنے ہر چیز ملیامیٹ ہوجاتی ہے، علامہ اقبال نے اس کے بارے میں فرمایا ہے کہ......

عقابی روح جب بیدار ہوتی ہے جوانوں میں
نظر آتی ہے ان کو اپنی منزل آسمانوں میں

طالبان نے اس شعر کو عملی شکل میں پیش کیا، ضرورت اس امر کی ہے کہ پاکستان کے نوجوان اور طالبان اس نئے تجربے سے ایک نیا جذبہ اور ولولہ حاصل کریں گے اور پاکستان کو وہ منزل دکھائیں جس کے لئے پاکستان بنایا گیا تھا آج اللہ کے فضل وکرم سے طالبان نے تاریخ میں اپنا ایک نیا باب کھولا ہے ہمیں امید ہے کہ ہم تمام ملتِ اسلامیہ بالخصوص پاکستان اس سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اس روشنی سے دروازے پر پہنچیں گے جو نیا دروازہ افغانستان میں ہمارے لئے کھلا ہے انشاء اللہ اللہ اس میں برکت دے گا اور عنقریب بہت بڑی تبدیلیاں رونما ہوں گی اس میں کوئی شک نہیں ہے جیسا کہ میں نے کہا تاریخ ایک نیا رخ پکڑ رہی ہے، ایک نئی کروٹ لے رہی

ہے اور یہ کروٹ جو ہے یہ اسلام کی نشاۃ ثانیہ کی علامت ہے ہماری دعائیں ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی کوششوں میں اور آپ کو اپنی کوششوں میں کامیاب فرمائے۔

فتح ایک عظیم امتحان، اسوہ ریاست مدینہ رہے

دیکھیں جو یہ کہتے ہیں کہ اتنی بڑی فتح نصیب ہوئی ایک بہت بڑا امتحان آپڑا ہے، طالبان حکومت کی انتظامیہ کے اوپر ان کی قیادت کے اوپر اب جو امتحانات ہیں یہ اس امتحان سے بھی زیادہ بڑا ہے، جو اب ان کو درپیش ہے، یہ وہ امتحان ہے کہ پوری امت کو سمیٹ لیں ان کو اتحاد کی طرف لے جائیں اور ان کو ایک نظم میں پرو دینا اور بالکل ایسے بنا دینا جیسے رسول اللہ ﷺ کے وقت ریاست مدینہ تھی یہ طالبان اور ملت کی بکھرے ہوئے لوگوں کو سمیٹنا ہوگا بالخصوص ان قوتوں کو جنہوں نے جہاد میں حصہ لیا، انہوں نے برائی کی، انہوں نے اسلام اور دین کا راستہ چھوڑ دیا، شریعت چھوڑ کر اپنے آپ کو اقتدار کی کشمکش میں ڈال دیا، جس کے نتیجے میں اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ وہ ذلیل وخوار ہوئے ہیں، ہمیں بھی رسوا کیا جہاد کے نام کو بھی رسوا کیا، لیکن وہ وقت گزر گیا ہے۔

رسوا ہونے والے جہادی لیڈروں سے صلح حدیبیہ جیسا معاملہ

اب وقت ہے صلح حدیبیہ کا کہ میں توقع رکھتا ہوں جو اسلام اور دین کے نام لیوا ہیں، وہ صلح حدیبیہ کے اوپر بھی نظر رکھیں، اور جو لوگ بعد میں اپنے کئے پر شرمندہ ہیں ان کو اپنی غلطی کا احساس ہوا ہے پھر ان کو اٹھا کر گلے لگانا ہمارا فرض ہے، یہ نہیں کہ ہم انہیں نکال دیں وہ ہماری ملت کا حصہ اور ہمارا خون ہیں، ہماری جماعت کے ساتھ رہے ہیں، لہٰذا ہم کوشش کریں گے اور ان پر یہ باور کرایا جائے گا یہ حقیقت آشکارا کرائی جائے گی، کہ دیکھیں جہاں طالبان کی مرکزی حکومت قائم ہوچکی ہے امیر المومنین کا سکہ قائم

Khutbat Haqqania \ Khutbat Final

ہو چکا ہے اور قوم نے اس کی تائید کر دی اب یہ بات جائز نہیں کہ اس کی مخالفت کی جائے یہ غیر اسلامی اور غیر اخلاقی بات ہوگی اور یہ جہاد کی روح کے خلاف بھی ہے چنانچہ میں یہ کوشش کروں گا میرے ساتھی اور بھی ہیں وہ بھی یہ جذبہ رکھتے ہیں، ہم انشاء اللہ اپنی بھر پور کوشش کریں گے کہ ہم ان کو بھی باور کرائیں کہ آپ حقیقت کو تسلیم کریں، لیکن دوسری طرف طالبان اور آپ لوگوں کے لئے ایک پیغام ہے کہ اب صلح حدیبیہ کا وقت آگیا ہے اور صلح حدیبیہ تو کفار کے ساتھ ہوئی تھی اب الحمد للہ دوستم کا جو گند تھا وہ چلا گیا، وہ گند اب نکل گیا، اب باقی جو بچا ہے اس کو آپ سمیٹ لیں اور ان کو قریب لاکے ان کے ساتھ ایسا معاملہ کریں کہ وہ تاریخ اور افغانستان کی تعمیر نو میں شریک ہوجائیں افغانستان میں انہوں نے بھی بہت قربانیاں دی ہیں، افغانستان کے اوپر بہت ظلم ہوا ہے، لیکن افغانی قوم کو جتنا خراج تحسین پیش کیا جائے وہ کم ہے، انہوں نے تمام سازشوں کو ناکام بنا دیا۔

دنیا میں واحد مکمل طور پر آزاد قوم اور ملک

مجھے کوئی یہ بتائے کہ دنیا میں ایسی بھی کوئی قوم اور ملک ہوگا جو پوری طرح آزاد ہو یا اس پر قرض نہ ہو، یا کسی کا احسان مند نہ ہو، یہ ایسی واحد قوم ہے جو مکمل طور سے آزاد ہے جو کسی کی احسان مند نہیں، اگر پاکستان کی احسان مندی کا اظہار کرتی ہے تو بڑی اچھی بات ہے لیکن یقین کریں یہ ہمارا فرض تھا اور ہم نے یہ فرض پورے طریقے سے نہیں نبھایا ہمیں اس بات پر دکھ ہے کہ اس سے زیادہ خدمت کرنی چاہیے تھی اپنے افغان بھائیوں کی، میں جہاد میں شریک رہا مجھے فخر ہے کہ میرے دو بچے بھی اس جہاد میں شامل رہے میں سمجھتا ہوں کہ بڑی اچھی بات ہوتی اگر اس میں میرا ایک بچہ شہید ہوجاتا یا میں جہادِ افغانستان میں شہید ہوجاتا تو مجھے فخر ہوتا آج اعجاز الحق بیٹھے ہوئے

ہیں،اس حقیقت کو جانتے ہیں اور میں بھی جانتا ہوں ،آپ بھی جانتے ہیں کہ شہید ضیاء الحق افغانستان کی وجہ سے شہید کئے گئے اوراس لئے مجاہدین نے ان کو ’’شہیدِ افغانستان‘‘ کا لقب دیاہم نے حکومتوں سے ٹکراؤ لیا، یہاں پر اس کے ساتھ جھگڑے کئے،انہیں کہا کہ آپ اپنی پالیسی امریکہ کے زیراثر بنارہے ہیں یہ غلط ہے۔

حکومت کو وارننگ امریکی چشم آبرو کو نہ دیکھے

آج بھی ہم حکومت کو برملا کہہ رہے ہیں اوراس کو وارننگ دیتے ہیں اورآپ سب لوگوں کی موجودگی میں کہ خدا کے لئے امریکہ کے آبروئے چشم کا انتظار مت کرو،افغانستان کی ۲۶۰ سالہ تاریخ میں یہ پہلا موقع ہے کہ جو کابل کے اندر موجود ہے اسے تسلیم نہیں کیا گیا، کیوں نہیں کیا گیا یہ سراسر ظلم اور ناجائز ہے،اب کسی کا انتظار نہ کرو اورنہ امریکہ کی طرف دیکھو،طالبان نے صرف اللہ کواپنے ساتھ کھڑا کیا وہ اللہ کے ساتھ کھڑے ہوئے تو اللہ ان کے ساتھ کھڑے ہوگئے،تم کس امریکہ سے ڈرتے ہو،تمہیں کس کلنٹن کی ضرورت ہے،جب اللہ تمہارے ساتھ ہو،جب افغانستان کے طالبان تمہارے ساتھ ہوں،تمہیں کسی چیز کی ضرورت نہیں،اب بغیر کسی تاخیر کے پوری طور پر طالبان کی حکومت تسلیم کرلو،اوربھول جاؤ باقی سب کو اوردیکھو اللہ تعالیٰ کی نعمتیں اور برکتیں تمہارے اوپر کیسے نازل ہوتی ہیں،لیکن ہمارے حکمرانوں کے عقیدے کمزور ہیں،کوشش کریں گے کہ ان کو قوتِ ایمانی دلائی جائی،قوتِ ایمانی کے ساتھ ان کے ساتھ بات کی جائے اوراگر وہ نہیں مانیں گے تو پھر ہمارے پاس اوربھی کھلے راستے ہیں،ہم بھی خون بہانا جانتے ہیں،خون دینا اورخون لینا بھی جانتے ہیں۔

حکومت جہادی تحریک کو کچلنے سے باز رہے

اگر آپ (حکومت) بیرونی سازشوں اورتخریب کاروں کا ساتھ دیں گے تو ہمیں آپ کی ضرورت نہیں ہے،اگر آپ کو جہادی تحریک کو کچلنے کے لئے آنا ہے

Khutbat Haqqania \ Khutbat Final

اورامریکہ کے اشارے پر جہاد کو بدنام کرنا ہے تو پھر ہمیں آپ کی ضرورت نہیں اوراگر آپ نے اپنی کرسی کا صحیح استعمال نہ کیا اوروہ راستہ نہیں اپنایا جواللہ اوراس کے رسول ﷺ کا راستہ ہے اورجس راستے کے لئے پاکستان بنایا گیا تو پھر ہمارے اورآپ کے راستے الگ الگ ہیں،اللہ کے فضل وکرم سے اورطالبان کی قربانیوں سے،ان کے اخلاق،ان کے جذبے سے جو آپ (علماء) لوگوں نے ان کو فراہم کئے ان کی وجہ سے وہ مقام آگیاہے کہ پاکستان مضبوط انداز میں اپنے پاؤں پر کھڑا ہو اورامریکہ کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کہے کہ ہم تمہاری کسی بھی پالیسی کو قبول نہیں کرتے جو ہمارے رسول اللہ ﷺ کے دکھائے ہوئے راستے پر منطبق نہ ہو،اورمعزز حاضرین! جب اللہ ہمیں کوئی کامیابی عطافرماتے ہیں تو ہم ان کے سامنے بطورِشکرانہ کے جھکتے ہیں،ہم اورزیادہ انکساری اورزیادہ محبت کا ثبوت دیتے ہیں اورزیادہ اتحاد کی طرف مائل ہوتے ہیں،تو آج ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم اپنی اصلیت اوراپنے مقام کو پہچانیں......

کوئی اندازہ کرسکتا ہے اس کے زورِ بازو کا
نگاہ مردمومن سے بدل جاتی ہے تقدیریں

عالمی تاریخ طالبان کے بغیر نامکمل رہے گی

یاد رکھو!دنیا میں جب بھی تاریخ لکھی جائے گی،صرف افغانستان کی تاریخ نہیں،عالمی تاریخ،طالبان کے بغیر نامکمل رہے گی طالبان نے جو عظیم قربانیاں دی ہیں،اس نے تاریخ کا دھارا بدل دیاہے،آپ کو معلوم ہے کہ میں خود تاریخ کا ایک طالب ہوں،قوموں کی تاریخ،عروج وزوال پر گہری نظر رکھتا ہوں،میں دیکھ رہا ہوں کہ مشرق سے نیا سورج طلوع ہورہاہے تھوڑے عرصہ میں اسکی ضیاء بارکرنیں مشرق ومغرب کو منور کریں گی آئندہ کی تاریخ طالبان کے بغیر نامکمل ہوگی اللہ تعالیٰ ہم سب کا حامی وناصر ہو۔آمین

خطاب
جناب اعجاز الحق

تعارف

جنرل ضیاء الحق شہید صدر پاکستان کے فرزند، پاکستان مسلم لیگ (ضیاء الحق) کے سربراہ، سابق مذہبی امور کے وفاقی وزیر، دفاع پاکستان کونسل کے ممبر بھی رہ چکے ہیں، راقم کے ساتھ کئی پلیٹ فارمز پر کام کرتے رہے۔ (س)

Khutbat Haqqania \ Khutbat Final

جہادی لیڈر
اگر طالبان کے ہم قدم اور ہمنوا ہوتے

آغاز سخن

جناب مولانا سمیع الحق صاحب، جناب جنرل حمید گل صاحب، میرے عزیز بھائیو! سب سے پہلے تو میں مولانا سمیع الحق صاحب کو دل کی گہرائیوں سے مبارک باد پیش کرتا ہوں کہ آج کا دن طالبان کی کامیابی کا دن ہے، یہ صرف افغانستان میں طالبان کی کامیابی کا دن نہیں بلکہ یہ عالم اسلام کے لئے کامیابی کا دن ہے اور آج صبح مولانا صاحب نے فون کر کے اکوڑہ خٹک آنے کی دعوت دی اور کل جیسا کہ میں نے بتایا کہ مولانا صاحب نے کہا کہ افغانستان کے وزیر خارجہ گورنر اسٹیٹ بینک اور پاکستان میں سفیر اور دیگر ارکان سے میری بہت تفصیلی ملاقات ہوئی اور میں نے کہا کہ ہماری کامیابی پاکستان کی کامیابی ہے۔

ضیاء الحق کا تاریخی کردار اور اثرات

مجھ سے میرے تأثرات پوچھے، میں نے انہیں کہا کہ ۱۹۸۸ء کے بعد جب جنرل ضیاء الحق شہید ہوئے جو کہ نہ صرف عالم اسلام کے سپاہی تھے بلکہ میرے والد بھی

تھے، میں نے ان کو کہا کہ والدین کی جدائی کا غم جو ہے وہ بہت مشکل ہے ،اس کو دل سے دور کرنا سخت کام ہے لیکن میں نے کہا کہ جب میں اپنے افغان بھائیوں سے ملتاہوں تو خدا کی قسم میرا دل یہ کہتا ہے کہ ضیاء الحق آج بھی زندہ ہے اور مجھے انہوں نے نہ صرف وہاں آنے کی دعوت دی بلکہ یہ بھی کہا کہ شہید ضیاء الحق کا جو کردار تھا انہوں نے اپنی پوری زندگی اور جوانی کو راہِ جہاد میں صرف کردی،انہوں نے نہ صرف افغانستان میں کارہائے نمایاں انجام دیئے بلکہ مشرقی یورپ کو بھی آزاد کرادیا اوراسی جہاد کے نتیجے میں دیوارِ برلن گرادی گئی بوسنیا اور چیچنیا کے اندر اسلامی جذبہ پیدا ہوا،طالبان کے وفد میں سے ایک شخص نے مجھے بتایا کہ میں آج چین کے صوبہ سنکیانگ سے آیا ہوں وہاں کوئی ایسی دکان نہیں تھی کہ وہاں ضیاء الحق کی تصویر آویزاں نہ ہو یہ ان کی ہر دلعزیزی کی علامت ہے آج میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ جب بھی جہاد افغانستان کی بات ہوگی ہمیں ان لوگوں کو نہیں بھولنا چاہیے،جنہوں نے روس کے خلاف جہاد کرتے ہوئے نعرۂ تکبیر بلند کیا یہ صحیح بات ہے کہ بعد میں آپس میں کچھ اختلافات کیوجہ سے کچھ صحیح فیصلے ہوئے کچھ غلط فیصلے ہوئے انہیں چاہیے تھا کہ طالبان کی آواز کے ساتھ اپنی آواز اورطالبان کے قدم کے ساتھ اپنا قدم ملادیتے،اوراسلام کا جھنڈا بلند کرتے لیکن آج انہوں نے طالبان کے خلاف اپنے آقاؤں کو خوش کرلیا،آج میں نے کہا تھا کہ طالبان جوان قائدین سے ملنے آئے کہ اعمال کا جو دارومدار ہے وہ نیتوں پر ہے اور میں نے کہا کہ آپ تو اسلام کا جذبہ لے کر اٹھے تھے اور یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو کامیابی سے ہمکنار کیا۔جہاں جہاں وہ گئے اللہ تعالیٰ کی نصرت اور مدد ان کے ساتھ تھی،اور ایک کونے سے دوسرے کونے تک افغانستان میں شریعت کا بول بالا ہے اور میں نے کہا کہ جہاد کے ثمرات کے بعد انہیں اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کے حکم پر عمل درآمد کرنا ہوگا۔

Khutbat Haqqania \ Khutbat Final

پاکستان پر جہاد کے وجہ سے برکات کا نزول

مسلمانوں نے جب تک اپنے افغان مجاہدین کو اپنے سینے سے لگائے رکھا ہے اللہ نے پاکستان کے اوپر برکتیں نازل کی ہیں،کوئی آٹے کا بحران نہیں آیا،جو شہید ضیاء الحق کا دور تھا،اللہ کے فضل سے امن کا دور تھا،ایک طرف روس کے ساتھ جہاد ہورہا تھا دوسری طرف ہندوستان کو دبائے رکھا تھا اور آج دو تہائی اکثریت مسلم لیگ کے ساتھ ہے لیکن بے روزگاری،بدامنی،مہنگائی کسی چیز پر کنٹرول نہیں۔چونکہ یہ چیزیں اللہ کی رحمت سے ہوتی ہیں اور یہ عقیدہ ہونا چاہیے یہ نہیں کہ دو تہائی اکثریت آگئی اور آپ قانون کو تبدیل کریں لیکن میں بتانا چاہتا ہوں کہ جتنا پاکستان مسلم لیگ یا حکومت پاکستان نے یہ تہیہ کررکھا ہے کہ پاکستان کے اندر بھی شریعت کو نافذ کریں گے،مکمل طور پر ان کی برکتیں ان شاء اللہ پاکستان کے اوپر نازل ہوں گی اور آج عالم اسلام کی نظریں پاکستان کی طرف ہے کل کو امریکہ بھی مجبور ہوکر طالبان حکومت کو تسلیم کرنے کے لئے تیار ہوگا لیکن مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ پاکستان جس کو سب سے پہلے ایسا کرنا چاہیے تھا لیکن اس نے ابھی تک طالبان کو تسلیم نہیں کیا اور اگر کل کو ہندوستان نے طالبان حکومت کو تسلیم کیا تو میں سمجھتا ہوں کہ نہ صرف پاکستان بلکہ پورے عالم اسلام کے لئے باعثِ شرم ہوگا اور آج اللہ کے فضل وکرم سے مولانا احسان اللہ نے مجھے کہا کہ امیر المومنین کا پیغام ہے اور ہماری بھی خواہش تھی کہ ایک آزاد اور خود مختار اسلامی حکومت افغانستان میں قائم ہو،اور کابل جاکر دو رکعت نماز شکرانا پڑھیں مولانا احسان اللہ نے کہا کہ انشاء اللہ ضیاء الحق کی جو خواہش تھی اس کو اب آپ اور ہم پورا کریں گے اور وہاں جاکر دو رکعت کے شکرانے کا نفل ادا کریں گے میں وہاں اپنے بھائیوں سے ملنے کے لئے جانے کی تیاری کررہا ہوں۔افغانستان میں مسلمانوں نے ۱۴۰۰ سال قبل والی تاریخ

دہرائی ہے اورمدینہ کے انصار کے بعد پاکستان میں لوگوں نے وہی سنت دہرائی ہے اوراس لئے کہ پاکستان اسلام کا قلعہ ہے ہمیں یقین ہے کہ ہم سب کو یہی دعا کرنی چاہیے کہ اللہ ہمارے دلوں میں اسلام کی محبت ڈالیں اللہ تعالیٰ ہمیں دین کا جذبہ پیدا کرنے کی توفیق عطا فرمائیں،اوراللہ تعالیٰ ہمیں جہاد کے جذبے سے سرشار فرمائیں،تاکہ ہر پاکستانی کے دل میں جہاد کا جذبہ پیدا ہو وہ جہاد رشوت کے خلاف بھی ہو،زنا کے خلاف بھی ہو میں ایک مرتبہ پھر آخر میں مولانا سمیع الحق صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

Khutbat Haqqania \ Khutbat Final

خطاب

مولانا ڈاکٹر شیر علی شاہ المدنی

تعارف

محبی حبی وخلیلی ومخلصی حضرت علامہ مولانا شیر علی شاہ ولد مولانا قدرت شاہ مرحوم ساکن اکوڑہ خٹک معروف شخصیت، حضرت شیخ الحدیث کے اولین تلامذہ میں سے ہیں، حضرت کی خصوصی تربیت میں رہے، سفروحضر میں رفاقت وخدمت کا شرف حاصل کرتے رہے۔حقانیہ کی اعلیٰ تدریس کے بعد اللہ تعالیٰ نے جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ میں تعلیم وتعلم کا طویل موقع عطا فرمایا جو دراصل قیام مدینہ کی تمنا اور خواہش کی تکمیل کا ایک وسیلہ بنا۔حضرت نے حسن بصری کے تفسیری روایات پر ڈاکٹریٹ کیا۔قیام مدینہ کے بعد دوبارہ اپنے مادر علمی میں حدیث وتفسیر کے اعلیٰ خدمات انجام دے رہے ہیں ۔اللہ تعالیٰ نے علم وعمل، عربی زبان پر عبور تحریر وتقریر کی اعلیٰ صلاحیتوں سے نوازا ہے اور میرے لئے اس ہمدم دیرینہ کی رفاقت ملاقات مسیحا وحضر کے برابر ہے۔بچپن سے ذہنی یگانگت محبت ورفاقت کا سلسلہ قائم ہے۔

مولانا عبدالحقؒ کے جہادی درسوں کا نتیجہ

مئی ۱۹۹۷ء کو دارالعلوم حقانیہ کے دارالحدیث ایوان شریعت میں فتح افغانستان کے حوالے سے فوری طور پر بغیر کسی تیاری کے حضرت مولانا سمیع الحق نے ''یوم تشکر'' کے طور پر ایک تقریب کا اہتمام کیا جس میں دیگر زعماء کے علاوہ مولانا ڈاکٹر شیر علی شاہ نے خطاب کیا ڈاکٹر صاحب کے مختصر خطاب کو شامل خطبات کیا جاتا ہے۔

جامعہ دارالعلوم حقانیہ کی سعادت

میں تمام مہمانوں کا شکریہ کرتا ہوں کہ انہوں نے یہاں تشریف لا کر ہمارے ساتھ اس خوشی کے موقع پر شرکت کی ہمیں اس پر فخر ہے کہ الحمدللہ ہمارے ملک میں ایسے لوگ موجود ہیں جن کے دلوں میں جہاد کے جذبات موجزن ہیں وہ اس بات کے متمنی ہیں کہ کب پاکستان میں اسلامی نظام کے لیے ایک اسلامی تحریک برپا ہوگی میں اپنے محترم بھائی جناب مولانا سمیع الحق صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آج تمام عالم میں گویا دارالعلوم حقانیہ کو یہ سعادت حاصل ہے کہ ان کے اکثر فضلاء افغانستان میں ہیں جہاد میں سب سے زیادہ دارالعلوم حقانیہ کے فضلاء اور علماء کا حصہ ہے، جن کی تعداد ہزاروں سے متجاوز ہے

Khutbat Haqqania \ Khutbat Final

اوراس کی وجہ یہ ہے کہ یہ دارالعلوم حقانیہ کے بانی مولانا عبدالحقؒ کے جہادی درسوں کا نتیجہ ہے جو طالب علم یہاں سے فارغ ہوتا تو بعد میں جہاد میں سرگرم عمل ہوجاتا۔

اسلامی نظام عدل، انصاف، امن اور رواداری کا ضامن

اللہ تعالیٰ مرحوم شیخ الحدیثؒ کی قبر پر لامتناہی انوار و برکات نازل فرمائیں اس جہاد میں پاکستان کے علماء، دینی مدارس اوران مہمانوں کی طرح بہت سے غیور لوگ حصہ لیتے رہے ہیں، آج امریکہ اس وجہ سے لرزہ براندام ہے کہ میں ایک سپر طاقت ہوں لیکن میرے ہاں امن وامان نہیں، امریکہ میں ہر طرف ڈاکہ زنی، چوری اور بدامنی ہے لیکن طالبان کا جہاد میں مصروفیت کے باوجود جن صوبوں پر کنٹرول ہے وہاں پر مکمل امن وامان ہے کوئی چوری کا تصور نہیں کرسکتا اسلامی نظام عدل وانصاف اور رواداری کا ضامن ہے اللہ تعالیٰ سے دست بہ دُعا ہوں کہ ہمیں شریعت اوراسلامی نظام کی بہاروں سے نوازے حصول پاکستان کا مقصد بھی یہی تھا کہ یہاں پر خدائی قانون کی بالادستی ہوگی اور نظام مصطفیٰ ﷺ کا دور دورہ ہوگا، لیکن نااہل حکمرانوں اور بنیاد پرست سیاست دانوں کی وجہ سے آج تک اس نعمت عظمیٰ سے ہم محروم ہیں۔

(الحق ج ۳۲، ش ۹، ص ۵ تا ۱۶، جون ۱۹۹۷ء)

تائید طالبان کانفرنس : اسلام آباد

تائید طالبان کانفرنس

لیک ویو ہوٹل اسلام آباد

۲ستمبر ۱۹۹۸ء

Khutbat Haqqania \ Khutbat Final

خطاب

حضرت مولانا سمیع الحق مدظلہ

امریکہ پاکستان میں اسلامی نظام برداشت نہیں کرسکتا

پاکستان کے فضاؤں سے گزرتے ہوئے افغانستان پر کروز میزائلوں سے امریکی حملہ

۲ ستمبر ۱۹۹۸ء کو لیک ویو ہوٹل اسلام آباد میں جمعیت علماء اسلام، اسلام آباد کے زیر اہتمام ''تائید طالبان کانفرنس'' منعقد ہوئی جسکی صدارت جمعیت علماء اسلام کے قائد حضرت مولانا سمیع الحق صاحب نے فرمائی یہ کانفرنس مقررین اور سامعین کے لحاظ سے ایک تاریخی کانفرنس تھی اس میں ملک کی تمام دینی، سیاسی اور جہادی جماعتوں کے سربراہوں نے شرکت کی جن میں مولانا عبدالستار خان نیازی صاحب صدر جمعیت العلماء پاکستان، سابق صدر آزاد کشمیر جناب سردار عبدالقیوم خان، جناب ڈاکٹر اسرار احمد امیر تنظیم اسلامی پاکستان، مولانا محمد اکرم اعوان، امیر تنظیم الاخوان، جنرل مرزا اسلم بیگ سابق چیف آف آرمی سٹاف، افغان سفیر مولانا سعید الرحمان حقانی اور تحریک احتساب اور آئی ایس آئی کے سابق سربراہ جناب جنرل حمید گل، حرکت انقلاب اسلامی افغانستان کے امیر مولانا محمد نبی محمدی، لیبیا کے سفیر محمد مصطفیٰ المھلل اور مولانا نور محمد ایم این اے جنوبی وزیرستان وغیرہ نے شرکت کی اس موقع پر ان تمام حضرات نے مفصل اور مدلل خطابات فرمائے جو طالبان اور نظام مدارس کے بارے میں انتہائی معلومات آفرین ہیں، اسی لئے افادہ عام کیلئے وہ تمام تقریریں شامل خطبات کئے جارہے ہیں۔ (ادارہ)

Khutbat Haqqania \ Khutbat Final

بہت بڑا حادثہ اور ایک امریکی جارحیت

خطبہ مسنونہ کے بعد! میں جمعیت علماء اسلام اسلام آباد کا انتہائی ممنون ہوں کہ انہوں نے اخلاص اور محبت سے اس کانفرنس کا اہتمام کیا میں تقریر نہیں کرتا ہوں کیونکہ ہر لحاظ سے مقررین نے سیر حاصل گفتگو کی ہے مقصد میرا یہی تھا کہ اس موضوع پر ایک سلسلہ شروع ہو جائے حادثہ بہت بڑا پیش آیا طالبان تو الحمد للہ چار سال سے مصروف ہیں اور حکومت قائم ہوگئی اور الحمد للہ، اللہ کی نصرت ان کے ساتھ ہے ان کو کوئی خطرہ نہیں ہم ان کی تعریف کریں یا نہ کرے لیکن جو حالیہ حادثہ آیا امریکہ کی جارحیت کا یہ اتنا عظیم حادثہ ہے کہ پورے عالم اسلام کو اس کو اپنا حملہ محسوس کرنا چاہیئے اس پر چند دن کا مظاہروں کا سلسلہ تو چلتا رہتا ہے اور اجتماع بھی ہوتے ہیں لیکن ہمارے عوام بہت جذباتی ہیں ان کے جذبات ٹھنڈے پڑجاتے ہیں دشمن نے ٹیسٹ کے طور پر یہ حملہ کیا اور دشمن بار بار للکار رہا ہے کہ یہ ہمارا اقدام شروع ہو چکا ہے کلنٹن کہتا ہے کہ یہ جاری رہے گا البرائٹ کہتی ہے کہ ہم یہ حملے جاری رکھیں گے اب حملے کہاں سے ہو رہے ہیں میں اس پر بات کرنا چاہتا ہوں حملے عرش سے تو نہیں ہوئے اللہ کا سنت نہیں کہ عرش سے بم برسائے وہ برساتے ہیں لیکن مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ جب اس کا پتہ نہیں چلتا تو کہاں سے یہ کروز آئے کئی دن کہا جاتا تھا کہ ہمیں پتہ نہیں ہے۔

حکومت کی تضاد بیانی ایک شرمناک کیفیت

حکومت کے تضاد بیانی سے ایک شرمناک کیفیت سامنے آگئی جو کسی حکومت میں نہیں آئی ہے کبھی کہتے ہیں کہ نہیں گذرے ہیں کبھی کہتے ہیں کہ گذرے ہیں کبھی کہتے ہیں کہ ہمارا ریڈار سسٹم کنٹرول نہیں کرتا تھا حکمران چودہ کروڑ مسلمانوں کے آنکھوں میں دھول جھونک رہے ہیں کروز میزائل چودہ کروڑ مسلمانوں پر گرا ہے میں نے یہ سلسلہ اس

لیے شروع کیا کہ یہ انتہائی اہم مسئلہ ہے اس پر غور کریں حکمرانوں کے گریبانوں میں ہاتھ ڈالا جائے کیونکہ یہ ایسا معمولی مسئلہ نہیں ہے کہ اس طرح چھوڑ دیا جائے حکمرانوں کا محاسبہ کیا جائے اور ان سے پوچھا جائے کہ آپ نے کیوں یہ اجازت دی نفاذ شریعت کا مسئلہ انتہائی اہم اور بہت بڑا ہے لیکن یہ وقت نہیں تھا یہ وقت ملک و ملت کی بقاء، سالمیت اور بچانے کا تھا ہمارے حکمران تو امریکہ کے کنٹرول میں ہیں امریکہ ہمیں زندہ چھوڑے گا تب نفاذ اسلام اور شریعت کا نفاذ کرینگے ہمارے اندر تو وہ غیرت اور حمیت نہیں ہے طالبان کی طرح کہ ہم ڈٹ کر مقابلہ کریں تو ایسے نازک وقت میں پھر یہ شوشا چوڑا جاتا ہے کہ اتنا بڑا حادثہ دب جائے اور امریکہ کو پھر موقع دیا جائے اور کروز میزائل برساتا رہے۔

امریکہ ایٹم بم برداشت کرے گا لیکن اسلام نہیں

افغانستان کا، سوڈان کا اور پورے ملت مسلمہ کا امریکہ دشمن ہے اسلام کے نام کا امریکہ دشمن ہے میں کہتا ہوں کہ ایسے حالات میں امریکہ پاکستان کا ایٹمی دھماکہ برداشت کر سکتا ہے لیکن نفاذ شریعت کا اعلان نہیں برداشت کر سکتا ہے یہ ہو نہیں سکتا کہ اسکی مرضی کے بغیر یہ اقدام ہوا ہے یہ سارا ملک اس پر متوجہ ہو گیا ہے معاملہ متنازعہ بنا دیا گیا ہے بحث مباحثہ کا دروازہ کھل گیا ایک بڑا پھنڈورا بکس کھل گیا ہے۔

نواز شریف نے سارے اسلام اور ملک دشمنوں کو پھر زندہ کر دیا

سارے اسلام دشمن ایک ہو گئے ساری لسانی اور صوبائی قوتیں دوبارہ کروٹ لے رہی ہیں جو ہم نے دفن کر دی تھیں ان لسانی قوتوں کے خلاف دینی قوتوں نے ۲۰، ۲۵ سال جہاد کیا وہ بالکل ختم ہو گئے تھے، لیکن نواز شریف نے ان بکھری ہوئی قوتوں کو زندہ کیا ہم ایک ایک بات پر ان سے لڑے کہ خدا کیلئے ہمارے دشمنوں کو مت پالو

Khutbat Haqqania \ Khutbat Final

اور خیبر سے کراچی تک ساری نسلی، لسانی، علاقائی، لادینی اور سیکولر اور علیحدگی پسند قوتیں سارے اکھٹے کر دیے اور دینی قوتوں کو تباہ و برباد کر کے رکھ دیا گیا۔

جمعہ کی چھٹی کا خاتمہ اور نواز شریف

نواز شریف نے جب جمعہ کی چھٹی ختم کر دی تو اس وقت کسی نے کہا کہ جمعہ کی چھٹی سے علماء ناراض ہو جائینگے تو اس نے جواب میں کہا کہ ملا کے پاس رہ کیا گیا ہے؟ آج وہ سارے ملک دشمن قوتیں ایک ہیں لیکن الحمد للہ آج وقت ہمیں اسلامی انقلاب کا نوید دے رہا ہے لیکن جب ساری دنیا ایک ہو گئی......

ع　　جب دیا رنج بتوں نے تو خدا یاد آیا

نفاذ شریعت کیلئے ہماری طویل جدوجہد

ہم شریعت بل کی حاشا وکلا تصور بھی نہیں کرتے کہ مخالفت کریں ہماری جماعت کا تو محور یہی ہے کہ شریعت نافذ کرو خواہ کوئی بھی کرے مارشل لاء کے دور میں ہم نے ضیاء الحق کا ساتھ اس لئے دیا کہ شریعت نافذ کرینگے نان پارٹی سسٹم میں ہم نے شریعت بل پیش کیا ہم نے تو دس سال شریعت بل کیلئے جنگ لڑی لوگوں کا طرح طرح کی لعن طعن برداشت کیا کہ جیسے بھی ہو شریعت نافذ ہو جائے تو ہم نواز شریف کی شریعت کا کیسے مخالفت کریں گے لیکن ہمیں اس کھیل سے اختلاف ہے یہ کھیل بڑا افسوسناک ہے یہ کھیل میرے ساتھ کھیلا گیا ہے میں نے ۱۹۸۷ء میں شریعت بل پیش کیا بارہ سال تک ٹھوکریں کھائی ہیں وہ تماشے ہوئے اس بل کے ساتھ لیکن نواز شریف کا جب اعلان آیا تو ہم نے ان کا خیر مقدم کیا لیکن ہم نے کہا کہ خدارا! اس بل کو پارلیمنٹ، کمیٹیوں اور چکروں میں مت ڈالو ہمیں یقین ہے کہ یہ بل پاس نہیں کر سکتا ہے انہوں نے محض اعلان کر دیا ہے اور امریکہ کو خوش کر دیا ہے ضمانت دے دیا ہے کہ پاس نہیں ہو گا لیکن اس سے میرا منہ سفید ہو جائے گا۔

ہماری اصل شریعت بل کی روح نکال دی اور اپنے بل کا ڈھونگ رچایا

میں دنیا کو کہہ سکونگا کہ دیکھو میں نے شریعت کا اعلان کر دیا اور مخالفین کا منہ کالا ہو جائے گا کہ دیکھو کہ یہ اسلام، ملک اور دین کے دشمن سارے اکٹھے ہو گئے اور مجھے شریعت نافذ ہونے کا موقع نہیں دیا اب میں کیا کروں میں تو مظلوم ہوں اور یہ پھر عوام کے پاس جائے گا اور شریعت بل کے نام پر ووٹ حاصل کریگا ۱۹۹۰ء کا الیکشن ہمارے شریعت بل پر کیا لیکن جب اقتدار میں پہنچا تو انہوں نے بل کو مسخ کر دیا لا الـٰه الا اللّٰه کی نفی کر دی اس میں کہا کہ قرآن وسنت سپریم لاء ہوگا بشرطیکہ سارا سیاسی نظام متاثر نہ ہو عدالتی نظام، اقتصادی نظام اور سودی نظام متاثر نہ ہو اور یہ بل پاس کیا ہم نے کہا کہ ہم نے اس بل کیلئے اٹھ نو سال محنت کی ہے استصواب رائے کیا اور لڑلڑ کر بل پاس کرایا حالانکہ شریعت کیلئے استصواب رائے کرنا کفر ہے اشتہار جو آرہا ہے یہ کفر ہے میں نے اس بیان میں کہا تھا کہ جس طرح چودھویں ترمیم اور اپنے مقاصد کے ترامیم کو راتوں رات پاس کر لیتے ہو تو اس طرح اس بل کو بھی فوری طور پر پاس کرو کیونکہ بعد میں ہزاروں مسائل پیدا ہو جائینگے جب ایم کیو ایم، اے این پی وغیرہ ان کے ساتھ تھے تو اس وقت وہ یہ پاس کر سکتا تھا لیکن یہ اس وقت خاموش تھا اب جب امریکی جارحیت کا مسئلہ آیا اور لوگ اٹھ کھڑے ہوئے اور بلبلا اٹھی کی کہ ہم تو خطرے میں ہیں تو انہوں نے سوچا کہ قوم کی توجہ تبدیل کرو۔

بینظیر بھٹو اور شریعت بل کی مخالفت

بینظیر تو اس لئے مخالفت کر رہی ہے کہ اگر یہاں طالبان آئے یا اسلامی نظام نافذ ہوا تو کم از کم میں اس کرسی پر نہیں بیٹھ سکونگی اس کو فکر یہی ہے کہ میں اس کرسی پر ہمیشہ براجماں رہونگی اور اس قوم کی غیرت وحمیت ختم ہو جائے لیکن الحمدللہ قوم کی غیرت وحمیت زندہ ہے حکمرانوں کی مرچکی ہے۔

Khutbat Haqqania \ Khutbat Final

مسلم لیگ نے ہمیشہ مولویوں کو استعمال کیا

اب حکومت چاہتی ہے کہ یہ مولوی اور مشائخ ہمارا ساتھ دیں جب بھی حزب اختلاف آتا ہے ان پر یلغار کرتا ہے تو یہ ہمیں آگے کر دیتے ہیں کہ یہ اسلام اور شریعت کی بات ہے ہمیشہ یہی ہوا ہے ہم انشاء اللہ شریعت کیلئے سب کو متحد کر کے سب کچھ کرینگے لیکن یہ یاد رکھیں کہ شریعت پارلیمنٹوں سے نہیں انقلاب سے آئے گا ان کے نزدیک مولوی صرف اس لئے ہیں کہ مسلم لیگ کو بچاتا رہے۔

پارلیمنٹ سے شریعت کا خواب دیکھنا فریب اور دھوکہ

پچاس سال سے یہ اسلام کے ٹھیکیدار ہم پر مسلط ہیں ملک ان بحرانوں میں نہ آتا اگر شریعت بل نافذ ہوتا ہم سب کچھ اس پر قربان کرتے لیکن یہ ہم سے وہ کچرا وہ ملبہ لادین طاقتوں کا مقابلہ کروانا چاہتے ہیں، کیونکہ ان سے مقابلہ نہیں ہوتا لیکن ہم مزید ان کیلئے نہیں لڑیں گے ہم شریعت کی جنگ لڑیں گے انقلاب کی جنگ لڑیں گے قدم بڑھاؤ انقلاب اور جہاد کی طرف ان کا ذہن موڑ دو، پارلیمنٹ اور ان تمام آفرینوں اور تحسینوں میں مت پڑو واللہ العظیم یہ دھوکہ ہے میں ان کے اندر بارہ سال رہا ہوں امریکہ کے وفادار ختم ہوں گے تب اسلام نافذ ہوگا۔

یہ حکمران باطل نظام کے محافظ

یہ اس لوٹ کھسوٹ کے نظام کے محافظ ہیں قوم کسی نجات دھندہ کی انتظار میں ہے آپ نجات دھندہ بنیں آپ نے امریکہ کے چیلنج کا جواب دینا ہے امریکہ کا نظر مدرسوں پر ہے آپ بیدار رہیں اور ان کے ارادوں کو ملیامیٹ کر دیں میں ایک بار پھر کہتا ہوں کہ اگر امریکہ نے دوبارہ حملہ کیا اور سرحدات استعمال کئے تو ہمارا مجرم کلنٹن نہیں ہوگا ہمارا مجرم نواز شریف اور جنرل کرامت نیازی ہوگا۔

خطاب
مولانا سعید الرحمٰن حقانی
(سفیر افغانستان)

تعارف

دارالعلوم حقانیہ کے نہایت زیرک فاضل، وفاق المدارس کے امتحانات میں پورے پاکستان میں فرسٹ پوزیشن حاصل کی، تحریک طالبان سے قبل استاذ سیاف کے شریک کار رہے، تحریک طالبان میں نمایاں کارکردگی کی وجہ سے پاکستان میں سفیر تعینات ہوئے۔

Khutbat Haqqania \ Khutbat Final

اسلامی نظام کے نفاذ کی برکات

جہادی قوتیں جب اقتدار کی جنگ لڑ رہیں تھیں تو طالبان آ گئے

خطبہ مسنونہ کے بعد! ہم نے افغانستان میں چودہ سال جہاد کیا سرخ استعمار کو پاش پاش کیا جس میں پاکستان کے علماء اور مسلمانوں کا بھی بڑا حصہ ہے جب مجاہدین کی حکومت بنی تو ہم خوش تھے کہ یہاں اب اسلام کا بول بالا ہوگا لیکن بدقسمتی سے جہادی قوتیں اقتدار کی جنگ میں مصروف ہوگئیں بالآخر جب ہم ان سے مایوس ہوگئے تو دینی مدارس کے طالبان نے اللہ کا نام لے کر میدان میں کود پڑے الحمدللہ بہت ہی کم عرصہ میں افغانستان کے اکثر حصہ پر قبضہ کرلیا اور وہاں پر مکمل اسلامی نظام اور امن وامان قائم کیا آپ نے دیکھا کہ طالبان نے اللہ تعالیٰ کی مہربانی اور نصرت سے ابھی ایک ہفتہ میں کتنے صوبوں پر کنٹرول حاصل کیا اور یہ ہمارا کوئی کمال نہیں تھا بلکہ یہ اسلامی نظام کی نفاذ کی برکت ہے، افغانستان کی سرزمین وہ مقدس سرزمین ہے جہان پر صحابہ نے جہاد کیا ہے شہید ہوگئے ہیں اب بھی افغانستان کے مختلف شہروں میں صحابہ کرامؓ کے قبور موجود ہیں اس سرزمین تابعین اولیاء اللہ اور علماء گذرے ہیں آج ہم نے جو کامیابی حاصل کی ہے یہ صحابہ کرامؓ کے مقدس خون کی برکت ہے۔

امریکہ کا مقصد اسامہ نہیں اسلام کا خاتمہ کرنا چاہتا ہے

اب جب امریکہ کو معلوم ہوا کہ افغانستان اسلام کا مرکز بن گیا اور وہاں پر اسلامی نظام مستحکم ہوتا جارہا ہے تو انہوں نے افغانستان پر کروز میزائل برسائے اور بہانہ بنایا کہ ہم نے حملہ اسامہ بن لادن پر کیا ہے حالانکہ یہ سراسر جھوٹ ہے امریکہ کا ٹارگٹ اسامہ نہیں تھا اور نہ ان کا ٹارگٹ طالبان اور کشمیر تھا بلکہ ان کا یہ حملہ اسلام پر تھا امریکہ اس سے جل رہا ہے یہاں پر اسلامی نظام کیوں نافذ ہے؟ اسامہ بن لادن کا کینیا اور تنزانیہ بم دھماکوں میں بالکل ہاتھ نہیں ہے اور نہ وہ کسی اور تخریب کاری میں ملوث ہے اور نہ امریکہ کے پاس کوئی ثبوت موجود ہے میں یقین سے کہتا ہوں کہ کینیا اور تنزانیہ میں دھماکے یہودیوں نے خود کیے ہیں امریکہ کا یہ خیال تھا کہ ان میزائل سے طالبان اور افغان عوام دباؤ میں آجائینگے لیکن یہ ان کی بھول ہے افغانی لوگ گیند کے مانند ہیں گیند جتنا زمین پر زور سے مارا جاتا ہے اتنا ہی اچھلتا ہے امریکہ نے افغانستان پر کل ۷۰ میزائل برسائے ایک مزائل پر ۱۰ ملین ڈالر خرچ آیا ہے اس طرح سوڈان پر ۲۵ میزائیل پھینکیں ہیں۔

افغانستان پر امریکی مزائل کی برسات

امریکہ نے افغانستان پر حملہ ہر لحاظ سے اپنے آپ کو مجرم قرار دیا اللہ کے قانون میں تو مجرم ہی مجرم ہے عالمی قانون میں بھی مجرم ہے اور اپنے قانون میں بھی کیونکہ امریکہ کا یہ قانون ہے کہ جس نے کسی بھی شخص پر قاتلانہ حملہ کیا تو امریکہ کے قانون میں مجرم ہوگا جبکہ امریکہ نے خود بارہا اعلان کیا ہے اور کر رہا ہے کہ ہم نے اسامہ بن لادن پر قاتلانہ حملہ کیا تھا جو ان کے ہاں بھی بہت بڑا جرم ہے اس حملہ سے انہوں نے اپنے قانون کا بھی مذاق اڑایا اب امریکہ کو چاہئے کہ وہ علی الاعلان کہہ دیں

Khutbat Haqqania \ Khutbat Final

کہ مجھ سے غلطی ہوگئی ہے ہم سے معافی مانگے اور مستقبل میں عدم مداخلت کی یقین دلائیں ورنہ بصورت دیگر معاف نہیں کرینگے، مجھے اقوام متحدہ اور انسانی حقوق کے علمبرداروں اور سیکورٹی کونسل کے خاموشی پر افسوس ہے ہمارے خلاف تو ہر وقت چیختے ہیں کہ طالبان نے عورتوں پر پابندی لگائی ہے وہاں پر لوگوں پر داڑھی زبردستی رکھی جاتی ہے وغیرہ وغیرہ انسانی حقوق کی خلاف ورزی کی لیکن امریکہ نے ہم پر ستر میزائل برسائے اور یہ لوگ ابھی تک خاموش ہیں اور نہ یہ ان کے نزدیک انسانی حقوق کی خلاف ورزی ہے۔

ہم وحدت کے داعی ہیں

ہم نے فیصلہ کیا ہے کہ ہم پورے افغانستان میں اسلامی نظام نافذ کر کے دم لیں گے الحمدللہ وہاں پر تاجک، فارسی، ازبک، پشتون سب ایک ہیں ہم نے قوم پرستی کو ہمیشہ کیلئے دفن کر دیا ہم وحدت کے داعی ہیں، میں تمام پڑوسی ممالک کو یقین دلاتا ہوں کہ ہم ملک میں مداخلت نہیں کریں گے لیکن اگر کسی نے ہماری سرحد میں مداخلت کی تو ہم منہ توڑ جواب دیں گے اور ان کا حشر روس سے بدتر ہوگا ایران سے ہم کہتے ہیں کہ اپنے سرحدات میں رہو ہم کسی قسم کی مداخلت نہیں کریں گے، ہماری سرحدات پر چالیس ہزار طالبان موجود ہیں ہم بالکل مطمئن ہیں ایران کا یہ واویلا بے بنیاد ہے کہ طالبان نے ہمارے سفارتکاروں کو اغوا کیے ہیں اگر ہم ان کے سفارتکاروں کو کچھ کہتے یا ہمارا ان سے دشمنی ہوتا تو فتح جلال آباد اور فتح کابل کے وقت ہم ان کے سفارتکاروں کو کیوں اغوا نہ کرتے ہمارے پاس ایران کا کوئی سفارتکار نہیں ہے ہمارے پاس ایران کے وہ فوجی ڈرائیور موجود ہیں جو مخالفین کو اسلحہ کی سپلائی کرتے ہم نے ۳۵ ٹرکوں کے ساتھ ان کو گرفتار کیے ہیں اور وہ قندھار میں ہمارے پاس محفوظ ہیں، آخر میں میں قائد جمعیت حضرت مولانا سمیع الحق صاحب اور تمام علماء کرام کا ''تائید طالبان کانفرنس'' کی انعقاد پر شکریہ ادا کرتا ہوں، اللہ آپ سب کا حامی وناصر ہو۔

خطاب
جنرل حمید گل صاحب

تعارف

جنرل صاحب معروف جہادی شخصیت، جہاد افغانستان کے دوران آئی ایس آئی کے ڈائریکٹر جنرل اور دوسرے مناصب پر عظیم کردار ادا کیا۔ زبان وقلم کا ہر ہر لفظ ملیّ احساسات اور غیرت ایمانی کا غماز ہوتا ہے۔ ریٹائرمنٹ کے بعد ہر محاذ پر استقامت سے ملت اور پاکستان کی ترجمانی کرتے ہیں۔ پاک افغان ڈیفنس کونسل میں بھرپور اور قائدانہ کردار ادا کیا اور طالبان افغانستان کی بڑی جرأت سے وکالت کی اور آج تک اپنے اصولی موقف پر جرأت سے ڈٹے ہیں۔ دفاع پاکستان کونسل میں بھی ہمارے ساتھ رہے۔

Khutbat Haqqania \ Khutbat Final

کفر کیلئے اصل خطرہ نظام مدارس

طالبان صدیوں سے بت شکن کا کردار ادا کر رہے ہیں

طالبان کون ہیں؟

خطبہ مسنونہ کے بعد! پہلی بات یہ کہ طالبان کون ہیں اور پھر یہ کہ ہمیں ان کی تائید کیوں کرنی چاہئے؟ تو پہلے میں اس موضوع پر بات کرونگا کہ یہ لوگ آج کی پیدا وار نہیں ہیں بلکہ صدیوں سے موجود ہیں یہ طالبان وہی لوگ ہیں جو شہاب الدین غوریؒ کے ساتھ آئے تھے پھر محمود غزنویؒ اور احمد شاہ ابدالیؒ کے ساتھ یہی لوگ تمام معرکوں میں شریک رہے اور جب بھی اسی خطے میں بت پرستی کا دور دورہ ہوتا ہے تو یہ بت شکن وہاں سے اٹھتے ہیں اور ان بتوں کو توڑتے ہیں طالبان دراصل نظام مدرسہ کے پیدا وار ہیں وہی نظام مدرسہ جس سے آج مغرب لرزہ براندام ہے کہ اس کو کسی طریقہ سے برباد کیا جائے، ختم اور ناکام کیا جائے۔

جہادی یونیورسٹیوں کی سرفہرست

ابھی تو چند جہاد کی یونیورسٹیاں ہیں جس میں اولین جہاد کی یونیورسٹی دارالعلوم حقانیہ ہے جس کے بہت سے فضلاء، طلباء اور نمائندے افغانستان میں موجود ہیں

طالبان کے اندر ابھی ایک ہی رخ انہوں نے دیکھ لیا ہے اگر ان جہاد کی یونیورسٹیوں نے پورا اپنے آپ کو عیاں کر دیا جو پاکستان کے اندر پھیلے ہوئے ہیں اور انہوں نے اپنا رخ بدل دیا تو پھر امریکہ کیا پوری دنیا مقابلہ کیلئے آئے تو ان کا مقابلہ نہیں کر سکے گی۔

نظام مدرسہ کیا ہے؟

یہ نظام مدرسہ ہے کیا؟ یہ بات تاریخی طور پر درست ہے کہ جب اسلام کا ظہور ہوا تو اس وقت مسجدوں میں تعلیم دی جاتی تھی باقاعدہ مدرسہ کا نظام نہیں تھا سب سے پہلا مدرسہ خراساں میں قائم ہوا اور یہ نظام مدرسہ ہی کی وجہ ہے کہ وہاں پر بے شمار احادیث لکھی گئی ہیں خصوصاً صحاح ستہ وغیرہ وہ خراساں کے علاقہ میں لکھی گئی ہیں، یہاں جتنے صوفیائے کرام آئے ہیں جیسے یہ داتا صاحب چشتی وغیرہ یہ کہاں سے آئے ہیں اور یہ گردیزی، یہ گیلانی، یہ مغل، یہ سب کہاں سے آئے؟ افغانستان سے آئے، تو یہ ایک عجیب لازوال رشتہ ہے یہ تہذیبوں کا بھی رشتہ ہے، دین کا بھی رشتہ ہے، زمین کا بھی رشتہ ہے آپ دیکھتے ہیں کہ ہوائیں، پرندے، دریا وہاں سے آتے ہیں نظریات وہاں سے آتے ہیں طالبان وہاں سے آتے ہیں۔

طالبان نظام مدرسہ کی پیداوار

یہی طالبان نظام مدرسہ کے پیداوار ہیں نظام مدرسہ کیا دیتا ہے؟ ایک تو مفت تعلیم دیتا ہے انگریز اور امریکہ سمجھ گیا ہے کہ یہی نظام مدرسہ ہمارا مقابلہ کر سکتا ہے اور یہ ہمارا اصل دشمن ہے اور یہ اس پر حملہ کرینگے اور پھر ہماری حکومت سے کروائیں گے اور ہماری حکومت اس کے لئے فضاء بنا رہی ہے اور ہمیں اس کا مقابلہ کرنا ہے کیونکہ نظام مدرسہ ہمارا اصل اثاثہ ہے نظام مدرسہ آدمی کو بصیرت دیتا ہے، دانش دیتا ہے آپ طالبان کو دیکھیں ہمارے حکمران وہ باتیں نہیں کر سکتے جو طالبان کرتے ہیں حالانکہ یہ سٹوڈنٹس ہیں انہوں نے کس طرح نظام حکومت سنبھالا ہے۔

Khutbat Haqqania \ Khutbat Final

دعوت و جہاد سے فتح مبین اور امریکہ کی بے بنیاد الزامات

دعوت و جہاد کے برابر عمل کے ذریعے یعنی دعوت بھی دیتے ہیں اور جہاد بھی کرتے ہیں لہٰذا ان کو تائید حاصل ہوگئی طالبان نے افغانستان میں دعوت اور جہاد سے تمام تر فتوحات کیں امریکہ اور دیگر لوگوں کا یہ الزام بے بنیاد ہے کہ طالبان کے ساتھ پاکستان مدد کرتا ہے بھائی! پاکستانی فوج کی مدد ہم تسلیم کرینگے لیکن اس وقت کہ وہاں جنگ ہوئی ہو لیکن وہاں تو جنگ ہی نہیں ہوئی وہ تو دعوت اور جہاد کے (Combination) نے یہ انقلاب رونما کیا کہ وہ دعوت دیتے ہیں اور قوم کی طرف سے پذیرائی ہوتی ہے یہ ہے دانش، یہ ہے حکمت کہ جنگ کے بغیر آپ فتح حاصل کر سکتے ہیں یہی ہے فتح مبین، فتح مکہ کی تاریخ جسے طالبان نے کر کے دکھایا یہ وہی بوریا نشین، خاک نشین، پھٹے کپڑوں کو پہننے والے لوگ ہیں جو اب رونما ہوئے ہیں روس جب افغانستان میں داخل ہوا تو قوم کے ایک گمراہ حصہ نے اسکی حمایت کی لیکن پھر مدرسہ اور نظام مدرسہ والوں نے یکجا ہو کر اس کا اختتام کر دیا یہ مدرسے صرف وہاں افغانستان میں نہیں ہیں بلکہ زیادہ مدرسے پاکستان میں ہیں اور اب یہ اٹھتے ہیں اس کے مقابلے میں استاد اور شاگرد اکٹھے ہو کر استاد کون ہے؟ استاد مولوی محمد نبی محمدی ہے استاد یونس خالص ہے استاد پروفیسر سیاف ہے استاذ کریم خلیلی ہے یہ سارے استاد لیکن ان کے ساتھ انکے سٹوڈنٹس بھی ہیں اور یہ مل کر کفر کیساتھ جنگ لڑتے ہیں۔

مدرسہ دین اور جہاد کا علم

میں آپ کو ایک واقعہ سناتا ہوں کہ ایک یہودی افغانستان پر فلم بندی کیلئے آئے امریکہ کا سی بی ایس ٹیلی ویژن ہے تو وہ آئے فلم بنانے کیلئے اس کا ایک مشہور آدمی ہے اس کا نام ہے ہیلری کین تو وہ فلم بنا رہا تھا افغانستان کے اندر، اس نے ایک چھوٹے

بچے کو دیکھا جس کے پاس بندوق تھی اور بندوق اس کے قد سے لمبی تھی تو اس نے بلایا اور اسے کہا کہ اس سے پوچھو کہ یہ کیا کر رہا ہے؟ اس نے کہا میں جہاد کر رہا ہوں تو اس نے کہا کہ پوچھو کہ یہ جہاد کیوں کرنا چاہتا ہے؟ اس نے کہا میں اس لئے جہاد کرنا چاہتا ہوں کہ اپنے دین کیلئے اور وطن کو آزاد کرنے کیلئے تو وہ صحافی بہت گھبرایا اور کہا کہ دیکھو ایک نو سال کے بچے کے ذہن میں ایک وضاحت ہے اور یہ ہے دین کا علم جو مدرسہ دیتا ہے وہ کیا کہہ رہا ہے یہ چیزوں کی حقیقت کو بیان کرتا ہے اس کو علم اور انفارمیشن کی ضرورت نہیں، خبر کی ضرورت نہیں لہٰذا یہ وہ معجزہ ہے جو رونما ہوتا ہے جس سے جہاد مکمل ہوتا ہے اللہ تعالیٰ کے دین کی دعوت کے ذریعے سے جہاد مسلمانانِ افغانستان میں بیدار ہوتا ہے وہ جہاد جو ۱۴۹۲ء میں جو بالکل اپنی آخری حدوں کو پہنچ گیا تھا۔

ترک جہاد سے زوال آتا ہے

جب اندلس میں سے ہم ذلیل و خوار ہو کر نکلے تھے تو کیا ہوا تھا جہاد ختم ہوا تھا یعنی ہماری آخری قریبی جنگ جو لڑی وہ ۱۴۹۲ء میں لڑی گئی تو پھر شہاب الدین غوریؒ تشریف لائے وہ اسی ۱۴۹۲ء میں یہاں تشریف لائے تو ۱۹۹۲ء میں جب مجاہدین افغانستان جاتے ہیں تو پھر جہاد کامیاب ہوتا ہے۔

کامیاب جہاد کے خلاف سازشیں

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے روس کو شکست دے کر جہاد کامیاب ہوتا ہے اب جناب! سازشیں شروع ہوتی ہیں اور اقتدار کی کشمکش میں اس کو ڈال کر جو استاد تھے وہ بیڈ کریڈٹ ہو جاتے ہیں طالبان اس کا ساتھ چھوڑ دیتے ہیں، سٹوڈنٹس ساتھ چھوڑ دیتے ہیں......

ع　　حرم رسوا ہوا پیر حرم کی کم نگاہی سے

Khutbat Haqqania \ Khutbat Final

تو اس کو چھوڑ دیتے ہیں اور واپس مدارس کو چلے جاتے ہین کچھ طالبان اور مجاہدین جو تھے وہ تھوڑی سی لالچ میں آگئے یا وہ حق نہ دیکھ سکے اسی وجہ سے وہ ان استادوں کے ساتھ رہ گئے پھر یہ طالبان اٹھتے ہیں دین کیلئے، حق کیلئے، جہاد کے ثمرات کو سمیٹنے کیلئے، جس چیز کیلئے انہوں نے قربانی دی اس چیز کیلئے اٹھتے ہیں تو پھر وہ سامنے والے طالبان جو ہیں وہ حقیقت جان جاتے ہیں اور انکے ساتھ مل جاتے ہیں اس طریقے سے طالبان کامیاب ہو رہے ہیں طالبان دعوت اور جہاد Combination سے کامیاب ہوئے اور مدرسے کی نظام سے اس پر میں کافی گفتگو کر سکتا ہوں مگر وقت کم ہے۔

طالبان ترقی پسند یا جارحیت پسند؟

ڈاکٹر صاحب اور مولانا اکرم اعوان کی موجودگی میں میں آپ سے یہ پوچھتا ہوں کہ کیا طالبان ترقی پسند ہیں یا جارحیت پسند؟ یہی اصل سوال ہے ترقی پسند کون ہوتا ہے جو کہ ایک جاری نظام کے سامنے جدو جہد کرتا ہے کیا وہی ترقی پسند نہیں جس وقت کمیونزم اور سوشلزم آیا تھا تو ترقی پسندی کا مفہوم کیا تھا؟ کیا یہ نہیں تھا کہ وہ جاری نظام یعنی کیپٹل ازم، ایمپریل ازم استعمار کے خلاف نبرد آزما ہو لہذا وہ ترقی پسند تھا تو اب اگر وہ کیپٹل ازم اور ایمپریل ازم پھر اپنی نئی آب و تاب کے ساتھ موجود ہے دنیا میں تو اس کے مقابلے میں کون ہے اسلام ہی ہے ترقی پسندی کیا چیز ہے؟ آج اسلام کے عملی طور پر ملانے والے نفاذ کرنے والے طالبان ہیں تو طالبان کون ہیں یہ ترقی پسند ہیں یہ انٹی ایمپریل ازم ہے استعمار کے خلاف ہیں یہ اس کی علامت ہے اس لیے ہی استعمار ان کے خلاف ہے اور استعمار ان پر حملہ کر رہا ہے امریکہ کو یہی کرنا چاہیے وہ خوفزدہ ہیں اور اس کو خوف ہونا بھی چاہیئے اصل بات یہ ہے کہ پوری دنیا کے نظام ختم ہو چکے ہیں خواہ کیپٹل ازم ہو، امپیریل ازم، مارکس ازم اب یہ سارے دست بستہ کھڑے ہیں اور اس

کو چیلنج کرنے والی قوت اسلام ہے اور اسلام کی عملی علامت جہاد اور دعوت ہے اور وہ کہاں پیدا ہو رہی ہے افغانستان سے ہو رہی ہے لہٰذا ہم پر لازم ہے کہ ہم اسکی مدد کریں

طالبان کی تائید کیوں؟

دوسری بات یہ ہے کہ ہم کیوں تائید کریں آپ موازنہ کر لیں جب روس افغانستان میں صادر ہوا تو اس وقت کی حکومت کے صدر ببرک کارمل نے اسے دعوت دی ببرک کارمل کی حکومت کو ہم نے تسلیم نہیں کیا جنرل ضیاء الحق صاحب نے کہا کہ ہم ریکگنائزڈ نہیں کر سکتے تو جب جارحیت کی، روس افغانستان کے خلاف ہوئی تو ہمارا رویہ کیا تھا؟ ہم ڈٹ گئے اس وقت امریکی امداد نہیں آئی تھی میں اس کی گواہی دیتا ہوں کہ ایک سال تک کوئی امداد نہیں آئی تھی کلہاڑیوں کے ساتھ، لاٹھیوں کے ساتھ انہوں نے جہاد کیا پاکستان نے اس کی مدد کی پاکستان نے کہا کہ یہ ہمارا فرض بنتا ہے جارحیت کا نشانہ بنا ہے ہمارا پڑوسی اسلامی ملک تو آج جسکی حکومت کو ہم ریکگنائزڈ کرتے ہیں طالبان کی حکومت کو ہم تسلیم کر چکے ہیں اور انہوں نے کسی کے خلاف جارحیت بھی نہیں کی کسی کے ساتھ ظلم بھی نہیں کیا صرف اپنے ملک کو سنوارنے کیلئے لڑتے ہیں اس کو یکجا رکھنے کی بات کر رہے ہیں تو آج امریکہ نے جارحیت کی اس کے خلاف اگر امریکہ نے آج جارحیت کی ہے تو ہمارے رویے مختلف کیوں ہیں؟ آج ہم امریکہ کے خلاف کیوں نہیں کہتے کہ تم نے ایسا کیوں کیا ہے؟ تو آج ہمارا امریکہ کے بارے میں وہ رویہ کیوں نہیں جو ہم نے روس کے بارے میں اپنایا تھا اس لئے کہ حکمران امریکہ کے پٹھو اور اسکی اشیرباد کے منتظر ہیں اور پھر امریکہ نے صرف یہی نہیں کیا کہ ہمارے پڑوسی ملک کے اندر ایک اسلامی ملک کے اندر جو کہ اپنے معاملات کو سنوارنے کی کوشش کر رہے ہیں اس کے خلاف جارحیت کی بلکہ پاکستان کے فضائی حدود اور سمندری حدود کی بھی خلاف ورزی کی۔

Khutbat Haqqania \ Khutbat Final

بے حمیت حکمران

اس نے ہماری حمیت کو بھی للکارا ہے مگر یہ راز آخر کھل گیا سارے زمانے پر......

ع حمیت نام تھا جس کا گئی تیمور کے گھر سے

آج ہم حمیت دین میں پیچھے ہو گئے ہیں ہم سے مراد قوم نہیں ہے پاکستانی قوم تو الحمدللہ کبھی بھی پیچھے نہیں ہوئی بلکہ حکمران حمیت دین سے بالکل نا آشنا ہیں ان کو پتہ بھی نہیں کہ غیرت دین کیا ہوا کرتی ہے؟ جس طرح ابلیس گھبراتا ہے اس طرح ایک ابلیس ان کے شوریٰ کے اندر کھڑا ہوا اور کہتا ہے کہ......

افغانیوں کے غیرتِ دین کا ہے یہ علاج
مُلّا کو اس کے کوہِ دمن سے نکال دو

یعنی مدرسے کا نظام ختم کر دو، ملا کو نکال دو پھر غیرت دین ختم ہو جائیگی تو پھر سب کچھ ختم ہو جائیگا قومیں کبھی بھی بھوک سے نہیں مرا کرتی ہیں یہ بے غیرتی سے مرا کرتی ہیں اور دیکھ بھی لیا آپ نے کہ افغانستان میں بھوک سے کوئی نہیں مرا، جہازوں سے نہیں مرا، بمباریوں سے نہیں مرا اور اب یہ کروز میزائلوں سے بھی نہیں مریگا لیکن اگر غیرت دین ختم ہوئی تو پھر سب کچھ ختم ہو جائے گا۔

طالبان کا پڑوسیوں سے سلوک

طالبان کی ایک اور وجہ کہ ہمیں کیوں تائید کرنی چاہئے، بھائی! انہوں نے کیا بگاڑا ہے ہمارا پندرہ سو کلو میٹر بارڈر ہے ہمارا ان کے ساتھ، ایک ہزار کلو میٹر ایران کے ساتھ ہے، چھ سو کلو میٹر ترکمانستان کے ساتھ ہے تاجکستان، ازبکستان اور چین کے ساتھ بھی ملا ہے تو پھر آپ بتائیں کہ چار سال سے یہ لوگ موجود ہیں ہمارے بارڈر کے اوپر تو کیا انہوں نے ہمارے لئے کوئی مشکل پیدا کی تو وہ ملا راکٹی جو تھا وہ

پاکستانیوں کو لے جاتا تھا پکڑ کر چینیوں کو بھی لے جاتا تھا کیا طالبان نے کوئی گڑ بڑ کی ، ایران کے ساتھ کوئی گڑ بڑ کی ، ترکمانستان کے ساتھ کوئی گڑ بڑ کی نہیں کسی سے نہیں کی تو پھر جب کوئی گڑ بڑ نہیں کی تو پھر کیوں ڈرتے ہو ترکمانستان تو نہیں ڈرتا تاجکستان کو بڑی تکلیف ہے ازبکستان کو بڑی تکلیف ہے ایران بڑا پریشان ہو رہا ہے بھائی بتاؤ! کہ انہوں نے بگاڑا کیا ہے تمہارا؟ لیکن چار سال سے وہ ایران کے باڈر کے ساتھ رہے ہیں کیا یہ اس امتحان میں کامیاب نہیں ہوئے اگر ہوئے ہیں تو پھر کیا وجہ ہے کہ ان کے ماضی کے رویے سے ان کا مستقبل کا رویہ مختلف ہوگا بات یہ ہے کہ ان کو افغان قوم کی تائید حاصل ہے کیوں کہ انہوں نے کارنامے بہت انجام دیے ہیں بہت ملکوں نے شکایت کئے وہ مجھے کہتے ہیں کہ یہ انہوں نے کر دیا میں نے کہا کہ اس سے خفا مت ہو اور نہ طالبان سے خفا ہو، خفا ہو ان گھوڑوں سے جس پر آپ نے شرطیں لگائی تھیں وہ بھاگے نہیں اور جو مال آپ نے ان کو کھلایا تھا وہ انہوں نے طالبان کے حوالے کر دیا اصل میں لوگ افغان قوم کو نہیں سمجھتے ان کی مزاج کو نہیں سمجھتے یہ بڑے عجیب وغریب لوگ ہیں میں نے بہت سے لوگوں سے کہا کہ تم افغانستان کو تقسیم کرنا چاہتے ہو تو تم مجھے یہ بتاؤ کہ کیا تم کو کوئی ایک افغانی ایسا ملا ہے جو کہتا ہے کہ افغانستان تقسیم ہو جائے تو کہتے ہیں نہیں۔

دشمن اصل بنیاد پرست ہے

میں نے کہا کہ کوئی ایسا افغانی ملا ہے جو کہتا ہے کہ ہمیں اسلامی نظام نہیں چاہئے تو کہا نہیں تو پھر میں نے کہا کہ تم اس کے اوپر کیوں مسلط کرتے ہو اپنے نظام کو تم تو فنڈ منٹلسٹ ہو اصل فنڈ منٹلسٹی یہ ہے کہ اپنی مرضی کو دوسروں کے اوپر مسلط کرنا چاہئے تو تم اپنی مرضی کو دوسری قوم کے اوپر مسلط کرنا چاہتے ہو اور یہ نہیں مانیں گے یہ افغان

Khutbat Haqqania \ Khutbat Final

قوم تین چیزیں کرتے ہیں یہ لازمی تین چیزیں ہیں جو یہ لوگ کرتے ہیں دعوت اور جہاد جو بیک وقت جاری رہتا ہے اور تجارت بھی جاری رہتی ہے آپ نے دیکھا کہ بہت سی لڑائیاں ہوتی ہیں اور یہ لوگ اپنے تمام کام بھی جاری رکھتے ہیں اصل بات یہ ہے کہ دنیا کے بیشتر ممالک اور خصوصاً ہمارے علاقے میں غلامی ہمیشہ رہی ہے اور افغانستان نے ہمیشہ آزادی دیکھی ہے اور غلامی دیکھی نہیں لہٰذا ان کی سوچ ہمیشہ آزاد رہی ہے اور ان کی سوچ ہمیشہ ہم سے مختلف ہے اور ہم ان کو سمجھ نہیں پائے اور نہ ارد گرد جو ہمسایہ ممالک ہیں وہ سمجھ پاتے ہیں۔

پاکستان کے مسائل اور طالبان

اور ایک اور وجہ بھی ہے پاکستان کے مسائل کیا ہیں؟ افغان سرحد کا مسئلہ ہے ہمارا یکجہتی ہمارا مسئلہ ہے، اتحاد ہمارا مسئلہ ہے، نا انصافی ہمارا مسئلہ ہے، بدقماش لیڈر شپ ہمارا مسئلہ ہے، کرپٹ لیڈر شپ ہمارا مسئلہ ہے، کیا طالبان نے یہ مسئلے حل نہیں کر دیئے وہ امن بھی لے آئے ہیں انہوں نے متحد بھی کر دیا قوم کو جس کے اوپر پوری دنیا لگی ہوئی تھی کہ وہ اس کو گڑ بڑ کر دے۔

نفاذ شریعت کا معجزہ

جہاں انہوں نے وہ اسلام جو ہماری آئین کے اندر ہے ہماری روح کا مسئلہ ہے، کیا انہوں نے اسکو قائم نہیں کر دیا، تو کیا پھر ہمارا فرض نہیں بنتا ہے کہ جس نے وہ کام کیا جو ہم کرنا چاہتے ہیں ہم اس کی تائید کریں اور کیا یہ درست نہیں ہے کہ دراصل یہ معجزہ ہے نفاذ شریعت کا؟ اتنی جلدی امن کیسے آسکتا ہے امن صرف اس وقت آتا ہے جب انصاف ہو اور حکمران باکردار ہو یہاں پاکستان میں نفاذ شریعت میں ڈنڈی ماری گئی اور کیسی ڈنڈ ماری گئی کہ اس کو منتقل کیا ۲۳۹ کو یعنی جو اسلام سے خائف لوگ ہیں ان

کو موقع مل جائے کہ وہ اسکی مخالفت کریں میں کہتا ہوں کہ قرآن وسنت کسی کی تائید کا محتاج نہیں اور پھر ان لوگوں کی تائید جو امانت، دیانت، شجاعت سے عاری ہیں اسلام بل پاس ہونے سے نہیں آتا ہے بلکہ انقلاب سے آئے گا پھر آپ کو میدان میں آنا پڑے گا اور اسکے لئے فضاء بنانی ہوگی اور یہی بل جو جمہوری اسمبلی کا پاس شدہ ہو ہم ان ہی ممبران کے مقابلے میں اٹھائینگے اور ان کو کہیں گے کہ آپ جو کام کر رہے ہیں یہ غلط ہے اور آپ ہی کی آئین میں یہ لکھا ہے کہ قرآن وسنت ملک کا سپریم لاء ہے تو یہ پہلا انقلاب ہوگا جو اپنے ملک کے آئین کے ذریعے آئے گا انہوں نے کہا کہ میں سمجھتا ہوں کہ سی ٹی بی ٹی پر دستخط موت کے پروانہ پر دستخط ہے وہ اس لیے کہ ہمیں قرآن اس پر دستخط کرنے کی اجازت نہیں دیتا ہے۔

Khutbat Haqqania \ Khutbat Final

خطاب

مولانا عبدالستار خان نیازیؒ

تعارف

مردِ بیباک مولانا نیازی نے قلندرانہ اداؤں کیساتھ بڑے شان بان سے ملک وملت اور دین وشریعت کی جنگ شان بے نیازی سے لڑی اور ہر محاذ پر پیش پیش رہے۔عورت کی حکمرانی کا مسئلہ ہو یا شریعت بل کا معرکہ، شیعہ سنی فرقہ واریت کی عفریت کو ملی یکجہتی کونسل کے ذریعہ لگام دینے کی بات ہو یا بابری مسجد کے بارہ میں جدوجہد، مولانا نیازی نے ہر مرحلہ پر اپنے بزرگوانہ سرپرستی سے نوازا اور ہر میدان میں عملاً حوصلہ بڑھایا، شریعت بل کو بہت سوں نے اختلاف مسلک ومشرب اور فرقہ بندی کی بھینٹ چڑھایا مگر مولانا نیازی نے سارے تعصّبات سے ہٹ کر تحریک نفاذ شریعت میں قائدانہ تعاون فرمایا، حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ داغ مفارقت دے گئے تو کہا کہ اپنے کو یتیم نہ سمجھیں، میں ساتھ رہوں گا۔ جہاد افغانستان سے تحریک طالبان میں بہت سے لوگ گروہی تعصب کی وجہ سے کنی کترا گئے لیکن مولانا نے ڈٹ کر تائید وتعاون کا اعلان کر دیا اور فتح مزار شریف پر دارالعلوم حقانیہ کے فتح مبین کانفرنس میں شریک ہو کر حکومت پاکستان سے طالبان حکومت کو فوراً تسلیم کرنے کی کانفرنس کے مطالبات کی تائید کی۔

ع حق مغفرت کرے عجب آزاد مرد تھا

طالبان نے افغانستان کے مسلمانوں کو شریعت کا پیغام دیا

امت مسلمہ کو امریکہ کے خلاف تیاری کی ضرورت

امت مسلمہ کو چاہیے کہ وہ دہشت گرد امریکہ کے مقابلہ کیلئے متحد ہو کر تیاری کریں افغانستان کے مسلمانوں نے روس کے خلاف جہاد کیا اس لیے کہ افغانستان کو اسلامی مملکت بنائیں گے لیکن ربانی اور حکمت یار نے اس مقصد کو پورا نہیں کیا طالبان نے افغانستان کے مسلمانوں کو شریعت کا پیغام دیا الحمد للہ اس وقت اکثر علاقہ طالبان کے قبضے میں ہے اور طالبان نے وہاں پر شرعی نظام نافذ کیا ہے میں سمجھتا ہوں کہ ان حالات میں سالمیت کے خلاف کچھ لوگوں نے روس، بھارت، ایران کی مدد سے مخالفت شروع کی ہے ان لوگوں کو چاہیئے کہ اب وہ طالبان حکومت کو تسلیم کریں کیونکہ طالبان کا اب پورے افغانستان پر کنٹرول ہے طالبان نے قوم پرستی کو ختم کر دی ہے اور طالبان کے خلاف یورپ کا پروپیگنڈہ جھوٹ پر مبنی ہے۔

Khutbat Haqqania \ Khutbat Final

پاکستان میں اسلامی نظام کا نفاذ اور سودی نظام کا خاتمہ

پاکستان کو طالبان کی طرح نظام نافذ کرنا چاہیئے ہمارے حکمرانوں کو فوری طور پر سودی معیشت کی خاتمہ کا اعلان کرنا چاہیئے قرآن وسنت کو سپریم لاء بنانے کا جو مخالفت کر رہے ہیں وہ اسلام سے بغاوت کر رہے ہیں۔

پاکستان طالبان کی کھل کر حمایت کریں

پاکستانی حکمران اب مذاکرات کی چکروں سے نکل کر کھل کر حمایت کریں اور اس کو قانونی حیثیت دے دیں ہم طالبان کی مکمل تائید کرتے ہیں اور انہیں یقین دلاتے ہیں کہ ہم کسی قربانی دینے سے دریغ نہیں کرینگے میں افغانستان پر امریکی جارحیت کی شدید مذمت کرتا ہوں۔

خطاب
جنرل مرزا اسلم بیگ صاحب

تعارف

پاکستان کی افواج کے سربراہ جنرل مرزا اسلم بیگ ریٹائرڈ ہونے کے بعد عوامی قیادت پارٹی بنائی۔ پاک افغان دفاع کونسل میں بھرپور ساتھ دیتے رہے اور اپنی جرأت مندانہ مشوروں سے اس فورم کی رہنمائی کی اور بھرپور ساتھ دیا۔مغربی میڈیا سے میرے انٹرویوز ''صلیبی دہشتگردی اور عالم اسلام'' کو انگریزی میں ترجمہ کرا کر شائع کرنے میں بے حد دلچسپی لی اور ان کے ذریعہ ترجمے کا یہ عظیم الشان کام ظہور پذیر ہو سکا۔اب یہ کتاب انگریزی زبان میں ''وار آف آئیڈیالوجی: سٹرگل فار پیس'' کے نام سے منظر عام پر آچکی ہے۔

Khutbat Haqqania \ Khutbat Final

نفاذِ شریعت کیلئے
اللہ کے نظام سے واقفیت

طالبان نے خدا کی زمین پر خدا کا نظام نافذ کیا

میں مولانا سمیع الحق صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے یہاں اظہار خیال کا موقع دیا اللہ کے ہر کام میں مصلحت ہوتی ہے جس طرح آج ہمارے طالبان نے پورے افغانستان پر تسلط قائم کر دیا ہے اور خدا کی زمین پر خدا کا نظام نافذ کر دیا ہے تو اس مین مصلحت خداوندی ہے آج جب افغانستان کے اس جنگ آزادی کو جو اختتام پر پہنچی ہوئی ہے انقلاب کی شکل میں اس میں بہت سے رموز خداوندی ہیں۔

اسلام کے خلاف گھناؤنی سازشیں

پہلے بھی دنیا اسلام کے خلاف سازشیں ہوتی رہی اور اب بھی ہو رہی ہیں خصوصاً پچھلے بیس سالوں میں جو سازشیں ہوئیں ایران کے خلاف عراق کو لڑایا گیا اور پھر عراق کے خلاف پوری مہذب دنیا صف آراء ہوگئی جس میں مسلمانوں کو بھی اس ذلت

کے کام میں شامل کیا گیا افغانستان میں جارحیت ہوئی جارحیت کے خلاف مزاحمت جب اس نتیجے پر پہنچی کہ روسیوں کو بھی شکست ہوئی پھر دوسری بڑی قوت جو افغانی مجاہدین کے ساتھ تھی اس کو یہ منظور نہیں تھی کہ افغانستان میں کوئی اسلامی حکومت قائم ہو ۱۹۸۹ء میں کس کس طرح انہوں نے پلٹیں کھائیں اور وہی مجاہدین کہ جن کو وہ سروں پر بیٹھائے ہوئے تھے ان کو کبھی دہشت زدہ کہا کبھی ان کے خلاف سازشیں بنائی آپس میں لڑایا یہاں تک کہ افغان قوم کی روح بیدار ہوئی اور اس سازش کو سمجھا اور تمام سازشوں کو شکست دی۔

طالبان کی اپنے عقائد پر پختگی اور راسخ العقیدگی

۱۹۹۵ء میں افغان قوم نے طالبان کی شکل میں آگے بڑھ کر کے اپنی قسمت کا فیصلہ خود کیا دوسرا راز یہ ہے کہ قومیں جو اپنی قدروں کو پہچانتی ہیں اپنے نظریات کو پہچانتے ہیں اور نظریات کے تحفظ دینے کیلئے ان کے اندر قربانی دینے کا حوصلہ ہوتا ہے ان کو کوئی بھی دنیا کی طاقت شکست نہیں دے سکتی ہے اور یہی بات ہے جو آج طالبان نے افغانستان میں ثابت کر دیا ہے ان کے خلاف کیا کیا قوتیں نہیں ہندوستان، روس، ایران، تاجکستان وغیرہ ہیں لیکن کسی طرح انہوں نے ان قوتوں کو شکست دی یہ قوت ایمانی یہ وہ نظریات ہیں کہ جن پر اگر ایمان اور یقین ہو تو ان کے سامنے تمام باطل قوتیں ختم ہو جاتے ہیں پھر یہی پیغام ہے کہ یہ قوم اگر متحد ہو اور اپنے کو پہچانتے ہو کہ وہ کیا ہے کیا اس قوم کے مقاصد ہیں، کیا نظریات ہیں؟ کوئی منزل ہے تو اس کے راستے میں کوئی بھی رکاوٹ نہیں آسکتی تو طالبان کی کامیابی نے آج بات کھل کر واضح کر دیا ہے کہ قومیں اپنے فیصلے خود کرتے ہیں ان فیصلوں کی راہوں میں کوئی رکاوٹ نہیں ہو سکتے ہیں۔

Khutbat Haqqania \ Khutbat Final

طالبان اور جہادی قوتوں کے مساعی

طالبان نے جس طرح سے کامیابی حاصل کی ہے جن حالات میں کامیابی حاصل کی ہے ذرا غور کیجئے کہ طالبان نے جہادی قوتوں نے افغان عوام نے روس کو پسپائی پر مجبور کیا جو تباہی اور بربادی آئی اور پھر طالبان کے حصے میں جو جہادی قوتیں آئی تو نہ ان کے پاس جدید ہتھیار تھا نہ کوئی تنظیم تھی لوگ اب تک حیران ہیں کہ یہ کونسے لوگ ہیں جو اس سرزمین سے اٹھے اور ان تمام قوتوں کو شکست دیکر آج پورے افغانستان پر حاوی ہیں بڑی بڑی قوتیں تھک جاتے ہیں بکھر جاتے ہیں اور یہی وہ قوم ہے افغانستان کی کہ جس نے سلطنت برطانیہ کو کبھی اپنی سرزمین پر کسی کو آنے کی اجازت نہیں دی اور اگر کوئی آیا تو واپس نہیں گیا ہوگا۔

افغانی قوم کی بے تحاشہ قربانیاں

یہی وہ قوم ہے جس نے قربانیاں دی اور روس کی جارحیت کو نہ صرف روکا بلکہ اس کو پسپائی پر مجبور کر دیا یہی وہ قوم ہے جس کا کامیابی آج ساری دنیا کیلئے حیرت کی باعث بنی اور آج امریکہ جو سپر پاور ہے وہ خود حیران ہے کہ یہ کیا معجزہ ہے یہ کیا اور کونسی قوت ہے اور کیسے کس طرح سے اس سے نمٹتا جائے اور آپ نے دیکھا کہ افغانستان پر طالبان کا تسلط قائم ہوتا ہے تو امریکہ کے لوگ بھاگتے ہیں انہوں نے ہمارے ملک میں بہت سے ایسے سیاستدان ہیں کہ جن کے دماغوں میں یہ بات بٹھادی کہ دیکھو اب تم بھی بھاگو اس لئے کہ یہاں وہ انقلاب آ رہا ہے یہاں طالبان کا انقلاب آ رہا ہے اسلامی انقلاب آ رہا ہے تو اگر نہیں بھاگے تو تم پھنس جاؤ گے۔

اسلامی حکومت سے خوفزدہ حکمران طبقہ

آج یہ فتنہ پیدا کیا گیا ہے جو قوتیں سیاسی قوتیں ہیں کہ جو اس ملک میں وفاق کی علامت ہے وہ اتنے خوفزدہ ہیں کہ وہ بھاگ کر کے ایک نئی صف بندی پر کام کر رہے ہیں وہ صف بندی بہانا ہو، کالا باغ ڈیم کی یا چھوٹے صوبوں کی محرومی کا بہانا ہو لیکن سیاسی صف بندی جو آج قائم کی گئی دراصل یہ ایک نظریاتی صف بندی ہے جو ہمارے ملک کی تقسیم کرنے کی ایک سازش ہے اور اگر ہم اس سازش کو سمجھیں کہ اس سازش کے پیچھے ہے کون؟ اور وہ کیا حاصل کرنا چاہتے ہیں؟ یہ لوگ خوفزدہ ہیں اسلامی انقلاب سے ہمیں ان سازشوں کا مقابلہ کرنا ہے سب سے اہم مسئلہ ہے آج ہمارے ملک پاکستان کا یہی وہ مثال ہے یہی وہ مشاہدہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے ہمیں کرا دیا ہے افغانستان کے مجاہد سے یہی وہ سبق ہے جو ہم سیکھتے ہیں کیا ہمیں جوش کے ساتھ یہ کہنا ہے کہ جو مخالف قوتیں ہیں ان کے ساتھ ہم لڑیں کشت و خون ہو اور انقلاب آئے اور اسلامی انقلاب اس پاکستان کی سرزمین پر قائم ہو میں کہتا ہوں کہ بے شک ایک راستہ ہے بڑا خطرناک راستہ ہے میرا تجزیہ یہ کہتا ہے کہ اگر ان قوتوں کے ساتھ سختی اور جنگ کا راستہ اختیار کیا تو شاید ہمیں اس راستے میں دشواریاں پیش آئینگے اس لئے کہ اگر ایران میں انقلاب کامیاب ہوا ہے تو ایران ۲۵۰ ہزار پرانا ملک ہے اگر افغانستان میں انقلاب کامیاب ہوا ہے تو بائیس سو سال پہلے ہم سے زیادہ پرانی قوم ہے ایک قوم بن چکی ہے ایک ملک بن چکا ہے جبکہ ہمارے اندر ابھی قوم بننے کی صلاحیتیں پیدا نہیں ہوئے ہیں کہ ہم اتنے بڑے خطرات کا مقابلہ کر سکے اتنا بڑا بوجھ اٹھا سکیں اس لئے تدبر اور سوچ کا تقاضا یہ ہے کہ ہم ایسا راستہ اختیار کریں کہ اپنے مقاصد بھی ہم حاصل کریں اور تباہی اور بربادی بھی نہ ہو۔

Khutbat Haqqania \ Khutbat Final

اسلامی نظام خوشحالی کا ضامن ہے

میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس وقت ہمیں اس سیاسی اور نظریاتی تقسیم کو جو بڑی واضح ہو کر ہمارے سامنے آئی ہے اس کو سمجھنے کی ضرورت ہے اس کا جواب حاصل کرنے کی ضرورت ہے اور اس کے جواب میں ردعمل حاصل کرنے کی ضررت ہے کہ اس سے ہمارے ملک میں استحکام آئے گا ہمارے ملک میں اسلامی نظام قائم ہو گا ہمارا ملک خوشحالی کی طرف رواں دواں ہو گا ایسا نہ ہو کہ مشرقی پاکستان جیسے صورتحال پیدا ہو جائے میں مانتا ہوں کہ آج ہمارے منتخب نمائندے جس پارلیمنٹ میں بیٹھے ہیں ان میں یہ صلاحیت نہیں ہے اور نہ وہ جانتے ہیں کہ شریعت بل ہے کیا؟ آگے بڑھ کر کے شریعت بل پاس کر دیتے ہیں کیا صلاحیتیں ہیں ان میں شریعت بل پر بحث کرنے کا، میں یقین سے کہتا ہوں کہ جس شخص میں اہلیت نہ ہو جو اس کا اہل نہ ہو جس کو اللہ نے اختیار نہ دیا ہو وہ نہ شریعت بل پاس کر سکتا ہے اور نہ اس پر عمل کر سکتا ہے صرف وہی لوگ جو اپنے کردار اپنے دین سے واقف ہوں جب وہ سامنے آئینگے جب وہ شریعت بل سامنے لائیں گے اس کے رموز کو سمجھیں گے، اس کے گہرائیوں کو سمجھیں گے پھر وہی لوگ ہونگے جو صحیح معنوں میں شریعت بل نافذ کرینگے اور خدا کی زمین پر خدا کا نظام نافذ کرے گا جس طرح انہوں نے کالا باغ ڈیم کو ایک ایسے ایشو کو جو متنازعہ نہیں تھا اس کو متنازعہ بنا دیا میں یقین سے کہتا ہوں کہ کبھی بھی یہ کالا باغ ڈیم نہیں بنے گا اسی طرح یہ ایک سازش ہے کہ وہ شریعت بل کو متنازعہ بنا دیتے ہیں تاکہ اتنا انتشار اور ٹکراؤ پیدا ہو کہ اس کو پھر دوبارہ حل نہ ہو سکے ہمیں افغانستان کے طالبان کی کامیابی سے سبق سیکھنا ہے اور دیکھنا ہے کہ اس نازک وقت میں ہمارے لیے بہتر راستہ کونسا ہے؟

خطاب

مولانا ڈاکٹر اسرار احمد صاحب

تعارف

امیر و بانی تنظیم اسلامی، داعی تحریک خلافت، صدر انجمن خدام القرآن، مدیر ماہنامہ ''میثاق'' و سہ ماہی ''حکمت قرآن'' و ہفت روزہ ''ندائے خلافت''، صدر قرآن اکیڈمی لاہور، زندگی کا محور قرآن کریم کی اشاعت اور اس کی طرف دعوت خلافت کے قیام و احیاء کے داعی، انقلابی کاموں میں شیخ الہندؒ آئیڈیل رہا، علامہ اقبال دل و دماغ پر حاوی رہے، افغانستان کے جہاد اور بعد میں تحریک طالبان کی پرزور حمایت کی، نازک حالات میں بھی امیر المومنین ملا عمر اور طالبان کی حمایت جاری رکھی۔ شریعت بل اور پاک افغان ڈیفنس کونسل وغیرہ کی ملی و قومی تحریکوں میں شانہ بشانہ رہے، جسے راقم کی کتاب مکتوبات مشاہیر میں ان کے خطوط سے اندازہ لگا سکتے ہیں، اجتہاد و تقلید وغیرہ بعض امور میں کئی باتیں محل بحث رہیں۔ قدیم و جدید کے امتزاج پر مبنی دروس اور خطبات سے جدید تعلیم یافتہ طبقوں کو متاثر کیا۔

Khutbat Haqqania \ Khutbat Final

ایک امیر کے ہاتھ پر تمام علماء کا بیعت کرنا

طالبان کی فتح ایک معجزہ

طالبان کا شمالی علاقوں پر قبضہ ایک معجزہ ہے اور یہ قیام پاکستان کی طرح ہی معجزہ ہے موجودہ حالات کا پہلا تقاضا یہ ہے کہ جلد از جلد طالبان کا افغانستان اور پاکستان کے درمیان کنفڈریشن قائم کیا جائے۔

عالم اسلام کے اتحاد کا پہلا قدم

یہ اتحاد عالم اسلام کی طرف پہلا قدم ہوگا یا کم از کم دفاعی معاہدہ ہونا چاہیئے جیسا کہ امیر المومنین ملا عمر نے یہ کہہ بھی دیا تھا کہ جب یہ پروپیگنڈہ ہو رہا تھا کہ ہندوستان پر پاکستان پر حملہ کر رہا ہے تو اس وقت انہوں نے فرمایا تھا کہ اگر پاکستان پر حملہ ہوا تو ہم ہندوستان پر کمر توڑ حملہ کرینگے میں سمجھتا ہوں کہ امیر المومنین کا یہ مجاہدانہ اعلان تھا اب حکومت پاکستان کو چاہیئے کہ طالبان حکومت کو قانونی اور آئینی حیثیت دے انہوں نے کہا کہ تمام علماء کرام کو ایک امیر کی بیعت کرنا ہوگا اور چھوٹے چھوٹے گروپ یا پارٹیوں کا انداز چھوڑنا ہوگا۔

خطاب

مولانا محمد اکرم اعوان صاحب

تعارف

تنظیم الاخوان کے مؤسس ،ماہنامہ ''المرشد'' چکوال کے مدیر، مفسر قرآن، چالیس سے زائد کتابوں کے مصنف، مولانا اللہ یار خان صاحب کے مرشدِ خاص، رفاہی ادارہ ''الفلاح فاونڈیشن'' کے سرپرست اعلیٰ۔

Khutbat Haqqania \ Khutbat Final

امریکہ کے خلاف

امت مسلمہ کا یکجا ہونا

امریکہ کا ایک تعارف

میں نے یہ سمجھا کہ ہم امریکہ کو تہذیب سکھانا چاہتے ہیں اسے آئین و دستور زمانہ سے آشنا کرنا چاہتے ہیں اگر وہ عظمت باری کا قائل نہیں ہے تو کچھ دنیا کے بین الاقوامی اصول بھی ہوتے ہیں کم ازکم ان کو مانے گی امریکہ کا تعارف یہ ہے کہ امریکہ وہ ملک ہے کہ جس کا کوئی شہری وہاں کا شہری نہیں ہے امریکہ کا قومی کھیل وحشت و بربریت کا مظاہرہ کرنا ہے امریکہ دنیا کا بھوکا ملک ہے ساری دنیا کے قرضے ہڑپ کر کے سب سے زیادہ نادہندہ ملک ہے اور ایسا دھوکہ باز ہے کہ چین میں طلباء کو چینی حکومت کے خلاف اٹھایا پھر ایا جب چینی حکومت نے ان کے خلاف کاروائی کی تو ساری دنیا میں اس نے شور مچایا کہ طالب علموں پر ظلم ہو رہا ہے لیکن جب مسلمانوں کی باری آتی ہے تو ان کی انگریزی بدل جاتی ہے طالبان کو سٹوڈنٹس کیوں نہیں کہتا طالبان عربی کا لفظ ہے انگریزی زبان میں تو ان کو سٹوڈنٹس کہتے اگر دنیا میں امریکہ یہ کہے کہ میں سٹوڈنٹس پر کروز میزائل فائر کرنے جا رہا ہوں تو دنیا بھی اس پر لعنت بھیجیں گے یہاں عربی استعمال کرتا ہے طالبان کہتے ہیں، ۶۰۰ بندے مارے گئے نیروبی میں، جن میں

بارہ امریکی تھے کیا وہ کوئی الگ نسل ہے ہاں اس اعتبار سے کہ باقی لوگوں کے وارث ہونگے جبکہ امریکیوں کا ولی وارث نہیں ہوتا ہے اور نہ ان کا باپ ہوتا ہے اور ان کے شناختی کارڈ میں باپ کا خانہ نہیں ہوتا ہے اور پھر ان بارہ امریکیوں کیلئے کسی دنیا کی قانون کو نہ مانتے ہوئے امریکہ نے جو طلباء شہید کیے جن پر میزائل برسائے اگر پاکستان میں غلطی سے گرا اور میری رائے کے مطابق نشانہ پر گرا ہے اگر یہ پھٹتا تو چاغی کی اس جگہ پر گرا تھا جہاں آپ نے ایٹمی تجربات کیے تھے اگر وہ پھٹتے تو لاکھوں مسلمان ہلاک ہوتے ، بیمار ہوتے، معذور ہوتے کیوں اس بات کو چھپاتے ہو امریکہ نے کمی نہیں چھوڑی کہ طالبان افغانستان کے ساتھ بات کرنے کی فرصت ہی نہ رہے۔

عالم اسلام امریکہ کے مقابلہ میں کیا کرے؟

عالم اسلام کو چاہیے کہ امریکہ کے مقابلہ میں سب ایک ہو جائے ہمارے حکمران اپنے مقاصد کی ترامیم کو تو راتوں رات پاس کر سکتے ہیں لیکن جب شریعت کی بات آتی ہے تو پھر کنونشوں اور سیمیناروں کی نذر ہو جاتی ہے تو یہ ہیرا پیری نہیں چلے گی شریعت کسی ترمیم کی محتاج نہیں کسی اسمبلی کی محتاج نہیں یہ دھوکہ ہے انشاء اللہ اس ملک میں صرف اور صرف شریعت محمدی ﷺ کا نفاذ ہوگا اللہ حکمرانوں کو توفیق دے کہ اسلامی نظام کے نفاذ کا اعلان کر دیں اگر نہیں کرینگے تو ہمیں کفن باندھنے کی ضرورت نہیں ہے ہم ان ہی خاک آلود کپڑوں کو خون آلود کر کے ،ہمیں کسی پیپلز پارٹی سے لڑائی نہیں ہے، مسلم لیگ سے لڑائی نہیں ہے ساری دنیا سے اتفاق ہے اسلام کی سلامتی پر جو زبان اسلام کے خلاف کھلے گی جو سازش اسلام کے خلاف ہوگی اسے انشاء اللہ ہم اپنے پاؤں کے نیچے کچل دینگے انشاء اللہ شریعت کا قافلہ اسی مٹی سے نکل کر پورے برصغیر پر لا الہ الا اللہ کی حکومت قائم کرے گا اگر حکمرانوں کو سربلندی چاہیے تو اس قافلے کی قیادت کریں نہیں کرنا چاہتے تو حق کسی قیادت کا محتاج نہیں ہوتا ہے، ہم شریعت کو سپریم لاء نہیں واحد لاء مانتے ہیں۔

Khutbat Haqqania \ Khutbat Final

خطاب
محترم محمد مصطفیٰ المهلل صاحب

تعارف

لیبیا کے سابق سفیر، دردِ دل رکھنے والے ،مسلمانوں کے خیر وفلاح کے جذبے سے سرشار

امریکہ بہت بڑا شیطان ہے

طالبان ایک عظیم تحریک: سب سے پہلے کرنل قذافی سے ملاقات

میں مولانا سمیع الحق صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ مجھے اس مبارک محفل میں شرکت کا موقع دیا جو علماء اور مشائخ کا محفل اور مجلس ہے الحمدللہ طالبان ایک عظیم تحریک کی صورت میں سامنے آئی ہے طالبان کا تعارف لیبیاء میں پاکستان سے پہلے ہی ہو چکا تھا طالبان نے سب سے پہلے کرنل قذافی سے ملاقات کی، امریکہ، پاکستان اور پاکستان کی سائنس وٹیکنالوجی کی ترقی کے خلاف ہے وہ پاکستان کے ایٹمی دھماکوں اور ایٹمی طاقت بننے کے خلاف ہے اصل میں اس نے افغانستان پر میزائل سے حملہ کرا کے پاکستانیوں کو یہ پیغام دیا ہے کہ میرے پاس ایسا اسلحہ موجود ہے جو تمہاری ایٹمی تنصیبات کے خلاف استعمال ہوسکتا ہے۔

عرب اتحاد کے خلاف امریکی کردار

امریکہ عربوں کے اتحاد کے خلاف ہے اور ان کو ٹکڑے ٹکڑے کرنا چاہتا ہے آج پاکستان اور افغانستان کا ایک ایک عالم ایٹم بم کی مانند ہے امریکہ نے کرنل قذافی کے گھر کے اوپر جہازوں سے حملہ کیا امریکہ اسرائیل کی سرپرستی کر رہا ہے امریکہ

Khutbat Haqqania \ Khutbat Final

اسرائیل کی حکومت قائم کرنا چاہتا ہے یہ اس بات کی دلیل ہے کہ امریکہ بہت بڑا شیطان ہے، امریکہ افغانستان کے علماء اور طلباء سے خوفزدہ ہے ہماری خواہش ہے کہ طالبان جلد از جلد پورے افغانستان پر حاوی ہو جائیں اور وہاں امن قائم ہو اور افغانستان ایک آزاد خود مختار ترقی یافتہ ملک بن جائے، اللہ تعالیٰ طالبان کا حامی وناصر ہو۔آمین

خطاب

مولانا نور محمد شہید (ایم این اے)

تعارف

مولانا جنوبی وزیرستان کے بااثر عالم دین مذہبی، سماجی اور سیاسی امور میں بھی چیف آف وزیرستان کہلاتے ہیں۔ وانا میں جامعہ وزیرستان کے نام سے مدرسہ اور جامع مسجد کی خدمات انجام دے رہے ہیں۔ قومی اسمبلی کے ممبر رہے، بھٹو کے دور میں کئی علاقائی مسائل پر ٹکر لینے سے معتوب ہوگئے۔ کئی سال تک قیدوبند میں رہے، اکثر بیٹے حقانیہ سے فارغ التحصیل ہیں۔ مولوی تاج محمد اب اپنے مدرسہ میں اعلیٰ کتابیں پڑھاتے ہیں۔ افسوس ۱۳ رمضان ۱۴۳۱ھ کو ایک خودکش حملے میں ساتھیوں سمیت دورہ قرآن سے فراغت کے بعد مسجد میں شہید کردئے گئے۔انا للہ وانا الیہ راجعون۔

Khutbat Haqqania \ Khutbat Final

امریکہ کی تباہی کا وقت آگیا ہے

جہاد افغانستان کی برکت اور ثمرات

الحمد للہ جہاد افغانستان کی برکت سے نہ صرف یہ کہ روس پاش پاش ہوگیا اور نہ یہ کہ افغانستان کی سرزمین پر قرآن اور سنت نبوی ﷺ کے حقیقی نظام اسلام وجود میں آیا بلکہ اللہ تعالیٰ نے امریکہ کی تباہی کا فیصلہ بھی صادر فرمایا، امریکہ کو چاہیے کہ وہ روس سے عبرت لے، وہ دن دور نہیں کہ یہاں پاکستان میں بھی افغانستان جیسے اسلامی نظام نافذ ہوگا اور جلد ہی ہم ان شاء اللہ اسلامی نظام کے پاکیزہ اثرات سے لطف اندوز ہوں گے۔تحریک پاکستان کے دوران علمائے کرام اور مجاہدین عظام کا بہا ہوا خون رائیگاں نہیں جائے گا وہ ضرور ان شاء اللہ رنگ لائے گا اور پاکستان کی فضا اسلام کے نعروں سے گونج اٹھے گی۔ پاکستان کے گھر گھر، قریہ قریہ، شہر شہر میں اسلام کا بول بالا ہوگا۔

خطاب

مولانا جاوید ابراہیم پراچہ صاحب

تعارف

جمعیۃ طلباء اسلام کے سابق مرکزی صدر، جامعہ اسلامیہ تعلیم القرآن پراچگان کوہاٹ کے سرپرست ، مذہبی رہنما اور قومی اسمبلی کے رکن بھی رہے۔

Khutbat Haqqania \ Khutbat Final

طالبان نے ایک مثالی امن قائم کیا

خلافت راشدہ کی یاد تازہ کردیا

میں نے نواز شریف پر واضح کیا ہے کہ آپ کی کرسی تب بچ سکتی ہے کہ یہاں پر وہ اسلام ہو جو طالبان نافذ کر چکے ہیں طالبان نے خلافت راشدہؓ کی یاد تازہ کر دیا طالبان نے افغانستان سے تمام برائیوں کا خاتمہ کیا اور ایک مثالی امن قائم کیا میں جمعیت علماء اسلام کے تمام کارکنوں کو مبارکباد دیتا ہوں کہ انہوں نے یہ سعادت حاصل کی اور طالبان کی تائید میں اس کانفرنس کا انعقاد کیا۔

خطاب
سید کبیر علی واسطی صاحب

تعارف

واسطی صاحب مسلم لیگ قاسم گروپ کے صدر، سیاسی اور سفارتی حلقوں میں سرگرم عمل شخصیت۔ (س)

Khutbat Haqqania \ Khutbat Final

طالبان کی بقاء سے پاکستان کا تحفظ

طالبان کی کامیابی پاکستان کی کامیابی

افغانستان کے طالبان اور کشمیری مجاہدین پاکستان کی بقا کی جنگ لڑ رہے ہیں میں روز اول سے طالبان کا حامی ہوں اس لیے کہ میں طالبان کی کامیابی اپنی کامیابی سمجھتا ہوں طالبان نے جو کامیابی حاصل کی ہے اس سے یقیناً پاکستان کو تحفظ حاصل ہو گیا ہے دنیا کے کسی قانون میں یہ اجازت نہیں ہے کہ کوئی کسی ملک پر حملہ کرے میں امریکی حملہ کو عالم اسلام پر حملہ تصور کرتا ہوں اور اس کی شدید مذمت کرتا ہوں اللہ تعالیٰ طالبان کو مستحکم بنائیں، اللہ تعالیٰ طالبان کا حامی و ناصر ہو۔ آمین

تحفظ جہاد ومجاہدین کانفرنس: اسلام آباد

خطبات

تحفظ جہاد ومجاہدین کانفرنس

۱۷اگست ۱۹۹۹ء لیک ویو ہوٹل اسلام آباد

Khutbat Haqqania \ Khutbat Final

خطبہ استقبالیہ

شیخ الحدیث مولانا سمیع الحق مدظلہ

دینی جماعتوں کوانقلاب کا راستہ اختیار کرنا ہوگا

اسلام آباد میں تحفظِ جہاد اور مجاہدین کانفرس کا انعقاد
کشمیر اور افغانستان کا جہاد، کارگل کی غداری

مورخہ ۱۷/ اگست ۱۹۹۹ء کو لیک ویو ہوٹل اسلام آباد میں جمعیت علماء اسلام کے زیر اہتمام ایک عظیم الشان تحفظ جہاد و مجاہدین کانفرس منعقد ہوئی جس کی صدرات قائد جمعیت حضرت مولانا سمیع الحق صاحب نے فرمائی اس کانفرس میں ملک کی ممتاز جہادی تنظیموں کے راہنماؤں اور نمائندوں سمیت ملک کی متعدد اہم مقتدر شخصیات نے شرکت کی اس کانفرس کا بنیادی مقصد ملک میں مختلف جہادی اور دینی جماعتوں کو ایک پلیٹ فارم پر جمع کرنا جہاد اور دیگر اہم ملکی معاملات پر ایک موقف اختیار کرنا پھر کارگل کے محاذ پر حکومت کی شرمناک پسپائی پر اسکی گرفت کرنا اور افغانستان، عظیم ہیرو مجاہد رہنماؤں پر متوقع امریکی جارحیت کا راستہ روکنا اور انکے ساتھ اظہار یکجہتی کرنا اس کانفرس کے اہم مقاصد میں شامل تھا اس کانفرس میں ملک کی معروف جہادی تنظیموں (حرکت المجاہدین، البدر المجاہدین، حزب المجاہدین، جمعیت المجاہدین، لشکر طیبہ) کے نمائندوں نے شرکت کی اور اس کے علاوہ دیگر متعدد راہنماؤں نے تفصیلی اظہار خیال فرمایا لیکن ہم یہاں پر تلخیص کے ساتھ چند راہنماؤں کی تقاریر کا خلاصہ اور کانفرس کا اہم اعلامیہ اور بیانات کو خطبات میں شامل کیا جارہا ہے۔ (ادارہ)

Khutbat Haqqania \ Khutbat Final

آغازِ سخن

محترم بزرگان دین عمائدین علماء کرام ومحترم صحافی حضرات و مدیران جرائد!
ہماری جماعت الحمداللہ پہلے دن سے انقلابی جماعت ہے' جہادی جماعت ہے ہم کسی مسئلہ میں تذبذب اور سستی کا شکار نہیں ہوئے سب سے پہلے ہم نے کارگل کے مسئلہ پر اسٹینڈ لیا اسی کے ساتھ افغانستان پر امریکی جارحیت کے خلاف بھی پہلے دن سے ہمارا موقف روز روشن کی طرح واضح ہے اور جہاد کشمیر بھی ہم اپنے ایمان اور سیاست کا جز لاینفک سمجھتے ہیں آج میرا بنیادی مقصد یہ تھا کہ جہادی جماعتوں کے ساتھ اس کنونشن کے ذریعے یکجہتی کا اظہار ہو اور مجاہدین کی تنظیمیں کارگل کے محاذ پر حکومتی پسپائی کے بعد کچھ منتشر ہوگئی ہیں اور ان کے مختلف متضاد بیانات سامنے آرہے ہیں کچھ مایوس ہوگئی ہیں اور ہم ان میں پوری یکجہتی کا مظاہرہ بعد میں نہیں دیکھ سکے جو کارگل کے محاذ پر ان میں پایا جاتا تھا۔

کشمیری جہاد کا حقیقی صورت حال

پھر قوم کو صحیح نقشہ کا علم بھی نہیں ہو رہا کہ کشمیر میں حقیقی صورت حال کیا ہے؟ لوگ اس صورت حال کے بعد کنفیوژن میں ہیں ٹی وی پر خبر آتی ہے کہ آج ۲۷ بھارتی فوجی مارے گئے ہیں۔

پھر حکومت والے ڈفلی بجاتے ہیں اعلان واشنگٹن کی اس کے ساتھ ساتھ دیگر متضاد دعوے اور شرمناک اور عجیب بیانات آتے رہتے ہیں تو میں چاہتا تھا کہ مجاہدین سب اکٹھے ہو کر جمع ہوں اور قوم کو صحیح صورت حال سے آگاہ کریں یہ تو ایک ابتدائی نشست ہے میں سمجھتا ہوں کہ ایک دوسری نشست میں سارے اکابرین اور جہادی لیڈر

ایک بند کمرے میں جمع ہو کر اکٹھے ہوں میرا مقصد ہے کہ ہمارے مجاہدین اور جہادی قوتیں سب مل بیٹھیں اور وہ دینی جماعتیں جو افغانستان اور جہاد کشمیر میں واضح اور صاف دوٹوک رائے رکھتی ہیں، ایک قوت بن کر ابھریں ہمارے مشترکہ اعلامیہ میں ایک نکتہ یہ بھی ہے کہ دینی جماعتوں اور جہادی قوتوں کو عزم کرنا چاہیے اور عہد کرنا چاہیے کہ جو سیاسی جماعتیں ملک میں طالبان کا ساتھ نہیں دے رہی ہیں اور مجاہدین کشمیر کے ساتھ نہیں دیتیں تو ان کے ساتھ کسی قسم کا سیاسی معاہدہ وغیرہ نہیں ہوگا، آپ کے ملک میں کئی جماعتیں ہیں جو طالبان کے خلاف اور کشمیر میں جاری تحریک آزادی کیخلاف ڈھٹائی اور بے غیرتی کے ساتھ لگی ہوئی ہیں آج دینی جماعتیں یہ عزم اور عہد کریں کہ ہماری جانب سے ان لوگوں کیساتھ کوئی تعاون نہیں ہوگا اب ان کو بار بار اپنے کاندھوں پر سوار کر کے انہیں نہیں لائیں گے ہم پچاس سالوں سے یہ جرم کرتے چلے آرہے ہیں کوئی بے نظیر کو اٹھالاتا ہے اور کوئی نواز شریف کو اور کوئی کسی دیگر پراسرار طاقت کو آج ہمیں یہ عہد کرنا چاہیے کہ دینی جماعتوں کو انقلاب کا راستہ اختیار کرنا ہوگا ان جماعتوں کے لئے کبھی آئندہ آلہ کار نہیں بنیں گے ان کے ساتھ اتحادوں سے جمعیت علماء اسلام کے دونوں دھڑوں کو اور دینی جماعتوں کو کچھ نہیں ملتا اور نہ ان کے بار بار برسر اقتدار آنے سے یہاں اسلام آسکتا ہے ہم جمہوریت کے قائل ہیں لیکن اس جمہوریت کے نہیں جس میں ''مینڈیٹ'' دلایا جاتا ہے۔

نواز شریف کو مینڈیٹ یا عالمی قوتوں کے ایجنڈوں کی تکمیل

نواز شریف کی مینڈیٹ والی جمہوریت جو دراصل امریکہ اور عالمی قوتوں کے ایجنڈوں کی تکمیل کی جمہوریت کا نام ہے اور اسکے ذریعہ کارگل میں بھارت کی بالادستی

Khutbat Haqqania \ Khutbat Final

قبول کراکے پہلا کام کر دیا گیا اور ہمیں یقین ہے کہ اسی ایجنڈے میں افغانستان کی اسلامی حکومت کا خاتمہ بھی ہے اور اسی ایجنڈے میں اسامہ بن لادن کی گرفتاری اور اسی اعلان واشنگٹن میں سی ٹی بی ٹی اور ایٹمی پروگرام رول بیک کرنا بھی شامل ہے اور دینی مدارس، مذہبی جماعتوں کے بڑھتے ہوئے کردار کو ختم کرنا اس مینڈیٹ والی حکومت کا اہم مشن ہے آج ہم عملاً غلام ہو چکے ہیں اسلام آباد آج امریکہ اور دہلی کا غلام ہے اور حکمران امریکی آقا کے معمولی نوکر چاکر ہیں۔

آئندہ کا لائحہ عمل اور مشترکہ جدوجہد کی ضرورت

اب ہم کو مل بیٹھ کر سوچنا ہوگا کہ جہاد کے بارے میں آئندہ لائحہ عمل کیا طے کریں ایک مٹھی بن کر ہم کو سوچنا ہوگا اور مشترکہ کام کرنا ہوگا پاکستان میں مکمل اسلامی انقلاب کا راستہ ہموار کرنا افغانستان میں تحریک طالبان اور عظیم ہیرو مجاہد رہنماؤں کی بھرپور تائید اور سرپرستی کرنا اور تحریک آزادیٔ کشمیر کی ہر ممکن اخلاقی ، سیاسی اور فوجی مدد کرنا اور امریکی استعمار کے خلاف جہاد کرنا ہماری اول ترین ترجیحات ہونی چاہیے۔

مولانا فضل الرحمٰن کو بھی منانے جاؤں گا

میں اس سلسلہ میں مولانا فضل الرحمٰن سے بھی ملوں گا اور ایک ساتھ مل کر یہ جدوجہد کریں گے وہ میرا بھائی اور بیٹا ہے آٹھ سال میرے گھر (دارالعلوم حقانیہ) میں پڑھا ہے ان کو ساتھ لے کر چلنے کے لئے میں نے پہلے بھی متعدد بار مخلصانہ کوششیں کیں اور آئندہ بھی امت کے اتحاد یکجہتی کے لئے ان کو منانے کے لئے میں بہت آگے تک جا سکتا ہوں میں نے پہلے دن سے یہ اعلان کیا کہ افغانستان اور

عرب مجاہدین اور امریکی مخالفت کے بارے میں میرا اور مولانا فضل الرحمٰن کا موقف ایک ہے جس کے شاہد ملک کے تمام بڑے اخبارات ہیں میں قاضی حسین احمد صاحب سے بھی ملوں گا کہ وہ بھی ہمارے ساتھ اس مسئلہ میں شامل ہوں وہ بھی ہمارے بھائی ہیں دیگر دینی جماعتوں اور محبّ وطن راہنماؤں کو بھی ہماری طرف سے اس سلسلہ میں مکمل دعوت دی گئی ہے اس کانفرنس میں شرکت کیلئے بھی مولانا فضل الرحمٰن کو بار بار دعوت دی گئی تھی لیکن افسوس کہ آپ شرکت نہ کرسکے آج اگر امریکہ ہمیں گھروں میں لتاڑ سکتا ہے اور لوٹ مار کرسکتا ہے تو وہ پھر ہم سے محفوظ کیوں رہنا چاہتا ہے؟ اسامہ بن لادن کو ہم اسلام کا شیر اور ہیرو سمجھتے ہیں وہ اسلام کا ہیرو ہے اسکا جرم کیا ہے؟

روس کو نکالنا جہاد تھا تو امریکہ سے کیوں نہیں؟

وہ کہتا ہے کہ جب روس افغانستان میں آیا تو روس کو افغانستان سے نکالنا جہاد تھا اور ہم سب پر جہاد فرض ہوگیا تھا لیکن جب یہی امریکہ سعودیہ اور کویت سمیت دیگر عالم اسلام کے ممالک پر قابض ہوگیا تو آج امریکہ کیخلاف علم جہاد بلند کرنا کیوں ضروری نہیں امریکہ کو ارض مقدس اور حرمین سے نکالنے کے لئے جهدو جهد کرنا کیوں دہشت گردی ہے؟

اگر امریکہ روسی استعمار کو افغانستان سے نکالنا جہاد سمجھتا تھا تو پھر آج اسے کیوں دہشتگردی سمجھتا ہے؟ ہماری پوری کوشش ہوگی کہ انشاء اللہ دینی اور جہادی قوتیں سب مل بیٹھ کر اور متحد ہوکر ایک ایسی تحریک برپا کریں کہ امریکہ کا صرف پاکستان سے نہیں بلکہ سعودی عرب سے بھی نام ونشان ختم ہوجائے آج حجاز مقدس اور حرمین عملاً اس

Khutbat Haqqania \ Khutbat Final

کے کنٹرول میں ہیں اسامہ بے چارہ نقشہ پر ایک ایک جگہ کا نشان بتاتا ہے کہ اس جگہ میں اتنے فوجی ہیں اور اس جگہ پر ان کی اتنی عسکری قوت ہے تو میرے دوستو میرا جی چاہتا تھا کہ ان سب باتوں پر تفصیل سے بات کروں لیکن وقت بالکل کم ہے انشاء اللہ تحفظ جہاد و مجاہدین کے معاملے کو ہم آگے بڑھائیں گے صحافیوں اور مدیران جرائد اور جہادی و دینی جماعتوں علماء اور مشائخ کو ان سب کو ساتھ لیکر آگے بڑھیں گے' ہمارا ان کے ساتھ اظہار یکجہتی مقصود تھا اور یہ کہ ہم سب آپ کی پشت پر ہیں آپ اپنے آپکو اکیلا نہ سمجھیں، آخر میں میں آپ کو ایک مشترکہ اعلامیہ سناتا ہوں اسی کو گویا اجلاس کا خلاصہ سمجھیں۔

خطاب
جنرل حمید گل صاحب

تعارف

جنرل صاحب معروف جہادی شخصیت، جہاد افغانستان کے دوران آئی ایس آئی کے ڈائریکٹر جنرل اور دوسرے مناصب پر عظیم کردار ادا کیا۔ زبان وقلم کا ہر ہر لفظ ملیؔ احساسات اور غیرت ایمانی کا غماز ہوتا ہے۔ ریٹائرمنٹ کے بعد ہر محاذ پر استقامت سے ملت اور پاکستان کی ترجمانی کرتے ہیں۔ پاک افغان ڈیفنس کونسل میں بھرپور اور قائدانہ کردار ادا کیا اور طالبان افغانستان کی بڑی جرأت سے وکالت کی اور آج تک اپنے اصولی موقف پر جرأت سے ڈٹے ہیں۔دفاع پاکستان کونسل میں بھی ہمارے ساتھ ساتھ رہے۔(س)

Khutbat Haqqania \ Khutbat Final

افغانستان میں قیام امن
شریعت مقدسہ کی برکت

پاکستان کی آزادی ۲۷ رمضان کو

جشن آزادی کے حوالے سے ہم ایک بات بھول جاتے ہیں، کہ پاکستان شب قدر ۲۷ رمضان میں معرض وجود میں آیا تھا لیکن اس کو ہم ۱۴ اگست کو مناتے ہیں جبکہ ہمیں یہ شب قدر ہی میں منانا چاہیے تھا، ہماری آزادی ابھی نہیں آئی ہم ابھی آزاد نہیں ہیں اگر آزاد ہوتے تو سقوط کارگل نہ ہوتا ہم انگریزوں سے آزاد ہوکر امریکیوں کے غلام بن گئے ۱۱۹۲ء میں آخری صلیبی جنگیں لڑی گئیں تھیں ۱۴۹۲ء کو ابوعبداللہ نے عیسائیوں کو چابیاں دیں تھیں سات صدیوں کے بعد جہاد شروع ہوا ۱۹۹۲ء اپریل کو مجاہدین افغانستان فاتح بن کر افغانستان میں سپر طاقت کو شکست دے کر داخل ہوئے۔

مادی کمزوری کی وجہ سے احساس کمتری میں مبتلا نہ ہونا

حکمرانوں کی یہ باتیں غلط ہیں کہ ہم کمزور ہیں معیشت کمزور ہے تاریخ کا مطالعہ کریں اللہ مچھروں سے نمرود کو شکست دیتا ہے ہمیں امریکہ کی ضرورت نہیں اللہ

کی مدد ہمارے ساتھ ہے لیکن ہمارے حکمرانوں کو اس پر یقین ہی نہیں اگر افغانستان میں امن آیا ہے تو وہ شریعت کی برکت سے نیوکلیئر ہونے کے باوجود ہم جنگ کی دھمکی سے بھاگ گئے اگر ہم اپنے لیڈروں کو جہاد سے بھاگنے دیں گے تو اس کے ہم بھی ذمہ دار ہونگے ہم ان کو بھاگنے نہیں دیں گے ہم انشاء اللہ جہاد کی حفاظت کریں گے ہم کشمیر سے بیوفائی نہیں کرسکتے ہماری پرورش میں نہ صرف کشمیر کا پانی شامل ہے کیونکہ دریا وہیں سے آتے ہیں بلکہ اب اس میں مجاہدین کا خون بھی شامل ہوگیا ہے اور اس کو ہم ضائع نہیں ہونے دیں گے آئی ایم ایف اور دیگر اداروں کا مین مقصد افواج پاکستان کو ختم کرنا ہے اور مجاہدین اور افواج پاکستان کے درمیان جو رشتہ ہے اس کو توڑنا چاہتے ہیں انہوں نے عراق، ترکی، الجیریا کی فوج کو ختم کیا اب انکی نظر افواج پاکستان پر ہے جب تک عزم نہیں ہوگا اس وقت تک کوئی ہتھیار کام نہیں دے سکتا۔

جہاد اتحاد پیدا کرتا ہے اور سیاست انتشار

آج حکمران کہتے ہیں کہ ہم تنہا ہوچکے ہے ہم تو ۱۴ سو سال سے تنہا ہیں دنیا کے حکمران کبھی مسلمانوں کا ساتھ نہیں دے سکتے جہاد اور اسلام ساتھ ساتھ چلتے ہیں جبکہ سیاست انتشار پیدا کرتی ہے جہاد متحد کرتا ہے اسکا عملی نمونہ واقعہ کارگل ہے جس پر پوری ملت یکجا ہوگئی تھی اور ملک میں کسی قسم کی فرقہ ورایت کی آگ نہیں بھڑکی آج وقت آگیا ہے کہ ہم اپنے فیصلے خود کریں اور امریکہ کی اجارہ داری قبول نہ کریں۔

امریکہ کو نظام اسلام اور قانون عدل سے تکلیف

امریکہ نے افغانستان پر حملہ کرنے کیلئے اسامہ بن لادن ایک بہانہ بنایا ہے اسے تکلیف نظام اسلام سے اور قانون عدل سے ہے، اسے یہ تکلیف ہے کہ طالبان

Khutbat Haqqania \ Khutbat Final

امریکہ، یہود و نصاریٰ کی بالادستی قبول کیوں نہیں کرتے؟ یہاں کارگل میں بھی جو لوگ شہید ہوئے ہیں اور جنہوں نے ملک وملت کیلئے اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کیا ہے یہ لوگ کون ہیں؟ شہدا غرباء کے بچے ہیں ان شہداء میں کسی کارخانے دار یا کسی جاگیردار اور کسی سیاست دان کا بیٹا شامل نہیں، وہ لوگ تو ملک کو بیچنے والے ہیں، آج ضرورت ہے کہ اتحاد قائم کریں جہاد کے میدان میں بھی اور اپنی صفوں میں بھی۔

خطاب

جناب عبدالرشید ترابی صاحب

تعارف

جماعت اسلامی آزاد کشمیر کے امیر اور اہم مذہبی، سماجی اور سیاسی رہنما

Khutbat Haqqania \ Khutbat Final

قیام پاکستان بذریعہ جہاد

کلمات تشکر

میں مولانا سمیع الحق کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے جہادی تنظیموں کو اور علمائے امت کو یہاں جمع کیا آج مسلمانوں کے لئے ذلت سے نکلنے کا واحد راستہ جہاد فی سبیل اللہ ہے جب کشمیری مجاہدین نے دیکھا کہ اگر روس جیسی سپر پاور کو شکست ہو سکتی ہے تو پھر بھارت کو بھی ہو سکتی ہے اور وہ جہاد اس کے سامنے کچھ بھی نہیں۔

جہاد کے برکات

اسی جہاد کا نتیجہ ہے کہ پاکستان نیوکلیئر طاقت بنا، اس صدی میں برطانوی استعمار جہاد کی وجہ سے نیست و نابود ہوا قیام پاکستان بھی جہاد ہی کی وجہ سے معرض وجود میں آیا اور اس میں علماء دیوبند کی بہت بڑی قربانی ہے انشاء اللہ امت مسلمہ کا ایک ایک فرد اسامہ بن لادن بن کر سامنے آئے گا۔

امریکہ کے خلاف علم جہاد بلند کرنا

اگر طالبان پر امریکہ نے حملہ کیا تو صرف ہم پاکستان میں نہیں بلکہ پوری

دنیا میں کوئی حکومت اور کوئی جماعت ایسی نہ ہوگی جو امریکہ کیخلاف علم جہاد بلند نہ کرے کارگل میں اس موقع پر جہاد کے لئے جو فوجی پاکستان سے گئے تھے انہوں نے سب سے آگے رہتے ہوئے جام شہادت نوش کیا اور جس وقت ملک کے حکمرانوں نے واپسی کا حکم دیا تو فوج کے بعض بریگیڈ کے سربراہوں نے اپنی کمپنی واپس بھیج دی لیکن خود واپس نہیں ہوئے کہ ہم تو شہادت کی نیت سے آئے تھے اب کس طرح واپسی کا ارادہ کریں۔

Khutbat Haqqania \ Khutbat Final

خطاب

جناب حامد میر صاحب

تعارف

جیو ٹی وی کے شہرۂ آفاق اینکر، جنگ کے کالم نگار، انتھک محنتی، معاملات اور حوادث وخبر کی تہہ تک پہنچ کر حقائق کو بے نقاب کرنے کے ماہر، سخت ترین خطرات افغانستان میں ہوں یا لبنان وغیرہ میں بے خطر کود پڑنا اِن کی کمزوری یا بہادری ہے؟ عرصہ سے اپنے پروگرام کیپٹل ٹاک جیو کے ذریعہ میڈیا کی سکرین پر نمایاں ہیں۔

علمائے دیوبند کے مجاہدانہ کارنامے

کارگل سے پسپائی اور اصل صورت حال

آج کی اس کانفرنس میں کوئی روایتی تقریر نہیں کرنا چاہتا، دیکھئے! جذباتی نعرے لگانا اور لفظوں سے کھیلنا بہت آسان ہے جذباتی تقاریر کرنا اور واہ واہ کروانا بہت آسان ہے آج میں معذرت کے ساتھ کچھ ایسی باتیں بھی کروں گا جس سے ہم سب کی اصلاح کا پہلو نکلتا ہے جس سے ہم سب اپنی خامیوں پر کچھ قابو پاسکیں اور یہ بہت ضروری ہے حکومت نے اعلان واشنگٹن کے حوالے سے کارگل سے پسپائی اختیار کی لیکن مجاہدین نے پسپائی اختیار نہیں کی اصل صورت حال اس سے بالکل مختلف ہے اس کا سب سے بڑا ثبوت بھارتی ذرائع ابلاغ کی خبریں ہیں جن میں بھارتی فوجی ترجمان اور فوج کے اعلیٰ ذرائع یہ اعتراف کرتے ہیں کہ دراس، مشکوہ اور بٹالک کے علاقوں میں جو اہم چوٹیاں ہیں اور اس پورے علاقے میں جو ایک اہم چوٹی ہے جسکو پوائنٹ ۵۱۴۰ کہا جاتا ہے اس پر ابھی تک مجاہدین کا قبضہ ہے یہ درست ہے کہ کچھ چوٹیاں مجاہدین نے خالی کر دی ہیں۔

علماء دیوبند کی تاریخ

علماء دیوبند کی تاریخ اٹھا کر دیکھیں یہ جو اسامہ بن لادن نے سعودی عرب کی

Khutbat Haqqania \ Khutbat Final

بادشاہت کے خلاف جو غیر اسلامی حکومت ہے اس غیر اسلامی حکومت کے خلاف جو علم بغاوت بلند کیا ہے یہ نئی بات نہیں ہے بلکہ یہ حضرت مولانا سید حسین احمد مدنیؒ کا موقف ہے اگر آپ ان کے خطبات کا مطالعہ کریں اور جمعیت علماء اسلام کی تاریخ پر نظر ڈالیں تو آپ کو پتہ چلے گا کہ جو باتیں اسامہ بن لادن آج کر رہا ہے حضرت مدنیؒ ۷۵ سال پہلے فرمایا کرتے تھے جب برطانوی فوج نے شریف مکہ کیساتھ ملکر ابن سعود کے خاندان سے اس کے خلاف جنگ شروع کی اور برطانوی فوج سعودی سرزمین کے اندر گھسی مقامات مقدسہ کے اردگرد گولہ باری کی تو یہ کون تھے جنہوں نے اس پر احتجاج کیا یہ جمعیت علماء ہند تھی جنہوں نے ۱۹۲۳ء میں دہلی میں اپنی مرکزی کمیٹی کے اجلاس میں انکے خلاف قرارداد پاس کی تھی اسامہ بن لادن آج جو بات کرتا ہے تو یہ کوئی نئی بات نہیں ہے کہ مقامات مقدسہ سے غیر ملکی فوج کو واپس بلایا جائے یہ علماء دیوبند کا جو ایک پرانا موقف ہے یہ اسکی تائید ہے اور یہ موقف بادشاہتوں کیخلاف ہے آپ نیشنل ڈیموکریسی کیخلاف بات کریں ہم آپ کے ساتھ ہیں آپ سوشلزم کیخلاف بات کریں تو ہم آپ کے ساتھ ہیں آپ جمہوریت کی بات کریں تو ہم آپ کے ساتھ ہیں۔

صدیوں کا تعلق احمد شاہ ابدالی کے احسانات کے قرضہ کی ادائیگی

افغانستان اور اس خطے کے مسلمانوں کا تعلق آج کا نہیں سینکڑوں برس کا پرانا ہے، یہ حضرت شاہ ولی اللہؒ تھے جنکی ایماء پر احمد شاہ ابدالیؒ نے افغانستان سے حملہ کیا اور یہاں کے مسلمانوں کو ہندو اور مرہٹہ کے ظلم سے نجات دلائی تو آج اگر ملا عمر مولانا سمیع الحق صاحب سے یہ کہتا ہے کہ اپنے مدرسے کے طلباء اور کارکنوں کو ہماری مدد کے لئے بھیجیں تو یہ اس احمد شاہ ابدالیؒ کے احسان کا قرضہ چکانے والی بات ہے یہ کام ضرور کرنا چاہیے کچھ لوگ یہ پروپیگنڈہ کرتے ہیں کہ دینی مدارس دہشت گردوں کو پیدا کرتے

ہیں حالانکہ آج تک کبھی کسی دینی مدرسہ کا طالب علم کسی ڈکیتی میں، کسی چوری میں، کسی کرپشن کے الزام میں گرفتار نہیں ہوا بلکہ جو لوگ اس ملک میں اربوں روپیہ لوٹ مار کرتے ہیں، اس ملک میں ڈکیتیاں کرتے ہیں ان کا تعلق دینی مدارس سے نہیں ہے ان کا تعلق ان اداروں سے ہے جن سے میں پڑھا ہوں دینی مدرسہ ہو یا انگریزی مدرسہ ہو مسلمان اگر صحیح مسلمان ہے تو اس کا ایمان نہیں ڈول سکتا یہ جو ہماری پاک فوج کے نوجوان ہیں جنہوں نے کارگل کے مقام پر کارنامے سرانجام دیئے یہ بھی ان اداروں سے پڑھے تھے جن سے میں پڑھا ہوں لہٰذا امریکہ یہ فرق نہ کرے کہ یہ دینی مدرسہ ہے انگریزی مدرسہ ہے مسلمان مسلمان ہی رہے گا۔

Khutbat Haqqania \ Khutbat Final

خطاب
مولانا سلطان محمود ضیاء صاحب

تعارف

حرکۃ الانصار کے سرگرم رکن ہفت روزہ ''الہلال'' کے مدیر اعلیٰ

دارالعلوم حقانیہ
نے ہمیشہ پرچم جہاد بلند کیا

سید احمد شہیدؒ کے جانشین

آج کا اجتماع اس عظیم قائد کے ورثا کا اجتماع ہے جن کا نام نامی اسم گرامی محمد رسول ﷺ اللہ ہے جو خطرے کے وقت صحابہ سے پہلے گھوڑے کی ننگی پیٹھ پر سوار ہو کر مدینہ کا چکر لگاتے ہیں اور ہاتھ میں تلوار لیکر مدینہ کا چکر لگاتے ہیں آج علما اکوڑہ خٹک کے اس مقام (دارالعلوم حقانیہ) سے اٹھ کھڑے ہوئے ہیں جہاں سے سید احمد شہیدؒ اور شاہ اسماعیل شہیدؒ نے اٹھ کر جہاد کا علم بلند کیا تھا جس انگریز استعمار کیخلاف علماء دیوبند نے تحریک اٹھائی تھی اور انگریز کو ملک سے نکالا تھا آج حضرت مولانا عبدالحقؒ اور حضرت مفتی محمودؒ کے جانشین بھی امریکہ کو ناکوں چنے چبوا کر چھوڑیں گے۔

Khutbat Haqqania \ Khutbat Final

خطاب
مولانا عبدالمجید توحیدی صاحب

تعارف

جمعیت علماء اسلام ضلع جھنگ کے سالار اعلیٰ، فعال اور متحرک شخصیت

علماء کرام نظام حکومت بخوبی چلا سکتے ہیں

طالبان نے صحابہ کرام کی یاد تازہ کردی

وزیراعظم نے جہاد کا انکار کر کے پوری قوم کو رسوا کر دیا ہے انشاء اللہ مجاہدین اپنا جہاد جاری رکھیں گے تحفظ جہاد و مجاہدین کانفرنس سے پوری دنیا کے کافر لرزہ براندم ہیں آج جہاد کا عمل اجنبی نہیں رہا ہے بلکہ چودھویں صدی میں امت مسلمہ کے غیور نوجوانوں نے اللہ کے دین کے لئے قربانی دے کر یہ ثابت کر دیا ہے کہ ۱۴سو سال پہلے حضور ﷺ اور حضرات صحابہ کرام اعلاء کلمة اللّٰہ کے لئے قربانی دے سکتے ہیں تو آج ۱۴ صدیوں بعد ان کے جانثار بھی قربانی دینے کے لئے تیار ہیں اور ۱۴ صدیوں بعد خلفائے راشدین کی یاد تازہ ہو رہی ہے۔

نفاذ نظام اسلام سے مجرموں کی کمی

کابل کے شہر میں جب ۳ افراد پر حد جاری کی گئی تو پوری دنیا دیکھ رہی تھی طالبان کے افراد نے بتایا کہ تین ماہ بعد یہ واقعہ ہوا ہے جو عدالت میں آیا ہے پورے افغانستان میں کسی جیل میں کوئی بھی مجرم نہیں یہ دنیا کو اچھا نہیں لگتا آج مولوی نے ثابت کر دیا ہے کہ جہاں مولوی بخاری کا درس دے سکتا ہے میز پر بیٹھ کر قال اللّٰہ اور

Khutbat Haqqania \ Khutbat Final

قال الرسول ﷺ کا درس دے سکتا ہے تو اسی طرح مولوی کرسی پر بیٹھ کر نظام حکومت بھی چلا سکتا ہے۔

افغانستان کا قانون قرآن وسنت سے متصادم نہیں

افغانستان کا کوئی قانون ایسا نہیں جو قرآن وسنت سے متصادم ہو امریکہ خلافت اسلامیہ کو ختم کرنا چاہتا ہے لیکن اس کے یہ شرمناک عزائم کبھی پورے نہیں ہوں گے مجاہدین اس بات کا عزم رکھتے ہیں کہ پوری دنیا پر اسلامی نظام نافذ کر کے رہیں گے اس وقت شہداء کے خون کی وجہ سے پروان چڑھ چکا ہے اس کو پوری دنیا کی طاقت ختم نہیں کرسکتی۔

خطاب
مولانا عبدالستار سالک صاحب

تعارف

جمعیۃ الانصار کے اہم رکن ،مولانا فضل الرحمان خلیل کے دستِ راست، علاقہ چترال سے تعلق رکھنے والے

Khutbat Haqqania \ Khutbat Final

علماء کرام اپنی ذمہ داریوں کا احساس پیدا کریں

خلفشار اور انتشار کی صورت میں ہماری ذمہ داریاں

جمعیت علماء اسلام کے اکابرین نے حالات کی نزاکت کا احساس کرتے ہوئے عسکری قوتوں کو جمع کیا ہے یہ ایک بہترین اقدام ہے آج عالم کفر عالم اسلام کے خلاف نبرد آزما ہے اور صحیح انتشار کا شکار ہیں ہماری یہ ذمہ داری ہے کہ نبی ﷺ کے بتائے ہوئے طریقوں کے مطابق علم جہاد بلند کریں اور اپنی ذمہ داریوں کو پورا کریں۔

عالم کفر کے مقابلے میں امت کے اتحاد کی ضرورت

عالم کفر کے مقابلے میں متحد ہو جائیں مجاہدین کی نظریں صرف اللہ کی ذات پر ہے آج امریکی حکمرانوں کو اسلامی ریاست چبھتی ہے اور وہ اسامہ بن لادن کی آڑ میں اسلامی ریاست کو نشانہ بنانا چاہتا ہے تو ایسی صورت حال میں علماء اپنی ذمہ داریوں کا احساس کریں اور ہماری تربیت کریں۔

خطاب
جناب اظہر نسیم صاحب

Khutbat Haqqania \ Khutbat Final

جہاد کا جذبہ
اور موت سے محبت غلبہ کا پیش خیمہ

اسلام اور جہاد سے محبت

مجاہدین یہ سمجھتے ہیں کہ یہ بڑا خوش قسمت دن ہے کہ اسلام اور جہاد سے محبت کرنے والے لوگوں نے مجاہدین اور اسلام کے چاہنے والوں کو اکٹھا کیا ہم ان کے شکر گزار ہیں۔

ہم نے مرنے کا سبق بھلا دیا

چند مجاہدین نے روس کے فوجیوں کو اس لئے شکست دی کہ وہ مرنا چاہتے تھے اس لئے آج ہم نے مرنے کا سبق بھلا دیا ہے جب امت مرنا چاہتی تھی تو اسلام ہر جگہ غالب تھا ہم سب کو چاہیے کہ جہاد کا جذبہ پیدا کریں پھر کسی کی جرات نہیں ہوگی کہ وہ اسلامی حکومت پر حملہ کرے۔

خطاب

جناب غلام نبی نوشہروی صاحب

تعارف

نائب امیر حزب المجاہدین، جہادی جذبے سے سرشار، فعال اور متحرک شخصیت

Khutbat Haqqania \ Khutbat Final

قرآن کے رنگ میں رنگتے جاؤ

قیام پاکستان کا بنیادی مقصد

میں جمعیت کا مشکور ہوں کہ انہوں نے مجھے یہ موقع فراہم کیا کہ میں کچھ کہہ سکوں،ہمیں قتال فی سبیل اللہ میں اپنا حصہ ڈالنا چاہیے ہم اس بات پر غور کریں کہ ہماری زندگی قرآن کے رنگ میں رنگی ہوئی ہیں قیام پاکستان کا بنیادی مقصد اسلامی ریاست کا قیام تھا لیکن مملکت تو بن گئی مگر اسلامی ریاست نہ بن سکی جموں کشمیر کے عوام گزشتہ ۵۰ سال سے ہندوؤں کے ساتھ نبرد آزما ہیں اس وقت کوئی مملکت عملی مدد کشمیریوں کے ساتھ نہیں کر رہی ہے سوائے پاکستان کے اس وقت جتنے معاہدے ہو رہے ہیں وہ قابل قبول نہیں۔

خطاب

حافظ عبداللہ منتظر صاحب

تعارف

لشکر طیبہ کے سرگرم رکن ہفت روزہ ''جرار'' کے قلمکار

Khutbat Haqqania \ Khutbat Final

جمہوریت اور اسلام دو مختلف راستے

جمعیت علماء اسلام ایک جہادی تحریک

جمعیت علماء اسلام ایک جہادی تنظیم ہے افغانستان میں ان کا ایک بڑا کردار ہے افغانستان کے طلباء اکثر مولانا سمیع الحق کے شاگرد ہیں انکا ایک بہت بڑا مقام ہے اسوقت ضرورت ہے کہ جہادی تنظیمیں اور باقی جماعتیں متحد ہو کر امریکہ کا مقابلہ کریں جہاد کی لہر جو افغانستان سے اٹھی ہے یہ پوری دنیا میں پھیلتی جارہی ہے۔

کمیونزم اور اسلام مختلف راہیں

کارگل میں مجاہدین موجود ہیں وہ کسی کی مصلحت کا شکار نہیں ہوئے بلکہ حکمران خود بھی مصلحت کا شکار ہوا ہے آج نواز شریف کسی کو منہ دکھانے کے قابل نہیں مجاہدین اللہ کی مدد سے لڑ رہے ہیں اور لڑتے رہیں گے طالبان نے کونسا الیکشن لڑا ہے جس کی وجہ سے آج وہ شریعت افغانستان میں نافذ کر چکے ہیں آج ایک شخصیت جو طالبان کی بھی ہے درست ہے اسکو طالبان سے صحیح سبق سیکھنا چاہیے اور جمہوریت اور کمیونزم اور شریعت کو ایک ساتھ نہ چلائیں۔

خطاب

مولانا شیر عالم مجددی صاحب

Khutbat Haqqania \ Khutbat Final

شہید مرتا نہیں

جمعیت کے شانہ بشانہ قربانی دیں گے

میں جمعیت علماء پاکستان کی طرف سے قائد جمعیت کو یقین دلاتا ہوں کہ ہم آپ کے شانہ بشانہ ہوں گے شہید کبھی نہیں مرتا نہیں بلکہ زندہ رہتا ہے، جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ يُّقْتَلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ بَلْ اَحْيَآءٌ وَّلٰكِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ (البقرة:١٥٤)

ہم مجاہدین کو یقین دلاتے ہیں کہ ہم آپ کے ساتھ ہیں۔ ہم آپ کی رہنمائی میں کسی بھی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے، ہم کو آپ ہر میدان میں ہراول دستہ پائیں گے اور عالم کفر کو للکاریں گے۔ ہم صرف آپ کے اشارے کے منتظر ہیں۔

تحفظ جہاد ومجاہدین کانفرنس کا متفقہ اعلامیہ

جمعیت علماء اسلام پاکستان کے زیر اہتمام یہ اجلاس......

☆ مجاہدین کی مختلف تنظیموں اور دینی جماعتوں کا یہ اجتماع اعلان واشنگٹن اور اعلان لاہور کوکلی طور پر مسترد کرتا ہے کارگل اور کشمیر کے فاتح مجاہدین کو واپسی پر مجبور کردینے سے پوری ملت مسلمہ بالخصوص پاکستانی غیور مسلمانوں کی عظمت وشوکت کو شدید دھچکا لگایا گیا اور اللہ کی راہ میں شہید ہونے والوں کی قربانی سے غداری کی گئی ہے۔

☆ یہ اجلاس کنٹرول لائن کو تسلیم نہیں کرتا اور اس کو تسلیم کرنے والے جہاد کشمیر اور سالمیت پاکستان سے غداری کریں گے۔

☆ یہ اجلاس مجاہدین کشمیر اور اس راہ میں شہادت کی خلعت پانے والے مجاہدین اور افواج پاکستان کے غیور سپاہیوں کو زبردست خراج

Khutbat Haqqania \ Khutbat Final

عقیدت پیش کرتا ہے اور تمام تنظیموں اور جماعتوں سے اپیل کرتا ہے کہ ملک وملت کی سالمیت کشمیر کی آزادی کیلئے مقدس جہاد جاری رکھیں سارے علماء ومشائخ اور دینی جماعتیں ان کے ساتھ ہیں۔

☆ یہ اجلاس افغانستان میں قیام امن ملک کی وحدت وسالمیت اور نفاذ اسلام کیلئے برسرپیکار طالبان کو بھرپور خراج عقیدت پیش کرتا ہے اور انہیں مکمل تعاون کا یقین دلاتا ہے۔

☆ یہ اجلاس طالبان کے خلاف پورے عالم کفر بالخصوص امریکہ کی سازشوں، ریشہ دوانیوں، غوغا آرائیوں کی پرزور مذمت کرتا ہے اور امریکہ کو وارننگ دیتا ہے کہ افغانستان پر ادنیٰ سی جارحیت کو بھی وہ پوری ملت اور پاکستان پر حملہ سمجھتا ہے اور ہمارا عہد ہے کہ امریکہ کی اینٹ کا جواب پتھر سے دیا جائے گا افغانستان پر حملے کی صورت میں ہم پوری دنیا میں امریکہ اور امریکی مفادات پر کاری ضرب لگانا مقدس جہاد سمجھتے ہیں۔

☆ یہ اجلاس افغانستان پاکستان اور کشمیر میں خصوصاً اور عالم اسلام میں عموماً امریکیوں کی یک طرفہ غیر منصفانہ مداخلت اور پالیسیوں کو نہایت نفرت کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔

☆ یہ اجلاس امریکہ اور اسکی پالیسیوں کے بارے میں سرنگوں ہونے کی پالیسی پر حکمرانوں کی بھرپور مذمت کرتا ہے۔

☆ یہ اجلاس افغانستان اور کشمیر کے جہاد کو خون خرابہ کہنے پر وزیراعظم

پاکستان نواز شریف کی شدید مذمت کرتا ہے اور اسے جہاد سے بغاوت اور جہاد کی توہین قرار دیتا ہے۔

☆ یہ اجلاس تمام دینی جماعتوں اور لیڈروں سے اپیل کرتا ہے کہ وہ ہرگز کسی اور سیاسی جماعت سے اتحاد نہ کریں جو طالبان اور کشمیری مجاہدین کی حمایت نہیں کرتیں۔

☆ یہ اجلاس حکومت کو وارننگ دیتی ہے کہ سی ٹی بی ٹی اوراس قسم کے معاہدوں پر دستخط کرنے سے گریز کرے۔

Khutbat Haqqania \ Khutbat Final

خطبات

اسلامی انقلاب وتائید طالبان کانفرنس

۲رمئی ۱۹۹۹ء ایبٹ آباد

خطاب

شیخ الحدیث مولانا سمیع الحق مدظلہ

Khutbat Haqqania \ Khutbat Final

احیائے دین، اوراحیائے اسلام کیلئے انقلابی جدوجہد

جمعیت علماء اسلام ہزارہ ڈویژن کے زیر اہتمام مورخہ ۲ رمئی ۱۹۹۹ء کو اسلامی انقلاب وتائید طالبان کانفرنس بمقام ڈسٹرکٹ کونسل ہال ایبٹ آباد میں منعقد ہوئی کانفرنس میں ڈویژن بھر کے کارکنوں نے شرکت کی کانفرنس میں حضرت درخواستیؒ کے بڑے نواسے شیخ الحدیث حضرت مولانا شفیق الرحمٰن درخواستی، جمعیت علماء اسلام ضلع رحیم یارخان کے امیر حضرت مولانا مفتی حبیب الرحمٰن درخواستی، حضرت مولانا سیف الرحمٰن درخواستی، ضلعی سیکرٹری اطلاعات قاضی عبدالحمید، تحریک حماس فلسطین کے مرکزی رہنما جناب عدنان تیمی، جامعہ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک کے شیخ الحدیث حضرت مولانا ڈاکٹر سید شیر علی شاہ مدنی، جمعیت علماء اسلام سرحد کے سیکرٹری اطلاعات مولانا سید محمد یوسف شاہ مروت، جمعیت علماء اسلام اسلام آباد کے جنرل سیکرٹری مولانا محمد رمضان علوی، نائب امیر مولانا عبدالخالق، خطیب جمعیت مولانا میاں محمد نقشبندی، مولانا محمد موسیٰ شاکر نے بطورِ خاص شرکت کی کانفرنس حاضری کے لحاظ سے ہزارہ کی تاریخ میں مثالی تھی کانفرنس کی صدارت ضلعی امیر مولانا قاری عبدالحمید نے فرمائی جبکہ سٹیج

سیکرٹری کے فرائض ضلع جنرل سیکرٹری سید یوسف شاہ صابری نے سرانجام دیئے کانفرنس کا باقاعدہ آغاز مولانا قاری عبدالمالک ہری پور نے تلاوت کلام پاک سے کیا آغاز میں جمعیت ضلع مانسہرہ کے نائب امیر مولانا نورمحمد آف خواجگان کے نوسالہ صاحبزادے محمد نصیر الدین نے جہاد کے موضوع پر مفصل خطاب کیا جس کو ہال میں موجود شرکاء نے سراہا کانفرنس میں ڈویژن بھر کے جید اور ممتاز علماء شریک تھے لیکن تمام علماء کے اسماء کا احاطہ ناممکن ہے امید ہے محسوس نہیں کریں گے کانفرنس کی اختتام حضرت مولانا ڈاکٹر سید شیر علی شاہ صاحب کی دعائیہ کلمات پر ہوئی، اب کانفرنس میں کئے گئے بیانات کو شامل خطبات کیا جارہا ہے۔ (ادارہ)

احیائے اسلام کے لئے اکابر کی قربانی

میرا ارادہ اور مقصد یہ نہیں ہے کہ لمبا چوڑا خطاب کیا جائے میں آپ کی توجہ ان دواہم موضوعات کی طرف مبذول کروں گا طالبان نے ایک ایسا کام کیا جو صدیوں پہلے امت مسلمہ کی تڑپ اور کوششوں کے باوجود نہیں ہو رہا اور وہ کام ہے اسی خطے میں اللہ کے نظام کو نافذ کر دینا جس کیلئے شاہ ولی اللہ کا اور سید احمد شہیدؒ بر سر پیکار تھے اور مجدد الف ثانیؒ ، شاہ اسماعیل شہیدؒ اور ہمارے اکابرین بر سر پیکار تھے وہ احیائے دین کیلئے کافروں سے لڑتے اور صرف یہی نہیں بلکہ اللہ کے دین کا نظام رائج کرنے کیلئے جدوجہد کرتے شاہ اسماعیل شہیدؒ کے خطوط آپ دیکھ لیں وہ لکھتے ہیں کہ ہمارا مقصد صرف انگریزوں کو نکالنا نہیں بلکہ اسلامی نظام نافذ کرنا ہے اور اللہ کی قوانین کو نافذ کرنا ہے مولانا محمد قاسم نانوتویؒ اور حضرت مجدد الف ثانیؒ نے شملہ کے میدانوں میں انگریز کیخلاف جنگ لڑی اور شاہ عبدالعزیز نے اسی وجہ سے ملک کو دارالحرب قرار دیا تھا کہ یہاں اسلامی قوانین کالعدم کیے گئے تھے یہ صدیوں کی ایک جنگ تھی انگریز یہ چاہتا ہے

Khutbat Haqqania \ Khutbat Final

امریکہ یہ چاہتا ہے کہ ایک ملک آزاد ہو لیکن وہاں پر اسلامی نظام نہ ہو اسی طرح تمام انگریز، یہود اور اسرائیل متفق ہیں کہ اب کسی خطے میں اسلامی نظام نافذ نہ ہو یہ لوگ اس کو اپنے لئے موت سمجھتے ہیں۔

افغانستان میں نفاذ اسلام کے ثمرات

طالبان نے اس جہاد افغانستان کو بچا لیا اور ۲۰ لاکھ افغان مجاہدین شہداء کی قربانیوں کو ضائع نہیں کرنے دیا ان کو تو جنت مل گئی اور علیین میں پہنچ گئے لیکن اگر اس کے ثمرات اسلامی نظام کے شکل میں ظاہر نہ ہوتے تو دنیاوی لحاظ سے وہ قربانی ضائع ہو جاتی ان کے لیڈروں نے ان کی قربانی کو تباہی کے آخری دہانے پر پہنچایا لیکن اللہ تعالیٰ نے اس قربانی کی حفاظت معصوم طالب علموں سے کرائی اور جہاد کے لئے قربانی دینے والے یہی مولوی اور طالب علم تھے اللہ تعالیٰ نے افغانستان کے بڑے لیڈر گلبدین حکمتیار اور ربانی وغیرہ سے یہ عظیم کام نہیں کروایا بلکہ ان بوریا نشین طالبان سے کرا دیا، اللہ تعالیٰ نے یہ مقدس کام آپ کے بچوں طالبان سے کرایا الجزائر، مصر، سوڈان میں یہ جنگ شروع ہے سارے عالم اسلام کے خلاف یہ کافر کوشش کر رہے ہیں کہ اللہ کا قانون نافذ نہ ہو لیکن طالبان نے یہاں نافذ کر دکھایا۔

عالم کفر کا طالبان کے خلاف اتحاد

سارے دشمن، امریکہ، روس اور منافق اسلامی مملکتیں بھی مٹھی بھر طالبان کے خلاف ایک ہوگئی ہیں ورنہ یہ کوئی بات ہے کہ پندرہ، سولہ سال جہاد میں لگ گئے ایک مقدس ملک آزاد ہوا اور ان کے نوجوان اٹھتے ہیں اور اپنے ملک پر پورا کنٹرول سنبھال کر امن قائم کرتے ہیں انسانوں کے بنیادی حقوق بحال کرتے ہیں اور پورا عالم اسلام ان کو تسلیم نہیں کرتا ہے اور تو اور سعودی عرب بھی عملاً تسلیم نہیں کرتا وجہ کیا ہے کہ یہ دشمن

کے شکنجے میں ہیں آپ کا پورا حکمران ٹولہ منافقوں کے قبضے میں ہے اور پورا عالم کفر اس اسلامی نظام کے خلاف ایک ہو چکا ہے اخبارات ، رسائل وغیرہ ان کے خلاف پروپیگنڈہ کر رہے ہیں وہ دینی جماعتیں جو اپنے آپکو مذہبی کہتے ہیں طالبان کے خلاف ہے اور ان کیخلاف ایک طوفان بدتمیزی لوگوں میں برپا کر رہا ہے بی بی سی وغیرہ یورپ کا تمام میڈیا ان کے خلاف بکواس کر رہا ہے صرف اسی وجہ سے کہ اللہ کا دین نافذ کیا گیا ہے وہاں انہوں نے انسانی حقوق کو محفوظ کیا امن قائم کیا ایک خاتون جو ایک وقت میں کھلونا بنا ہوتی اب ان کی طرف کوئی میلی آنکھ سے نہیں دیکھ سکتا ان کے حقوق بحال کئے وہاں راستے میں سونے اور چاندی کے بھرے صندوق کو کوئی نہیں اٹھا سکتا امریکہ ، واشنگٹن ، افریقہ میں کوئی ایک کلو میٹر فاصلہ امن سے نہیں طے کر سکتا لیکن یہاں سونے سے بھری ہوئی عورت ساری رات صحراؤں میں چلے تو کوئی نظر اٹھانے کی جرأت نہیں کر سکتا یہ سب اس نظام کی برکت سے ہو رہا ہے۔

اسلام اسمبلی سے نہیں آ سکتا

دینی جماعتوں نے پارلیمانی سیاست میں پچاس سال ضائع کیے یاد رکھیں کہ یہاں انقلاب اسمبلیوں سے نہیں جہاد سے آئے گا اگر ملک کو بچانا ہے تو پھر سب کو طالبان بننا ہوگا ملک صرف اور صرف اسلامی انقلاب سے بچایا جا سکتا ہے آج قوم پرست متحرک ہو گئے ہیں وہ عصبیتوں کو ہوا دے رہے ہیں وہ لوگوں کو منظم کر رہے ہیں اور آپ غفلت کی نیند سوئے ہوئے ہیں جمعیت کی جدو جہد سیاست کیلئے نہیں بلکہ شریعت کیلئے ہے میں نے پارلیمنٹ میں پندرہ سال رہ کر کوئی مفاد نہیں لیا اور الحمدللہ کلمہ حق بلند کرنے میں کوئی کوتاہی نہیں کی آپ خدارا ! جمعیت کو منظم کریں اور عوام میں اسلامی انقلاب کے شعور کو اجاگر کریں۔

Khutbat Haqqania \ Khutbat Final

خطاب
شیخ عدنان تیمی فلسطینی

تعارف

حرکۃ الحماس فلسطین کے اہم رہنما

مغلوبیت اور مظلومیت کی زندگی

اہل حق

میں شیخ الحدیث حضرت مولانا سمیع الحق صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے مجھے یہاں اظہار خیال کا موقع دیا میں اہل فلسطین کی طرف سے تمہارے سروں اور کندھوں پر ایک عظیم بوجھ ڈالنا چاہتا ہوں کیونکہ آپ اہل حق ہیں اور حق اہل حق سے مانگا جاتا ہے فلسطین جو ارض مقدس ہے اور ارض الانبیاء ہیں تو فلسطین آپ جیسے فرزندان اسلام کو پکار رہی ہے کہ میری آزادی کیلئے عظیم قربانیاں پیش کریں۔

عظیم فتنہ

آج ہم دنیا کے ایک نجس قوم کی ہاتھوں میں مغلوبیت اور مظلومیت کی زندگی بسر کر رہے ہیں ہمارے لئے فلسطین میں سب سے عظیم فتنہ یہی ہے کہ فلسطین کے کچھ لوگ زرخرید غلام اور ان یہودیوں کے ایجنٹ ہیں اور ان کیلئے راستہ ہموار کر رہے ہیں آج فلسطینیوں کے جو حقوق باقی ہیں تو یہودیوں کے ہمنوا یاسر عرفات وہ فلسطینیوں سے چھین کر یہودیوں کو دینے والے ہیں اور گویا وہ سرزمین پاک ساری یہودیوں کو دینے والے ہیں اور تحریک فلسطین میں ہمارے لئے سب سے بڑی رکاوٹ یہی لوگ ہیں فتنہ

Khutbat Haqqania \ Khutbat Final

جب آتا ہے تو اس کو صرف علماء جانتے ہیں اور فتنہ جب جاتا ہے تو سب کو پتہ چل جاتا ہے تو ہمارا یہ فلسطین کا مسئلہ ایک عالمی مسئلہ ہے اور یہودیوں نے اس کو مختصر کر دیا یہ صرف فلسطینی مسئلہ نہیں ہے بلکہ تمام فرزندان توحید اور ابنائے اسلام کا مسئلہ ہے اس کرہ ارض پر جتنے بھی مسلمان ہے یہ ان سب کا مسئلہ ہے لیکن دشمنوں نے اس مسئلہ کو مختصر کیا، العلماء ورثة الانبیاء یہ علماء کرام کا مسئلہ ہے یہ حضرت مولانا شیر علی شاہ مدنی اور مولانا سمیع الحق کا مسئلہ ہے یہ کسی ملک کیساتھ کسی قوم کے ساتھ وابستہ مسئلہ نہیں ہے بلکہ کرہ ارض پر تمام امت مسلمہ کا مسئلہ ہے۔

چار باتوں کی اپیل

میں آخر میں چند باتیں آپ کی خدمت میں پیش کروں گا پہلی بات یہ کہ آپ لوگ ہمارے ساتھ اس مسئلے میں متفق ہو جائیں کہ ہم فلسطین کی مقدس زمین کی ایک بالشت جگہ بھی دشمنان اسلام پر نہیں بیچیں گے، دوسری بات یہی کی کہ آپ لوگ ان کی مدد کریں گے کیونکہ مالی اور اقتصادی طاقت کے بغیر جہاد ممکن نہیں کیونکہ وہاں ایک کلاشنکوف کی قیمت دس ہزار ڈالر ہے جو یہاں ایک سو پچاس ڈالر پر ملتا ہے تو بغیر اسلحہ کے جہاد کیسے ہوگا ہم انشاء اللہ جہاد کیلئے تیار ہیں، تیسری بات آپ میڈیا کے ذریعہ اس مسئلہ کو اجاگر کریں، چوتھی بات یہ کہ آپ مقبول دعاؤں میں ہمیں یاد رکھیں۔

شیخ عدنان کی تقریر کی اردو ترجمانی دارالعلوم حقانیہ کے
استاذ الحدیث مولانا ڈاکٹر سید شیر علی شاہ المدنی نے کی

خطاب

شیخ الحدیث مولانا

شفیق الرحمٰن درخواستی صاحب

تعارف

شیخ الحدیث حضرت مولانا عبداللہ درخواستیؒ کے نواسے ،مخزن العلوم میں شیخ الحدیث مولانا عبداللہ درخواستیؒ کے آخری ایام میں دورہ تفسیر پڑھانے میں معاون رہے اور جامعہ عبداللہ ابن مسعود خانپور کے بانی و مہتمم

Khutbat Haqqania \ Khutbat Final

مہاجرین اور انصار کی جماعت کی مانند

انقلابی کتاب انقلابی پیغمبر

آج ایبٹ آباد شہر کے اندر اس بڑے ہال میں تائید طالبان کانفرنس کا انعقاد کیا گیا ہے طالبان کے لفظ سے میرا روح ان طالبان کی طرف چلا گیا جو مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے اندر مہاجرین اور انصار کی جماعت محمد عربی ﷺ کے سامنے بیٹھ کر قرآن و حدیث کا سبق پڑھتے تھے قرآن بھی انقلابی کتاب ہے، پیغمبر ﷺ بھی انقلابی آیا، پیغمبر ﷺ کی جماعت بھی انقلابی آئی اور انہی طالبان سے ان طالبان کی نسبت ہے اگر ان طالبان کی محنت سے دنیا میں انقلاب آیا اب پاکستان میں بھی انقلاب انشاء اللہ آنے والا ہے کہا جاتا ہے کہ ان کو ختم کریں گے مدارس کو ختم کریں گے مگر آواز آرہی ہے......

نور خدا ہے کفر کی حرکت پہ خندہ زن
پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائے گا

سب جانے والے مٹتے رہے مٹتے رہیں گے مگر اللہ کا قرآن بھی رہے گا محمد مصطفٰی ﷺ کا فرمان بھی رہے گا افغانستان بھی رہے گا قرآن و حدیث کے پڑھنے والے طالبان بھی رہیں گے۔

جمعیت علماء اسلام کے مشن کو اپنا مشن سمجھو

میں تم سے وعدہ لینا چاہتا ہوں کہ اس ملک میں اسلامی انقلاب کیلئے علماء کے ساتھ جان دیے کیلئے تیار ہوں تو کہہ دیں کہ ہم جمعیت علماء اسلام کا ساتھ دیں گے قائد جمعیت مولانا سمیع الحق کا ساتھ دیں گے میں نے مولانا درخواستی نور اللہ مرقدہٗ کے ساتھ قرآن کی تفسیر بھی پڑھائی بخاری کی حدیث بھی پڑھائی میرے شیخؒ کی قلبی محبت شیخ الحدیث مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہٗ کے ساتھ تھی صاحب البیت ادری بمافیه اس لئے میں نے کہہ دیا کہ آپ جماعت کا کام کریں جہاں جہاں کہیں میں انشاء اللہ تمہارے ساتھ دینی کام کیلئے چلنے کو تیار ہوں۔

پٹھانوں کی دینی حمیت وغیرت

آپ ہمت کریں زبان پر بھی یہی کلمہ ہو تو فتح اللہ کی طرف سے آئے گی نَصْرٌ مِّنَ اللّٰهِ وَفَتْحٌ قَرِيْبٌ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ (الصف:۱۳) کی آواز آرہی ہے ناامید ہونے کی ضرورت نہیں ہے کام تم کرو مدد رب عطا فرمائے گا صوبہ سرحد کے ساتھیو! تمہارے اندر دینی حمیت ہے دینی غیرت ہے اکابر اور اسلام کیساتھ تمہارا تعلق ہے میں یقین کیساتھ کہتا ہوں کہ اب انشاء اللہ پورے ملک میں جمعیت کا کام مولانا سمیع الحق کی قیادت میں مکمل طور پر ہوگا صرف آپ سے کہتا ہوں کہ گلی گلی، دیہات اور شہروں میں جا کر جمعیت کا پیغام پہنچائیں۔

Khutbat Haqqania \ Khutbat Final

خطاب

مولانا سیف الرحمٰن درخواستی صاحب

تعارف

جمعیۃ علماء اسلام (س) کے کئی عہدوں پر فائز رہے، مولانا عبداللہ درخواستی مرحوم امیر جمعیۃ کے بھانجے ہیں وہ اوران کے برادران مولانا شفیق الرحمٰن درخواستی، مولانا مفتی حبیب الرحمٰن درخواستی خان پور میں جامعہ عبداللہ بن مسعود اور روجھان وغیرہ میں اہم دینی ادارے چلا رہے ہیں، وعظ و ارشاد اور تصنیف وتدریس کے ذریعہ بھی حضرت درخواستیؒ کے سلسلہ کو بڑھا رہے ہیں۔

غلبہ دین کی شرائط قرآن کی روشنی میں

آزادی پاکستان کے باوٴن سال

سب سے پہلی چیز اسلامی انقلاب ہے پاکستان کو ۵۲ سال ہوئے حکومت گولڈن جوبلی منا چکی ہے ہم اس ملک میں رہتے ہیں آخر اس ملک میں اسلامی نظام کیوں نہیں آتا آپ ﷺ کا ارشاد ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ مجھے پیدا نہ کرتے تو سارا کائنات پیدا نہ فرماتے۔

غلبہ دین اور اس کی شرائط

قرآن مجید کہتا ہے هُوَ الَّذِیْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰی وَ دِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَی الدِّیْنِ كُلِّهٖ وَ لَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ (التوبۃ:۳۳) کہ آپ ﷺ کو اور آپ ﷺ کی دین کو تمام ادیان پر غالب کروں گا لیکن اس کی کچھ شرائط ہیں پہلی شرط وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا دوسری یہ کہ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ کہ بندہ محمدی ﷺ نظر آئے عقلاً، صورتاً، سیرتاً، شکلاً محمدی ﷺ نظر آئے۔

چوتھی شرط اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ (الفتح) آخری شرط اللہ تعالیٰ کی رضا چاہو دنیا کی طرف رغبت نہ کرو۔

Khutbat Haqqania | Khutbat Final

علمائے کرام پہاڑ کی طرح مضبوط ہو

مولانا عبید اللہ سندھیؒ نے فرمایا زمین کو دیکھو، آسمان کو دیکھو کیسی بلندی عطا فرمائی ہے ان پہاڑوں کو دیکھو کیسی مضبوط بنائے ہیں علمائے حق کے اوصاف بھی اسی طرح ہے کہ پہاڑوں کی طرح مضبوط اور بلند ارادے رکھتے ہوں میرے عزیز بھائیو! مٹی کا ٹیلہ مت بنو پہاڑ بنو یعنی مضبوطی کیساتھ رہو عالم کی شان یہ ہے کہ جس مقصد کیلئے جھنڈا اٹھایا ہو کمر ٹوٹ جائے، بدن تھک جائے، خون کا ایک قطرہ جسم میں باقی ہو لیکن ایک قدم پیچھے ہٹنے کو تیار نہ ہو اسلامی انقلاب تب آئے گا جب ہم اور آپ اپنی جان کو ان صفات اور شرائط کے ساتھ موصوف اور مخصوص کریں گے انشاء اللہ میرا رب ہمیں اسلامی دولت سے نوازے گا۔

طالبان کے مشن کو آگے بڑھاوٴ

دوسری بات طالبان کی تائید میں چند باتیں ذکر کرتا ہوں ان کے ساتھ مالی، جانی امداد کرنا یہ تو آپ کیلئے مشکل ہوگا لیکن آسان تائید بیان کرتا ہوں کہ ان کے مشن کو میڈیا کے ذریعہ اجاگر کریں اور لوگوں کا ذہن طالبان کی حمایت کے لئے تیار کریں شہید اسلام مولانا عبداللہؒ کی تعزیت کیلئے میں اسلام آباد آیا تھا نواز شریف کے وزراء بھی بیٹھے تھے ممبران اسمبلی کا مجمع لگا ہوا تھا میں نے دو باتیں کی انہوں نے کہا کہ علماء حکومت کیسے کر سکتے ہیں؟ میں نے دلائل کیساتھ بیان کیا کہ ہمارے ملک پاکستان کے ۵۲ سال میں کئی حکومتیں آئی لیکن پاکستان کی تاریخ میں ۵۲ سال میں وہ حکمران اور حاکم وقت بتاوٴ جنہوں نے نہ مارشل لاء کا سہارا لیا نہ ایمر جنسی کا سہارا لیا اور سارے وطن میں امن و امان قائم کیا ہو اس وقت ساری دنیا میں مختلف قسم کی حکومتیں ہیں لیکن امن و امان قائم

نہیں امریکہ سے لیکر پاکستان تک وہ ملک کونسا ہے جس میں امن و امان ہو تمام ملکوں سے بہتر ہو تو تاریخ کا طالب علم کہے گا کہ وہ صرف افغانستان ہے اقتصادی طور پر آج بھی افغانستان آگے ہیں ملتان کا بنا ہوا کپڑا یہاں دوسو پچاس روپے ملتا تو وہاں ڈیڑھ سو روپے پر ملے گا تم کیسے کہتے ہو کہ ہم اقتصادیات کے ماہر ہیں اقتصادیات کے ماہر وہ مولوی ہیں جنہوں نے امن وامان قائم کیا ہے اور لوگوں کو سہولیات فراہم کیے ہیں۔

Khutbat Haqqania \ Khutbat Final

خطاب

مفتی حبیب الرحمٰن درخواستی صاحب

تعارف

مولانا عبداللہ درخواستی کے کاموں کو اپنے بھائیوں مولانا شفیق الرحمان درخواستی اور مولانا سیف الرحمان درخواستی کے ساتھ جاری رکھنے میں مصروف ہیں، تینوں ان کے بھانجے اور ان کے علمی روحانی دعوتی کاموں کو بڑھا رہے ہیں۔ جامعہ عبداللہ بن مسعود خانپور جیسا وقیع تعلیمی ادارہ بھی ان حضرات کے محنتوں کا نتیجہ ہے، اللھم زد فزد اپنے عظیم بزرگ مولانا درخواستی کے سیاسی مشن سے میرے ساتھ تعاون کرتے ہوئے جمعیت کے فلور سے وابستہ ہیں اور پنجاب کے صوبائی امیر ہیں۔ (س)

صادق الامین کا صادق نظام

علماء کرام کی جدوجہد کے ثمرات

آج کل ہر جگہ یہ بات ہو رہی ہے کہ نفاذ اسلام کیلئے طویل محنت اور جدوجہد کی ضرورت ہے علمائے کرام نفاذ اسلام کیلئے جو کوششیں کر رہے ہیں یہ بیکار ہیں اور آجکل اسلام آباد میں بھی یہ باتیں زیر بحث ہیں کہ مدارس کے پرانے نظام کو جو پہلے سے رائج ہے ان کو بدلا جائے وقت کا تقاضا ہے قیامت کی صبح تک آقائے دو جہاں کا یہ لایا ہوا نظام ہر دور میں، ہر حال میں، ہر وقت میں، زمانے میں خواہ کتنی ہی تغیرات کیوں نہ آجائے ہر دور میں ہر صورت میں امام الانبیاءؐ کا لایا ہوا نظام صادق ہے صرف صادق ہی نہیں بلکہ اس کے علاوہ کسی بھی مملکت کیلئے ترقی امن اور مہنگائی کو ختم کرنے کیلئے اور کوئی راستہ ہے ہی نہیں پوری دنیا میں اگر کوئی قوم ایسا نظام لانا چاہتی ہو جن میں اس کو امن بھی نصیب ہو ہر آدمی کا مال و جان محفوظ رہے اور ہر حالت میں غالب و فاتح رہیں۔

مخلوق کے بنائے ہوئے نظاموں کی ناکامی

تو سوائے اسلام کے کوئی نظام نہیں ہے اس لئے کہ ہر نظام کے خالق اور بنانے والے لوگ انسان تھے بلکہ میں کہہ دوں گا کہ کائنات کے گندے انسان ہیں

Khutbat Haqqania \ Khutbat Final

بدترین انسان ہیں پروردگار عالم کا سارا نظام اول و آخر تک قیامت کی صبح تک برابر چلنے والا ہے اور ذرہ برابر بھی فرق نہیں آیا نہ آئیگا نظام اسلام کیلئے جدوجہد کرنا اور جمعیت علمائے اسلام کے پلیٹ فارم پر کام کرنا دین کی خدمت ہے قرآن مجید پر الحمد للہ سے والناس تک عمل کرنا واجب ہے جمعیت کی خدمت کرنا ہم عبادت سمجھتے ہیں مدارس بنائیں خوب بنائیں ہمارے شیخ فرمایا کرتے تھے ہر بستی میں قرآن و حدیث کا مدرسہ ہونا چاہیے جہاں یہ اعلان کر دیتے تو وہاں یہ اعلان بھی کرتے کہ ہر چھوٹے بڑے بوڑھے نوجوان کو مخاطب کرتے کہ اٹھو اور اعلان کرو کہ جب تک زندہ رہونگا جمعیت کی خدمت اور کام کروں گا جس طرح ہم مدارس اور دینی تعلیم کو عبادت سمجھتے ہیں تو اسی طرح نظام کیلئے کام کرنا ضروری ہے اور اسے عبادت سمجھ کر جدوجہد کرنی چاہیے اسی نظام کو سنبھالنے کیلئے اللہ تعالیٰ نے انسان کو پیدا کیا ہے۔

جمعیت علماء اسلام کی خدمت عبادت ہے

جمعیت علمائے اسلام کی تنظیم اور اس جماعت کیلئے کام کرنا، محنت کرنا، عبادت ہے ہم سب کارکنوں کو ذہنی طور پر جماعت کے کام کیلئے تیار رہنا ہوگا کہ کبھی سیدنا بلالؓ کی طرح گرم ریت پر لیٹایا جائے، کبھی ابوحنیفہؒ کی طرح عمر بھر قید ہونا پڑے رہے، کبھی امام احمد بن حنبلؒ کی طرح کوڑے کھانے پڑے یہ ایک نظام ہے دین کے کام میں تکلیف نہ ہو سمجھ لیں ہمارے حضرت شیخؒ فرماتے تھے کہ جب آپ دین کے کام کیلئے کہیں جائیں اور اس میں آپ کو کوئی مشقت اور کسی مصیبت کا سامنا نہ ہو تو فوراً توبہ کرلیں ہوسکتا ہے کہ تمہاری اخلاص میں کوئی کمی ہے۔

انبیاء کرامؑ کا کام

جب یہ کام انبیاء اور صحابہ کرامؓ کا کام ہے تو پھر اس کے سارے احوال کیلئے

جو آپ بیان کر چکے ہیں اپنے آپ کو تیار کریں جمعیت علمائے اسلام کا کام کرنا ہم اپنا فرض سمجھتے ہیں میں گزارش کر دوں مجھے یہی لگتا ہے کہ شاید یہ زندگی کا آخری کام ہے تو جمعیت علمائے اسلام کے کام کیلئے ان شرائط کیساتھ ساتھ پوری محنت اور جدوجہد ضروری ہے اور ہمیں اپنے بزرگوں کی طرح نظام اسلام کیلئے جدوجہد کرنی چاہیے تمہاری صفوں میں اتحاد نہ ہوا تو ہوسکتا ہے کہ یہ تمہاری زندگی کیلئے آخری چانس ہو خدا کیلئے اور نظام اسلام کیلئے علمائے کرام اور رضا کاروں کے خدمت میں گزارش کرونگا کہ آج کے بعد اپنے گھروں میں بیٹھنا اور آرام وغفلت کی نیند سونا اپنے اوپر حرام کرلو اپنے اپنے علاقوں کو صحیح معنوں میں منظّم نہ کریں اس وقت تک ہمیں چین سے نہیں بیٹھنا چاہیے میں اپنی تمام زندگی جمعیت علمائے اسلام کیلئے وقف کرنے کا اعلان کرتا ہوں۔

Khutbat Haqqania \ Khutbat Final

خطاب
مولانا قاضی عبدالعلیم حقانی

تعارف

جامعہ دارالعلوم حقانیہ کے ہونہار و قابل فرزند، جمعیۃ علماء اسلام ہری پور ہزارہ کے رہنما و خادم

کلمہ حق کی بلندی میں جمعیت کا کردار

انگریز کا فرسودہ نظام

میں تمام اکابرین اور معزز مہمانان گرامی کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے ہماری دعوت کو مصروفیات کے باوجود قبول کیا اور یہاں تشریف لائے جمعیت علمائے اسلام نے ہر دور میں کلمہ حق بلند کیا یہ ملک اسلام کے نام پر قائم کیا گیا ہے نصف صدی سے زیادہ عرصہ ہو گیا ہے لیکن یہاں وہ نظام نہیں لایا گیا جس کیلئے یہ ملک بنا تھا انگریز یہاں سے چلے گئے لیکن ہمارے لئے انہوں نے اپنا فرسودہ نظام چھوڑ دیا ہم اس فرسودہ نظام کو نہیں مانتے۔

بوریا نشین طالبان ایک سپر پاور

ہم اس ملک میں قال اللہ اور قال الرسول ﷺ کا نظام مانتے ہیں پڑوس ملک افغانستان میں چند بوریا نشین طالبان جنہوں نے روس جیسی سپر طاقت کو گھٹنے ٹیکنے پر مجبور کر دیا اور انشاء اللہ ہم قائد جمعیت کی قیادت میں امریکہ کو بھی روس کی طرح پاش پاش کر دیں گے۔

Khutbat Haqqania \ Khutbat Final

ملی یکجہتی کونسل اسلام آباد

خطبات
قومی وملی یکجہتی کونسل کانفرنس اسلام آباد

بروز جمعہ ۲۴ / مارچ ۱۹۹۵ء

خطبہ استقبالیہ
شیخ الحدیث مولانا سمیع الحق مدظلہ

Khutbat Haqqania \ Khutbat Final

تمہاری داستان تک بھی نہ ہوگی داستانوں میں

ملی یکجہتی کونسل کا تاسیسی اجلاس قومی وملی یکجہتی کانفرنس اسلام آباد ۲۴ مارچ ۱۹۹۵ء

مورخہ ۲۴ ؍ مارچ ۱۹۹۵ء کو اسلام آباد میں قومی وملی یکجہتی کانفرنس منعقد کی گئی اس میں پاکستان کے دینی وسیاسی جماعتوں کے درج ذیل نمائندوں نے شرکت کی جمعیت علماء اسلام (س) حضرت مولانا سمیع الحق ، مولانا قاضی عبداللطیف، مولانا عبدالرحیم نقشبندی ، میاں محمد عارف ، ندیم اقبال اعوان، مولانا محمد یوسف شاہ ؛ جمعیت علماء پاکستان کے مولانا شاہ احمد نورانی ، شاہ فرید الحق، جنرل کے ایم اظہر، صاحبزادہ سید اکرم شاہ ؛ جماعت اسلامی پاکستان کے قاضی حسین احمد، سید منور حسن ، پروفیسر خورشید احمد، چوہدری اسلم سلیمی، مولانا گوہر الرحمٰن ، مولانا عبدالمالک ؛ سواد اعظم پاکستان کے مولانا اسفندیار خان ؛ تحریک منہاج القرآن کے سید عتیق احمد شاہ، محمد عبدالحئی نظامی ، کوثر اعوان ؛ جمعیت علماء اسلام (ف) کے مولانا اجمل خان ؛ تحریک فقہ جعفریہ کے علامہ ساجد نقوی سینیٹر سید جواد ہادی ، علامہ افتخار حسین نقوی، مظہر گیلانی ، علامہ محمد حسین نجفی انور علی، مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے پروفیسر ساجد میر میاں فضل حق مولانا عبدالعزیز، مولانا معین الدین لکھوی، جمعیت علماء پاکستان کے مولانا عبدالستار خان نیازی ، صاحبزادہ فضل کریم ، انجینئر سلیم اللہ خان ؛ سپاہ صحابہؓ پاکستان کے مولانا ضیاء

القاسمی مولانا صدیق احمد مجاہد، مولانا محمد نواز بلوچ، حافظ طاہر محمود اشرفی؛ حزب جہاد کے آغا مرتضیٰ پویا، علی غضنفر کراروی، جماعت اہلحدیث کے عارف سلمان روپڑی؛ تبلیغی جماعت کے مفتی ضیاء الحق؛ اشاعت التوحید والسنۃ کے مولانا اشرف علی شامل ہیں۔ اجلاس کے آغاز میں کانفرنس کے داعی اور میزبان ملی یکجہتی کونسل کے سیکریٹری جنرل مولانا سمیع الحق کا پڑھا گیا خطبۂ استقبالیہ اور تمام شرکاء کے بیانات شامل خطبات کئے جارہے ہیں۔ (مرتب)

مستقل بنیادوں پر اجتماعی تحریک کا آغاز

قابل صد احترام علماء کرام، راہنمایان دین اور زعمائے ملت!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

میں آپ سب حضرات کا دل کی عمیق گہرائیوں سے شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے میری عرض داشت کو شرف قبولیت بخشتے ہوئے اس خصوصی اجلاس میں شرکت کی دعوت قبول فرمائی یہ اس امر کی دلیل ہے کہ آپ قومی سطح پر پائے جانے والے مسائل کی شدت اور اس ضمن میں دینی جماعتوں کے مثبت و موثر کردار کی اہمیت سے نہ صرف آگاہ ہیں بلکہ خلوص قلب سے ایسے اقدامات کا عزم بھی رکھتے ہیں جو شدت پذیر کشیدگی کو کم کرنے میں مدو معاون ہوسکتے ہیں پاکستان اسلامی نظام کے قیام کے لئے قائم ہوا لیکن مقدور بھر جدوجہد کے باوجود ہم مستقل بنیادوں پر کوئی اجتماعی تحریک بپا نہ کرسکے ہمارے باہمی اتحاد وتعاون کی اکثر کاوشیں سیاسی نوعیت کی مصلحتوں کے گرد گھومتی رہیں اور رفتہ رفتہ نہ صرف عمومی قومی معاملات میں ہمارا اثر ونفوذ کم ہوتا گیا بلکہ نظریاتی محاذ پر بھی ہماری آواز کی توانائی کم ہوگئی۔

Khutbat Haqqania \ Khutbat Final

قوم کی امنگوں اور وقت کے تقاضوں کا ادراک

آج کا یہ اجلاس یقیناً تمام شرکاء کے اخلاص نیت کا مظہر ہے اس وقت بارہ کروڑ عوام کی نگاہیں اسلام آباد کی طرف لگی ہیں اور وہ اس افق سے ایک آفتاب تازہ کی نمود کی آس لگائے بیٹھے ہیں اور اگر خدانخواستہ ہم قوم کی امنگوں اور وقت کے تقاضوں کا ادراک نہ کرسکے تو ان قوتوں کے ناپاک عزائم کو یقیناً تقویت ملے گی جو اسلام کے قلعے کی فصیلوں پر کمندیں ڈالنے کے لئے بے چین ہیں۔

احیائے اسلام کی فکر اور پاکستان کے نظریاتی حصار کو برقرار رکھنا

علمائے محترم! میں اس حقیقت سے اچھی طرح آگاہ ہوں کہ میں ذاتی حیثیت میں نہ تو مسائل کی حقیقی نوعیت کے تمام پہلوؤں کا احاطہ کرسکتا ہوں اور نہ ہی پیچ در پیچ مسائل کی گتھیاں سلجھانے کی صلاحیت رکھتا ہوں مجھے اس کا بھی دعویٰ نہیں کہ میں مختلف مسالک یا فقہی مکاتب فکر کے درمیان کامل اتحاد ویکجہتی کا کوئی واضح منصوبہ رکھتا ہوں اور نہ میرے پاس کوئی ایسا حتمی نقشہ کار ہے جو ہر نوع کے اختلافات کا حتمی اور شافی علاج ہو میں نے تو انتہائی عجز وانکسار کے ساتھ اس نشست کا بیڑا اٹھایا ہے اور بھرپور درد مندی کے ساتھ آپ جیسے اصحاب علم وفضل کے سامنے یہ بات رکھنا چاہتا ہوں کہ ہمیں حالات و واقعات کی رفتار کا احساس کرتے ہوئے نہ صرف داخلی صورت حال بلکہ عالمی تناظر میں بھی اسلام کو درپیش خطرات کے سامنے سیسہ پلائی ہوئی دیوار بننا ہوگا سویت یونین کی شکست وریخت کے بعد مغرب نے باضابطہ طور پر اسلام کو اپنا اگلا ہدف قرار دے دیا ہے اور عالمی سطح پر اسلام کی نظریاتی اساس پر کاری ضرب لگانے کی منصوبہ بندیاں ہورہی ہیں پاکستان ہمیشہ عالم اسلام کے لئے ایک مضبوط قلعہ ہے، سربلندی اور احیائے اسلام کی فکری آبیاری کا عظیم مرکز ہے یہی وجہ ہے کہ بیشتر اسلامی ممالک میں

ریاستی قوت کو اسلامی عناصر سے ٹکرانے کے بعد پاکستان کے نظریاتی حصار میں نقب لگالی گئی تو نیل کے ساحل سے کاشغر کی خاک تک طوفان مغرب کے سامنے کوئی دفاعی لائن باقی نہیں رہے گی۔

سیلاب مغرب کے سامنے بند باندھنا علماء کرام کا فریضہ

بدقسمتی کی بات یہ ہے کہ پاکستان کی سیاسی قیادت، چاہے اس کا تعلق حکمران طبقے سے ہے یا حزب اختلاف سے اس سیلاب بلا کی شدت کو محسوس کرنے یا اس کے سامنے بند باندھنے کی بجائے اس کی راہ ہموار کر رہی ہے کیونکہ اس کے ایوان اقتدار کا راستہ مغرب کی خوشنودی کی غلام گردشوں سے ہو کر جاتا ہے ہمیں یہ باور کر لینا چاہیے کہ نظریاتی محاذ پر مغرب کی یورش کا مقابلہ کرنے کیلئے مصلحت خوردہ اور اقتدار گزیدہ سیاستدانوں کو نہیں، علماء کو ہی صف اول میں میں کھڑا ہونا پڑے گا اور اگر انہوں نے یہ محاذ خالی چھوڑ دیا تو وہ نا مسعود لمحہ آنے میں دیر نہیں لگے گی جس کے بارے میں علامہ اقبال نے کہا تھا کہ......

تمہاری داستان تک بھی نہ ہوگی داستانوں میں

نظریاتی قلعے کی پاسبانی اور اتحاد کی فضاء کو ہموار کرنا

حضرات گرامی ! سیاسی قیادت کی بے ہنری سے بھی کہیں زیادہ قابل افسوس بات یہ ہے کہ نظریاتی قلعے کی پاسبانی کا دم بھرنے والی دینی قیادت کے اندر بھی یکجہتی و ہم آہنگی کی فضا نہیں ہے چھوٹے چھوٹے اختلافات اور جزوی مسائل کی دیواریں کھڑی کر کے ہم نے خود اپنی قوت کو پارہ پارہ کر دیا ہے ہم جنہیں عظیم تر ملی مقاصد کے لئے راہبری کا فریضہ ادا کرنا تھا خود بے سمتی کے جنگلوں میں بھٹک رہے ہیں اور اپنے محدود حلقے کے تحفظ و بقاء کو ہی دینی فریضہ قرار دے کر روز بروز کمزور ہوتے چلے جا رہے ہیں

Khutbat Haqqania \ Khutbat Final

تقسیم در تقسیم کے اس عمل نے، سوز دروں رکھنے کے باوجود ہمیں ایسی چوب خشک صحرا بنا کے رکھ دیا ہے جسے آگ لگا کر کارواں اگلی منزل کو روانہ ہو جاتا ہے۔

احساس ذمہ داری درد مشترک تو علاج مشترک کیوں نہیں؟

حضرات گرامی ! مجھے یقین ہے کہ میں جس کرب کا اظہار کر رہا ہوں وہ آپ سب کی راتوں کو بھی بے خواب رکھتا ہے آپ کی رگوں میں بھی لہو کی گردش تیز ہو جاتی ہے اور آپ بھی ذمہ داری کے احساس گراں سے لرز اٹھتے ہیں لیکن یہ درد مشترک کوئی عمل مشترک کیوں نہیں بنتا؟ جب ہماری منزل ایک ہی ہے تو ہم الگ الگ راستوں پر چلنے کی بجائے ایک ہی راہ عمل کا انتخاب کیوں نہیں کر سکتے آخر ہم کب تک یہ اذیتناک تبصرے پڑھتے اور سنتے رہیں گے کہ اسلامی نظام کے لئے بلند و بالا دعوے کرنے والے علماء کے درمیان باہمی اتحاد کے لئے نہ لگن ہے نہ متفقہ لائحہ عمل کا شعور، میرے خیال میں وقت آ گیا ہے کہ ہم تاریخ کے اس چیلنج کا بھرپور جواب دیں اور اس اجتماع کو ملی تاریخ کے ایک نئے سفر کا نقطہ آغاز بنا دیں۔

غور و فکر کا اساس بننے والی تجاویز

یا امناء اللہ فی الأرض رہنمایان ملت! جیسا کہ میں نے عرض کیا میں کوئی واضح اور متعین نقشہ کار نہیں رکھتا لیکن چند ایسی تجاویز آپ کی خدمت عالیہ میں پیش کرنا چاہتا ہوں جو اس نشست میں باہمی غور و فکر کی اساس بن سکتے ہیں میری تجویز ہے کہ۔

بائیس نکات کی از سر نو تجدید

☆ علماء کے وہ بائیس نکات جو ہمارے اکابرین نے منظور کئے تھے
اتحاد و اتفاق کے نئے عہد کی بنیاد بنائے جائیں ہم از سر نوان

نکات کی تجدید و احیاء کا اعلان کریں اور انہیں زندہ دستاویز قرار دیتے ہوئے اسے نظام اسلامی کے نفاذ کی اساس بنائیں۔

اپنے اختلافات کی بجائے اسلام دشمن قوتوں کا مقابلہ

☆ دینی جماعتیں ایک دوسرے کے مسلک، عقیدے یا فقہی نقطہ نظر کے بارے میں بیان بازی کرنے کی بجائے صرف اسلام دشمن طاقتوں کو ہدف بنائیں۔

تمام مکاتب فکر کے علماء کا اجتماع

☆ عوامی سطح پر ایسے اجتماعات منعقد کئے جائیں جن سے تمام مکاتب فکر کے علماء بیک وقت خطاب کریں تاکہ قومی وملی یکجہتی کا مظاہرہ کیا جاسکے۔

اشتعال انگیز لٹریچر سے اجتناب

☆ ایسے دلآزار لٹریچر سے گریز کیا جائے جو کسی بھی فریق کے لئے اشتعال کا باعث بن سکتا ہے۔

مشترکہ نکات پر غور وخوض

☆ اس امر پر غور کیا جائے کہ کیا دینی جماعتیں، مشترکہ نکات کی بنیاد پر کسی نظم میں پروئی جاسکتی ہیں؟

دہشت گردی کے الزامات کا جائزہ

☆ دینی قوتوں کے خلاف دہشت گردی، فرقہ واریت، بنیاد پرستی یا شدت کے نام پر جاری مہم کا جائزہ لیا جائے۔

Khutbat Haqqania \ Khutbat Final

بیرونی طاقتوں کی مداخلت کا جائزہ

☆ پاکستان میں اسلامی شدت پسندی کے نام پر بیرونی طاقتوں کی مداخلت کی دعوت اور موقع دینے کے مسئلے کا جائزہ لیا جائے۔

واضح معاہدہ کی ترتیب

☆ ایک ایسی کمیٹی قائم کی جائے جو ہفتہ یا دس دن کے اندر ایک واضح معاہدہ مرتب کرے جسے تمام جماعتیں منظور کریں اور صدق دل سے اس پر عمل کا عہد کریں۔

خودمختار کمیشن کی تشکیل

☆ ایک ایسا اعلیٰ اختیاراتی کمیشن تشکیل دیا جائے جو کسی بھی فریق کی طرف سے اٹھائے جانے والے اعتراض کا جائزہ لے اور فیصلہ صادر کرے۔

معاہدے کے تحفظ کے لئے لائحہ عمل

☆ علماء کی طرف سے تیار کردہ معاہدے کو قانونی تحفظ دینے کے لئے حکومت اور حزب اختلاف سے رجوع کیا جائے

اشتراک فکر کا وسیع پلان باہمی رنجشوں کو بھلائیں

حضرات گرامی! یہ چند نکات ہیں ظاہر ہے کہ آپ کی طرف سے بھی تجاویز آئیں گی جو ہمارے درمیان اشتراک فکر ونظر کے کسی وسیع تر پلان کا حصہ بن سکتی ہیں۔ میں اپنی معروضات ختم کرنے سے قبل اتنی گزارش ضرور کروں گا کہ اس موقع کو باہمی رنجشوں کی تفصیلات بیان کرنے اور ایک دوسرے پر الزامات تراشی میں ضائع نہ کیا

جائے اگر ہم نے حالات کی نبض پر انگلیاں رکھ کر دور رس فیصلے کرنے کی بجائے اس اجلاس کو بھی دلوں کی میل اور کدورت کے اظہار کا وسیلہ بنالیا تو اس قوم کی تقدیر پر بھی ظلم ہوگا اور اپنے ضمیر پر بھی میں یہ بھی گزارش کردوں کہ آپ اپنے معمولات کی عمومی مصروفیات کو بھلا دیں اور اس وقت تک یہاں سے اٹھ کر نہ جائیں جب تک اس قوم کو ایسی نوید نہ مل جائے جو بارہ کروڑ عوام کی آرزو اور خود علماء کی آبرو کی ضمانت ہو اس اجلاس کے لئے ایک دن کی معینہ مدت کو راستے کا روگ نہ بنائیں میں غیر معینہ مدت کے لئے اپنی کم مائیگی کے باوجود اس کی میزبانی کے لئے تیار ہوں۔

دعا

میں اس دعاء کے ساتھ اپنی معروضات ختم کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں دین حق کی سربلندی اور اس سرزمین پاک کے استحکام کے لئے تمام آلائشوں سے پاک ہوکر قوم کی امنگوں پر پورا اترنے اور تاریخ ساز فیصلے کرنے کی توفیق عطا فرمائے جو ملک وملت کے حق میں بہتر ہے دینی سیاست اور ملک کے اسلامی تشخص کا مستقبل محفوظ ہو نفاذ شریعت کی منزل قریب ہو جو بدامنی بے یقینی اور پراگندہ خیالی سے پاک ایک پرامن اورخوشحال اور پراعتماد مستقبل ہوسکے آمین یا الہ العالمین

Khutbat Haqqania \ Khutbat Final

خطاب

مولانا عبدالستار خان نیازیؒ

تعارف

مردِ بیباک مولانا نیازی نے قلندرانہ اداؤں کیساتھ بڑے شان بان سے ملک وملت اور دین وشریعت کی جنگ شان بے نیازی سے لڑی اور ہر محاذ پر پیش پیش رہے۔عورت کی حکمرانی کا مسئلہ ہو یا شریعت بل کا معرکہ،شیعہ سنی فرقہ واریت کی عفریت کو ملی یکجہتی کونسل کے ذریعہ لگام دینے کی بات ہو یا بابری مسجد کے بارہ میں جدوجہد،مولانا نیازی نے ہر مرحلہ پر اپنے بزرگوانہ سرپرستی سے نوازا اور ہر میدان میں عملاً حوصلہ بڑھایا،شریعت بل کو بہت سوں نے اختلاف مسلک ومشرب اور فرقہ بندی کی بھینٹ چڑھایا مگر مولانا نیازی نے سارے تعصّبات سے ہٹ کر تحریک نفاذ شریعت میں قائدانہ تعاون فرمایا،حضرت شیخ الحدیث قدس سرہ داغ مفارقت دے گئے تو کہا کہ اپنے کو یتیم نہ سمجھیں،میں ساتھ رہوں گا۔جہاد افغانستان سے تحریک طالبان میں بہت سے لوگ گروہی تعصب کی وجہ سے کنی کترا گئے لیکن مولانا نے ڈٹ کر تائید وتعاون کا اعلان کردیا اور فتح مزار شریف پر دارالعلوم حقانیہ کے فتح مبین کانفرنس میں شریک ہوکر حکومت پاکستان سے طالبان حکومت کو فوراً تسلیم کرنے کی کانفرنس کے مطالبات کی تائید کی۔

ع حق مغفرت کرے عجب آزاد مرد تھا

اتحاد بین المسلمین
کی کمیٹی رپورٹ کو نافذ العمل کرنا

بیس نکاتی ضابطہ اخلاق

جو ہم نے کمیٹی اتحاد بین المسلمین بنائی تھی اس میں ہر مسلک، ہر مکتب فکر کے علماء موجود تھے سپاہ صحابہؓ کے بھی تھے، فقہ جعفریہ کے بھی تھے اور باقی تمام جماعتوں کے نمائندے وہاں پر موجود تھے انہوں نے تین باتیں طے کیں ایک ۲۰ بیس نکاتی ضابطہ اخلاق پیش کیا پھر ان میں جتنے بھی علماء نمائندگان تھے، جس میں سینیٹر بھی تھے، جن میں MNA بھی تھے، جن میں ریٹائرڈ آفیسرز بھی تھے، وزیر بھی تھے وہاں سب حضرات نے اپنی اپنی تجویزیں پیش کیں اور ضابطہ اخلاق بنانے کے لئے میٹنگ ہوئی گورنر ہاؤس میں اور تجاویز بھی پیش کی گئیں جس میں بائیس نکات شامل تھے جو آپ نے ابھی بیان کر دیئے ہیں۔

تحریک پاکستان میں ہم ایک تھے

اور زیادہ اہم بات (آل پاکستان ریسرچ بورڈ) وہ یونیورسٹیوں کی تاریخ کے سربراہ ہیں MA، PHD کے پروفیسرز پر مشتمل ایک بورڈ بنایا گیا ہے ہم سب فریق ہیں

Khutbat Haqqania \ Khutbat Final

کوئی ثالث نہیں بن سکتا ہم باہمی تعاون کے ساتھ اس کو حل کریں گے تین چار چیزیں آپ نے دیکھی ہیں تحریک پاکستان میں آپ نے دیکھا کہ کسی بھی مرحلے پر بھی شیعہ سنی مسئلہ پیدا نہیں ہوا دیو بند کے علماء نے بالآخر جمعیت علمائے اسلام جو علامہ شبیر احمد عثمانی نے قائم کی تھی اس کو قبول کر دیا تمام کے تمام نظریہ پاکستان کے قائل ہو گئے۔

اس لحاظ سے میں سمجھتا ہوں کئی Meetings ہوئی صدر کو بھی ہم نے یہ بھیجی وزیر کو بھی باقی نظریاتی کونسل کے چیئر مین کو بھیجی علماء اہل تشیع نے اور علمائے سپاہ صحابہؓ نے واضح طور پر اعلان کیا ہے کہ اتحاد بین المسلمین کمیٹی کی رپورٹ کو نافذ العمل کرو اور اس لحاظ سے ایک دوسرے کو برا بھلا مت کہو تحریک پاکستان میں ایک دن بھی ایسا نہیں ہوا کہ کسی ایک نے دوسرے کو اس انداز سے پکارا ہو۔

خطاب

مولانا اجمل خان صاحب

تعارف

مولانا مرحوم جمعیت کے اہم بنیادی اکابر میں سے تھے، خطابت میں نادرۂ روزگار اور دینی جدوجہد کے انتھک راہرو تحریر وتصنیف کا ملکہ بھی اللہ نے دیا تھا اور بڑا کام کیا۔ جمعیت کی تقسیم کے بعد اس نے مولانا درخواستی کے ساتھ قائدانہ خدمات انجام دیں اور ناچیز کی سرپرستی فرماتے رہے مگر آخر میں اس صورتحال سے خود کو نہ بچا سکے، حق تعالیٰ مقاماتِ قرب ورضا پر فائز فرمادے۔ امین

Khutbat Haqqania \ Khutbat Final

ذاتی مفادات کی بجائے امت کی فکر

الحمد لله والصلوٰة والسلام على سيد المرسلين وعلى أشرف الانبياء و خاتم النبيين أما بعد فاعوذ بالله من الشيطن الرجيم
بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

نازک حالات میں ہماری ذمہ داری

جناب صدر معزز علمائے کرام اور سامعین عظام! اس وقت ملک میں آگ لگ چکی ہے ہم سب کا فرض ہے کہ اس آگ کو بجھائیں اس وقت بلبل وگل کی بات نہیں ہے چمن کا مسئلہ ہے کشتی میں سب سوار ہیں ساحل دور ہے کشتی گرداب میں پھنسی ہوئی ہے اور دشمنان اسلام یہ چاہتے ہیں کہ ڈوبے......

اس وقت خدا سے خیر مانگو آشیاں کی
نظر بد لگی ہوئی ہے آسماں کی

اپنے مسلک سے ہٹ کر امت کی فکر

یاس کو آس میں بدلنے کی ضرورت ہے اس وقت متفقہ طور عالم کفر متحد ہو کر عالم اسلام پر جو یلغار کی جارہی ہے اور خصوصاً پاکستان تو ہدف بن چکا ہے اس کی آپ

سب کو فکر کرنی چاہیے دشمن جب یلغار کرتا ہے تو پھر یہ نہیں پوچھتا کہ تیرا کیا مسلک ہے؟ اور آپ کہہ دیں کہ میں شیعہ ہوں، سنی ہوں ، دیو بندی ہوں ، بریلوی ہوں ، اہلحدیث ہوں تو وہ آپ پر رحم کھا کر آپ کو معاف کر دیں گے ہرگز نہیں وہ آپ کو ہرگز معاف نہیں کریں گے آپ کے سامنے جو کچھ ہوا لاکھوں کی قربانی دی گئی روس سے لڑے تو اس وقت ہم بہادر تھے، شجاع تھے، دلیر تھے، جرأت مند تھے، جرأت کے تمغے تقسیم کر رہا تھا جب اس کا مقصد پورا ہوا تو ہم دہشت گرد بن گئے ۔

یہود و ہنود کی دوستی سے گریز

قرآن مجید کا نص قطعی ہے جناب نبی کریم ﷺ کا ارشاد مبارک ہے کہ یہود کو نکالو عرب کے جزیرے سے آپ ﷺ کی کتنی دور رس نظر تھی اور قرآن نے کہا ایمان والو! یہود و نصاریٰ کو کبھی دوست نہ بنانا اور جنہوں نے ان کے ساتھ تولی کا سلسلہ کیا فانہ منہم اس واسطے میں یہ سمجھتا ہوں اس وقت امریکہ کے سامنے ہدف تھا روس جو اس کا حریف تھا وہ ہٹ گیا ہے اب اس کا ہدف صرف اسلام اور مسلمان رہ گئے ہیں اور پاکستان اس وقت دست بستہ دل افسردہ ہے حالات نازک ہیں ہر بات پر آمین کہی جا رہی ہے اس کے منصوبوں کی تکمیل ہو رہی ہے حتیٰ کہ ملک کے پرائم منسٹر استغاثہ دائر کر رہی ہیں فریاد اس کیلئے کہ امریکہ ہماری مدد کو پہنچے اس سے بڑا حادثہ سانحہ کیا ہوگا؟

واقعی ہم بنیاد پرست ہیں

یہ بات کہ بنیاد پرست ، میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس محفل میں جتنے حضرات تشریف فرما ہیں کوئی انکار نہیں کر سکتا کہ ہم اللہ کی الوہیت پر وحدانیت پر رسالت مآب ﷺ کی ختم المرسلینی پر اسلام کی صداقت پر قیام قیامت پر ہم ایمان رکھتے ہیں علی وجہ الکمال ایمان رکھتے ہیں اور نبی کریم ﷺ کے ناموس کے تحفظ کیلئے ہر قسم کی قربانی دینے

Khutbat Haqqania \ Khutbat Final

کیلئے تیار ہیں ہمارا جذبہ ایمان ہے اس پر ہمیں اگر کوئی بنیاد پرست ، دہشت گرد کہتا ہے ہمیں یہ قبول کر لینا چاہیے اور ہم یہ اعلان کرتے ہیں کہ واقعتاً ہم بنیاد پرست ہیں اس میں کوئی کسی قسم کی جھجک کی بات نہیں ہے ۔

ملکی خلفشار اور انتشار کا واحد علاج

ہاں یہ مسئلہ کہ آپس میں خلفشار ہے اور انتشار ہے اور ملک میں ایک سلسلہ گرم ہے میں مناسب سمجھوں گا کہ اس کے لئے ایک کمیشن قائم کیا جائے جو نہایت سنجیدگی کیساتھ غور کرے اس کے اسباب اور عوامل پر کہ کیا چیز ہے جس نے اس قدر شدت پیدا کر دی اور ایک دوسرے کے خون کا پیاسا کر دیا ہے تو میں نہایت مؤدبانہ انداز سے کہوں گا کہ کمیشن قائم کیا جائے اور بورڈ بٹھایا جائے جس میں دانشور بھی ہوں ، علماء بھی ہوں، جج بھی ہوں ان کو بٹھا کر ایک چیز طے کرے کہ اندرون خانہ کیا ہے؟ جس کی وجہ سے اتنا اشتعال پیدا ہو گیا ہے اور رسمی طور پر صلح کر لو اچھا جی مل جاؤ اس سے بات بنے گی نہیں مناسب یہی ہے کہ اس بارے میں کمیشن قائم کیا جائے اور نبی کریم ﷺ اور صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی عزت محفوظ ہونی چاہیے اس میں کوئی دوسری بات نہیں مثال کے طور پر کون بدبخت ایسا ہوگا جو اہل بیت کی شان میں گستاخی کرے گا میں تو سمجھتا ہوں اس کا نبی کریم ﷺ پر ایمان نہیں اصل مرکز محبت نبی کریم ﷺ کا وجود مسعود ہے ان کے ساتھ جس جس کا تعلق ہے ہمارا مخدوم ہے اور قابل احترام ہے ہم یہ سمجھتے ہیں اس واسطے کسی قسم کا دل آزاد لٹریچر جو ملک میں پھیلا ہوا ہے اس پر پابندی لگا دینی چاہیے۔

دل آزار لٹریچر اور تقریر سے اجتناب

میں صرف علاج کے طور پر تجویز پیش کر رہا ہوں اور حقیقت یہ ہے کہ میں تمام چیزوں سے اوپر ہو کر بات کرنا چاہتا ہوں کہ ملک کو بچانے کی ضرورت ہے اور ملک بچتا اسی

شکل میں ہے کہ دل آزار تقریریں نہ ہوں، کوئی خطیب، کوئی مقرر، کوئی ذاکر ایسی تقریر کرتا ہے جس میں صحابہ کرامؓ کو ہدف بنایا جائے کوئی ایسا ظالم اٹھ کر اہل بیت پر کیچڑ اچھالے اور اس پر زبان طعن و تشنیع کو دراز کرے ہم اس کی اجازت نہیں دے سکتے اس سے اشتعال بھڑکتا ہے اس سے اجتناب کا باقاعدہ اعلان ہونا چاہیے اور دوسری بات یہ کہ آپ حضرات یہ اعلان بھی فرمالیں کہ اس سلسلے میں سزا تجویز ہونی چاہیے قانون بننا چاہیے اس کا اعلان ہونا چاہیے مؤثر سزا ہوتا کہ سدباب ہو سکے آج پوری قوم کی نظریں اس اجلاس پر لگی ہوئی ہیں یہ مشترکہ اعلان آج ہی کر لینا چاہیے تاکہ قوم یہ سمجھے کہ واقعتاً یہ علماء بیٹھے ہیں اس کے نتائج اچھے مرتب ہوں گے اس واسطے صحیح تشخیص ہونی چاہیے اور اگر تشخیص نہ کی گئی......

ع　　مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی

سنجیدہ اقدامات اٹھانے کی ضرورت

ایک گزارش یہ بھی ہے کہ یہ جتنے بھی بڑے بڑے قائدین ہیں وہ ملک کے بڑے بڑے شہروں میں سیمینار کریں اور اجلاس کریں اس میں عالم اسلام کے سلسلے میں تائید اور امریکہ کی یلغار اور مغربی استعمار کی یلغار کا سلسلہ روکنے کیلئے متحد ہو کر اتحاد کا مظاہرہ کریں کہ ہم اس یلغار کو ملکر روکیں گے اس واسطے میں یہ سمجھتا ہوں کہ سپاہ صحابہ اور اہل سنت اور اہل تشیع کے درمیان بے اعتمادی کی فضاء بنی ہوئی ہے اس کے بارے میں کچھ سنجیدہ اقدامات کرنے چاہئیں کہ کیا اسباب ہیں اور کیا وجوہ ہیں حکومت تو امریکہ کو راضی کر رہا ہے میں تو کہتا ہوں کہ مغرب کو راضی کرنے کی بجائے رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ کو راضی کرلو پورا نظام صحیح ہو جائے گا امریکہ کو راضی کر کے کیا حاصل کرلو گے؟ یہ تو قطعی بات ہے کہ وہ ہمارا خیر خواہ نہیں ہے اس کے اپنے مفادات ہیں اس واسطے ہم سب کو اتحاد کا مظاہرہ کرنا چاہیے۔

وآخر دعوانا أن الحمد لله رب العالمين

Khutbat Haqqania \ Khutbat Final

خطاب

مولانا شاہ احمد نورانی صاحبؒ

تعارف

صدر جمعیت علماء پاکستان۔ چیئرمین ورلڈ اسلامک مشن۔ صدر متحدہ مجلس عمل اور جماعت اہل سنت کے سرپرست بریلوی مسلک کے اکابر میں سے تھے مگر وحدت امت اور ملت کو درپیش چیلنجوں میں وسیع اور کھلے سینہ سے دیگر مکاتب فکر کے ساتھ چلتے رہے۔ اس سلسلہ میں ناچیز کے ملی یکجہتی کونسل کی تشکیل، پاک افغان ڈیفنس کونسل اور متحدہ مجلس عمل کے پلیٹ فارمز پر قائدانہ رہنمائی کی۔ ناچیز نے تمام طبقوں کو ساتھ لیکر چلنے کیلئے انہیں ملی یکجہتی کونسل کی صدارت پیش کی، میں سیکرٹری جنرل کے طور پر ان کے ساتھ کام کرتا رہا انہوں نے دفاع افغانستان کونسل میں افغانستان اور طالبان افغانستان کا پورے جوش اور ولولہ سے ساتھ دیا، کونسل ہمارے رفیق کار بعض دینی سیاسی جماعتوں کی نظر میں کھٹکتا رہا مگر مولانا مرحوم نے حتی الوسع اسے بچانے کی کوشش کی مگر بالآخر یہ عناصر اسے متحدہ مجلس عمل کے نام پر سبوتاژ کرنے میں کامیاب ہوگئے۔ مولانا مرحوم کو اللہ نے بڑی قائدانہ صلاحیتوں سے نوازا تھا۔　(س)

ہم اپنی بنیادوں کو بھول چکے ہیں کیوں؟

الحمد للّٰہ وکفیٰ والصلوٰۃ والسلام علی عبادہٖ الذین اصطفیٰ
أما بعد فأعوذ باللّٰہ من الشیطن الرجیم بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اللہ کی رضا اور خلوص نیت کی ضرورت

اللہ تعالیٰ ہمارے حال پر رحم فرمائے اور ہمیں صحیح راستہ دکھائے مولانا سمیع الحق صاحب شکریہ کے مستحق ہیں کہ انہوں نے یہ مجلس بلائی اور اس سے پہلے مولانا عبدالستار صاحب نیازی اس طرح کی کوشش کر چکے ہیں میں سمجھتا ہوں کہ یہ ساری کشمکش جو اس وقت ملک میں ہے اس کی اصل یہی ہے کہ امریکہ تو ہمیں بنیاد پرست کہتا ہے لیکن ہم اپنی بنیاد کو بھول چکے ہیں اور بنیاد یہ ہے کہ اللہ وحدہٗ لاشریک ہم اس کے بندے اس کی عبادت کے سوا کچھ قبول نہیں ہمارے درمیان جو اختلافات پیدا ہو چکے ہیں اس کی سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ ہم کام کرتے وقت یہ نہیں سوچتے کہ کیا ہمیں اللہ تعالیٰ کی رضا ملے گی اگر اس کو کریں یا ناراضگی ملے گی اگر ہم صحیح معنی میں اللہ تعالیٰ کی عبادت کیلئے تیار ہو جائیں تمام شیعہ اور تمام سنی تمام اہلحدیث اور تمام دیوبندی تو سارے مسائل خود بخود حل ہو جائیں گے۔

Khutbat Haqqania \ Khutbat Final

عبادت مقصود ہو تو اختلافات خود بخود ختم ہو جاتے ہیں

اگر اللہ تعالیٰ کی عبادت مقصود ہو تو پھر اختلاف کی کون سی وجہ باقی رہ جاتی ہے اور اگر ہم سرور کائنات حضرت محمد ﷺ کو خاتم النبین دل سے سمجھتے ہیں تو پھر کون سی راہ ہدایت باقی رہ جاتی ہے جس پر ہمیں چلنا باقی رہ جاتا ہے میں نے جو قرآن پڑھا ہے اور تھوڑا بہت سمجھا ہے ابھی مولانا فرما رہے تھے کہ ہمیں اللہ تعالیٰ کی وحدانیت پر خاتم المرسلین پر اسلام کی صداقت پر قرآن کی حقانیت پر پورا یقین ہے اللہ نے فرمایا ہے۔

فَاَقِمۡ وَجۡهَكَ لِلدِّيۡنِ الۡقَيِّمِ مِنۡ قَبۡلِ اَنۡ يَّاۡتِىَ يَوۡمٌ لَّا مَرَدَّ لَهٗ مِنَ اللّٰهِ يَوۡمَئِذٍ يَّصَّدَّعُوۡنَ (الروم:۴۳) وَاَنۡ اَقِمۡ وَجۡهَكَ لِلدِّيۡنِ حَنِيۡفًا وَلَا تَكُوۡنَنَّ مِنَ الۡمُشۡرِكِيۡنَ (یونس:۱۰۵) فَاَقِمۡ وَجۡهَكَ لِلدِّيۡنِ حَنِيۡفًا فِطۡرَتَ اللّٰهِ الَّتِىۡ فَطَرَ النَّاسَ عَلَيۡهَا لَا تَبۡدِيۡلَ لِخَلۡقِ اللّٰهِ ذٰلِكَ الدِّيۡنُ الۡقَيِّمُ وَلٰـكِنَّ اَكۡثَرَ النَّاسِ لَا يَعۡلَمُوۡنَ. مُنِيۡبِيۡنَ اِلَيۡهِ وَاتَّقُوۡهُ وَاَقِيۡمُوا الصَّلٰوةَ وَلَا تَكُوۡنُوۡا مِنَ الۡمُشۡرِكِيۡنَ (الروم:۳۰تا۳۱)

اے اللہ! ہم تیری عبادت کرنے والے ہیں اور تیری اطاعت کرنے والے ہیں اور عبادت اور اطاعت کرنے والوں کے درمیان عداوت کیسے رہ جاتی ہیں اور اگر ہم یہ چاہتے ہیں کہ ہم اپنے دین کو بچائیں اور اپنے ملک کو بچائیں اپنے اسلامی تشخص کو بچانا ہے میں یہ سمجھتا ہوں کہ آج ہر ایک صدق دل سے آج تمام فرقوں کے اور تمام پارٹیوں کے لوگ یہاں جمع ہیں میں سب حضرات سے گزارش کروں گا کہ اللہ کی رضا کے واسطے اور نبی کریم ﷺ کے اسوہ حسنہ پر چلتے ہوئے اپنے درمیان تمام رنجشیں دور کر دینی چاہئیں اور تمام اختلافات کو ختم کرنے کا آج ہی اعلان کیا جائے۔

Khutbat Haqqania \ Khutbat Final

خطاب

جناب آغا مرتضیٰ پویا صاحب

تعارف

شیعہ مکتب فکر سے تعلق، حزب جہاد کے نام سے اپنی جماعت کے ساتھ قومی و ملی خدمات انجام دیتے ہیں، اسلامی جمہوری اتحاد کی تشکیل کے بعد اس پلیٹ فارم سے متعارف ہوئے، آج کل پھر مسلکی شدت پسندی کی لپیٹ میں ہیں۔

ہمارے تین دشمن

اسرائیل، امریکہ، انڈیا

الحمد للّٰہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی أشرف الأنبیاء والمرسلین سیدنا محمد صلی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم وعلی صحبہٖ اجمعین

طاغوت سے ہمارا مقابلہ

واجب الاحترام علمائے کرام! بالخصوص اجلاس کے مہتممین قاضی حسین احمد اور مولانا سمیع الحق صاحب جن کی انتھک کوششوں نے ہم سب کو منزل مقصود کے قریب کر دیا ہے سلام میں ان شہدا کو پیش کرتا ہوں جو کہ دہشت گردی کی نظر ہوئے ہیں پاکستان کی بناء اور بقاء بلا شک اور بلا تردد اسلامی تشخص ہے اسلامی اقدار ہے ادھر پاکستان میں مذہبی ماحول مکدر ہوتا ہے تو پوری امت اس کی لپیٹ میں آتی ہیں اس وقت طاغوت سے ہمارا مقابلہ سخت ہو رہا ہے اور طاغوت ہم پر ایک طاغوتی نظام مسلط کرنے کیلئے کوشاں ہے اور آج کہ اجتماع میں میں سمجھتا ہوں کافی حد تک ان کے عزائم کو مسمار کرنے میں قابل تعریف اقدام ہوگا۔

پاکستان میں فرقہ واریت کا وجود نہیں

میں ایک چھوٹا سا تجزیہ پیش کرنا چاہتا ہوں میں کئی اجتماعات میں یہ کہہ چکا ہوں کہ پاکستان میں فرقہ واریت کا کوئی وجود نہیں اور نہ تھا اور نہ رہے گا سن ۴۷ سے لیکر ۷۹ تک ۳۲ بتیس سال گزرے پاکستان کے لیکن صرف ایک ناخوشگوار واقعہ پیش آیا تھا صرف ایک واقعہ بتیس سالوں میں مگر جب سے اسلامی انقلاب رونما ہوا ایران میں اس اسلامی انقلاب کے دشمنوں نے پاکستان میں فرقہ واریت کو جنم دینے کی کوشش کی مگر اس کے باوجود سن ۷۹ سے لیکر ۸۷ تک ایک قتل بھی نہیں ہوا ایک قتل کا واقعہ بھی پیش نہیں آیا مذہب کی آڑ میں ایک قتل کا واقعہ بھی پیش نہیں آیا مگر میں افسوس سے اس تلخ حقیقت کو پیش کرنا چاہتا ہوں کہ مکے کے سانحے کے بعد جب حرمت مکہ کو پامال کیا گیا سن ۸۷ میں اس کے بعد عبادت گاہوں کو نشانہ بنانے کا آغاز ہوتا ہے۔

کشمیر میں اسلامی انتفاضہ کا آغاز ہوتا ہے سن ۸۷ میں فلسطین میں اسلامی انتفاضہ کا آغاز ہوتا ہے سن ۸۷ میں اور سن ۸۷ کے بعد پاکستان میں دہشت گردی اور مذہبی قتل کا آغاز شروع ہوتا ہے اور اب اس انتہا تک پہنچ چکی ہے کہ ہم سب سر جوڑ کر بیٹھے ہوئے ہیں اور اس کا ازالہ کرنے کی کوشش کر رہے ہیں خدا ہم سب کو جزا دے اور سب کو سعادت و توفیق دے کہ ہم اس بات کو آگے بڑھا سکے۔

دہشت گردی اور حکومت کی مجرمانہ غفلت

جتنی بھی تجاویز پیش کی گئی نیازی صاحب نے پیش کی مولانا سمیع الحق صاحب نے نورانی صاحب نے اور مولانا اجمل خان صاحب نے اس پر اللہ تعالیٰ عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے کراچی میں دہشت گردی ہو یا پنجاب میں، اگر حکومت کی مجرمانہ غفلت نہ ہوتی تو یہ دہشت گردی اس حد تک پہنچ ہی نہیں سکتی تھی

Khutbat Haqqania \ Khutbat Final

جہاں تک امریکہ کا تعلق ہے وہ کبھی بھی روس کو اپنا حریف نہیں سمجھا جس وقت سویت یونین بھی تھا اس وقت بھی مسلمان اس کے حریف تھے روس اور امریکہ دونوں نے ملکر افغانستان میں مداخلت کی ایران، عراق کی جنگ کا آغاز کروایا تا کہ مسلمانوں کی وحدت کو پارہ پارہ کرے۔

امریکہ کی اسلام اور پاکستان دشمنی

امریکہ ہمیشہ اسلامی جنہوریہ پاکستان کا مخالف تھا اور رہے گا لیکن ہماری کوشش یہ رہنی چاہیے کہ ہم اس کا مقابلہ کریں اور ہم کر سکتے ہیں وہ ہماری نیوکلیئر پروگرام سے کم گھبراتا ہے ہمارے اسلامی تشخص سے زیادہ گھبراتا ہے امریکہ کی پوری پالیسیاں اسرائیل کو اس پورے علاقے میں تحفظ دینا ہے۔

ہمارے تین بڑے دشمن

ہمارے اس وقت سب سے بڑے تین دشمن ہیں......

(۱) اسرائیل (۲) امریکہ (۳) انڈیا

ان تینوں کی تثلیث بن چکی ہیں اور ان کا مقابلہ ہم نے کرنا ہے پاکستان میں جتنی بھی دہشت گردی کو پروان چڑھایا جا رہا ہے اس کا خلاصہ یہی ہے کہ پاکستان دست بردار ہو جائے کشمیر سے کہ ہم دست بردار ہو جائے فلسطین سے اور ہم دست بردار ہو جائیں اپنے اسلامی تشخص سے میں سمجھتا ہوں کہ امریکہ جتنا ظلم کرنا چاہتا ہے کر لے برداشت کر لیں گے اور مقابلہ کریں گے۔

وآخردعوانا أن الحمد للّٰہ رب العالمین

خطاب

جناب عتیق احمد شاہ صاحب

تعارف

تحریک منہاج القرآن لاہور کے سرگرم رکن ورہنما

Khutbat Haqqania \ Khutbat Final

اتحاد بین المسلمین
کے عمل میں سستی اور غفلت نہ کریں

ہر تنظیم اپنی سطح پر کوشش کریں

میں مختصر انداز میں دو تین چیزیں بتانا چاہوں گا تحریک منہاج القرآن کا جو کردار ہے وہ اللہ کے فضل سے سب پر عیاں ہے اور جتنے بھی ہمارے اکابرین نے تجاویز دیئے ہیں ہم ان کی مکمل انداز سے تائید کرتے ہیں اور صرف دو تین نکات پر زور دینے کی کوشش کرتے ہیں یہ جو مسئلہ چل رہا ہے میں سمجھتا ہوں کہ اس کو جہاد سمجھ کر اس پر عمل کرنا چاہیے اور اس کے لئے مسلسل جدوجہد کی ضرورت ہیں اور اس کے دو نہج ہیں ایک نہج تو یہ ہے کہ ہر تنظیم اپنے طور پر چند افراد کو متعین و متحرک کرے اور مسلسل تجزیے کرتے رہیں۔

ایک بورڈ قائم کیا جائے

دوسرا یہ ہے کہ ہم پورے پاکستان کی سطح پر ایک بورڈ قائم کریں اس کی مسلسل

نگرانی کی جائے اور تجزیہ وغیرہ یہ ساتھ ساتھ ہونا چاہیے اور میں سمجھتا ہوں کہ اس بارے میں سستی کرنا کم از کم وقت اس کی اجازت نہیں دیتا اور دشمن جو ہے وہ مسلسل اپنے مالی و افرادی وسائل استعمال کر رہے ہیں ذرائع ابلاغ کے ذریعے وہ سب کو پتہ ہے کہ وہ ہمیں دہشت گردی کے چکر میں ڈالنا چاہتے ہیں اور اس بارے میں جو تأثر عوام میں موجود ہے کہ واقعی فرقہ واریت موجود ہے ہم سمجھتے ہیں کہ اس تأثر کو باقاعدہ زائل کرنے کیلئے ذرائع ابلاغ کے ذریعے اس تأثر کو ختم کرنے کی کوشش کرنا چاہیے۔

جیسا کہ اکابرین نے بہت اچھی تجاویز دی ہیں ان میں سے ایک جس کو میں دہرا رہا ہوں کہ اس معاملے میں قانون سازی کی جو کوشش ہے اس کو بہت اہم تصور کر کے اس پر عمل کرنا چاہیے۔

وماعلینا إلا البلاغ

Khutbat Haqqania \ Khutbat Final

خطاب
جناب شاہ تراب الحق قادری

تعارف

بریلوی مسلک سے تعلق رکھنے والے اور جمعیۃ علماء پاکستان کراچی کے رہنما، جماعت اہل سنت پاکستان کے سربراہ، کئی رفاہی اور تعلیمی اداروں کے مؤسس اور ۲۵ سے زائد کتابوں کے مصنف۔

سپاہ صحابہ اور سپاہ محمد کا تنازعہ

کراچی کی کشیدگی

شکریہ جناب صدر! میں ایک ضروری بحث کرنا چاہتا ہوں یہاں جو مسئلہ زیر بحث ہے وہ سپاہ صحابہؓ اور شیعہ کے درمیان جو مسئلہ چل رہا ہے اور ان دونوں کے درمیان کشیدگی ہو رہی ہے اور قتل و غارت گری ہو رہی ہے اس لئے کہ کراچی میں یہ دیکھا جا رہا ہے کہ ایک فساد جب ہوتا ہے تو اخبار میں یہ خبر آتی ہے کہ اس میں سپاہ صحابہؓ کے اتنے افراد قتل کر دیئے گئے اور اتنے امام بارگاہ کے۔

پھر ایک دو روز ناغہ ہوتا ہے پھر اس کے بعد ایک رپورٹ جو آتی ہے تو اس میں یوں کہا جاتا ہے کہ MQM حقیقی کے اتنے مار دیئے گئے اور الطاف گروپ کے اتنے مار دیئے گئے یہ مسلسل ہو رہا ہے شیعہ اور سپاہ صحابہؓ کا مسئلہ جب آتا ہے تو دونوں انکار کر دیتے ہیں مطلب یہ ہے کہ سپاہ صحابہؓ کے لوگ کہتے ہیں کہ ہمارے آدمی اس میں ملوث نہیں ہیں اور اسی طریقے سے تحریک جعفریہ کے یا سپاہ محمد جو کہی جاتی ہے وہ کہتے ہیں ہمارا اس سے کوئی تعلق نہیں ہیں،اب یہ پتا نہیں چل رہا ہے کہ پیچھے ہاتھ کس کا ہے؟

Khutbat Haqqania \ Khutbat Final

سپاہ محمد کا شرکت سے انکار

نمبر دو یہاں ایک اہم جماعت اس مسئلے میں شریک ہے وہ ہے سپاہ محمد وہ یہاں موجود نہیں اس کے متعلق میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ وہ لوگ میرے پاس لاہور آئے تھے اور وہ باقاعدہ ایک وفد کی شکل میں آئے تو انہوں نے کہا کہ ہم تو شرکت نہیں کر رہے اس لئے کہ جن لوگوں کو ثالث بنایا جا رہا ہے اور جن سے فیصلہ کرایا جا رہا ہے وہ سارے کے سارے فریق ہیں مولانا سمیع الحق کے متعلق بھی یہی کہا مولانا فضل الرحمٰن کے متعلق بھی یہی کہا اور تحریک جعفریہ کے متعلق بھی انہوں نے یہی کہا کہ ہمارا ان سے تعلق نہیں ہے وہ جانے اور ان کا کام جانے ہماری ایک الگ تنظیم ہے اب یہ قتل و غارت گری کا معاملہ ہے اس کو کیسے طے کیا جائے اور اس کو کیا صورت دی جائے؟

ایک اہم تجویز

میری گزارش یہی ہے کہ ان تمام مسلح گروپوں سے اسلحہ لے لیا جائے اور میری مؤدبانہ انداز سے گزارش ہوگی کہ ان چیزوں کے پیچھے غیروں کا ہاتھ ہے جو ان معاملات کو ہوا دے کر ماحول کو مزید خرابی کی طرف لے جانا چاہتے ہیں تو ان امور پر بھی خاص طور سے توجہ دی جائے۔

قومی وملی یکجہتی کانفرنس کا متفقہ اعلامیہ

حکمرانوں کی مجرمانہ غفلت

وطن عزیز پاکستان اس وقت اندرونی اور بیرونی خطرات میں گھرا ہوا ہے امریکہ نیو ورلڈ آرڈر کے تحت اسلام دشمن قوتیں ملت اسلامیہ کے اتحاد کو پارہ پارہ کر رہی ہیں اور فرقہ واریت کو ہوا دے رہی ہیں حکمران کی مجرمانہ غفلتوں کی وجہ سے پورے ملک میں عموماً اور کراچی میں بالخصوص دہشت گردی اور قتل و غارتگری کا بازار گرم ہے یہاں تک کہ عبادت گاہیں قتل گاہیں بن گئی ہیں ان حالات میں ملک بھر کی دینی جماعتوں کا یہ نمائندہ سربراہی اجلاس ان خطرات کا متحد ہو کر مقابلہ کرنے کے لئے درج ذیل فیصلوں کا متفقہ اعلان کرتا ہے۔

(۱) پاکستان کے آئین اور تمام ملکی قوانین پر قرآن وسنت کی بالادستی ہے، کتاب وسنت کی مکمل آئینی حکمرانی اور شریعت محمدی ﷺ کے عملی نفاذ اور ایک مکمل اسلامی انقلاب برپا کرنے کو اپنا دینی اور ملی فریضہ سمجھتے ہیں اور اس کے حصول کیلئے مشترکہ جدوجہد کرینگے۔

(۲) عالمی اور ملکی سطح پر اسلام اور دینی قوتوں کے خلاف بین الاقوامی سازشوں کے تحت جو مہم جاری ہے اسکا سب مل کر مقابلہ کرنے کا عہد کرتے ہیں

Khutbat Haqqania \ Khutbat Final

(۳) یہ اجلاس اسلام کے بنیادی عقائد اور اقدار پر قائم رہنے کو باعث فخر سمجھتا ہے اور وزیر اعظم پاکستان (محترمہ بے نظیر بھٹو) کی طرف سے اسلامی بنیاد پرستی کے خلاف امریکی امداد طلب کرنے کو اسلام اور پاکستان کی حاکمیت اعلیٰ کے خلاف سمجھتا ہے اور اس غیرت اسلامی کے منافی اقدام کی بھرپور مذمت کرتا ہے۔

(۴) ہم ملک کے اندر مذہب کے نام پر دہشتگردی اور قتل و غارتگری کو اسلام کے خلاف گردانتے ہوئے اسکی پرزور مذمت کرتے ہیں۔

(۵) یہ اجلاس عظمت رسول ﷺ، عظمت اہل بیت اطہارؓ، عظمت ازواج مطہراتؓ، اور عظمت صحابہ کرامؓ کو ایمان کا جز سمجھتا ہے اور انکی تکفیر کرنے والے کو اسلام سے خارج سمجھتا ہے اور ان کی توہین اور تنقیص کرنے کو حرام سمجھتے ہوئے قابل تعزیر جرم سمجھتا ہے۔

(۶) یہ اجلاس کسی بھی اسلامی فرقہ کو کافر قرار دینے کو غیر اسلامی اور قابل نفرت فعل سمجھتا ہے۔

(۷) یہ اجلاس جمعیت علماء پاکستان کی طرف سے تحفظ ناموس رسالت ﷺ کے سلسلہ میں منعقدہ اجلاسوں میں ہونے والے فیصلوں کی توثیق کرتے ہوئے حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ توہین رسالت کی ہمت افزائی کی پالیسی ترک کر کے تحفظ ناموس رسالت ﷺ کی پالیسی کا واضح اعلان کرے اور یہ اجلاس واضح کرتا ہے کہ اگر توہین رسالت ﷺ کے قانون میں کسی قسم کی ترمیم کرنے کی ناپاک جسارت کی گئی تو دینی جماعتیں ایسے مذموم اقدام کے خلاف بھرپور اقدام کریں گی۔

(۸) ملک کے اندر امت مسلمہ کے درمیان اتحاد کی فضاء قائم کرنے کشیدگی کو دور کرنے اور یک جہتی پیدا کرنے کے لئے دینی سربراہوں پر مشتمل ایک اسلامی یک جہتی کونسل کے قیام کا اعلان کرتا ہے اور یہی کونسل دل آزار اور توہین آمیز مواد پر مشتمل لٹریچر کا جائزہ لے کر ضروری اقدام کرے گی اور کونسل اپنے کئے گئے فیصلوں کے عملی نفاذ کی بھی ذمہ دار ہوگی۔

واضح رہے کہ فی الحال یہ کونسل گیارہ دینی جماعتوں کے سربراہوں پر مشتمل ہے جن کے نام درج ذیل ہیں۔ اس کونسل کے صدر مولانا شاہ احمد نورانی اور سیکرٹری جنرل اور سینیٹر مولانا سمیع الحق ہوں گے۔

(۱)	مولانا شاہ احمد نورانی صاحب	جمعیت علماء پاکستان نورانی گروپ
(۲)	سینیٹر مولانا سمیع الحق صاحب	جمعیت علماء اسلام (س)
(۳)	قاضی حسین احمد صاحب	امیر جماعت اسلامی پاکستان
(۴)	علامہ سید ساجد علی نقوی صاحب	قائد تحریک فقہ جعفریہ پاکستان
(۵)	مولانا عبدالستار خان نیازی صاحب	جمعیت علمائے پاکستان نیازی گروپ
(۶)	پروفیسر ساجد میر صاحب	جمعیت اہل حدیث پاکستان
(۷)	مولانا اسفندیار خان صاحب	سربراہ سواد اعظم
(۸)	مولانا ضیاء القاسمی صاحب	سپاہ صحابہؓ پاکستان
(۹)	آغا مرتضٰی پویا صاحب	سربراہ حزب الجہاد پاکستان
(۱۰)	پروفیسر طاہر القادری صاحب	تحریک منہاج القرآن پاکستان
(۱۱)	مولانا محمد اجمل خان صاحب	جمعیت علمائے اسلام (ف)

اجلاس نے متفقہ طور پر مولانا شاہ احمد نورانی کو کونسل کا صدر اور مولانا سمیع الحق کو جنرل سیکرٹری نامزد کیا۔

Khutbat Haqqania \ Khutbat Final

دینی جماعتوں کے ملی یکجہتی کونسل کی سپریم کونسل کا پہلا اجلاس اور اہم فیصلے

اسلام آباد ۲۵ مارچ قومی وملی یک جہتی کونسل کی تشکیل کے بعد اس کا پہلا سربراہی اجلاس کونسل کے صدر مولانا شاہ احمد نورانی کی صدارت میں منعقد ہوا سربراہی اجلاس میں اراکین کونسل یک جہتی کونسل کے سیکرٹری جنرل سنیٹر مولانا سمیع الحق جماعت اسلامی کے قاضی حسین احمد تحریک جعفریہ کے علامہ ساجد علی نقوی جمعیت اہلحدیث کے پروفیسر ساجد میر، حزب جہاد کے آغا مرتضٰی پویا، محمد عبدالحئی، نیازی گروپ کے صاحبزادہ فضل کریم سپاہ صحابہؓ کے جنرل سیکرٹری یوسف مجاہد نے شرکت کی سربراہی اجلاس میں دو اہم کمیٹیاں تشکیل دی گئیں ایک کمیٹی فرقہ واریت کے خاتمہ اور یکجہتی پیدا کرنے والے مشترکہ شکایات پر غور وفکر کر کے ایک جامع رپورٹ تیار کرے گی جس میں بائیس نکات، اسلامی نظریاتی کونسل کی سفارشات اتحاد کیلئے مولانا عبدالستار خان نیازی کی مرتب کردہ رپورٹ سینیٹ کے مذہبی امور کی سٹینڈنگ کمیٹی کی تجاویز اور اجلاس کے تجاویز سامنے رکھ کر اپنی سفارشات مرتب کرے گی اس کمیٹی کے کنوینز جمعیت اہلحدیث کے پروفیسر

ساجد میر ہوں گے جب کہ اراکین میں سے جمعیت علماء اسلام (س) کے مولانا قاضی عبداللطیف ، جماعت اسلامی کے پروفیسر خورشید احمد تحریک جعفریہ کے علامہ جواد ہادی جی ۔یو۔ پی (ن) کے مولانا شبیر احمد ہاشمی اور اتحاد العلماء کے مولانا عبدالمالک شامل ہوں گے۔

دوسری کمیٹی ان مقدمات کی چھان بین کے لئے قائم کی گئی ہے جو دونوں طرف کے لوگوں پر قائم ہے اس کمیٹی کے کنوینر جماعت اسلامی کے لیاقت بلوچ صاحب ہوں گے۔

اور اس کے ارکان سلیم بٹ ایڈوکیٹ ، علامہ افتخار نقوی ، سردار محمد لغاری ، علی غضنفر کراروی ، ندیم اقبال اعوان ایڈوکیٹ ہوں گے سربراہی اجلاس میں متفقہ طے ہوا کہ غیر قانونی اسلحہ رکھنے والے گروپوں اور گروہوں کا قومی وملی یکجہتی کونسل میں شامل جماعتوں سے قطعاً کوئی تعلق نہیں ہوگا مولانا سمیع الحق نے کہا کہ سربراہی اجلاس میں ایسے لوگوں سے مطالبہ کیا گیا کہ اگر کسی کے پاس غیر قانونی اسلحہ ہے تو وہ ازخود غیر قانونی اسلحہ اپنے علاقے کے تھانوں میں جمع کرادیں کونسل نے واضح طور پر کہا ہے کہ ہمارا کسی بھی مسلح اور دہشت گرد گروہ سے کوئی تعلق نہیں ہے اگر کوئی دہشت گرد دہشت گردی کر رہا ہے تو سربراہان اور ان کی جماعتوں سے اس کا کوئی تعلق نہیں ہوگا اجلاس میں ایسے تمام گروہوں کے غیر مسلح کرانے کے لئے مزید اقدامات پر غور کیا گیا اجلاس میں یہ بھی فیصلہ کیا گیا کہ ملی یکجہتی کونسل کے سربراہان اور شامل جماعتوں کے ارکان متنازعہ بیانات سے گریز کریں تا کہ کونسل کی یکجہتی متاثر نہ ہو سربراہی اجلاس میں اس بات کا بھی اعلان کیا گیا ہے کہ ملک میں تمام دینی مدارس غیر مسلح ہیں اور اس میں دہشت گردی کی کوئی ٹریننگ اور تربیت نہیں دی جاتی کونسل نے یہ بات بھی واضح کیا کہ

Khutbat Haqqania \ Khutbat Final

دینی مدارس ، مساجد ، اور مراکز کسی بھی بیرونی حکومت سے امداد نہیں لیتے اس لئے حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ جو لوگ علماء ، اور کارکن ، سنگین الزامات اور مقدمات میں ملوث نہیں ہیں اور بغیر کسی جرم کے نظر بند ہیں انہیں فوری طور پر رہا کرے ۹ اپریل کو کراچی میں منعقد کیے جانے والے دینی جماعتوں کے اجلاس کے انتظامات پر بھی غور کیا گیا اور طے پایا کہ کراچی کے اجلاس میں کراچی کے دینی ،سماجی اور سیاسی تنظیموں کو بھی بطور مبصر شریک ہونے کی دعوت دی جائے تا کہ کراچی کے بحران پر قابو پانے اور امن کے قیام کے لئے ہمہ گیر مشترکہ اقدامات تجویز کئے جائیں اور گلی گلی محلے ،مسجد اور امام بارگاہوں کے سطح پر مشترکہ امن کمیٹیاں بھی قائم کرنے کے امکان کا بھی جائزہ لے۔

ملی یکجہتی کونسل پشاور

خطبات

سربراہی اجلاس

ملی یکجہتی کونسل پشاور

۲۹ مئی ۱۹۹۵ء

Khutbat Haqqania \ Khutbat Final

خطاب

مولانا شاہ احمد نورانی مرحوم

تعارف

صدر جمعیت علماء پاکستان۔ چیئرمین ورلڈ اسلامک مشن۔ صدر متحدہ مجلس عمل اور جماعت اہل سنت کے سرپرست بریلوی مسلک کے اکابر میں سے تھے مگر وحدت امت اور ملت کو درپیش چیلنجوں میں وسیع اور کھلے سینہ سے دیگر مکاتب فکر کے ساتھ چلتے رہے۔ اس سلسلہ میں ناچیز کے ملی یکجہتی کونسل کی تشکیل، پاک افغان ڈیفنس کونسل اور متحدہ مجلس عمل کے پلیٹ فارمز پر قائدانہ رہنمائی کی۔ ناچیز نے تمام طبقوں کو ساتھ لیکر چلنے کیلئے انہیں ملی یکجہتی کونسل کی صدارت پیش کی، میں سیکرٹری جنرل کے طور پر ان کے ساتھ کام کرتا رہا انہوں نے دفاع افغانستان کونسل میں افغانستان اور طالبان افغانستان کا پورے جوش اور ولولہ سے ساتھ دیا، کونسل ہمارے رفیق کار بعض دینی سیاسی جماعتوں کی نظر میں کھٹکتا رہا مگر مولانا مرحوم نے حتی الوسع اسے بچانے کی کوشش کی مگر بالآخر یہ عناصر اسے متحدہ مجلس عمل کے نام پر سبوتاژ کرنے میں کامیاب ہوگئے۔ مولانا مرحوم کو اللہ نے بڑی قائدانہ صلاحیتوں سے نوازا تھا۔ (س)

ملی یکجہتی کونسل کو مستحکم کریں

آغازِ سخن

تلاوت قرآن پاک کے بعد اجلاس کی کاروائی کو جاری رکھتے ہوئے آپ کی خدمت میں عرض کروں گا بڑی اہم رپورٹ ہے ان پر غور کرنا ہے اہم گراں قدر مقررین ہیں جن کے خیالات ہم ابھی تک سن نہ سکے ایسے ہی ایک مہمان ہے جن کو خصوصی دعوت پر بلوایا گیا ہے لیکن وقت کی تنگی وکمی کی وجہ سے مقررین سے معذرت چاہتے ہوئے عرض کرونگا کہ اگر وقت نہ مل سکے تو ہماری معذرت کو قبول فرمائیں۔

سندھ کا مسئلہ اور قیام امن

اس وقت جیسے کے آپ کے علم میں ہے سندھ کا مسئلہ بڑی اہمیت کا حامل ہے آپ کی ملی یکجہتی اجلاس نے اس کو اہمیت دیتے ہوئے سندھ کے مسئلے پر رپورٹ مرتب کرنے کے لئے کہا تاکہ اس رپورٹ کی روشنی میں ملی یکجہتی کونسل اس پہ کام کرے اس سلسلے میں حکومت پر بھی دباؤ ڈالا جائے سندھ کے مسئلے کو حل کرنے کی کوشش کی جائے الحمدللہ ملی یکجہتی کونسل نے کمیٹی بنائی پوری توجہ کیساتھ سندھ کے مسئلے کے حل میں نکات پیش کیے کمیٹی کی رپورٹ یہاں موجود ہیں یہ سیاسی مسئلہ ہے اور مجھے بھی بڑے افسوس کے ساتھ عرض کرنا پڑ رہا ہے کہ سندھ کمیٹی جو بنی ہے تو وہ متفقہ طور پر قرارداد کے نتیجہ میں بنی ہے۔

Khutbat Haqqania \ Khutbat Final

اجلاسوں میں شرکت کی اپیل

آپ ہی کی جماعت کے بعض ساتھی تو شرکت فرماتے ہیں لیکن بعض ساتھی ایسے بھی ہیں جو اس میں بالکل بھی شرکت نہیں فرماتے اور جب پنجاب میں منعقد کی جاتی ہے تو کراچی کے ساتھی موجود نہیں ہوتے اور جب ان سے پوچھا جائے تو کہتے ہیں کہ ہمیں تو علم ہی نہیں تو آپ کے ساتھیوں میں رابطے کا فقدان ہے آپ ہی کی جماعت نے اس کی منظوری دی ہے اور آپ ہی کے ایک محترم ساتھی اس کے ممبر ہے ابھی اس کو سربراہی کمیٹی کے سپرد کر دیا جائے اور یہ حتمی نہیں ہے بلکہ وہ اس پر غور کرتے رہیں گے عام طور سے جو طریقہ کار ہے مختلف جماعتوں کی کمیٹی بنائی جاتی ہے رپورٹ آتی ہے اس میں اگر کسی قسم کی کمی ہوتی ہے تو پھر اس کمیٹی کو واپس کیا جاتا ہے کمیٹی کو دوبارہ دی جائے پھر یہ سربراہی اجلاس میں پیش کی جائے۔

مولانا شیخ راحت گل صاحب کا پیغام

شیخ راحت گل صاحب مکہ معظمہ سے ان کا فیکس موصول ہوا ہے انہوں نے سب کو مخاطب کیا ہوا ہے کہ میں آپ سب حضرات کو اس مبارک تحریک پر مبارکباد پیش کرتے ہیں اور ہم حرم شریف میں اس مقدس تحریک کیلئے دعا کر رہے ہیں علمائے پاکستان دنیائے جہاں کی تمام تحریکوں کے مسلمانوں کے حوصلے بلند کر رہے ہیں یہاں میں جن مسلمان سے ملتا ہوں اس وقت مجھ میں خوشی کی لہر دوڑ جاتی ہے خبردار رہے کہ دنیا بھر کے خناس اس تحریک کے ناکام بنانے کیلئے ہر قسم کے شیطانی حربے استعمال کریں گے۔

تشکرانہ کلمات

ملک میں عارضی طور پر کمیٹیاں بنا دی گئی ہیں محرم الحرام کا مسئلہ ایسا ہے اور ہم سمجھتے ہیں کہ ہماری مذہبی ذمہ داری ہے اور ہماری اخلاقی ذمہ داری بھی ہے اب میں آخر میں آپ سب حضرات کی تشریف آوری کا اور اپنے گراں قدر میزبانوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں ساتھ ہی جماعت اسلامی اور جناب قاضی حسین احمد صاحب کا اور یہاں جو منتظمین موجود ہیں ان سب کا شکرگزار ہوں جن کا تعلق جماعت اسلامی، جمعیت علمائے اسلام، تحریک جعفریہ، سپاہ صحابہ، سپاہ محمد، جمعیت اہل حدیث تمام ساتھیوں کا میں دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں اور خاص طور پر ان کی مہمان نوازی اور محبت کا اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر عطا فرمائیں۔

مولانا سمیع الحق مدظلہ کا مہمانوں کو خراج تحسین اور خوش آمدید

Khutbat Haqqania \ Khutbat Final

دینی جماعتوں کا اتحاد
مشیت ایزدی اور توفیق الٰہی

مہمانوں کا خراج عقیدت

حضرت شاہ احمد نورانی صاحب حضرت قاضی حسین احمد صاحب نے تمہید کے طور پر جن امور کی طرف توجہ دلائی تھی اور جسکی نشاندہی کرنی تھی اس پر بڑے احسن طریقے سے دونوں حضرات نے کافی روشنی ڈالی اور وہ مقصد تقریباً پورا ہو گیا الحمد للہ ملی یکجہتی کونسل کے ابھی تین مہینے بھی نہیں بلکہ ۲ مہینے ہو گئے ۲۴ مارچ کو انکی تشکیل ہوئی ہے اور آج ۲۹ مئی ہے صرف ۲ مہینوں میں اللہ تعالیٰ کی فضل و کرم سے اسکی کارکردگی ساری امت اور قوم کے سامنے آچکی ہے الحمد للہ اس کا اعتراف بھی دوستوں اور دشمنوں سب نے کر لیا ہے اس کا ایک نمونہ تمہارے سامنے ۲۶، ۲۷ مئی کو قوم نے پیش کر دیا ہے الحمد للہ۔

میں خود لمبی تقریر کرنے کی بجائے مختصر گفتگو کرنا چاہتا ہوں کیونکہ اگر ضرورت پڑی اور آخر میں کوئی بات سامنے آئی تو عرض کروں گا میرا خیال یہ ہے کہ چونکہ وقت بہت کم ہے تو ہم ایجنڈے کی طرف آجائے اور ہمیں آپ حضرات کی طرف سے کوئی

Khutbat Haqqania \ Khutbat Final

تجویز آجائے اور کوئی راہنمائی ملے تو اسکو آگے چل کر اسی سے فائدہ اُٹھا سکیں جہاں تک آپ حضرات کو خوش آمدید کا تعلق ہے اس میں بھی قائد کی حیثیت سے آپکو خلوص قلب سے خوش آمدید اور مرحبا کہتا ہوں۔

مولانا فضل الرحمٰن کی شرکت کا شکریہ

الحمد للہ یہ امر پوری امت کے لئے اللہ کی رحمت اور فضل اور کرم ہے الحمد للہ آج حضرت مولانا فضل الرحمٰن صاحب بھی ہمارے ساتھ شریک محفل ہیں میں خصوصی طور پر انکی آمد پر شکریہ اور خوش آمدید کہتا ہوں اس سے پہلے مرحلے پر بھی ان سے تفصیلی بات ہوئی تھی اور ملی یکجہتی کونسل کے مقاصد سے اتفاق کا اظہار کیا تھا اور باوجود وہ بات کر کے نہ آسکے ہمیں خوشی ہے کہ انہوں نے ہڑتال سے پہلے، ہڑتال کی تاریخ بھی فرمائی تھی تو الحمد للہ عملی طور پر امت کو ملی یکجہتی کونسل کی صورت آگئی۔

دینی جماعتوں کی اتحاد مشیت ایزدی

اللہ تعالیٰ ہم سب دینی جماعتوں اور قوتوں کو بحبل اللہ پر متفق فرمائے یہ بڑا چیلنج ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کیطرف آہی گیا ہوگا خدا نہ کرے کہ اگر یہ محنت ضائع ہوگئی اس کا شیرازہ ہمارے سامنے بگڑ گیا تو اس پر اپنے سازشوں پر کامیاب ہوگیا اسکے بعد تو شاید اللہ تعالیٰ اسکے ہم کو کوئی اور موقع نہ دیں کیونکہ یہ اللہ نے ہمیں جمع کیا ہے اس میں ہمارا کمال نہیں ہے۔

وَأَلَّفَ بَيْنَ قُلُوبِهِمْ لَوْ أَنفَقْتَ مَا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا مَّا أَلَّفْتَ بَيْنَ قُلُوبِهِمْ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ أَلَّفَ بَيْنَهُمْ إِنَّهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ (الانفال:۶۳) جب حضور ﷺ کو فرمایا جا رہا ہے کہ مادی مسائل اور ذرائع مَا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا سے بھی گنوانا ہوا سے گننا نہیں جا سکتا تو یہ خدا تعالیٰ وحدہ لا شریک لہ کا کرم ہے اور رحم ہے کہ اس پاکستان پر اور امت پر

شاید رحم فرما کر ایک موقع دیا ہے تو ہم میں سے جو بھی اس موقع کو گنوائے گا اسکو بنانے میں کوتاہی کرے گا تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے بہت بڑے جرم کا مرتکب ہوگا۔

اپنا اپنا محاسبہ ہم سب کو خود کرنا چاہیے اپنے گریبانوں میں اتنے بڑے اجتماعیت کو جو دکھ پہنچاتا ہے ان سے دلالۃً یا اشارۃً یا عبارۃً یا اقتضاء ہم سب اس میں شریک ہیں، ہم خود ضائع ہونے پر اللہ تعالیٰ کے عذاب کو چیلنج دیں گے۔

ملی یکجہتی کونسل کے ایجنڈے کے نکات

میں سمجھتا ہوں کہ اس ایجنڈے کے بہت بڑی چیزیں ہیں کہ ایک تو سب سے پہلے حضرت شاہ احمد نورانی صاحب نے فرمایا کہ اس اگر حکومت اپنے مؤقف پر قائم رہے ہے کہ ہم اس طریقہ کار میں تبدیلی کریں گے تو پھر ہمیں کیا اختیار کرنا ہوگا ہم صبر کا آغاز کر چکے ہیں اس تحریک کے شکل میں آیا اس کو وہی ختم کریں گے بات تو طے ہوگئی تمہید کے بعد مذاکرات کئے جا سکتے ہیں پوری امت اور پاکستانی قوم متفقہ فیصلہ کر کے ہم اسی طریقہ کار میں تبدیلی کے روادار نہیں ہیں تو مذاکرات اور کمیٹیوں سے سارا معاملہ ہمیشہ خراب ہو جاتا ہے ہم بھی مذاکرات اور کمیٹیوں میں دس پندرہ سال سے رہ رہے ہیں مجھے بھی تجربہ ہے ایک پارلیمنٹ میں اور حکومتوں کے ساتھ شریعت بل اور لسانی تحریکیں اس میں نقصان ہمارا ہوا ہے وہ ساری چیز ہماری ضائع ہوتی ہے ایک دفعہ گر جاتا ہے قوم تذبذب میں پڑ جاتی ہے مذاکرات تو نہیں کریں گے لیکن اگر وہ بالکل ڈٹے ہوئے ہیں کہ اسکو لازماً تبدیل کریں گے جیسے آج بھی سرتاج عزیز صاحب کے بیانات سے واضح آیا ہے تو پھر اس کے بارے بھی بات کرنی ہے اور وہ ہماری بات دس محرم الحرام میں کن کن نکات اور تجاویز کو سامنے رکھ کر قیام عمل کیلئے کوششیں کرنی ہے یہ تو دو بڑی اہم باتیں ہیں ہمارے سامنے دستور کا بھی مسئلہ

Khutbat Haqqania \ Khutbat Final

ہے خدا کرے کہ اگر نوبت آئی تو اس پر ملی یکجہتی میں ہمارا اتفاق ہو جائے فی الحال ہماری یہ دو بڑی باتیں ہے یہاں کافی حضرات مبصرین دانشمند مندوبین کی شکل میں موجود ہیں ہر ایک اسکا اہل ہے کہ وہ ہماری راہنمائی کرے لیکن وقت بہت کم ہے اس لئے میں صرف یہ گزارش کرونگا کہ پہلے مرحلے میں سربراہ حضرات جو کہ ہم مختلف جماعتوں کے ہیں بہت مختصر اور جامع الفاظ میں اپنے خیالات کا اظہار کریں اور وقت کا بھی خیال رکھا جائے کیونکہ پہلے مرحلے کی نشست ڈیڑھ بجے تک جاسکتی ہے اسکے بعد متنازعہ امور پر بات دوسری نشست میں ہوگی۔

اب اصل سوال یہ ہے کہ سلطان اور حکومت کی غلط مؤقف اور ہٹ دھرمی کی صورت میں ہمارا مؤقف کیا ہوگا اس پر اپنے اپنے خیالات کا اظہار مختصراً فرمائیں میں آخر میں مولانا فضل الرحمٰن صاحب کو بھی تفصیل سے خیالات ظاہر کرنے کیلئے وقت دوں گا۔

وآخر دعوانا أن الحمد لله رب العالمين

خطاب
مولانا فضل الرحمٰن صاحب

تعارف

حضرت مولانا مفتی محمود مرحوم کے ہونہار فرزندِ رشید تقریباً نو برس تک تحصیل علم کیلئے حقانیہ میں قیام رہا، اللہ تعالی نے ذہانت و فطانت کے ساتھ بلاغت وفصاحت سے اظہار مافی الضمیر اور اپنے موقف کی تائید وترجمانی اور زمانہ شناسی کے اعلیٰ صلاحیتوں سے نوازا ہے۔سیاسی میدانوں میں ان کے ’’فتوحات‘‘ پیش قدمیاں اور پسپائیاں ہمیشہ زیر بحث رہیں مگر ہمیں ہر حال میں ’’حقانی‘‘ ہونے کی وجہ سے عزیز ہیں اور حقانی برادری کے ایک فردِ فرید ہونے کے ناطے ہمیشہ اپنے ہی لگتے ہیں، مروجہ جمہوری اور سیاسی شاطرانہ ستم ظریفیوں کے وجہ سے جمعیت کے راستے دو ہو گئے اور اکابر جمعیۃ اور مشائخ امت کے پُر زور اصرار اور ان کے حکم کی تعمیل میں ناتواں کندھوں پر بوجھ اٹھانا پڑا مگر حقانی دور کے قرب واُنس میں کمی محسوس نہ ہوئی۔

Khutbat Haqqania \ Khutbat Final

موجودہ صورت حال میں قیام امن کیلئے حقیقی جدوجہد

کراچی کے حالات اور اس کے تاریخی عوامل

حضرت مولانا سمیع الحق صاحب نے جو رپورٹ پیش کی ہے اس میں کوئی شک نہیں ہے بڑی جان فشانی کیساتھ انہوں نے ان حقائق کے ادراک کرنے کی کوشش کی ہے، جس کے اوپر کراچی کے آج کل کے حالات مبنی ہے اور اس کے جو تاریخی عوامل ہے اور آج کے حالات ہے اس کے پس منظر کو انہوں نے بڑی خوبصورتی کیساتھ واضح کیا ہے اور اس کیساتھ میں ان کی رائے کی تائید کرتا ہوں کہ یہ ایک کونسل ہے جس میں ہر مکتب خیال کے لوگ موجود ہیں لہذا اس کونسل کی کسی بھی قرار داد اور کسی بھی گفتگو کا لب ولہجہ وہ ہونا چاہیے خاص طور پر عوام کے سامنے اس قسم کا لہجہ اختیار کیا جائے جس میں کسی مخصوص سوچ یا جماعت کی طرف سننے والے کا ذہن مائل نہ ہو لیکن ایک چیز جو ہمارے سامنے کی جاتی ہے اور ہم تک اس کی معلومات پہنچتی ہے اور میں شاہ صاحب کی رائے حاصل کرنا چاہونگا اور اگر وہ اس کی تائید فرمائیں اور پھر ان کی نظر میں اس کا حل کیا ہوگا؟

ایم کیو ایم کا وجود

اس میں میرا خیال ہے کہ کوئی شک وشبہ کی گنجائش نہیں ہے کہ MQM کا جو وجود ہے بہرحال یہ جماعت بنی نہیں ہے بلکہ یہ جماعت بنائی گئی ہے اور ان حالات میں اور کن اغراض کی بنیاد پر یہ جماعت بنائی گئی ہے اور یہ جماعت وہ جن ثابت ہوا ہے کہ جو ایک مرتبہ بوتل سے نکلا تو اب دوبارہ بوتل میں آنے کیلئے تیار نہیں ہے اور پچھلی حکومت میں نواز شریف صاحب کی حکومت میں اس جن کو مارنے کیلئے ایک حکمت عملی طے ہوئی تھی سندھ میں وہ یہ تھا کہ ایک فوجی آپریشن شروع کیا گیا اور اس حکمت عملی میں سے ایک یہ بات بھی تھی کہ MQM کو توڑا جائے اور MQM کو توڑا گیا ایک حقیقی گروپ کو وہ بھی بنا نہیں بنایا گیا تھا اور اس کی وجہ سے وہاں قتل وغارت گری شروع ہوئی اور آپس کی لڑائی شروع ہوئی بعض علاقوں کے گیٹ بنائے گئے تھے وہ گیٹ توڑے گئے الطاف حسین کی تصویریں گرائی گئی اور ہر وہ حربہ استعمال کیا گیا جس سے اس کی مقبولیت ختم ہو سکے اور باہمی طور پر انہیں لڑایا گیا۔

ایم کیو ایم کے آپس کے اختلافات

آج بھی یہ کہا جاتا ہے کہ حقیقی کے نام سے جو گروپ بنا ہے اس کے پیچھے کچھ ادارے تھے، کچھ ایجنسیاں ہیں، سول بھی اور فوجی بھی اور ان کے ذریعے الطاف گروپ پر حملے کئے جاتے تھے اور ان کو آپس میں لڑایا جاتا تھا جس کے ردعمل میں الطاف گروپ کی سوچ یہ ہے کہ اگر ہماری ہی برادری میں ہمارے خلاف ایک گروپ قائم کیا جاتا ہے اور اس کو ہمارے خلاف استعمال کیا جاتا ہے تو پھر ہم دہشت گرد ہیں اور پھر ہم حالات خراب کریں گے پھر ہم امام بارگاہوں میں اور مسجدوں میں دھماکے کریں گے پھر ہم بسوں پر فائر کریں گے تاکہ مجموعی طور پر حالات خراب ہو اور حکومت کا Image گرے

Khutbat Haqqania \ Khutbat Final

اس کیلئے مشکلات ہوں اس پر امن وامان کی ایک ذمہ داری آئے دوسری بات یہ ہے کہ کراچی کی صورتحال کو میں بڑے معذرت کیساتھ کہنا چاہتا ہوں کہ کچھ حقائق ایسے ہیں جن کی اطلاع آپ کو بھی ہونی چاہیے اس لئے کہ اگر وہ غلط ہوں تو ان کی اصلاح کی جائے اور اگر وہ صحیح ہیں تو ان پر روشنی ڈالی جائے۔

ہماری مشکلات اور مسائل کا حل

ہمارے ہاں ہوتا یہ ہے کہ جب اس قسم کی مشکلات پیدا ہوتی ہیں اب ہم اگر مہنگائی کو دیکھیں وہ اقتصادیات کا مسئلہ ہے کبھی کم ہوتا ہے اور کبھی بڑھتا ہے لیکن یہ ایک انسانی جان کا مسئلہ ہے پھر فسادات ہوتے ہیں فرقہ واریت کی بنیاد پر لسانیت کی بنیاد پر قومیت کی بنیاد پر تو اس میں بے گناہ انسان قتل ہوتے ہیں مرتے ہیں تباہ ہو جاتے ہیں جب اس قسم کی مشکل پیدا ہوں جس قسم کے سانحہ سے ملک کی سلامتی کا مسئلہ پیدا ہوتے ہوں ایسے مواقع پر ہمارے ملک کی جو بڑی قیادت ہوتی ہے وہ قومی یکجہتی کے حوالے سے اس کیس کو نہیں لیتے بلکہ وہ سیاسی فتوحات کی بنیاد پر اس کو لیتے ہیں اس بارے میں بھی میں آپ کے نقطۂ نظر کو حاصل کرنا چاہوں گا۔

تیسری بات جب ہم پر سوال ہوتا ہے کہ ''کوٹہ'' سسٹم ہونا چاہیے نہیں ہونا چاہیے تو ہم جیسے لوگ جو کراچی میں شہری اور دیہاتی علاقوں کے فریق نہیں ہیں ہم سب ایک قوم اور ایک برادری ہیں ہم جیسے لوگوں کیلئے ان حالات میں یہ کہنا مشکل ہو جاتا ہے کہ کوٹہ سسٹم صحیح ہے؟ یا صحیح نہیں ہے؟ اس حوالہ سے بھی آپ کو نظر کو جاننا چاہوں گا۔

خطاب

مولانا ضیاء الرحمٰن فاروقی صاحب

تعارف

محترم شہید ناموس صحابہ برادر مکرم ابو ریحان فاروقی کو اللہ تعالیٰ نے بڑے جذبوں سے نوازا تھا، زندگی بھر تحریر و تقریر کی بھرپور صلاحیتوں کے ساتھ سرگرم عمل رہے، آخری دور سپاہ صحابہ کے سٹیج سے قائدانہ کردار ادا کیا۔ مولانا نے تصنیفی ادارہ اشاعت المعارف سے کتابوں اور حسین اور جامع چارٹوں سے اکابر دیوبند کے خدمات کو عام کیا، ماہنامہ ”خلافت راشدہ“ کے ذریعہ اعلیٰ صحافتی خوبیوں کا ثبوت دیا۔ اپنے قصبہ سمندری میں جامعہ عمر فاروق کے نام سے تعلیمی ادارہ قائم کیا، جب شیعہ سنی مسئلے نے اپنی ہلاکت آفرینیوں کے ساتھ شدت اختیار کی تو احقر کے دعوت اور کوشش سے ملی یکجہتی کونسل کا قیام عمل میں لایا گیا۔ مولانا فاروقی شہید نے اپنے دیگر سرکردہ قائدین مولانا اعظم طارق شہید اور مولانا ضیاء القاسمی مرحوم کے ساتھ اعلیٰ ظرف اور بلند حوصلوں کے ساتھ کونسل کے کام میں میرا ساتھ دیا۔...... (س)

Khutbat Haqqania \ Khutbat Final

شیعہ سنی اختلاف کے اسباب و عوامل

خوشی کا مقام اور ایک اچھی پیش رفت

ملی یکجہتی کونسل کے اکابرین صدر محترم علامہ شاہ احمد نورانی صاحب اور قاضی حسین احمد صاحب اور سربراہان جماعت!

مجھے بہت بڑی خوشی ہے کہ طویل عرصے کے بعد پاکستان میں ایک ایسی کونسل قائم ہوئی ہے جس میں تمام جماعتیں شامل ہیں اور شدید سے شدید تر اختلافات رکھنے کے باوجود ایک دوسرے کے سامنے براجماں ہیں میں سب سے پہلے ملی یکجہتی کونسل کے قیام اور ضابطہ اخلاق کے منظوری پر علامہ شاہ احمد نورانی صاحب، مولانا سمیع الحق صاحب اور قائدین کو مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ یہ ایک اچھی بڑی پیش رفت ہے اس کے تحت پاکستان میں اسکے انتہائی بہتر نتائج نکل سکتے ہیں۔

شیعہ سنی جھگڑے کے عوامل پر سوچ وفکر

اتحاد اور فرقہ واریت کی تمام تقاریر کے بعد ایک بات آپکی خدمت میں عرض کرنا چاہوں گا ہمیں اس کونسل کے قیام پر بغیر اختلاف کے غور کرنا ہے اس قدر خوشی کا اظہار نہیں ہونا چاہیے کونسل کا قیام قابل مبارکباد ہے لیکن یہ دیکھنا چاہیے کہ آج سے بیس

سال پہلے پاکستان میں شیعہ سنی فسادات نہیں تھے، شیعہ سنی تنازعہ نہیں تھا، شیعہ سنی جھگڑے نہیں تھے ختم نبوت کے کانفرنسوں میں ۵۳ کے تاریخ سے لیکر ۷۴ تک شیعہ سنی ایک پلیٹ فارم پر تقاریر کرتے اور فرقہ واریت کی وہ فضاء جسکے آج ہم متلاشی ہے کیا یہ فضاء اس وقت قائم تھی اس یلغار، پس پردہ تحرکات کیا تھے؟ وہ اختلاف کیوں شروع ہوا ان جھگڑوں کا آغاز کن عوامل سے ہوا؟ اس پر غور کیے بغیر صرف کاغذی باتوں سے اور اخبارات کے خبروں سے اور ایک دوسرے کو وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰہِ جَمِیْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا (ال عمران:۳:۱۰۳) یہ قرآن کی آیت سنا کر ہم اختلافات کے اصل عوامل کو دور نہیں کر سکتے ہیں ہمیں اس پر غور کرنا چاہیے ہم منافقت نہیں کرتے ہم بالکل بات واضح کرنا چاہتے ہیں کہ اختلاف کے اصل عوامل پر غور کیا جائے اور وہ اختلاف کے عوامل ہے ان عوامل کو کسی کمیٹی کو سپرد نہ کیا جائے بلکہ سربراہی اجلاس میں ان پر بحث کی جائے۔

مرض کے علاج سے پہلے اسکی تشخیص کی ضرورت

مرض کیا ہے یہ ایک جگہ پر ایک مرض ہے اور یہ ایک بیماری ہے اس پر مرہم پٹی کرنے سے مرض دور نہیں ہوتا جب تک اسکی بیماری کے جڑ کو نہ نکلا جائے کہ اصل اسی طرح موجود ہو اور آپ کہیں کہ اختلاف ختم ہو گئے اس طرح نہیں ہوتا میں آپ سے یہ بات واضح کرنا چاہتا ہوں کہ نواز شریف صاحب کی موجودگی میں ۲۸ ستمبر ۱۹۹۱ء کو لاہور میں اسی طرح ہم کو بلایا تھا اسی طرح پاکستان کے سیاسی اور مذہبی جماعتیں جمع کیں اور وہاں شیعہ سنی اکابرین موجود تھے ہم نے اپنا اصل رخ، دکھ اور درد پیش کیا تھا کہ یہ ہمیں اعتراضات ہیں بعض لٹریچر شائع ہوئی ہے بعض کتابیں شائع ہوئی میں کہتا ہوں ہماری طرف سے بھی کوئی چیز شائع ہوئی ہے اس کو زیر بحث لائیے اس کا خاتمہ کرے اس لٹریچر کی بنیاد مٹائیں اس لٹریچر کو ختم کریں ورنہ یہ جو کونسل ہے اور تقاریر ہیں انکی حیثیت ان

Khutbat Haqqania \ Khutbat Final

کمیٹی کی تقریروں کی ہوگی جو ہر ڈپٹی کمشنر کی موجودگی میں ہوتی ہیں، اسکے باوجود وہاں فساد ہو جاتا ہے میں تمام اکابرین سے خصوصاً سربراہ کونسل سے درخواست کرونگا کہ ان اختلافات کے اصل پر غور کرنے کیلئے آپ خود سربراہی اجلاس میں یہ بات اٹھائیں۔

شیعہ سنی اختلافات کی بنیاد

آپ کا ہمارے خیال سے اختلاف ہو سکتا ہے سپاہ محمد ﷺ کے اراکین یہاں موجود ہیں ان سے پوچھ لیں کہ آپ کا کیا اختلاف ہے ان کا اختلاف ہے کہ ہم انکے خلاف تقریر کرتے ہیں ہمارا اختلاف ہے کہ انکی طرف سے لٹریچر چھپا ہے آپ اسے دور کریں اس کی بنیاد کو مٹائیں اگر یہ بنیادیں اسی طرح قائم رہیں اور ملی یکجہتی کونسل کے قیام پر مبارکباد وصول ہوتی رہی اور ضابطہ اخلاق صرف کاغذ تک محدود رہا تو اسکا کوئی فائدہ نہیں ہوگا سخت اختلاف کے باوجود ہم یہاں اس لیے بیٹھے ہیں تا کہ اس کے اصل عوامل پر غور کر کے اسکی بنیاد مٹادی جائے اسکی بنیادوں کو ختم کیا جائے۔

ہم اگر اتحاد نہ چاہتے، یا اختلاف مٹانا نہ چاہتے، یا قتل و غارت روکنا نہ چاہتے، یا قیام امن کی کوشش نہ کرنا چاہتے ہم یہاں کبھی نہ آتے ہم اس جذبے سے آئے ہیں تا کہ اس کے بنیاد ختم ہو لیکن میں معذرت کیساتھ عرض کرونگا کہ اس بات کیطرف جو اصل چیز ہے اسکی طرف توجہ نہیں دی جارہی ہماری شیعہ سنی اختلافات کو ختم کرنا سرے سے یہ نہیں ہو سکتا چودہ سال کا اختلاف یہاں بیٹھ کر ختم نہیں ہو سکتا لیکن یہ تنازعہ، یہ قتل و غارت یہ لڑائیاں یہ کفر و اسلام کی باتیں یہ کیسے ختم ہونگی کہ جب آپ اس کے اصل عوامل پر غور کریں میری باتوں پر بعض کو اعتراض ہوگا کہ شاید کوئی اختلاف نمایاں ہونے لگا ہے لیکن یہ بات نہیں ہم ایک ہونا چاہتے ہیں پاکستان میں قیام امن کے لیے قتل و غارت کو روکنے کے لیے گلی گلی میں بمباری کی جاتی ہے مساجد پر دھماکوں کو

روکنے کیلئے پاکستانیوں کوسکون عطا کرنے کے لیے دونوں طرف سے قیام امن کیلئے ہم ایک ہونا چاہتے ہیں۔

قادیانیت کے خلاف ہم سب متحد ہیں

لیکن جو اختلاف کی اصل بنیاد ہے اسکوختم کیا جائے اور آپ اس پرغور کریں کہ ختم نبوت کی کانفرنسیں ہوتی تھیں چنیوٹ ربوہ میں سارے شیعہ وسنی وہاں جمع ہوتے تھے آج کیوں نہیں ہوتے پاکستان میں پندرہ سال پہلے شیعہ سنی ایک پلیٹ فارم پرجمع ہوتے تھے آج کیوں نہیں ہوتے یہ جھگڑا کیوں ہوا ہے یہ فساد کیوں ہورہا ہے اسکی بنیاد کیا ہے؟ کس چیز نے مجبور کیا تھا کہ مولانا حق نواز شہید سٹیج پر شیعہ کے خلاف آواز بلند کرے یا اس کے بعد سپاہ صحابہ شیعہ کے خلاف چوک، حجرے میں تقریریں کریں ان کی بنیاد پرغور کریں۔

اختلافات کا خاتمہ کیسے اور کس طرح؟

صرف یہ بات نہیں ہے کہ ہم کو ایک ہونا چاہیے ضابطہ اخلاق طے کیا ہے ہم ضابطہ اخلاق کو خوش آمدید کہتے ہیں ضابطہ اخلاق کے تحسین کر چکے ہیں اور میں نے میاں نواز شریف صاحب کی موجودگی میں اپنے اعتراض کو پیش کیا تھا انہوں نے اس کو مانا اسپر متفقہ طور پر کمیٹی قائم کی بعد میں اس کمیٹی کا نام اتحاد المسلمین رکھا گیا ہمیں اس کے نام سے بھی اختلاف تھا لیکن اس اختلاف کے باوجود ہم اس کمیٹی میں گئے ہیں اور اس کمیٹی میں جا کر اپنے دکھ سکھ کا اظہار کیا مولانا عبدالستار نیازی اللہ اس کی عمر دراز کریں اس کمیٹی کے سربراہ تھے اور انہوں نے بہت بڑے اچھے کام کا آغاز کیا اور اختلافات کوختم کرنے کی بنیا د رکھی اور یہ بنیادی کمیٹی کے سفارشات پر تھی اور وہ سفارشات اسکے عوامل ہیں کہ ملی یکجہتی کونسل ان سفارشات کو یہاں لائے اور اسپر عملدر

Khutbat Haqqania \ Khutbat Final

آمد کریں اس سے اس جھگڑے کی بنیاد ختم ہو جائے گی اس سے لڑائیاں ختم ہو جائیں گی تو آپ صرف ضابطہ اخلاق اور صرف ملی کونسل کے باہمی رواداری کی باتیں کرنے کے بجائے عملی طور پر اگر اس لڑائی جھگڑے کو مٹانا چاہتے ہیں تو سب سے پہلے اس پر غور کریں کہ واقعی اختلاف اس سے پہلے نہیں تھے آج کیوں ہیں؟ اس پرغور کر کے اس کے لئے اس کمیٹی میں شیعہ سے اور اہل سنت سے کچھ نمائندوں کو جمع کریں اور وہ اصل اختلافات کے وجوہات پر غور کرے وہ صرف کسی کمیٹی ایک کے حوالہ نہ کرے بلکہ اس کے لیے نگرانی علامہ شاہ احمد نورانی صاحب اور مولانا سمیع الحق صاحب، قاضی حسین احمد صاحب اور مولانا فضل الرحمٰن صاحب کریں ہمیں بلائے شیعہ سنی بھی بلائیں اور ہمیں بھی بلائیں کہ تمہاری لڑائی کیا ہے تم کیوں لڑنے لگے ہو بیس سال پہلے کیوں نہیں لڑ رہے تھے کیا پاکستان میں عیسائی بھی رہتے ہیں اور کیا یہودی بھی رہتے تھے کیا اختلاف آپس میں رکھنے والے اور طبقات بھی رہتے ہیں یہ تو پاگلی تھی کہ شیعہ کو پاکستان سے نکالنا ہے یا اسے قتل کرنا ہے تو اس لیے میں عرض کرنا چاہتا ہوں جی! ہم آپس میں ایک ہونا چاہتے ہیں اور منافقت نہیں کرتے اور جو ہمارا اعتراض ہے وہ میں نے آپ کے سامنے پیش کیا۔

وآخر دعوانا أن الحمد لله رب العالمين

خطاب

جناب قاضی حسین احمد صاحبؒ

تعارف

قاضی صاحب معروف سیاسی وتحریکی شخصیت، جماعت اسلامی کیلئے انقلابی اور جوشیلی جدوجہد کرتے کرتے منصب اَمارت تک پہنچے، اپنے سیمابی مزاج کے نتیجہ میں جماعت کو بھی اپنے رنگ میں رنگ دیا،ان کا تعلق ہمارے گاؤں سے چند میل کی مسافت پر واقع گاؤں زیارت کا کا صاحب سے ہے۔بچپن میں جہانگیرہ میں میل جول، تعارف اور تعلق پیدا ہوا جو میرا بھی اور قاضی صاحب کا بھی ننھیال ہے اور دونوں گھرانے ایک دوسرے کے پڑوسی دریائے لُنڈا سے بالکل لگے ہوئے یہ گھر اور مسجد بچپن کی معصوم شرارتوں اور تگ وتاز کے زَد میں ہوتے۔ مسجد کے خطیب وامام معروف دیو بندی عالم مولانا لطف اللہ صاحب ان کے پھوپھا تھے اُن کے ایک نابینا صاحبزادے حافظ افضال اللہ بھی ہمارے ہم عمر تھے، اللہ نے بڑی ذہانت اور صلاحیت سے نوازا تھا وہ جماعت اسلامی کے گرویدہ تھے۔ قاضی صاحب پر بھی اُن کے اثرات پڑے، قاضی صاحب سکول سے آتے تو لُنڈا دریا مسجد کے جنگلوں کے ساتھ ٹیک لگائے ہمارے مناظرے اور مباحثے

Khutbat Haqqania \ Khutbat Final

شروع ہو جاتے وہ دونوں جماعت کی وکالت کرتے تو ادھر سے جمہور علماء کا موقف اس طرح کانگریس اور اسکے نظریات اکابر دیو بند مولانا حسین احمد مدنی بھی زیر بحث اور زیر نزاع رہتے، ان کا دفاع کرتے کبھی یہ بحث ہنگامہ میں بدل جاتا۔ دوستی کا یہ آغاز تھا اپنی سیاسی اور پارلیمانی زندگی میں مَیں دینی سیاسی جماعتوں کے اتحاد کو ہر حال میں ترجیح دیتا تھا۔عورت کی حکمرانی کے خلاف، شریعت بل کی جدوجہد کیلئے متحدہ شریعت محاذ کی تشکیل پھر متحدہ دینی محاذ، ملی یکجہتی کونسل اور پاک افغان کونسل ان تمام قومی وملی تحریکات میں مَیں نے ان کو نہ صرف ساتھ بلکہ ایثار واخلاص سے ان کو قائدانہ مقام دیا اور آگے رکھا۔متحدہ شریعت محاذ جس کے صدر میرے والد گرامی تھے کے سیکرٹری جنرل قاضی صاحب ہی بنائے گئے۔اس ایثار اور وابستگی کا آغاز ایسے دور میں کیا گیا کہ علماء بالخصوص دیو بندی حلقوں میں جماعت اسلامی کا نام بھی اچھے لفظوں میں لینا اپنے طبقوں میں خود کو گردن زدنی بنانا تھا۔ ان مشترکہ مساعی اور پروگراموں سے بالآخر اس نفرت وتلخی میں کمی آگئی اور مخالف حلقے بھی ساتھ چلنے کو ضروری سمجھنے لگے۔مگر افسوس کہ جماعت اور اس کے محترم رئیس اپنے تشخص اور انفرادیت کے خول سے نہ نکل سکے اور میری طویل اور تمام مخلصانہ کاوشیں عموماً ہائی جیکنگ کی نظر ہو جاتیں اور اس رویوں کا کلائمکس ایم ایم اے کے آخری ادوار تھے جس کے نتیجہ میں جان بہ لب ایم ایم اے اپنے انجام تک پہنچا۔طویل مذہبی، سیاسی اور سماجی جدوجہد کے بعد بالاخر یہ فعال اور متحرک اور ہمہ جہت پہلو کے حامل شخصیت ٦ جنوری ٢٠١٣ء کو ٧٤ سال کی عمر میں اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔انا للہ وانا الیہ راجعون

مشترکات کی بنیاد پراتحاد واتفاق

کراچی کے گھمبیر صورتحال

اس وقت کراچی کا مسئلہ چھلکتا ہوا مسئلہ ہے ہم بہت بڑی تباہی کے کنارے پر کھڑے ہیں اوراس کو بھی یہ بہت بڑا چیلنج ہے مذہبی وسیاسی جماعتوں کیلئے بھی اگر ہم مذہبی خطرے کوختم کرسکیں گے تو انشاء اللہ العزیز امت کو ہم پیغام دینگے قوم کو ہم پیغام دیں گے کہ ہم ان کولسانی اورعلاقائی تعصّبات سے پاک کرنے میں کامیاب ہونگے ۔

نوجوان نسل تباہی کے دہانے پر

دوسرا سوال یہ ہے کہ ہماری نوجوان نسل کو تباہ کیا جارہا ہے اخلاق کا اس میں بہت کمی ہے وہ بجل ہے وہ گندگی ہے مغربی تہذیب اورفوج کی تہذیب کی گندگی کو ہماری گلی کوچوں کے اندر پھیلائی جارہی ہے ڈش انٹینا کے ذریعے سے ٹیلی وژن کے ذریعے سے میوزک سنٹروں میں فحاشی کے ذریعے سے، گلی کوچوں کے اندر فحش کتابوں اورلٹریچر کے ذریعے سے ہماری نوجوان نسل کو اخلاقی برائیوں کا شکار کیا جارہا ہے منشیات کے ذریعے سے اپنی قوم کو بچانا اورانکے اخلاق کوتباہ ہونے سے بچانا بے حیاء قوم، بداخلاق قوم، منشیات کے عادی اورفحاشی قوم کسی بڑے کام کے لئے تیارنہیں ہوگی ۔

Khutbat Haqqania \ Khutbat Final

اسی لئے یہ علماء کرام اورملی یکجہتی کونسل کا ایک فریضہ ہے کہ مذہبی تفرقے کو ہمیشہ ہمیشہ کیلئے ختم کرنا، مشترکات پر متحد ہونا، حبل اللہ پر چل جانا اسکے ساتھ ساتھ قوم کو علاقائی اورلسانی تعصّبات سے بالاتر کرانا اوراخلاقی بے راہ روی اورمنشیات کا سد باب کردینا۔

مسجد ومحراب کا مضبوط پلیٹ فارم: درست منظّم استعمال کی ضرورت

یہ بہت بڑے چیلنجز ہیں اوراس کیلئے ہمارے پاس جوسب سے مؤثر ذرائع ہے جو ٹی وی سے زیادہ مؤثر ہے اور جو ریڈیو سے زیادہ مؤثر ہے جو تمام میڈیا کے ہرفتنہ کا مقابلہ کرسکتی ہے وہ مسجد، ممبر اورمحراب کا پلیٹ فارم ہے اسکو درست طریقے سے استعمال کرنے کے ذریعے اورمسجد کے چاروں طرف جو آبادی ہے اس آبادی کا مرکز بنانے کے ذریعے سے ہم اس تمام فتنوں کا سد باب کرسکتے ہیں اوراس کا مقابلہ کرسکتے ہیں جسکا ہمیں سامنا ہے مسجد میں خدمت خلق کا ادارہ ہونا چاہیے مسجد کوعلاقہ کے منکرات کے سدباب کا ذریعہ بنایا جائے مسجد کوشرفاء کا مرکز اوروہاں سے بے حیائی اور بداخلاقی کے سدباب کا ذریعہ بنایا جائے مسجد میں لائبریری ہونی چاہیے مسجد میں نوجوانوں کی تنظیم ہونی چاہیے مسجد کا رابطہ علاقے کے گھروں میں بیٹھے خواتین سے ہونا چاہیے مسجد سے یتیموں اور بیوہ اور جتنے لوگ علاقے میں ہیں انکی خدمت کا کوئی ذریعہ ہونا چاہیے مسجد کو ایک انسٹیٹیوشن میں تبدیل کرنا کہ جس میں مشورے ہو جس میں خیر کا کام ہو اورجس میں مظلوموں کی دادرسی ہو یہ خطیبوں اور علماء کرام کے ذریعے سے یہ کام بھی ملی یکجہتی کونسل کے طریقہ کار میں آجائے وہ بھی تعمیر نو کا کام ہے وہ ہرایک کا اپنا کام ہے وہ ایک عظیم کام ہے جو کہ علماء کرام کی نصرت میں لانی ہے ۔

مساجد کے ائمہ اور خطباء کی تنظیم

اس طرح ہر شہر میں، ہر قصبے میں، مساجد میں ائمہ اور خطباء کی تنظیم رکھنا اس تمام کام کو منظم کرنے کے لئے اس بات کی ضرورت ہے کہ ہم ایک Strategy بنا لے کہ جس میں ہم خطیبوں کی اور ائمہ کی رہنمائی کا فریضہ انجام دیں، میں نے تجویز بھی دی تھی کہ جس طرح ہم نے ۲۵ تاریخ کو تمام علماء کو جمع کیا تھا اور تمام خطیبوں کو کچھ مشترک نکات دیئے تھے تقریر میں موضوع انکو دیا تھا اسی طریقے سے ہم مستقبل میں بھی سٹریٹیجی بنا کے کام کا آغاز کر لے تجویز آئی ہے کہ ہم نے جو ضابطہ اخلاق بنایا ہے اس ضابطہ اخلاق کی پرو پرتشکیل نہیں ہوئی ابھی تک اور اس ضابطہ اخلاق کو ہم ایک جمعے کا موضوع بنا لیں اور ہر ایک خطیب کو پہنچانے کیلئے اسکا موضوع بیان کریں اس طرح ہم کو کچھ مزید موضوعات وقتاً فوقتاً مل سکتے ہیں جس سے ہم قوم کی راہنمائی کا فریضہ انجام دے سکتے ہیں۔

تمام مکاتب فکر کے مشترکات

یہ جو مشترکات ہیں آپ سے پوشیدہ نہیں ہے آپ کو بتانا شاید گستاخی ہوگی صرف میں اسکی ایک یاد دہانی کے ذریعے سے اپنی بات کو پورا کرنے کیلئے چند مشترکات بتاتا ہوں وہ توحید ہے، رسالت ہے، آخرت ہے اس مرکزی موضوع کو بار بار بیان کرنا اور اسکے اوپر لوگوں کو متفق کرنا ہے، اور متحد کرنا ہے فرائض کی ادائیگی کی تلقین کرنا نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج اسکے ساتھ جہاد فی سبیل اللہ اسی طرح انفاق فی سبیل اللہ، زکوٰۃ، قربانی، اعلائے کلمۃ اللہ کا فریضہ، صلہ رحمی کرنا، پڑوسی سے حسن سلوک، کبائر سے اجتناب، والدین کی نافرمانی سے اجتناب، شرک سے اجتناب، بدامنی سے اجتناب، حرام خوری سے اجتناب، زنا سے اجتناب، منشیات سے اجتناب، سود سے اجتناب، ملاوٹ سے

Khutbat Haqqania \ Khutbat Final

اجتناب، حسد سے اجتناب، کینہ سے اجتناب، بغض اور غیبت سے اجتناب، قطع رحمی سے اجتناب، یہ تمام وہ چیزیں جس کا ایک بہت بڑا مشترک میدان ہے صرف توحید کو آپ لائیں یہ ایک نہ ختم ہونے والا موضوع ہے اس کے ساتھ ہی میں یہ اپیل کرونگا کہ سیاست میں قدم رکھنے میں بہت احتیاط کی جائے کہ جب تک مشترکات ہمارے درمیان مضبوط نہ ہوں اور یہ بہت مضبوط بنیاد نہ بن جائے ہم کو کسی ایسی موضوع کو نہیں چھیڑنا چاہیے جس سے ہماری یکجہتی میں کوئی فرق آئے ہمارے پاس آپس میں ایسا شاید کوئی ارادہ نہیں ہوگا جو حکومت وقت کا ساتھ دیں حکومت وقت کا ساتھ دینا گویا ان کی خرمستیاں پوری کرنے کے مترادف ہوگی۔

قرآنی احکام کو وحشیانہ قرار دینے کی جسارت

قرآنی احکام جن کو ہماری وزیر اعظم صاحبہ کئی کئی دفعہ وحشیانہ سزائیں قرار دے چکی ہے اس وقت وہ محتاط ہے ہماری یکجہتی کیوجہ سے وہ محتاط ہوگئی ہے اس فائل پر مجبور ہوگی یہ جو ترمیم تجویز کی گئی ہے اس میں یہ ترمیم تھی اسی کو غیر مؤثر بنانے کے لئے قانون کو اور ناممکن بنانے کیلئے کوئی آدمی جرأت کر سکے کہ وہ کسی کے بارے میں یہ مقدمہ دائر کرے کہ اس نے توہین رسالت کی ہے اس کو ناممکن بنانے کے لئے ترمیم کی جارہی تھی یورپ کے ہر شہر میں امریکہ کے پریشر میں امریکہ اور یورپ کے رضاء اور اسکے اطمینان اللہ اور اسکے رسول ﷺ کے اطمینان سے ہماری حکومت کو زیادہ عزیز ہو گیا اسکے ساتھ میں یہ بھی عرض کرونگا کہ اس مسئلہ میں میاں نواز شریف صاحب نے کھل کر ہماری حمایت کی ہے، یونین کونسل علماء کی طرف سے ہمارا بیان آیا، پرویز الٰہی کیطرف سے بھی بیان آیا اور ہمارا ایک آدمی نواز شریف سے ملا تو نواز شریف نے بھی کہہ دیا کہ میں بھی اس کا حامی ہوں۔

باہمی اتحاد و یکجہتی پیدا کرنا

لیکن جس طرح ہر روز حکومت کے خلاف بیان آتا ہے یہ تو موقع فراہم کرنے کیلئے کہ اس تحریک کے اندر شامل ہو اور ان کے لئے جدوجہد کرے وہ انہوں نے نہیں کیا اسے اپنے اوپر ظاہر ہونا چاہیے واضح ہے ہمارے اوپر ہماری التواء کیلئے یہ راستہ نہیں ہے کہ ہم قوم کو ایک واضح یکجہتی دیدیں راہنمائی کا فریضہ دیدیں جب تک اس کے لئے باہمی اتحاد اور ہم آہنگی پیدا نہ ہو ایک مشترک گراؤنڈ پیدا نہ ہو آپس میں کامل اتحاد اور یکجہتی اور یکسوئی پیدا نہ ہو اس وقت تک ہمیں احتیاط کرنی چاہیے کہ ہم اس موضوع پر آپس میں اختلاف پیدا نہ کریں ہمیں ایک دوسرے کے نقطہ نظر کو برداشت کرنا چاہیے لیکن ہمیں اس وقت تک کہ جب تک کامل یکجہتی پیدا نہ ہو یہ اعلان نہیں کرنا چاہیے کہ ہم کوئی سیاسی پروگرام رکھتے ہیں یا ہمیں انتخابات میں حصہ لینا ہے یا ہم کوئی سیاسی پلیٹ فارم ہیں بلکہ مذہبی رواداری پیدا کرنا، یکجہتی پیدا کرنا، قوم کی تعمیر نو کا کام کرنا۔ قوم کو مذہبی تفرقے اور علاقائی عصبیتوں سے بالاتر کرنا اور قوم کو بد اخلاقی کے سیلاب کے مقابلے میں ایک بند باندھنا اور قوم کو تاریکی، ظلمت اور اندھیرے سے نکالنا اسکے مقابلے میں ہمیں اس پر یکسوئی پیدا کرنی چاہیے۔

قوم کو صحیح راہنمائی اور علماء کی ذمہ داری

میں آپ سب لوگوں کا پھر ایک دفعہ شکریہ ادا کرتا ہوں اور مجھے یقین ہے کہ جو کئی مسلسل نشستوں کے نتیجے میں سامنے ایک خوبصورت منظر آیا اور ایک دوسرے کے تشکیر وتشکر ایک دوسرے کا احترام کر کے اور ایک ثقافت اور ایک رواداری، اور ایک ادب اور احترام کا ایک مظاہرہ ہے مسلسل یہ مذہبی جماعتوں کے علاوہ کسی دوسرے جماعتوں میں دیکھنے کو نہیں ملا بات کرنے کا بھی ایک طریقہ ہے لوگوں سے اختلاف کو

Khutbat Haqqania \ Khutbat Final

ظاہر کرنے کا طریقہ بھی ایک ہے دوسرے لوگوں کو اپنی بات احترام کیساتھ پیش کرنے کا بھی ایک طریقہ ہے اور ہم بھی دوسری اتحادوں میں رہے ہیں ہم نے یہ نہیں دیکھا اس تصور سے اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ علماء کرام اس بات کی صلاحیت رکھتے ہیں کہ وہ اس قوم کی صحیح راہنمائی کیلئے اور ایک واضح فکر دینے کے لئے اور اس کو بتانے کیلئے آپس میں اکٹھے ہو جائیں اور قوم بھی مایوسیوں کا شکار ہے، جو اندھیروں میں بھٹک رہے ہیں جسکو کسی کی تلاش ہے روشنی کی کرن ہے امید کی کرن ہے لوگوں کے ساتھ اور ہم انشاء اللہ العزیز اس کو اور مضبوط بنائیں گے تاکہ لوگوں کے اس اعتماد کو ٹھیس نہ پہنچے۔

محرم کے مہینے میں لوگوں کے جذبات اور احساسات کا لحاظ رکھنا

ایک دفعہ پھر میں کہوں گا یہ جو محرم کا مہینہ ہے اس کے بارے میں ہمیں اور اہل تشیع کو ضابطہ اخلاق کو سامنے رکھ کر لوگوں کے جذبات اور ان کے احساسات کا پورا لحاظ رکھنا چاہیے اور یہ کافی نہیں ہے کہ ہم اسکے ذمہ دار نہیں ہیں تحریک جعفری اور سپاہ محمدی کہے کہ ہم اسکے ذمہ دار نہیں ہیں بلکہ اس کو یقینی بنائیں کہ انکی طرف سے کوئی بھی اشتعال انگیز بات نہ ہو۔

سب سے پہلی بات جو اجلاس میں ضیاء القاسمی صاحب نے پیش کی تھی جلوس، مظاہرہ اور تعزیت کی جلوس اگر ضروری ہے اور لازم ہے ہم یہ نہیں کہتے کہ اس کو نہ نکالا جائے لیکن نماز کا وقت ہے نماز با جماعت ہو رہی ہے اذان کا وقت ہے خاموشی سے مسجد کے سامنے سے گزر جائے اس طرح ضابطہ اخلاق کو ہم نے طے کیا ہے تحریراً وتقریراً کسی کے جذبات کو ٹھیس نہیں پہنچائیں گے یہ وہ کرتے ہیں اسی طریقے سے اس کے مقابلے میں سپاہ صحابہ نے کہا ہے کہ کوئی اشتعال انگیزی نہیں کی جائے گی کوئی اس کو زخم نہیں دیں گے کہ شیعہ کافر اور اس طرح کے نعروں سے احتراز کرنا چاہیے وہ نہیں کرنی چاہیے ضابطہ

اخلاق میں بات طے ہوئی ہے۔

اس ضابطہ اخلاق کو یقینی بنانے اور ایک دوسرے سے رابطہ کر کے اس کے لئے ہمیں مل جل کر پوری اخلاص اور للّٰہیت کیساتھ کوشش کرنی چاہیے اس میں ہم سب کا خیر ہے، اس میں کسی کا دکھ بھی نہیں ہے، اس میں کسی کی توہین نہیں ہے، یہ امت کے اجتماعی مفاد کے لئے ہے۔

اگر یہ محرم کا مہینہ اسطرح خیر سے گزر جائے تو ہم لوگوں کو کہہ سکتے ہیں اور بتا بھی سکتے ہیں کہ ہم نے آپ کو امن کا تحفہ دیا ہے، رواداری کا تحفہ دیا ہے، احترام کا تحفہ دیا ہے تو قوم کا اعتماد ہمارے اوپر اور بھی بڑھ جائے گا، قوم ہم سے تفرقے کی صورت میں ناراض ہے اور اتحاد کی صورت میں ہم قوم کی محبت کا مرکز بن رہے ہیں اور قوم کی محبتوں کا مرکز بن سکتے ہیں، میں ایک دفعہ پھر صدر محترم کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے مجھے کچھ گزارشات پیش کرنے کا وقت دیا۔

وآخر دعوانا أن الحمد للّٰہ رب العالمین

Khutbat Haqqania \ Khutbat Final

خطاب

مولانا ضیاء القاسمی صاحب

تعارف

مولانا قاسمی شعلہ بیان خطیب، ملک وملت کے درد سے سرشار، ہمارے ہر ملی وقومی اور دینی جدوجہد کے گرمجوش ساتھی، خلوص ومحبت سے آخر دم تک نوازتے رہے، زندگی بھر اہم میدانوں میں خدمات انجام دیں، ملی یکجہتی کونسل ہو یا تحریک تحفظ مدارس دینیہ، شریعت بل کی جدوجہد ہو یا متحدہ دینی محاذ کا پلیٹ فارم ہو، بھر پور ساتھ دیا۔ سپاہ صحابہ کے اہم اور اساسی سرپرستوں میں سے تھے اس کے علاوہ سیکرٹری جنرل سواد اعظم اہل سنت پاکستان رئیس الجامعہ القاسمیہ غلام محمد آباد۔ کنویز دیو بند انقلابی محاذ اور ممبر اسلامی نظریاتی کونسل پاکستان رہے۔ ان کے جانشین ہونہار نوجوان رہنما عزیزم زاہد قاسمی فیصل آباد میں ان کے کاموں کو بڑھا رہے ہیں اور سیاسی پلیٹ فارم جے یو آئی سے ناچیز کا ساتھ دے رہے ہیں۔ ۹ر دسمبر ۲۰۰۰ء کو لاہور میں انتقال فرما گئے۔ انا للّٰہ وانا الیہ راجعون۔

اتحاد اور اتفاق ہی میں علماء کرام کی فتح ہے

سازشی لابیاں

حضرات گرامی قدر! تقریر کا مجھے شوق نہیں مولانا فاروقی صاحب نے اچھے انداز سے سپاہ صحابہؓ کا موقف بیان کر دیا ہے سب دوستوں نے جو تقریریں کی ہیں میں ان سب کی تائید کرتا ہوں اور مجھے ایک خدشہ ہے اس وقت وہ یہ ہے کہ محرم میں بعض ایسی لابیاں متحرک ہو چکی ہے جو اس یک جہتی کے عمل کو نقصان پہنچائیں گے ان میں حکومت بھی شامل ہے حکومتی ایجنسیاں بھی شامل ہیں اور وہ حاسدین بھی شامل ہیں جو آپ کے اس اجتماع کو پسند نہیں کرتے۔

محرم الحرام میں امن کے لئے لائحہ عمل

میں پوری دیانتداری سے یہ کہتا ہوں کہ پورے ملک میں خاص کر محرم میں امن و امان کے قیام کیلئے ملی یکجہتی کے سربراہ ایک کنٹرول روم لاہور میں قائم کرے فوری طور پر بعض حساس علاقے ایسے ہیں جہاں جھگڑا پیدا ہونے کے امکانات ہے وہ بجائے

Khutbat Haqqania \ Khutbat Final

کمشنر، ڈپٹی کمشنر سے مسئلہ حل کرنے کے جہاں کوئی ایسی صورتحال پیدا ہو وہ ملی یکجہتی کونسل کا جو کنٹرول روم ہو گا لاہور میں تو وہاں کے شیعہ وسنی اس کی طرف رجوع کرے اور یہ بورڈ فوری طور پر مؤثر انداز سے جو فیصلہ کرے اس فیصلے کو وہاں کے مقامی دوستوں کو فوراً قبول کر کے اس وقت اس فساد کو روکنے میں ہمارا معاون بننا چاہیے۔

مولانا فضل الرحمٰن کی شرکت پر خوشی

قاضی صاحب نے آج مہربانی فرمائی ہے آپ نے بڑی خوبصورت اعتماد ہمیں دی ہے اور یہی وجہ ہے کہ یزدانی صاحب نے بدبودار تقریر نہیں کی ہے خوشبودار تقریر کی ہے اور اس سے یہ محبت کی جو فضاء ہے یہ اور آگے بڑھے گی تو میں شکریہ ادا کرتا ہوں نورانی صاحب کا مولانا سمیع الحق صاحب کا قاضی صاحب کا اور مولانا فضل الرحمٰن صاحب کا بالخصوص کہ یہ پہلی دفعہ ایک دولہا بن کر ہم میں تشریف لائے ہیں اللہ ان کی آمد کو خوش آئند بنائے اور ہم سب کو اس طرح یک جہتی سے، محبت سے، پیار سے اس فضاء کو برقرار رکھنے کی توفیق عطاء فرمائے اور یہ ملک ان علمائے کرام کے اتحاد سے ایک ایسی منزل پر پہنچائے جو منزل ہم سب کا مشترکہ ہیں اور اگر آپ اتحاد برقرار رکھے گا تو بے دین طاقتیں انشاء اللہ غیر مؤثر ہو جائیں گے اور اسلام کی فتح ہو گی اور علماء کی فتح ہو گی۔

خطاب

جناب شاہ تراب الحق قادری

تعارف

بریلوی مسلک سے تعلق رکھنے والے اور جمعیۃ علماء پاکستان کراچی کے رہنما، جماعت اہل سنت پاکستان کے سربراہ ،کئی رفاہی اور تعلیمی اداروں کے مؤسس اور ۲۵ سے زائد کتابوں کے مصنف۔

Khutbat Haqqania \ Khutbat Final

سندھ اور کراچی کے حالات کے تناظر میں ملی یکجہتی کونسل کی رپورٹ

سندھ اور کراچی کے حالات

اب صدر معزز اراکین کونسل ! جیسا کہ آپ حضرات کو معلوم ہے کہ کراچی میں جو اجلاس ہوا تھا اس اجلاس میں ایک کمیٹی بنائی گئی جس کا مجھے چیئرمین مقرر کیا گیا اور یہ کہا گیا کہ یہ جو جماعتیں ملی یکجہتی کونسل میں شامل ہیں ان کے ایک ایک رکن کو شامل کیا جائے اور ان سے مشورے کے بعد رپورٹ پیش کی جائے پچھلے اجلاس جو لاہور میں ہوا تھا اس میں مختصر سی رپورٹ پیش کی گئی تھی لیکن وہ پوری طریقے سے مکمل نہیں ہو پائی اب یہ رپورٹ ہے جس میں کچھ تجاویز ہیں اور سندھ اور بالخصوص کراچی کے آج کل کے جو حالات ہیں ان کو مدنظر رکھتے ہوئے تجاویز پیش کی گئی ہیں۔

شرکاء واراکین کمیٹی کے اسمائے گرامی

سب سے پہلے میں آپ کو ان اراکین کے نام بتاتا ہوں جو اس کمیٹی میں شامل ہیں اس کمیٹی کا چیئرمین مجھے نامزد کیا گیا تھا اور مختلف جماعتوں کی طرف سے اس میں مندرجہ ذیل اشخاص شامل کیے گئے۔

محمد عثمان خان صاحب (جمعیت علمائے پاکستان) نعمت اللہ صاحب (جماعت اسلامی) حافظ محمد تقی صاحب (جمعیت علمائے پاکستان) مولانا اسعد تھانوی صاحب (جمعیت علمائے اسلام (س) قاری محمد عثمان صاحب (جمعیت علمائے اسلام (ف) خواجہ محمد اشرف (منہاج القرآن) سید محمد علی رضوی (تحریک جعفریہ) سید شاکر حسین نقوی (سپاہ محمد) سپاہ صحابہ کا کوئی رکن ہمیں نہ مل سکا باوجود ہماری کوشش کے اسلئے اس میں وہ شامل نہیں ہے اور ویسے بھی کراچی میں جتنی بھی Meeting ہوئی ان میں سپاہ صحابہؓ کا کوئی رکن شریک نہیں ہوسکا پہلی Meeting میں ایک صاحب تشریف لائے تھے اور انہوں نے کہا تھا کہ ہمارے بہت سارے لوگ Under Ground ہیں اور ہمارے لئے بڑا مشکل ہے کہ ہم ایسے حالات کو کنٹرول کریں تو میں نے قاری شیر افضل صاحب سے بھی اور مولانا اسفند یار صاحب سے بھی عرض کیا تھا کہ اگر کسی سے کوئی رابطہ قائم ہوسکے تو وہ ان کو اطلاع دے اور اس میں ان کی کوئی تجاویز ہو تو وہ پیش کرے لیکن کوئی بھی اسی کمیٹی میں نہیں آسکا۔

رپورٹ کی تفصیلات

ویسے تو ہر صوبہ مسئلوں کا شکار ہے لیکن اس وقت سندھ سب سے زیادہ مشکلات کا شکار ہے ان میں سے جو اہم مسئلہ ہے وہ سندھ کے شہری علاقوں کا خصوصاً کراچی کا اور حیدر آباد کا ہے پچھلے دنوں میں وہاں فرقہ وارنہ فسادات بھی بہت ہوئے لیکن اللہ کا شکر ہے کہ ملی یکجہتی کونسل کے قیام کے بعد مذہبی بنیاد پر، فرقہ وارنہ بنیاد پر بالخصوص کراچی اور اس کے اطراف میں اور سندھ میں کوئی بڑا حادثہ رونما نہیں ہوا اور اگر کوئی ہوا بھی تو اس میں قتل و غارت گری نہیں ہوئی کراچی کے شہری اور دیہاتی زندگی میں بے اعتمادی کی وجوہات مندرجہ ذیل ہیں آپ کو غالباً یاد ہوگا کہ ایوب خان کے زمانے میں کراچی کو دارالخلافہ سے محروم کیا گیا اور انہوں نے اپنے بیان میں کہا جو ان کا

Khutbat Haqqania \ Khutbat Final

پہلا بیان تھا وہ یہ ہے کہ صوبہ سندھ کے شہری باشندوں کو انہوں نے سمندر میں غرق کر دینے کی دھمکی دے دی ہے۔

(۱) افغان جنگ کے نتیجے میں کراچی میں اسلحے کی بھرمار۔

(۲) ضیاء الحق صاحب کا قومی جماعتوں کے خلاف سازش کرنا اور زبان کی بنیاد پر چھوٹی چھوٹی جماعتوں کا ابھارنا۔

(۳) ہیروئن مافیا اور کلاشنکوف کلچر کا جنم لینا۔

(۴) مسلم قومیتی اور وطن عزیز کی محبت کو پارا پارا کرنا۔

(۵) مسلم قومیت اور محبّ وطن جماعتوں میں ثالثی کا کردار ادا کرنا اور ان کو تقسیم کردینا۔

(۶) سیاسی رشوت کو فروغ دینا۔

(۷) بیوروکریسی کے بے لگام گھوڑے کو اپنے مقاصد پورا کرنے کیلئے سرپٹ دوڑانا۔

(۸) بھٹو صاحب کے دور میں اور اس کے بعد سندھ میں شہری اور دیہی کوٹے کا نفاذ۔

(۹) تعلیم گاہوں میں میرٹ پر آنے والے طلبہ کو داخلہ نہ ملنا۔

(۱۰) جرائم میں پولیس کا مجرمانہ کردار ادا کرنا اور جرائم پیشہ لوگوں سے ملکر بھتہ وصول کرنا۔

(۱۱) دہشت گردوں کو گرفت میں لینے کی بجائے بے گناہ شہریوں کو پکڑنا۔

مندرجہ بالا حقائق کی بنیاد پر کراچی ایک آتش فشانی پہاڑ کے دہانے پر کھڑا ہے کسی بھی وقت دھماکے سے پاش پاش ہوسکتا ہے۔

پس چہ بائد کرد

مندرجہ بالا معاملات کو مدنظر رکھتے ہوئے ملی یک جہتی کونسل کی خصوصی کمیٹی برائے سندھ نے صحافی برادری تاجر برادری صنعت کار قانون دان سابق گورنر مختلف سیاسی رہنما دانش ور حضرات ماہرین تعلیم MQM حقیقی سے ملاقات کر کے امن کیلئے مندرجہ ذیل

تجاویز پیش کر رہی ہے MQM الطاف گروپ سے بار بار رابطہ کیا گیا لیکن کوئی جواب نہیں ملا کراچی کے ایک اخباری ایڈیٹر نے بھی کوشش کی لیکن وہ بھی ناکام رہے۔

پیش کی گئی تجاویز

(۱) صوبہ سندھ میں اور کارپوریشن میں مقامی لوگوں کو متعین کیا جائے کارپوریشن میں بجائے نامزدگی کے عوامی نمائندوں کو فائز کرنے کیلئے فوری طور پر الیکشن کیے جائیں۔

(۲) سندھ میں کورٹ سسٹم ۴۰ اور ۶۰ کے نفاذ کو عملی جامہ پہنانے کیلئے شہری اور دیہی آبادی کو غیر جانبدار اور لوگوں پر یا شہری اور دیہی ریٹائرڈ ججوں پر مشتمل ایک کمیٹی قائم کی جائے جو اس بات کی نگرانی کرے کہ کوٹے پر اصولی طور عمل کیا گیا ہے یا نہیں یہ کمیشن مستقل ہو اور ہر تین ماہ بعد اپنی رپورٹ شائع کرے تا کہ عوام میں روزگار اور ملازمت کے سلسلے میں جو بے اعتمادی کی فضاء پیدا ہوگئی ہے وہ دور ہو سکے۔

(۳) جانبدارنہ طور پر جو آسامیاں پر کی گئی ہیں ان کو اہل لوگوں کے سپرد کیا جائے۔

(۴) تعلیم گاہوں اور یونیورسٹیوں کے افراد پر مشتمل ایک کمیشن قائم کیا جائے MQM کے با اثر شخصیات سے ملاقاتیں کی جائے اور ان مذاکرات سے عوام کو باخبر رکھا جائے تا کہ گمراہی اور اشتعال انگیزی کا سلسلہ ختم ہو۔

وآخر دعوانا أن الحمد لله رب العالمین

Khutbat Haqqania \ Khutbat Final

خطاب

شیخ الحدیث مولانا اسفند یار خان صاحب

تعارف

علمی اور روحانی شخصیت ، مدرسہ دارالخیر کراچی کے بانی اور مجلس تحفظ حقوق اہل سنت اور سواد اعظم اہل سنت پاکستان کے مؤسس، بڑی جاذب اور دلآویز صفات سے مالا مال بزرگ ہمارے عزیز مولانا مفتی محمد عثمان یار خان شہید کراچی ان کے فرزند اور جانشین جو کراچی کے نامعلوم سفاکانہ حالات کے نذر ہوئے، اللہ ان کے درجات بلند فرمائے، سیاسی جدوجہد میں میرے دست وبازو بنے رہے۔

شیعہ سنی فسادات اور ہماری ذمہ داریاں

شیعہ سنی فسادات کا خاتمہ

نحمدہٗ و نصلی علی رسولہ الکریم أما بعد صدرمحترم! قابل احترام علماء کرام معزز سامعین! مختصر عرض آپکی خدمت میں کرونگا شیعہ سنی اختلافات یہ مسئلہ بہت بڑا لمبا ہے کتابوں کے ذریعے سے یہ مسئلہ حل نہیں ہوسکتا لیکن قومی اہم مفادات کے خاطر ہم سب کو ملکر اس مسئلہ میں زیادہ دلچسپی لینا چاہیے اور جیسا فرمایا گیا کہ مشترکات کو اپنایا جائے اور باہمی رواداری کا ثبوت دیں یہ بہت اچھا ہے میں آپ کی خدمت میں عرض کرونگا انشاء اللہ العظیم جہاں تک ہوسکے ہم ملی یکجہتی کا قیام کے سلسلہ میں جیسے انتظام کیا ہے اس طرح اس کو باہمی رکھنے میں ہم ہرقسم کے خدمات پیش کرتے ہیں جو ذمہ داریاں ہم پر عائد ہوتی ہیں انشاء اللہ العظیم بوجہ احسن اسکو پورا کرنے کی کوشش کریں گے۔

کراچی کی ناگفتہ بہ صورت حال

میں ایک بات آپکی خدمت میں عرض کرونگا کہ اسی وقت کراچی کے حالات بہت خوفزدہ ہیں پہلے حکومت اور انتظامیہ کا طرز وطریقہ یہ تھا کہ وہ علماء کو بلاتے تھے اور علماء سے کہا جاتا تھا کہ یہ فرقہ واریت ہے اور شیعہ اور سنی ایک دوسرے کو قتل کرتے

Khutbat Haqqania \ Khutbat Final

ہیں حکومت کے افراد کمشنر یا ڈی ایس پی علماء سے وعظ کہتے تھے کہ وَلَا تُفْسِدُوْا فِی الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا فسادنہ کرو یہ مت کرو یہ مت کرو لیکن الحمدللہ ملی یکجہتی کونسل کے قیام کے بعد کوئی مذہبی قتل نہیں ہوا اور نہ کسی مسجد میں فائرنگ ہوا ہے اور نہ کسی امام بارگاہ پر فائرنگ ہوا ہے یہ بات خوش آئند ہے اور حکومت کے ارکان اسی بات کو سوچ رہے ہیں اور اسکی تحسین کر رہے ہیں کہ ملی یکجہتی کونسل کے بعد کوئی فسادات مذہبی رونما نہیں ہوئے ہیں لیکن کراچی کی صورتحال بہت ناگفتہ بہ ہے ملی یکجہتی کونسل کو کراچی کے حالات سے غافل نہیں ہونا چاہیے وہاں دو گروپ ہیں ان میں فسادات اور اختلافات ہیں ملی یکجہتی کونسل کو ایک کمیٹی قائم کرنی چاہیے کہ وہ دونوں گروپوں سے ملے اور کراچی میں امن قائم کرنے کے لئے کوششیں کرے۔

ملی یکجہتی کونسل کی کمیٹیوں کی تشکیل کو ممکن بنانا

دوسری گزارش میں آپکی خدمت میں یہ کروں گا کہ اخبارات میں ملی یکجہتی کونسل کے نام سے مختلف بیانات آتے ہیں اسکی وجہ یہ ہے کہ کسی مذہبی جماعت سے میں ایک بیان دیتا ہوں اور دوسرا کچھ بیان دیتا ہے بہتر ہوگا کہ اس کے لئے آپ ایک سیکٹریٹ قائم کریں ان میں سے ہم سب کی ترجمانی ہو مختلف بیانات نہ آئیں تاکہ عوام میں بے چینی نہ پھیلے تیسری گزارش آپکی خدمت میں یہ کروں گا کہ محرم کے سلسلے میں بہت جلد از جلد اقدامات کئے جائیں ایک اعلیٰ سطح کی کمیٹی قائم کی جائے اور اس کے تحت صوبائی کمیٹیاں بہت جلد قائم کی جائے اور پھر شہروں کے لئے کمیٹیاں قائم ہوں تاکہ محرم الحرام کے مہینے میں اس قسم کے فسادات نہ ہوں ورنہ اس سے بذاتہ کونسل کو نقصان پہنچے گا بہر حال یہ ہماری سب کی کوشش ہونی چاہیے کہ ملی یکجہتی کونسل کے ذریعے سے ہم اسلام کی بات کرسکیں گے اور باہمی محبت اور اخوت کو پھیلاسکیں گے ان باتوں پر میں اپنی گفتگو ختم کرونگا۔

خطاب
مولانا حاجی محمد فضل کریم صاحب

تعارف

ممبر قومی اسمبلی جنرل سیکرٹری جمعیۃ علماء پاکستان، جماعت اہل سنت پاکستان جامعہ رضویہ فیصل آباد کے مہتمم ،مشہور بریلوی رہنما مولانا سردار محمد صاحب کے فرزند، عورت کی حکمرانی کے خلاف ناچیز کے تشکیل کردہ متحدہ علماء کونسل میں آخر تک سرگرم حصہ لیا اور شریعت بل کے جدوجہد کی بھی تائید کرتے رہے ،اس وقت نواز لیگ میں سرگرم ہیں اور گروہی تشدد و تعصب میں جادۂ اعتدال پر قائم نہ رہ سکے۔

Khutbat Haqqania \ Khutbat Final

ملی یکجہتی کونسل اور نفاذ اسلام

الحمد للّٰہ و کفی والصلوٰۃ والسلام علی عبادہ الذین اصطفی امابعد! قال النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم ید اللّٰہ علی الجماعۃ صدق رسول اللّٰہ ﷺ۔

محبت اخوت اور اتحاد کا مظاہرہ

صدر ذی وقار حضرت مولانا شاہ احمد نورانی صاحب دامت برکاتہم العالیہ اور نہایت واجب الاحترام آج کا میزبان جناب قاضی حسین احمد صاحب امیر جماعت اسلامی پاکستان اور ملی یکجہتی کونسل کے سیکرٹری جنرل حضرت مولانا سمیع الحق صاحب اور نہایت واجب الاحترام قائدین ملت اسلامیہ! میں سب سے پہلے آپ تمام بزرگوں کو ۲۷ مئی کے کامیاب ہڑتال پر مبارک باد پیش کرتا ہوں قوم نے جس محبت ،اخوت اور اتحاد کا مظاہرہ آپکی اپیل پر کیا ہے ماضی قریب میں اسکی مثال ملنا بہت مشکل ہے اور یہ بات بھی اظہر من الشمس ہے کہ حصول ملک کے بعد پاکستان میں جو بھی حکومت معرض وجود میں آئی اس میں نظام اسلام کے نفاذ کی پہلو نہیں تھی اور وہ مقاصد جو ملک کے حصول کیلئے تھے وہ حاصل نہ ہوسکی آپ کے علم میں ہے اور آپ نے جب بھی اتفاق و اتحاد کا مظاہرہ کیا تو کراچی سے خیبر تک پوری قوم نے آپ پر اعتماد فرمایا۔

اتحاد کے مقاصد کا حصول اور ضابطہ اخلاق پر عمل کی ضرورت

پہلی تحریک ختم نبوت دوسری تحریک ختم نبوت اور اسکے بعد تحریک نظام مصطفیٰ میں پوری قوم نے آپ کی آواز پر لبیک کہا اور اب بھی قوم نے آپ کے اس کال پر لبیک کہا لیکن اگر خدانخواستہ یہ اتحاد اپنے مقاصد اور منازل کو طے نہ کر سکا تو پھر یہ قوم اور تاریخ ہمیں کبھی بھی معاف نہیں کریں گے اسی وقت عالم اسلام کو جن مسائل کا سامنا ہے وہ بھی آپ کے علم میں ہے پاکستان کے داخلی و خارجی صورتحال وہ بھی آپ کے علم میں ہے میں صرف اتنا عرض کرونگا کہ ہم چھوٹی چھوٹی باتوں پر معمولی باتوں پر آپس میں انتشار افراط کا شکار ہیں اور جو ضابطہ اخلاق ترتیب دیا گیا ہے میں سمجھتا ہوں کہ اگر ہم سب اسپر عمل کریں تو یہ کوئی بعید نہیں کہ ہم سب متفق و متحد ہو کر ایک سیسہ پلائی ہوئی دیوار بن کر مغرب کے مقابلے میں اسلامی نظام کے نفاذ کیلئے پاکستان کے اندر میدان عمل میں اتر کر کام کرے۔

ہمارے انتشار پر مغرب کی خوشی

اس وقت مغربی قوتیں آپ کے اس تحاد سے خوش نہیں ہیں اور مجھے یہ کہنے دیجئے کہ ملی یکجہتی کونسل کے پروگراموں کے تعین کو غیر جانب دارانہ چاہیے اسلئے بھی کہ یہ وقت کا تقاضہ بھی ہے اور امت مسلمہ کی دیوان بھی ہے اور اگر اس کونسل کا جھکاؤ کسی ایک فریق کیطرف ہوا تو اس کا نقصان صرف نہ ملی یکجہتی کو ہوگا بلکہ وہ تحریک جو نظام اسلام کے نفاذ کیلئے پاکستان کے اندر اسی وقت پنپ رہی ہے اس کو بھی نقصانات پہنچنے کا اندیشہ ہوگا میں آخر میں آپ تمام حضرات کو یہ یقین دلاتا ہوں کہ اس اتحاد کیلئے اپنے اپنے عقائد و نظریات و افکار پر قائم و دائم رہتے ہوئے صرف اسکی محبت دلوں کو سرشار کر کے اس کے لحاظ کی ضرورت ہے اور جمعیت علماء پاکستان کے مقاصد رئیسہ بھی ملک عزیز کیلئے نظام

Khutbat Haqqania \ Khutbat Final

مصطفیٰ کے نفاذ کے لئے تھے اور ہے اور انشاء اللہ و تعالیٰ رہیں گے اور آپ حضرات سے یہ توقع رکھی جاتی ہے اور اس وقت ہمیں اپنے کوتاہیوں کو بھی پیش نظر رکھنا چاہیے کہ ہم نے ممبر رسول ﷺ پر بیٹھ کر وہ کام نہیں کیا جو نظام اسلام کے نفاذ کیلئے کرنا چاہیے تھا۔

مغرب کا بے بنیاد پروپیگنڈہ

آج مغرب کا پروپیگنڈہ ہے کہ اسلام اقتصادی، معاشی، معاشراتی، تہذیبی اور تمدنی مسائل کا حل پیش نہیں کر سکا جب کہ حقیقت اظہر من الشمس ہے کہ اسلام ہی ادیان عالم کے اندر ایک ایسا دین ہے کہ اس نے تمام مسائل کا حل پیش کر دیا ہے لیکن ہم منبر رسول ﷺ پر بیٹھ کر عامۃ الناس کے مسائل کو سننے کے بجائے کہ جن مسائل کا درس سیدنا ابوبکر صدیق سے لیکر سیدنا علی کرم اللہ وجہہ رضوان اللہ علیہم اجمعین تک تھے اس کو ہم نے چھوڑ دیا وہ نظام جو نظام مساوات پر مبنی تھا آپکا پورا concept تھا وہ آپ کے علم میں ہے آج مغربی قوتیں لا دین عناصر پاکستان میں اور علماء اسلام کی بنی ہوئی طاقت و اتحاد کو دیکھ کر برداشت کرنے کیلئے تیار نہیں ہیں۔

اتحاد و اخوت کے ساتھ ہی منزل مقصود تک رسائی

اور یہی وہ وجہ ہے کہ بعض قوتوں کو یہ خدشات لاحق ہوئیں اور وہ قوتیں ہمیشہ یہ پروپیگنڈا کرتی تھی کہ علماء متحد و متفق نہیں ہوتیں آج اللہ کے فضل و کرم سے نبی پاک ﷺ کی محبت میں علماء نے متحد و متفق ہو کر سب پر یہ ثابت کر دیا ہے کہ نبی ﷺ کے محبت دین ایمان ہے اور فضل خداوندی کی محبت بھی یہی ہے اور اسکے بعد اگر ہم عمل پیرا ہو جائیں تو پاکستان نظام اسلام کے نفاذ کی منزل کی طرف بڑھ سکتا ہے اسپر بھی کسی کو اعتراض نہیں کہ تحریک تحفظ ناموس رسالت نے جو کام آج سے چودہ ماہ قبل شروع کیا تھا اللہ کے فضل و کرم سے اسی کام کو پروان چڑھ کر، دیکھ کر میں ملی یکجہتی کونسل کے اکابرین کو

سلام پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے اس کو پایہ تکمیل تک پہنچا کر یہ ثابت کر دیا کہ یہ صرف تحریک تحفظ ناموس رسالت ﷺ کا پروگرام نہیں بلکہ ملی یکجہتی کونسل کے مقاصد میں بھی وہی بات شامل تھی جو تحریک تحفظ ناموس رسالت ﷺ کے اندر شامل تھی۔

محرم الحرام میں فضاء کو خوشگوار رکھنا

اس پروگرام کو جاری وساری رہنا چاہیے چند ایک معروضات عرض کرونگا کہ اگر اس محرم میں ممکن ہو سکے تو چند ایک بڑے شہروں میں جن میں کراچی، پشاور، لاہور، اسلام آباد، کوئٹہ اور مظفر آباد شہر شامل ہیں اگر صوبائی سطح پر اسی اتحاد کا مظاہرہ کرتے ہوئے کانفرنسوں کا انعقاد کیا جائے تو اس میں عامۃ الناس اور عامۃ المسلمین کی فضا کو مزید بلند کرنے کیلئے ہمیں تقویت کا باعث بن سکتی ہے فیصل آباد کو بھی آپ اس میں شامل فرمالیں اور ملتان کو بھی شامل فرمالیں اس کے لئے ہم حاضر ہیں اور اس کا مظاہرہ ہم نے چند روز اور چند ماہ قبل کیا تھا۔

آخر میں سپاہ صحابہ کے دوستوں سے اور تحریک تحفظ جعفریہ کے دوستوں سے یہ دردمندانہ اپیل ہے کہ جناب والا! آپ اپنے اختلاف جو ہے وہ صدیوں سے ہیں اور ان اختلافات کو ختم کرنا یہ ہم میں سے کسی فرد اور کونسل کی بس کی بات نہیں ہے بے شک یہ تلخ بات کو تسلیم کر لینا چاہیے جو ہمارے مشترکات ہیں ان پر ہم کم از کم متحد ہونا اور متفق رہنا کوئی مشکل کام نہیں اور اس سے اتحاد کی فضا قائم رہے گی۔

وآخر دعوانا أن الحمد للہ رب العلمین

Khutbat Haqqania \ Khutbat Final

خطاب

پروفیسر علامہ ساجد میر صاحب

تعارف

پروفیسر ساجد میر صاحب امیر مرکزی جمعیۃ اہل حدیث پاکستان، قومی وملی کاموں، ملی یکجہتی کونسل دفاع افغانستان کونسل وغیرہ میں برابر کے شریک کار رہے۔ سینیٹ میں بھی طویل رفاقت اور مشاورت حاصل رہی مگر کونسل کے ملبہ پر بنائے جانے والی ایم ایم اے (متحدہ مجلس عمل) کے توڑ پھوڑ اور اسے ہائی جیک کرنے والے لوگوں سے بچانے میں مثبت اور غیر جانبدارانہ کردار ادا نہ کر سکے جس کی ان سے بڑی توقع تھی۔ ان کیلئے مسلم لیگ (ن) کا حصہ بننا اور ایک الگ دینی جماعت کو سنبھالے رکھنا بھی دو کشتیوں میں پاؤں رکھنے والی بات بنی رہی، اسی وجہ سے وہ اہل حدیث کے کئی اہم گروپس کو اپنے قریب نہ لا سکے۔...... (س)

ناموس رسالت اور ملی یکجہتی کونسل

نفرتوں کی فضاء میں ملی یکجہتی کونسل کا قیام

ناب صدر، معزز اور محترم علماء کرام بھائیو، بزرگو اور دوستو ! جیسا کہ اکابرین نے مجھ سے پہلے اظہار خیال کرتے ہوئے کہا ہے کہ اس بات میں کوئی شبہ نہیں کہ ملی یکجہتی کونسل کا قیام ان حالات میں ہوا جبکہ دین کے نکتہ نگاہ سے اسکے قیام کی شدید ضرورت تھی تمام اہل دین اسے محسوس کر رہے تھے قومی طور پر اور بین الاقوامی طور پر سارے دین کو نشانہ بنایا جا چکا تھا اور انکے باہمی اختلافات اور مخالفت نے کفار کو مزید حوصلہ دیا انکو مزید نشانہ بنانے کی کوشش کی جارہی تھی دین کو اہل دین کو ملزموں نہیں بلکہ مجرموں کی قطار میں کھڑا کر دیا تھا اور یہ تأثر عام کیا جا رہا تھا کہ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنی عبادت گاہیں بھی محفوظ نہیں رہنے دیں اور انکی مساجد بھی اور امام بارگاہوں میں عبادتگاہوں میں آج بھی اس انسانی خون سے ہاتھ رنگے ہیں یہ کون کر رہا تھا انکے پیچھے کس کا ہاتھ تھا ہم یہ جانتے تھے کہ اسکے پیچھے کون سے ہاتھ تھے؟ لیکن اس سے قطع نظر دین کیلئے اور اہل دین کیلئے علماء اور علماء دین کو بدنام کرنے کیلئے اس بات کو استعمال کر رہا تھا۔

Khutbat Haqqania \ Khutbat Final

بنیادی مسائل پر اتحاد

ان حالات میں اگر چہ اتحاد ہمیشہ سے ہے لیکن یک جہتی اور بنیادی مسائل پر اتحاد اور قریب آنے کی ان حالات میں بہت ضرورت ہے اور اللہ کا احسان و فضل اور کرم ہے کہ اس نے اکابرین کو اور ہم سب کو قریب آنے کی توفیق مرحمت فرمائی اسپر اس کا جتنا بھی اور بار بار بھی شکر یہ ادا کیا جائے میں سمجھتا ہوں وہ کم ہے۔

اب اللہ تعالیٰ کے اس فضل و کرم کو برقرار رکھنے کیلئے ہم سب کی ذمہ داری ہے کہ انکے اس معاملے کو آگے بڑھائیں، ملی یکجہتی کونسل کی تشکیل کا اللہ نے موقع اور توفیق دی ہے یہ اللہ کا فضل و کرم تھا۔

حصول مقاصد اور ہماری ذمہ داریاں

لیکن اب اسی ذمہ داری میں ہم سب شریک ہیں کہ یہ نہ صرف قائم و برقرار رہے بلکہ اپنے مقاصد کے حصول میں کامیاب ہو جائے اور اس ذمہ داری کو ادا کرنے کا ایک موقع محرم کی شکل میں ہمارے سامنے آرہا ہے جیسا کہ اکابرین کے سامنے میں یہی تعین کرنا چاہتا ہوں کہ اس محرم الحرام میں مثالی یکجہتی پورے ملک میں اسے ایک ایک گوشے میں برقرار رکھیں ہمیں مخالفین دین پر ثابت کرنا چاہیے کہ ملی یکجہتی کونسل کے قیام کے بعد واقعتاً ملک کی فضا پہلے سے بہت بہتر اور اچھی ہوئی ہے یہ بات سب تسلیم کرتے ہیں لیکن محرم ایک مرتبہ پھر آرہا ہے ہم سب اس میں ملکر اس درد میں اتر کر پوری کوشش کرنا چاہیے۔

۲۲ نکات کے بعد ضابطہ اخلاق پر اتفاق دوسرا تاریخی موڑ ہے

اس کے ساتھ ہی یکجہتی کو اور اس کی فضاء کو بہتر بنانے اور مزید بنانے کیلئے ضروری ہے کہ وہ ضابطہ اخلاق جس پر ہم اپنے رب کے عنایات سے متفق ہو چکے ہیں

اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ تاریخی ۲۲ نکات پر اتفاق کرنے کے بعد یہ دوسرا تاریخی موڑ تھا پاکستان کے ملت اسلامیہ کی تاریخ میں جب میں اس وقت کے مختلف اکابرین، مختلف طبقات سے تعلق رکھنے والے ۲۲ نکات پر متفق ہوئے ہیں اسی طرح یہ عظیم دور ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں ان نکات پر متفق ہونے کی توفیق عطا فرمائی وقت آگیا ہے کہ اس ضابطہ اخلاق کو ہم عملی طور پر آگے بڑھانے کے لئے قدم بڑھائیں تاریخ، قوم اور سب سے بڑھ کر ہمارا رب دیکھ رہا ہے کہ اس تاریخی موڑ پر اس تاریخی فیصلہ اور تاریخی ضابطہ اخلاق کو بڑھانے کے بعد اب عملی طور پر کیا کیا جائے اور اس کے لئے ضروری ہے کہ ضابطہ اخلاق ہی تجویز دیا جائے میں سمجھتا ہوں کہ اکابرین کا آپس میں مشورہ ہو چکا ہے اس کا جناب صدر اعلان فرمائیں اور اس کو جو کام سپرد کیا گیا ہے وہ واضح فرمائیں اور ہدایت فرمائیں کہ وہ اپنے ذمہ داری کیطرف قدم اٹھائیں یکجہتی کونسل کا قیام اور یکجہتی کونسل کی فضا کا حصول بہت بڑا عزم ہے اور بہت بڑا فرض ہے رب کریم کا۔

حصول مقاصد کے لئے ضابطہ اخلاق

لیکن میں سمجھتا ہوں کہ یہ قائم اسی وقت تک رہے گی جب تک ہم اس میرٹ کو جس پر ضابطہ اخلاق بنا ہے اور اس ضابطہ کو عملی جامہ پہنانے کیلئے ہم متحد نہیں ہوں گے اس وقت تک اس فضاء کا قائم رہنا بڑا مشکل ہوگا اور اگر اسکی خلاف ورزی اگر کسی بھی طرف سے ہوتی ہے تو اس کا سب ملکر نوٹس لیں ضابطہ اخلاق کے طے شدہ طریقہ کار کے مطابق اور تحریر یا تقریر میں کوئی مواد ہے جو کسی بھی طبقے کے دل آزاری کا سبب بنتی ہے بن رہی ہے یا رہے گی تو اسکے ازالہ کیلئے یا اسکے متعلقہ لوگوں کی برأت کے اظہار کے لئے جب تک ہم عملی طور پر قدم آگے نہیں بڑھائیں گے اس وقت تک یکجہتی کا قائم رہنا شاید ہمارے لئے مشکل ہو جائے گا۔

Khutbat Haqqania \ Khutbat Final

نکتہ اتحاد ناموس رسالت ﷺ

اس کے ساتھ ساتھ میں آپ سب حضرات کو ساری دینی جماعتوں کو مبارک باد دینے میں بھی اپنے اکابرین کا اپنے ساتھیوں کا شریک ہوں ناموس رسالت ﷺ کے ایک اہم مسئلہ پر، حساس مسئلہ پر، جس طرح ہم نے حقیقی طور پر عمل کا مظاہرہ کیا ہے اس نے ایک دفعہ پھر یہ ثابت کر دیا ہے کہ تمام تر اختلافات کے باوجود آج بھی ہمارے لئے نکتہ اتحاد آج بھی ہمارے لئے مرکز ملت جناب رسول اکرم ﷺ کی ذات والا صفات ہیں اور یہ وہ نکتہ اتحاد ہے جسپر آج بھی تمام تر اختلافات کے باوجود جمع ہو سکتے ہیں یہ وہ نکتہ اتحاد ہے جس کو آج اس دور میں بھی ہم اپنے اجتماع کیلئے ایک مضبوط بنیاد کے طور پر استعمال کر سکتے ہیں اور کرنا بھی چاہیے۔

دین کے ساتھ قوم کی وابستگی: ناموس رسالت ﷺ پر قوم کا اتفاق و اجماع

اس لئے ناموس رسالت ﷺ کے مسئلہ پر قوم نے آپکی راہنمائی پر آپکی کال پر آپکی یکجہتی کی قدر کرتے ہوئے اس عملی مظاہرے کا اہتمام کیا ہے اسپر قوم بھی مبارکباد کی مستحق ہے اور آپ بھی اور قوم نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ دین کے ساتھ ان کی وابستگی ہے دین کے ساتھ اور نبی کریم ﷺ کیساتھ اور آپکے لائے ہوئے دین کیساتھ، آپکے پیش کردہ دین کے ساتھ، تمام تر عملی کوتاہیوں کے باوجود قوم سے وابستگی آج بھی برقرار ہے اور اس ہڑتال نے اور اس کامیابی سے مخالفین دین اور دشمنان دین کے اس پروپیگنڈے کا ازالہ بھی کر دیا ہے کہ قوم دین سے دستبردار ہو چکی ہے اور دینی قوتوں کو مسترد کر چکی ہے اس پروپیگنڈے کا ازالہ بھی ہو چکا ہے۔

سیاسی مقاصد کیلئے ملی یک جہتی کونسل کا استعمال نہ ہونا

لیکن اس کے ساتھ اپنے اکابرین سے معذرت کیساتھ اس کا ایک دوسرا پہلو پیش کرنے کے بعد اپنے گزارشات کو ختم کرونگا کہ جہاں ہمیں اس کامیابی نے سارے اہل دین کو اعتماد بخشا ہے، حوصلہ دیا ہے اور مضبوط پروپیگنڈا کا ازالہ بھی کیا ہے وہاں ہمیں قبل از وقت اور ضرورت سے زیادہ کسی خوش فہمی میں بھی مبتلا نہیں ہونا چاہیے میں نے غلط یا صحیح محسوس کیا ہے کہ شاید بعض احباب کے دلوں میں اس کامیابی سے یہ تأثر ابھرا ہے کہ اہل دین یا دینی جماعتیں ملکر ایک تیسری مضبوط سیاسی جماعت آج نہیں تو مستقبل میں بن سکتی ہے میرا خیال ہے کہ جیسا کہ اکابرین نے مجھ سے پہلے کہا کہ اگر ہم سیاسی اغراض و مقاصد اور سیاسی سوچ سے یکجہتی کونسل کو الگ رکھ سکیں تو یہ ہمارے لئے دیرپا اتحاد اور مستقل بنیادوں پر چلنے کا سبب بنے گی، آپ اگر محسوس کرتے ہیں کہ توہین رسالت ﷺ یا کسی بھی خالص دینی معاملے میں حکومت سے رویہ درست نہیں ہے آپ اس پر تنقید کریں آپ اگر سمجھے ہیں کہ فوجیوں کا رویہ درست نہیں ہے آپ کا ساتھ نہیں دے رہا ہے تو آپ اس پر تنقید کریں ہم سب آپکے ساتھ ہیں لیکن خدارا ! ابھی یہ سوچ قبل از وقت ہے اور اسے قبل از وقت یہی سمجھیں کہ اس اتحاد کو یا اس یکجہتی کو ہم نے کسی سیاسی مقصد کے تحت آگے چل کر اس کو استعمال کرنا ہے پھر اس سوچ سے الگ رہیں گے اور خالص یکجہتی کیلئے اور خالص اتحاد کیلئے اور قومی اور بین الاقوامی سطح پر دین کے خلاف کوئی محاذ بنا ہوا ہے اسکے مقابلے کیلئے اسے رکھیں۔

وآخر دعوانا أن الحمد لله رب العالمين

Khutbat Haqqania \ Khutbat Final

خطاب

علامہ ساجد نقوی صاحب

تعارف

اہل تشیع کی تنظیم تحریک نفاذ فقہ جعفریہ (بعد میں تحریک جعفریہ اور پھر اسلامی تحریک) کے معروف رہنما، ملی یکجہتی کونسل کی تشکیل میں ان سے اساسی مشاورت رہی اور بعد میں بھرپور ساتھ دیا پھر متحدہ مجلس عمل میں بنیادی تاسیسی رکن رہے فرقہ واریت کی آگ بجھانے میں ان کی معاونت سے بڑا فائدہ ہوا مگر مقاصد و اہداف ایم ایم اے کے نام پر مفاداتی سیاست کے بھینٹ چڑھا دیئے گئے تو ان کی مصلحت پسندانہ پالیسی نے ایم ایم اے کو راہ راست پر رکھنے اور انہیں مؤثر کردار ادا کرنے سے روکے رکھا۔

ملی یکجہتی کونسل کے اغراض و مقاصد
رواداری، محبت اور تحمل

الحمد للّٰہ و کفی والصلوٰۃ والسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ اما بعد قال اللّٰہ تعالیٰ وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰہِ جَمِیْعًا وَّ لَا تَفَرَّقُوْا (ال عمران:۱۰۳)

ملی یکجہتی کونسل کی تشکیل

شرکاء ملی یکجہتی کونسل کی خدمت میں سلام احترام، سلام محبت اور سلام عقیدت پیش کرنے کے بعد میں یہ عرض کروں گا کہ یہ ملی یکجہتی کونسل کا چوتھا اجلاس ہے اور اسی موضوع پر اور دوسرے موضوعات پر کافی مفصل گفتگو مختلف بزرگان سے ہم سن چکے ہیں میں زیادہ وقت نہیں لوں گا چند اہم نکات کی طرف آپکی توجہ مبذول کراؤنگا میں سمجھتا ہوں کہ بے جا نہیں ہے کہ میں عرض کروں کہ ملی یکجہتی کونسل کا نکتہ آغاز ہم نے کیا اور یہ شرف ہمیں حاصل ہوا ہے کہ اس سلسلے میں پہلا قدم ہم نے اٹھایا اور جناب مولانا

Khutbat Haqqania \ Khutbat Final

سمیع الحق صاحب سے ملاقات کے بعد یہ طے ہوا ہماری تجویز پر کہ دینی جماعتوں کا ایک سربراہی اجلاس ہونا چاہیے اور دینی جماعتوں کی طرف سے پیغام فرقہ واریت کے خاتمہ کے حوالہ سے قوم کو جانا چاہیے چنانچہ یہ ہوا اور اس کا ہم نے مشاہدہ کیا۔

ملی یکجہتی کونسل کے ثمرات

اور ہم نے دیکھا کہ فضا بہت بہتر ہوئی، محبت کی فضاء پیدا ہوئی، رواداری کی فضاء پیدا ہوئی، تحمل کی فضاء پیدا ہوئی اور ہم ان باتوں میں الجھ چکے تھے جو ہمارے شایان شان نہیں تھیں جن میں ہمیں نہیں پڑنا چاہیے تھا ان سے کافی حد تک ہم سب نے ملکر گریز کیا اور صورتحال بہتر پیدا ہوئی میں تحریک جعفریہ کے بارے میں عرض کرونگا کہ فرقہ واریت کا کوئی بدنما داغ ہمارے دامن پر نہیں ہے ہم نے ہمیشہ کئی بار اس بات کیطرف متوجہ کیا کہ جو اختلافات ہیں اور جس نوعیت کے ہیں یہ ثانوی نوعیت کے ہیں جنکی وہ اہمیت نہیں ہے کہ جو ہونی چاہیے انہیں ہمیں صرف علمی سطح تک رکھنا چاہیے تہذیب کے اندر رکھنا چاہیے اور جہاں بھی علمی سطح سے گر جائے یا تہذیب کے دائرے سے ہٹ جائے تو وہاں بزرگوں کی ذمہ داریاں ہیں کہ وہ انہیں علمی سطح پہ لائیں اور تہذیب کے دائرے پر لائیں ہم نے گزشتہ کئی سالوں میں کوئی ایسی بات نہیں کی اسکے باوجود کہ ہمیں شیعہ ہونے پر فخر ہے کہ ہم شیعہ ہیں اور شیعہ مکتبہ فکر کو مانتے ہیں لیکن اس کے باوجود ایسی بات نہیں کی جس سے کسی دوسرے مکتبہ فکر کو اعتراض ہو یا اشکال ہو اور ہم سمجھتے ہیں کہ اگر یہ رویہ دوسرے حضرات بھی اپنائیں تو یہ صورتحال دیکھنے میں نہ آئے۔

ملی یکجہتی کونسل کی اپیل اور قوم کا اعتماد

ملی یکجہتی کونسل کی اپیل پر یہ جو ہڑتال اس وقت ہوئی ہے اور عوام نے ہمیں اعتماد دیا ہے اور ایک مینڈیٹ دیا ہے میں سمجھتا ہوں کہ اس سے ایک تو یہ بات سامنے

آئی ہے کہ اب وہ معذرت خواہانہ رویہ ختم ہو جائے کہ ہم دینی اصولوں کے حوالے سے دینی عقائد اور نظریات کے حوالے سے ہمارے سیاستدان یا دوسرے حضرات اختیار کیا کرتے تھے وہ یقیناً ختم ہو جانا چاہیے اور عوام نے اس میں بھر پور شرکت کر کے جو اعتماد دیا ہے پہلی بار یہی نتیجہ یہ سامنے آئیگا کہ وہ دباؤ جو دشمنان اسلام کی طرف سے دشمنان پیغمبر کی طرف سے مسلم امہ پر ہے کافی کم ہو جائے گا اور یہ جو مشترکہ نکتہ کھل کر کے سامنے آیا کہ جس پر پوری مسلم امہ متفق ہے اور متحد ہے۔

مشترکات کو ابھارنا

اور اس سے ایک راستہ ہمیں ملا کہ ہمیں مشترکات کو ابھارنا چاہیے اور مشترکات کو سامنے لانا چاہیے اختلافی نوعیت کی جو باتیں ہیں ان سے گریز کرنا چاہیے اور مشترکہ نکات کو سامنے لا کر ہمیں اپنی جدو جہد کو آگے بڑھانا چاہیے اس وقت چونکہ دشمن ہمارے دہلیز پر آچکا ہے، ہمارے دروازے پر آچکا ہے اور ہمارے خلاف، پاکستان کے خلاف، پاکستان کے وجود کے خلاف، پاکستان کے بقاء کے خلاف اور امت مسلمہ کے خلاف پورے عالم اسلام میں دشمنان اسلام کی سازشیں ہم مشاہدہ کر رہے ہیں اور دیکھ رہے ہیں تو اس وقت ہماری یہ ذمہ داری بنتی ہے کہ ہم مشترکہ نکات کو ابھاریں مشترکہ نکات کو سامنے لائیں اور ہم ان تمام مشترکہ نکات کیلئے تمام توانائیاں اور تمام تر طاقتیں صرف کریں۔

پاکستان اور اسلام کا عادلانہ نظام

ہمارے ملک میں اب اس کے ۴۵ سال ہو چکے ہیں جس مقصد کے لئے یہ پاکستان بنا تھا اس میں ہم نے ایک قدم بھی پیش رفت نہیں کی ہے دینی جماعتیں موجود ہیں بیسیوں کی تعداد میں ہم موجود ہیں اس ملک کے اندر بات مانتے ہیں لیکن اسکے باوجود ہم نے اس مقصد کے لئے کوئی پیش رفت نہیں کی ہے اسپر ہمیں غور کرنا چاہیے اسلام کے

Khutbat Haqqania \ Khutbat Final

عادلانہ نظام کے لئے پیش رفت کرنا چاہیے میں سمجھتا ہوں کہ مشترکات پر ہماری (شیعہ سنی ہو یا بریلوی دیو بندی ہو یا اہلحدیث یا جماعت اسلامی ہو) جب زاویے سے اتفاق ہمارے سامنے آجائیں تو ہمارے درمیان اختلافات بہت کم ہو جائینگے مشترکہ نکات ہمارے سامنے بہت زیادہ ہیں اور ان میں اختلافی پہلو بہت کم ہے۔

اسلام کے نفاذ پر سب کا اتفاق

میں نہیں سمجھتا کہ کوئی شخص مسلمانوں میں ایسا ہو جو سودی معیشت کو جائز سمجھتا ہو، کوئی ایسا ہو کہ جو اسلام کے سیاسی نظام کے بارے میں متذبذب ہو اور اس طرح دوسرا پہلو بھی ہے اسلام کے عادلانہ نظام کے قیام کے لئے ہم لوگ تقریباً متفق ہیں اور یہ سمجھتے ہیں کہ یہاں سے حکومت بنتی بھی ہے اور بگڑتی بھی ہے بیرونی دباؤں سے اور بیرونی اشاروں سے اور بیرونی آقاؤں کے ماننے پر تو اس بالادستی سے چھٹکارا حاصل کرنے کیلئے، عالم اسلام کے خلاف جو سامراجی سازشیں ہیں انکا توڑ تیار کرنے کیلئے، انکا مقابلہ کرنے کے لئے، اسکے خلاف جدو جہد کرنے کے لئے اور ان سازشوں کے خلاف ہمیں کام کرنا چاہیے اور جدو جہد کرنا چاہیے اور ملکر کام کرنا ہے۔

محرم الحرام میں باہمی رواداری کا ثبوت دیں

محرم الحرام بھی قریب اور نزدیک ہے یہ بہت بڑی آزمائش ہے ہمارے اوپر اور میں سمجھتا ہوں کہ اگر اس میں یہی جذبات جو اس وقت ملی یکجہتی کونسل کے اندر موجود ہیں باہمی رواداری کا، باہمی تحمل کا، برداشت کرنے کا، ایک دوسرے کے خلاف ایسا اقدام نہ کرنے کا، جس سے انکے مذہبی عقائد کو اور نظریات کو ٹھیس، دکھ پہنچے اس جذبے سے ہم اس آزمائش سے سرخرو نکل سکتے ہیں، میں یہاں واضح طور پر کہوں گا کہ شاید ممکن ہے کہ جمعہ کے روز آئے، آٹھ نو کو جمعہ ہے نماز جمعہ بھی ہے اور شیعہ شہداء کی جلوس بھی ہے، میں اسی پلیٹ فارم پر اپنے شیعہ برادران سے اپیل کرونگا کہ وہ انتہائی رواداری

اور تحمل کا ثبوت دیں، عزاداری شہداء کو پورے زور وشور سے منائے لیکن ساتھ نماز جمعہ کا احترام بھی ملحوظ خاص رکھنا چاہیے، ہم بھی نماز جمعہ پڑھتے ہیں ہمارے ہاں نمازوں کا اہتمام ہوتا ہے اگر نماز جمعہ کا انتظام نہ ہو تو نماز ظہر ہونا ہوتا ہے، لیکن میں سمجھتا ہوں کہ جہاں مساجد کیساتھ سے یہ جلوس اور عوام گزرتے ہیں بسا اوقات ناخوشگوار صورتحال پیدا ہوتی ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ اس سال ہم اپیل کریں گے شیعوں سے بھی اور دوسرے بھائیوں سے بھی کہ آپس میں رواداری کیساتھ اور محبت کیساتھ اسکو آگے بڑھائے اور اس طریقے پہ اگر ہم اس ملی یکجہتی کونسل کو مستحکم کرنے میں کامیاب ہونگے اور اسے جو خطرات درپیش ہیں، ان سے ہم نمٹ سکیں تو میں سمجھتا ہوں کہ مزید کامیابیاں حاصل ہوسکیں گے اور ان مشترکہ نکات کیلئے اور ان مشترکہ مقاصد کیلئے بہتر طور پر کام کرسکیں گے۔

ملی یکجہتی کونسل کے استحکام کی کوشش

ہمیں کوشش کرنی چاہیے کہ ملی یکجہتی کونسل کو مزید مستحکم بنایا جائے، ہمیں کوئی ایسا اقدام، کوئی ایسا عمل نہیں بجالانا چاہیے اور نہیں کرنا چاہیے، جس سے ملی یکجہتی کونسل کمزور ہو البتہ اس وقت تک ہمیں جو باتیں ہوتی رہی اور جو گفتگو ہوتی رہیں اس میں عمومی نوعیت کی گفتگو ہوئی، ہمیں اپنے ترجیحات کا تعین کرنا چاہیے، میں نے پہلے بھی عرض کیا تھا کہ مشترکات ہمارے ساتھ بہت سے ہیں ان مشترکات میں سے کچھ ترجیحات کو ہمیں سامنے لانا چاہیے، ترجیحی بنیادوں پر ترجیحات کا تعین کرنا چاہیے اور اس کے لیے اپنی جدوجہد کو تیز کرنی چاہیے، اب ہمارے سامنے ایک تجویز ہے کہ تمام دینی جماعتیں ایک جماعت میں مدغم کیوں نہیں ہوجاتے اور ایک جماعت کی صورت میں کیوں نہیں ہوتیں میں سمجھتا ہوں کہ ملی یکجہتی کونسل اسکا ایک بہتر نمونہ ہے کہ ایک جماعت کی صورت میں ایک راستے پر ہم چل رہے ہیں اور ہمارے مقاصد ایک ہیں تو اسے ہمیں اور مضبوط بنانا چاہیے اور تقویت دینی چاہیے میں زیادہ وقت نہیں لینا چاہتا، اس پر اکتفاء کرتا ہو۔

Khutbat Haqqania \ Khutbat Final

متحدہ اسلامی کانفرنس: جامعہ حقانیہ

خطبات

متحدہ اسلامی کانفرنس

زیر اہتمام دفاع افغانستان و پاکستان کونسل

ایوان شریعت دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

۱۰ جنوری ۲۰۰۱ء

خطبہ استقبالیہ

حضرت مولانا سمیع الحق مدظلہ

Khutbat Haqqania \ Khutbat Final

امت مسلمہ کے بہتر مستقبل کیلئے لائحہ عمل

نحمده تبارك و تعالىٰ و نصلي وسلم على رسوله الكريم
وعلى اله و اصحابه وأتباعه اجمعين۔

کلمات تشکر

حضرات علماء کرام، مشائخ عظام، رہنمایان ملت اور زعماء قوم۔السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ! سب سے پہلے آپ سب بزرگوں‘ حضرات اور احباب کا شکر گزار ہوں کہ شدید سردی کے اس موسم میں گونا گوں مصروفیات سے صرفِ نظر کرتے ہوئے ملک کے دور دراز علاقوں سے ہماری دعوت پر اس دیہاتی ماحول میں تشریف لائے اور عالم اسلام کیخلاف استعماری قوتوں کے فرعونی عزائم کی سنگینی کو محسوس کرنے کیساتھ ساتھ ہماری حوصلہ افزائی فرمائی ۔ اسلام اور ملت اسلامیہ کے حوالہ سے دینی حمیت کا مظاہرہ فرمایا۔

عظیم مشن کی خاطر مل بیٹھنا

مجھے احساس ہے کہ ہم آپ حضرات کے شایان شان میزبانی کا اہتمام کسی طرح بھی نہیں کرسکیں گے اس لئے تمام انتظامی کوتاہیوں پر معذرت چاہتے ہوئے امید رکھتا ہوں کہ آپ بزرگ اس عظیم مشن اور ہدف کی خاطر ہمارے ساتھ مکمل تعاون فرمائیں گے۔ اللہ تعالیٰ آپ حضرات کو جزائے خیر سے نوازیں اور ہمارے اس مل بیٹھنے کو اسلام‘ عالم اسلام اور ملت اسلامیہ کے بہتر مستقبل کا ذریعہ بنائیں۔ آمین ثم آمین۔

عالم اسلام کی مشکلات اور مصائب

حضرات گرامی قدر! اس وقت عالم اسلام کو دنیا کے مختلف حصوں میں جس قدر مشکلات‘ خلفشار اور مسائل ومصائب کا سامنا ہے انکو سامنے رکھا جائے تو ان سب کے پیچھے ایک بات قدر مشترک کے طور پر دکھائی دیتی ہے کہ امریکی استعمار اور اسکے حواری طے شدہ منصوبے اور منظم پروگرام کے تحت امت مسلمہ کو استعماری شکنجے میں جکڑے رکھنے اور اس کو اپنے وسائل اور صلاحیتوں سے محروم کرکے مستقل غلامی کے جال میں قابو کرنے کیلئے اپنی تمام تر قوتوں‘ وسائل اور توانائیوں کو وقف کرچکے ہیں۔

طالبان کے خلاف عالم کفر کے خوفناک عزائم

دنیا میں آبادی کے لحاظ سے سب سے بڑے مسلم ملک انڈونیشا کے روز افزوں خلفشار کا مسئلہ ہو‘ مشرق وسطی میں عربوں سے تیل کی دولت طاقت کے زور سے ہتھیا لینے کی بات ہو‘ جنوبی ایشیا میں پاکستان کو اس کے نظریاتی تشخص‘ ایٹمی توانائی اور عسکری قوت سے محروم کردینے کی تگ ودو ہو یا جہاد افغانستان کے نظریاتی اور منطقی نتائج کی امین طالبان حکومت کو بے دست وپا کرکے امریکی عزائم کے سامنے جھکا دینے کی مذموم مہم ہو

Khutbat Haqqania \ Khutbat Final

ان سب کے پیچھے امریکہ اپنی پوری شیطانی قوت کے ساتھ رقصاں دکھائی دیتا ہے اور اقوام متحدہ اور مغربی ممالک امریکہ کے بے دام غلام کی طرح اس کے مکمل آلہ کار کا روپ دھار چکے ہیں اور اب تو مشرق وسطی میں فلسطینی مہاجرین کو ان کے علاقوں میں واپس جانے کے جائز حق اور بیت المقدس سے کلیتہً محروم کردینے کا واضح اعلان اور سلامتی کونسل کی قرارداد کے ذریعہ افغانستان کی اسلامی حکومت کے خلاف اقتصادی پابندیاں عائد کرکے امریکہ نے عالم اسلام کے خلاف کھلم کھلا اعلان جنگ کردیا ہے۔

روس کی شکست سے سب سے زیادہ فائدہ امریکہ کو

میں اس سلسلہ میں آگے بڑھنے سے قبل تاریخ کی اس عجیب ستم ظریفی کی طرف آپ کی توجہ دلانا چاہوں گا کہ افغانستان کے دیندار اور غیور عوام نے روسی استعمار کی فوج کشی کے خلاف علم جہاد بلند کرکے لاکھوں جانوں کی بے مثال قربانیوں کے ساتھ سوویت یونین کو جو کھلے میدان میں شکست فاش دی ہے اس سے سب سے زیادہ فائدہ امریکہ نے اٹھایا ہے اور نہ صرف یہ کہ جہاد افغانستان کے نتیجہ میں روس کی شکست کے بعد امریکہ کی واحد عالمی چودھراہٹ قائم ہوئی ہے بلکہ لاکھوں افغانوں کے خون کے صدقے جرمنی متحد ہوا ہے‘ یورپ کو اتحاد نصیب ہوا ہے۔ بالٹیک ریاستوں کو آزادی ملی اور وسطی ایشیا کی ریاستیں کسی کوشش کے بغیر آزادی سے ہمکنار ہوئی ہیں اور پاکستان کو روسی جارحیت کے مسلسل خطرہ سے نجات ملنے کے ساتھ ساتھ اس کی گیارہ سو میل لمبی شمال مغربی سرحد محفوظ ہوگئی ہے۔ لیکن ستم ظریفی کی انتہا یہ ہے کہ جہاد افغانستان اور لاکھوں افغان عوام کے خون کو نقد کیش کرانے والے بیشتر ممالک اور اقوام خود ان افغان عوام کو ان کی جدوجہد اور قربانیوں کے منطقی ثمرات سے محروم کرنے پر تل گئی ہیں۔

طالبان کا کیا قصور؟

حضرات محترم! سلامتی کونسل نے امریکہ کے ایماء پر افغانستان کی اسلامی حکومت کے خلاف پابندیاں عائد کرنے کا جو اعلان کیا ہے وہ آپ نے ملاحظہ کرلیا ہے۔طالبان حکومت کا قصور صرف یہ ہے کہ انہوں نے دنیا کی دیگر مسلم حکومتوں کی طرح اسلام کو زبانی جمع خرچ کا عنوان بنانے کی بجائے اپنے ملک میں اسلامی نظام کے عملی نفاذ کا عزم کررکھا ہےاور وہ اس سلسلہ میں کسی تخویف وتحریص یا ملامت کی پرواہ کئے بغیر مسلسل آگے بڑھ رہے ہیں اسی طرح طالبان حکومت نے مشرق وسطیٰ میں امریکی افواج کی بلاجواز موجودگی اور بیت المقدس کے حوالہ سے امریکہ کے مذموم ومکروہ کردار کے خلاف احتجاج کرنے والے عظیم عرب مجاہد اسامہ بن لادن کو امریکہ کے حوالہ کرنے سے انکار کرکے اسلامی حمیت اور افغان روایات کی پاسداری کا ثبوت دیا ہےلیکن اس کی پاداش میں انہیں بالکل اس طرح کی پابندیوں کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے جس طرح کی پابندیاں قریش مکہ نے جناب نبی اکرم ﷺ کو قتل کیلئے ان کے حوالہ نہ کرنے پر بنو ہاشم کے خلاف لگائی تھیں اور انہیں مکہ مکرمہ کی ایک گھاٹی شعب ابی طالب میں مسلسل تین سال تک محصور رہنا پڑا تھا۔لیکن ان پابندیوں سے اسلام کا راستہ نہ اس وقت روکا جاسکا تھا اور نہ ہی آج روکا جاسکتا ہے۔

عالم اسلام کی موجودہ صورتحال اور عالم کفر کے عزائم

آج صورت حال یہ ہے:

☆ پاکستان کو ایٹمی صلاحیت سے محروم کرنے' اس کی عسکری قوت کومفلوج کرنے' سیاسی خلفشار سے دو چار کرنے اور معاشی طور پر عالمی اداروں کا دست نگر بنانے کیلئے مسلسل اور منظم کام ہو رہا ہے

Khutbat Haqqania \ Khutbat Final

☆ افغانستان کی اسلامی حکومت کو بے بسی کی دلدل میں دھکیل کر اسے مجبور کیا جارہا ہے کہ وہ مغرب کے ایجنڈے کو قبول کرے اور جہاد افغانستان کے نظریاتی اور منطقی نتائج سے دست بردار ہوجائے۔

☆ مشرق وسطی میں اسرائیل کے تسلط کو مستحکم کرنے اور عربوں سے اس کی بالادستی اور چودھراہٹ منوانے کیلئے امریکی راہنماؤں اور سفارت کاروں نے دن رات ایک کررکھا ہے۔

☆ امریکہ اور روس افغانستان کی اسلامی حکومت کو ناکام بنانے اورجنوبی اور وسطی ایشیاء میں کسی نئی اسلامی ریاست کے قیام کے امکانات کو روکنے کیلئے متحد ہوگئے ہیں۔

☆ مجاہدین کشمیر اور کشمیری عوام کی نصف صدی سے زائد عرصہ پر محیط صبر آزما جدوجہد کو سبوتاژ کرنے کی درپردہ سازشیں اب اعلانیہ کوششوں میں تبدیل ہوگئی ہیں۔

☆ پاکستان کی دینی جماعتوں' دینی مدارس اور جہادی تنظیموں کی کردار کشی کی جارہی ہے اور مغربی اداروں کی امداد سے چلنے والی این جی اوز کو بتدریج ملک پر مسلط کیا جارہا ہے۔

☆ مشرق وسطی کے تیل کے چشموں کو امریکہ اور اس کے حواریوں کی مسلح فوجوں نے گھیرے میں لے رکھا ہے اور امریکی افواج کی موجودگی سے حرمین شریفین کی آزادی اور تقدس کو بھی خطرات لاحق ہوگئے ہیں مگر امریکہ اپنی اس مسلح دہشت گردی پر پردہ ڈالنے کے لئے مشرق وسطیٰ کے ممالک کی خودمختاری کیلئے جدوجہد

کرنے والے عظیم مجاہد اسامہ بن لادن کی کردار کشی کی مکروہ اور مذموم مہم میں مصروف ہے۔

☆ لیبیا کے خلاف حال ہی میں پابندیوں کی مدت میں توسیع کردی گئی ہے اور عراق کے عوام کے خلاف وحشیانہ پابندیاں بدستور جاری ہیں۔

☆ چیچنیا میں مظلوم مسلمانوں کے خلاف روس کی فوج کشی اور وحشیانہ مظالم پر اقوام متحدہ اور دیگر عالمی ادارے مجرمانہ خاموشی اختیار کئے ہوئے ہیں۔

☆ پاکستان کو سیکولر ریاست کی شکل دیکر عالم اسلام کی فکری قیادت میں اسکے کردار کو ختم کرنے کے منصوبے بنائے جارہے ہیں۔

حالات کی سنگینی کا احساس

ان حالات میں دینی علوم کی ترویج اور جہاد افغانستان کے عظیم مرکز دارالعلوم حقانیہ میں ملک کی اہم دینی جماعتوں کے قائدین اور مختلف مکاتبِ فکر کے زعماء کا یہ اجتماع جہاں ملت اسلامیہ کی دینی حمیت وغیرت کا عنوان بن کر ملک بھر کے عوام کی توجہ اپنی جانب مبذول کئے ہوئے ہے وہاں ہمیں وقت کی نزاکت اور حالات کی سنگینی کا احساس دلاتے ہوئے دعوت عمل بھی دے رہا ہے۔

مسلم حکمرانوں کو جھنجھوڑنے کی سعی

مہمانانِ ذی وقار! ان حالات میں ہم یہاں جمع ہیں کہ سلامتی کونسل کی اس قرارداد کے حوالے سے امارت اسلامی افغانستان کی طالبان حکومت اور اس کے ساتھ ساتھ اسلامی جمہوریہ پاکستان کی حکومت پر دباؤ بڑھا کر انہیں امریکہ کے سامنے سرِتسلیم خم کردینے پر مجبور کرنے کے لئے تمام تیاریاں مکمل ہوچکی ہیں اور دنیا کی مسلمان

Khutbat Haqqania \ Khutbat Final

حکومتوں کی صورت حال یہ ہے کہ وہ انتہائی بے حسی اور بے بسی کے ساتھ امریکی عزائم اور اس کی اسلام دشمنی سے آنکھیں بند کئے ہوئے اس کی ہاں میں ہاں ملائے چلی جارہی ہیں اسلئے ہماری یعنی ملک کے دینی حلقوں کی ذمہ داری پہلے سے کہیں زیادہ بڑھ گئی ہے کہ امریکہ کے اس کھلم کھلا اسلام دشمن اور مسلم بیزار طرزعمل کے خلاف نہ صرف رائے عامہ کو بیدار و منظم کرنے بلکہ مسلم حکمرانوں کو جھنجھوڑنے اور ہوش میں لانے کیلئے کوئی ٹھوس لائحہ عمل طے کریں اور مشترکہ جدوجہد کا راستہ اختیار کریں۔

عالم اسلام کے لئے مستقبل کا لائحہ عمل

اس حوالہ سے ہم موجودہ حالات میں عملاً جو کچھ کرسکتے ہیں اس کا ایک ہلکا سا خاکہ پیش خدمت ہے:

(۱) بیت المقدس اور افغانستان کے حوالہ سے امریکہ کے موجودہ کردار اور سلامتی کونسل کی افغانستان کے خلاف حالیہ قرارداد کو مسلمانوں کے خلاف اعلان جنگ قرار دے کر ملت اسلامیہ کو اس کے مقابلہ کے لئے تیار کیا جائے۔

(۲) دنیا بھر کی مسلم حکومتوں کو امریکی عزائم کے بارے میں مسلمانوں کے جذبات سے آگاہ کیا جائے اور اس مقصد کیلئے کم از کم اسلام آباد میں مسلم ممالک کے سفیروں سے دینی قائدین کے بھرپور وفد کی ملاقات کا اہتمام کیا جائے۔

(۳) رائے عامہ کو منظم کرنے اور عوامی احتجاج کو آگے بڑھانے کیلئے مشترکہ فورم تشکیل دے کر مسلسل اور مربوط رابطہ عوام مہم کا آغاز کیا جائے۔

(۴) امریکی مصنوعات کے بائیکاٹ کی مہم چلائی جائے۔

(۵) طالبان کی اسلامی حکومت کی مالی امداد کیلئے زیادہ سے زیادہ لوگوں کوتوجہ دلائی جائے اوراس سلسلہ میں عوام کوترغیب دی جائے کہ وہ براہ راست افغان سفارت خانہ سے رابطہ کر کے افغان بھائیوں کی بھر پورامداد کریں۔

(۶) افغانستان کی تعمیرنو اور وہاں سرمایہ کاری کیلئے کاروباری حضرات کو توجہ دلائی جائے۔

(۷) حکومت پاکستان پر واضح کردیا جائے کہ اگراس نے اقوام متحدہ کی پابندیوں کوعملاً بروئے کارلانے کی کوشش کی تو اسے ملک کے دینی حلقوں کی طرف سے شدید مزاحمت کا سامنا کرنا پڑے گا بالخصوص سرحدات کے ساتھ ساتھ اقوام متحدہ کے نام نہاد مبصرین کی سرگرمیوں کوقبائل کے غیور مسلمان کسی قیمت پر برداشت نہیں کریں گے اوران علاقوں میں آنے والے غیرملکی مبصرین اوراہل کاروں کی جان کے تحفظ کی ضمانت دینا مشکل ہو جائے گا اس لئے حکومت پاکستان اس سلسلہ میں اپنے ملک کے عوام کے جذبات کو نظر انداز کر کے کوئی قدم اٹھانے سے گریز کرے ورنہ نتائج کی ذمہ داری اس پر ہوگی۔

اختتامی کلمات

اس لئے میں آپ حضرات کی طویل سمع خراشی پر معذرت چاہتے ہوئے گزارش کررہا ہوں کہ امت کی راہنمائی اورملت کی قیات کی ذمہ داری کومحسوس کرتے ہوئے مشترکہ لائحہ عمل اور پروگرام کی طرف راہنمائی فرمایئے اور خاص طور پراقوام متحدہ

Khutbat Haqqania \ Khutbat Final

کی سلامتی کونسل کی طرف سے افغانستان کے خلاف اقتصادیاں پابندیاں عائد کرنے اور لیبیا کے خلاف پابندیوں کی توسیع کے اعلان کی روشنی میں دینی قوتوں کے اجتماعی کردار کا تعین کرکے آگے بڑھئے! تاکہ عالمی کفرواستعمار کی اس یلغار کا راستہ روکنے میں ہم اپنے دینی وملی فریضہ کی ادائیگی سے عہدہ برآ ہوسکیں اور اپنے مظلوم او رغیور افغان بھائیوں کے ساتھ اس مشکل وقت میں ہم آہنگی اور یک جہتی کے اظہار کیساتھ ساتھ ان کی مشکلات میں کمی کیلئے عملی تعاون کی بھی کوئی راہ نکال سکیں۔ خدا کرے کہ ہمارا یہ اجتماع ملت کی توقعات پر پورا اترے اور ہم عالم اسلام کیخلاف امریکہ کے اس اعلان جنگ سے نمٹنے کیلئے ملک وقوم کی صحیح اور بروقت راہنمائی کے دینی فریضہ سے کماحقہ عہدہ برآ ہوسکیں۔ آمین

خطاب

مولانا شاہ احمد نورانی صاحبؒ

تعارف

صدر جمعیت علماء پاکستان۔ چیئرمین ورلڈ اسلامک مشن۔ صدر متحدہ مجلس عمل اور جماعت اہل سنت کے سرپرست بریلوی مسلک کے اکابر میں سے تھے مگر وحدت امت اور ملت کو درپیش چیلنجوں میں وسیع اور کھلے سینہ سے دیگر مکاتب فکر کیساتھ چلتے رہے۔ اس سلسلہ میں ناچیز کے ملی یکجہتی کونسل کی تشکیل، پاک افغان ڈیفنس کونسل اور متحدہ مجلس عمل کے پلیٹ فارمز پر قائدانہ رہنمائی کی۔ ناچیز نے تمام طبقوں کو ساتھ لیکر چلنے کیلئے انہیں ملی یکجہتی کونسل کی صدارت پیش کی، میں سیکرٹری جنرل کے طور پر ان کیساتھ کام کرتا رہا انہوں نے دفاع افغانستان کونسل میں افغانستان اور طالبان افغانستان کا پورے جوش اور ولولہ سے ساتھ دیا، کونسل ہمارے رفیق کار بعض دینی سیاسی جماعتوں کی نظر میں کھٹکتا رہا مگر مولانا مرحوم نے حتی الوسع اسے بچانے کی کوشش کی مگر بالآخر یہ عناصر اسے متحدہ مجلس عمل کے نام پر سبوتاژ کرنے میں کامیاب ہوگئے۔ مولانا مرحوم کو اللہ نے بڑی قائدانہ صلاحیتوں سے نوازا تھا۔ (س)

Khutbat Haqqania \ Khutbat Final

تمام مسلمان جسد واحد کی مانند ہیں

أعوذ باللّٰه من الشيطن الرجيم بسم اللّٰه الرحمن الرحيم الحمد للّٰه رب العلمين والصلوٰة والسلام على اشرف الخلائق وسيد المرسلين نبينا وحبيبنا ومولٰنا محمد ﷺ يا رب صلى وسلم دائماً ابداً على حبيبك خير خلق كلهم ۔

کلمات تشکر

حضرت مولانا علامہ سمیع الحق صاحب کی خدمت میں سب سے پہلے مبارکباد پیش کرنا چاہتا ہوں کہ انہوں نے عالم اسلام کے اس اہم ترین مسئلہ پر جو اس وقت امت مسلمہ کو درپیش ہے ہم اور آپ سب کو دعوت دے کر یہاں بلایا اور ہم اور آپ سب یہاں اس بابرکت اجتماع میں شامل ہوکر امت مسلمہ کی رہنمائی کے لئے اہم فیصلے انشاء اللہ کرکے ہی یہاں سے جائیں گے۔

عالم کفر کا مقابلہ اور عالم اسلام کی تیاری

کسی کو شک نہیں کہ اس وقت عالم کفر، صلیبی قوتیں اپنے زخم چاٹ رہے ہیں جو شکست سلطان صلاح الدین ایوبیؒ اور ہمارے اسلاف نے ان کو دی تھی آج

تک وہ اس کے زخم چاٹ رہے ہیں اور بدلہ مسلسل ہم سے لے رہے ہیں عالم کفر کا اور اسلام کا یہ مقابلہ ہمیشہ سے جاری ہے اور جاری رہے گا اور ظاہر ہے ہمیں اس کے لئے تیاری کرنے کی ضرورت ہے پاکستان کی جو حالت ہے اور جو صورتحال اس وقت درپیش ہے تو سب سے اہم صورتحال یہ ہے کہ افغانستان ہمارا فقط پڑوسی ملک نہیں ہے افغانستان ہمارا برادر مسلمان ملک ہے ان کا دکھ ہمارا دکھ ہے، ان کا درد ہمارا درد ہے قرآن مجید فرقان حمید کے ارشاد کے مطابق ہم ایک دوسرے کے بھائی ہیں اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَۃٌ اور حضور پرنور سید العالمین ﷺ کے ارشاد کے مطابق المسلمون کجسد واحد ان شتکی عینہ اشتکی کلہ ان اشتکی رأسہ اشتکی کلہ۔

سارے مسلمان ایک جسم اور ایک جان

حدیث کو مختصر کر دیا کہ مسلمان جسم واحد کی طرح ہیں اور افغانستان کا درد ہمارا درد ہے افغانستان کے خلاف جو کچھ بھی امریکہ کر رہا ہے اس کا درد ہمارا درد ہے افغانستان کے خلاف جو کچھ بھی امریکہ اور صلیبی قوتیں کر رہی ہیں اس کا اگلا نشانہ پاکستان بھی ہے پاکستان سے بھی یہ ایٹمی قوت بننے کا بدلہ لینا چاہتے ہیں پاکستان کو بھی ختم کرنا چاہتے ہیں اس کے ٹکڑے کرنا چاہتے ہیں اور افغانستان میں طالبان کی شکل میں جو حکومت ان کو ملی امن کو جس نے بحال کیا قوم کو متحد کیا پورے ملک میں جو خون ریزی ہو رہی تھی اس کو روکا اب الحمد للہ وہاں شعائر اسلامی کو رواج دیا اور حدود کو نافذ کر دیا۔

افغانستان کے مسلم بھائیوں کو پیغام

میں یہ سمجھتا ہوں کہ افغانستان کے مسلمان بھائیوں کو ہم یہ پیغام دینا چاہیں گے کہ ان کو ان پابندیوں سے گھبرانا نہیں چاہیے انہوں نے حدود کو نافذ کر دیا اور اللہ کے

Khutbat Haqqania \ Khutbat Final

محبوب حضور پرنور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ حدود اگر نافذ کر دی جائیں تو اللہ تبارک وتعالیٰ جل جلالہ عم نوالہ اس کے عوض اس ملک کو بے شمار برکتیں عطا فرماتا ہے انشاء اللہ افغانستان کو انگریزوں نے بھی تباہ کرنے کی کوشش کی لیکن وہ اس میں کامیاب نہیں ہوئے روس نے تباہ کرنے کی کوشش کی اس میں وہ کامیاب نہیں ہوئے انگریز بھی ختم ہو گئے روس بھی ختم ہو گیا اور انشاء اللہ امریکہ بھی ختم ہو کر رہے گا، لیکن اس کیلئے تمام دینی جماعتیں جو ہیں ان کو متحدہ موقف اختیار کرنا ہوگا، جہادی تنظیموں کے ساتھ جہاں ہماری معاونت پہلے سے جاری تھی اب بھی جاری ہے وہ جاری رہنی چاہیے۔

افغانستان کی امداد و اعانت

میری تجویز مختصر سی یہ ہے کہ جتنی بھی دینی جماعتیں ہیں وہ اپنے تمام دفاتر کو افغانستان کی امدادی فنڈ کے لئے مخصوص کر دیں تمام دینی جماعتیں اپنی دفاتر کو افغانستان کی امداد اور اعانت کے لئے وقف کر دے وہاں سے جتنا بھی سامان جمع ہو وہ براہ راست افغان سفارتخانے اسلام آباد پہنچا دیا جائے اور اس کی بڑی سہولت بھی ہے افغانستان کا کونسل خانہ ماشاء اللہ پشاور میں موجود ہے کراچی میں بھی موجود ہے اور اسلام آباد میں بھی ہے اب سفارتخانے پر بھی یہ پابندیاں انہوں نے لگائی ہیں آپ نے ملاحظہ کیا ہوگا کہ اس کا عملہ کم کیا جائیگا لیکن اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا ہم اپنے بھائیوں کی اگر مدد کرنا چاہیں تو کر سکتے ہیں تمام دینی جماعتیں مشترکہ طور پر یہ موقف اختیار کریں اور جتنا بھی سامان کھانے کا پینے کا اور نقد کی شکل میں تاکہ افغان حکومت کو جو متاثر ہو رہی ہے نقد کی شکل میں اس کی مدد کی جاسکیں ہے تمام دینی جماعتیں اپنے دفاتر میں اس کو وصول کریں اور افغانستان کے سفارتخانے اور قونصل خانے میں اس کو پہنچائیں۔

تمام عالم کفر کا بائیکاٹ

بائیکاٹ کا جہاں تک تعلق ہے امریکی مال کا بھی فقط بائیکاٹ نہ ہو روسی مال بھی کافی تعداد میں پاکستان آرہا ہے امریکہ اور روسی مال کے بائیکاٹ کے ساتھ ساتھ برطانیہ کو بھی اس میں شامل کر دیا جائے اور یہ تمام ممالک اس اقتصادی پابندیوں کے سلسلے میں امریکہ کے معاون و مددگار ہیں ان سب کا بائیکاٹ کیا جائے اور اس سلسلے میں میں یہ یقین کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ ہمارے پاس محراب ومنبر کی جو قوت ہے اس کو اگر ہم صحیح معنوں میں استعمال کریں ائمہ مساجد اور خطباء اپنے خطبات جمعہ میں اس سلسلے میں ایک منظّم مہم چلائیں کوئی وجہ نہیں ہے کہ کامیابی نہ ہوانشاء اللہ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰهَ یَنْصُرْكُمْ وَ یُثَبِّتْ اَقْدَامَكُمْ (محمد :۷)

افغانستان سے تعاون کرنے کیلئے ایک منظّم ادارے کی تشکیل

تیسری میری تجویز یہ تھی کہ جتنی بھی دینی جماعتیں ہیں اس سلسلے میں پہلے سے آپ کی ملی یکجہتی کونسل بھی موجود ہے تمام دینی جماعتیں بھی موجود ہیں لیکن خصوصی طور پر جہاد افغانستان بڑا اہم مسئلہ ہے جو اقتصادی پابندیاں افغانستان پر لگی ہیں ان کا مقابلہ کرنے کے لئے ، افغانی بھائیوں کی مدد کے لئے تسلسل سے مدد کرنے کے لئے ایک منظّم ادارہ بننا چاہیے جس میں تمام جماعتیں مل بیٹھ کر وقتاً فوقتاً اہم فیصلے اس سلسلے میں کرتی رہیں اور میں سمجھتا ہوں کہ انشاء اللہ یہ پابندیاں جو ہیں ان پابندیوں کے بعد انشاء اللہ اسلام کی فطرت میں قدرت نے لچک دی ہے جتنا ہی دباؤ گے یہ اتنا ہی ابھرے گا، انشاء اللہ اس سے ہمارے لئے بے شمار فوائد نکل کر آئیں گے اللہ تبارک وتعالیٰ ہم سب کا حامی وناصر ہو۔

وآخر دعونا أن الحمد لله رب العلمين

Khutbat Haqqania \ Khutbat Final

خطاب

حضرت مولانا قاضی عبداللطیفؒ کلاچوی

تعارف

مولانا مرحوم دارالعلوم دیوبند کے فاضل شیخ الحدیثؒ کے ارشد تلمیذ عمر بھر جمعیۃ علماء اسلام کے پلیٹ فارم سے حضرت مفتی محمودؒ کے ساتھ اوران کے بعد ناچیز کے جماعتی کاموں میں قائدانہ مشفقانہ رہنمائی فرمائی،اللہ نے نہایت حکیمانہ سوجھ بوجھ سے نوازا۔جماعت کیلئے ان کا وجود''دماغ'' کی حیثیت رکھتا ہے جمعیۃ کے سنیئر نائب امیر کے ساتھ سرحد کے امیر اور بعد میں تشکیل دیئے جانے والے متحدہ مجلس عمل کے بھی صوبائی امیر رہے۔کلاچی کے قاضی خاندان کے ستون اوربقیۃ السلف قاضی عبدالکریم مدظلہ کے برادر اصغراور دست راست ہیں سینیٹ کے رکن رہے اور ہم دونوں نے ۸۵ء میں سینیٹ میں مشترکہ طور پر شریعت بل پیش کیا۔

افغانستان پر اقدام سے پاکستان کو خطرہ

امریکی سلامتی کونسل کا فیصلہ

مولانا نے وقت پر یہ اقدام کیا ہے آج یہ بات ہو رہی ہے کہ امریکا نے افغانستان کے خلاف یہ اقدام کیا ہے مجھے اس میں کچھ ترمیم کرنی ہے یہ حضرات سب واقف ہیں اس سے کہ امریکہ کی قومی سلامتی کونسل نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ اکیسویں صدی میں داخلے کے بعد ہم نے دو عالمی جنگیں لڑنی ہے ایک خلیج میں اور دوسری کوریا میں اور انہوں نے اجازت دی ہے کہ حکومت کو اس کے لئے ابھی سے اقدامات کرنے ہوں گے یہ جنگ جو شروع ہے مشرق وسطیٰ پر اس کا قبضہ ہو چکا ہے ان کے سامنے آج دو طاقتیں ہیں صرف اور صرف ایک افغانستان اور ایک پاکستان، پاکستان کو وہ ٹکڑے کر رہا ہے۔

افغانستان پر اقدام پاکستان پر اقدام تصور ہوگا

یہ جو افغانستان کے متعلق انہوں نے اعلان کیا ہے یہ درحقیقت پاکستان کے متعلق انہوں نے اعلان کیا ہے یہ درحقیقت پاکستان کے خلاف ایک منصوبہ ہے افغانستان پہلے سے بھی وہ مجاہد ہے جنہوں نے اپنے دنیا کے سامنے اپنے جوہر دکھلائے ہیں جہاد کو آج بھی دنیا جانتی ہے کہ افغانستان کی پوزیشن کیا ہے ان کی جرأت کیا ہے؟

Khutbat Haqqania \ Khutbat Final

وہ اپنی شہادت کو زندگی سمجھتے ہیں اور انکا ایمان ہے کہ ہم اگر شہید ہوگئے تو ہم زندہ ہیں صحابہ کرامؓ نے کہا تھا ایران کو کہ ہمارے پاس ایسی قوم موجود ہے کہ جو شہادت کو اپنی زندگی سمجھتے ہیں افغانستان کی تاریخ بتلاتی ہے کہ انہوں نے اپنی شہادت کو اپنی زندگی سمجھا ہے اور دنیا پر یہ ثابت کر دیا ہے آج ان کی یہ پابندیاں درحقیقت افغانستان کے خلاف نہیں ہیں پاکستان کے خلاف ہیں۔

قبائل قابل احترام اور قابل اعتماد فوج

ہمارا فرض یہ ہے آج میں یہ گزارش کروں گا کہ ہمارے جو قبائل ہیں فوج ہماری قابل احترام ہے یقینی بات ہے انہوں نے دنیا کے اندر اپنا سکہ جمایا ہوا ہے ان کا آج بھی یہی اعلان ہے کہ ایمان، جہاد، تقوی یہ ماٹوان کا آج بھی ہے آج ہمیں ان پر فخر ہے الحمدللہ آج اس پر چل رہے ہیں، لیکن ہماری جو فوج ہے اور قابل اعتماد فوج ہے وہ قبائل ہیں اس لئے میں گزراش کروں گا کہ جتنی جماعتیں ہیں قبائل کو حوصلہ دیں قبائل کی حمایت کریں اور ان کو ساتھ ملائیں اگر قبائل آپ کے بیدار ہو جاتے ہیں تو آپ یقین کیجئے کہ پاکستان نہیں عالم اسلام کا تحفظ ہوگا اس لئے میری گزارش یہی ہوگی کہ جتنے تجاویز آئی ہیں ان کو عملی جامہ پہنانے کے لئے دوسرے علاقوں میں تو ضرورت ہے لیکن جو علاقہ آپ کا سنبھالا ہوا ہے اور آپ کی وہ فوج ہے اور وہ مادر زاد فوج ہے ان کو ٹریننگ کی ضرورت نہیں ہے ان کے مردم شماری کے لحاظ سے ۲۷ لاکھ آبادی ہے قبائل کی لیکن میں یہ ماننے کے لئے تیار نہیں ہوں یقینی بات ہے کہ ان کی تعداد ایک کروڑ سے زائد ہے لیکن بہتر لاکھ بھی سہی بہتر لاکھ میں سے ہم تیس لاکھ نوجوان نکال سکتے ہیں جہاد کے لئے اور دوسرے علاقوں کے نوجوانوں کے اندر جہاد کا جذبہ ابھرا ہوا ہے یہ جو تنظیمی حضرات یہاں بیٹھے ہوئے ہیں اور جن کے پاس فوج مکمل موجود ہے آپ یقین کیجئے کہ

انشاء اللہ ہمیں کوئی دکھ نہیں پہنچا سکتا لیکن آپ یقین کیجئے کہ اس وقت امریکہ جو چال چلا رہا ہے وہ صرف منافقانہ چال چل رہا ہے اگر اس کے اندر جرأت ہے تو اپنی فوج بھی سامنے لائے اگر اپنی فوج کو سامنے لاتا ہے کہ یہ منصوبے کے ساتھ آرہا ہے یہ منافقانہ چال ہے میں روس سے بھی کہوں گا چین سے بھی کہوں گا کہ یہ وقت ہے کہ دوسری جنگ عظیم کے بعد یہ کہا گیا تھا کہ تیسری جنگ عظیم جب آئیگی تو وہ ایشیاء میں ہونی چاہیے آج آپ ہم پر وہ جنگ مسلط کر رہے ہیں۔

قبائل کا استحکام اور حکومت کی ذمہ داری

وہ وقت آگیا ہے کہ آپ پر وہ جنگ مسلط کی جا رہی ہے اس لئے ہمیں اس جنگ کے لئے تیار ہونا پڑے گا اور اپنی تیاری کے لئے اپنے نوجوانوں کے علاوہ آپ کو قبائل کو مستحکم بنانا ہوگا اگر آپ قبائل کو مستحکم نہیں بنائیں گے اس مٹی کو مضبوط نہیں کریں گے تو یہ مبصرین کے نام سے اپنا فوج اتاریں گے تو اب ان کو ہم نے کیسے دبانا ہے؟ لہٰذا یہ مبصرین کے نام سے جو لوگ آرہے ہیں وہ درحقیقت ان کی فوج ہے اور وہ حملہ پاکستان پر ہے افغانستان کے خلاف نہیں ہے افغانستان تو پہلے بھی دولت مند ہے افغانستان نے کہا ہے کہ ساری دنیا کے ممالک مقروض ہیں مجھ پر قرضہ نہیں ہے میں دولت مند ہوں میں غریب کیسے ہوں وہ گزارہ کر سکتا ہے وہ اپنی چادر کے مطابق پاؤں پھیلاتا ہے لہٰذا اس کا امیر اور اس کا غریب سارے ایک دسترخوان پر بیٹھ کر کھانا کھاتے ہیں۔

موجودہ نظاموں سے لوگوں کی ناراضگی اور اسلام کی طرف رغبت

آج ہم جس صدی میں داخل ہو رہے ہیں آپ کو یقین ہونا چاہیے کہ آپ اندازہ لگایئے عالمی رپورٹوں کے مطابق ایشیاء کے اندر اسی فیصد آبادی وہ ہے جو ایک

Khutbat Haqqania \ Khutbat Final

ڈالر یومیہ کماتی ہے ان کے مطابق جب ایک ڈالر یومیہ کماتی ہے وہ غریب اور افلاس زدہ کہاں جائیگا روس نے ان کو سبز باغ دکھائے تھے وہ ناکام ہو چکا ہے جب وہ ناکام ہو چکا ہے امریکا کے خلاف تو اس کے اندر اب بھی اجتماعات ہو رہے ہیں جب ان کی میٹنگیں ہوتی ہیں تو ساری دنیا ان کے خلاف احتجاج کرتی ہے وہاں امریکہ کے اندر یہ خود میٹنگ نہیں کر سکتے لہٰذا وہ اسی فیصد آبادی ایشیاء کی اگر اسلامی نظام آتا ہے تو یقینی بات ہے کہ وہ اسلام کی طرف آئیں گے اور قیادت اس کی افغانستان کرے گا پاکستان کرے گا پاکستان کے وہ بدبخت لیڈر ہیں جو یہاں سے اسلامی نظام مٹانا چاہتے ہیں ہم نے کلمہ پڑھا ہے، قرارداد مقاصد قائم ہوئی ہے اس قراردادِ مقاصد کو اگر عملی جامہ پہنایا جاتا ہے تو دنیا کی قیادت پاکستان کے ہاتھ میں ہے لہٰذا میں زیادہ وقت نہیں لوں گا مولانا کا میں مشکور ہوں میں خادم ہوں اپنی جماعت کا الحمدللہ اللہ تعالیٰ نے اس کی توفیق دی ہے کہ وقت پر انہوں نے یہ اقدام کیا ہے اور یہ ایسا تیر ہے کہ یقین کیجئے کہ واشنگٹن تک اس کے اثرات ہوں گے۔

وآخر دعونا أن الحمد للّٰہ رب العلمین

خطاب

شیخ الحدیث مولانا امان اللہ صاحب

تعارف

جامعہ اشرفیہ لاہور کے فاضل، سابق ممبر قومی اسمبلی، تاجوری لکی مروت سے تعلق رکھنے والے جمعیت علماء اسلام ف کے سرکردہ رہنما، جامعہ اسلامیہ کاہی ہنگو کے سابق شیخ الحدیث۔

Khutbat Haqqania \ Khutbat Final

پس چہ بائید کرد

کلمات تشکر

میں سب سے پہلے حضرت شیخ الحدیث مولانا سمیع الحق صاحب دام مجدہ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے اس نازک وقت میں عالم اسلام کے درپیش مسائل کے متعلق ہم سب کو اکٹھا کیا اور انہوں نے اس کے بارے میں محنت فرمائی۔

امریکہ کی بیداری کے اسباب، اسلامی نظام سے خوف

میرے دوستو! جس مسئلے کے لئے ہم اکٹھے ہوئے ہیں یہ افغان ملک کے خلاف اقوام متحدہ کا مسئلہ فقط نہیں ہے یہ صرف افغان قوم کے خلاف نہیں ہے بلکہ اصل میں اس کو جو تکلیف پہنچی ہے وہ اسلام کے نفاذ سے ہے تو گویا کہ یہ اسلام پر حملہ ہے بظاہر نام اسامہ کا لیا جاتا ہے یا وہاں کے اندرونی مسائل کا لیا جاتا ہے لیکن اسامہ تو پہلے بھی تھا اور آج کل جو وہاں پر لڑائی ہو رہی ہے اس سے بڑھ کر وہاں پہلے ہی انتشار تھا خون ریزیاں تھیں لیکن یہی امریکہ تھا یہی اقوام متحدہ تھا وہ ٹس سے مس نہیں ہوتے تھے اب وہ بیدار ہو گئے اس لئے کہ ان کو اسلام کے نظام سے بہت خوف ہے اگر افغانستان میں اسلامی نظام قائم ہوا لوگ دیکھتے ہی دیکھتے سب اسلامی ممالک بلکہ یورپ بھی اسلام سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکے گا۔

افغانستان کے ساتھ امداد کی کئی صورتیں

تو میرے دوستو ! آج ہم جو اکٹھے ہوگئے اس میں مختلف قسم کے لوگ ہیں ہمارے ساتھ فوجی افسران بھی شامل ہیں صحافی حضرات بھی ہیں مجاہدین حضرات بھی ہیں شیوخ بھی ہیں مہتممین حضرات بھی ہیں اب اس حالت میں اگر ہم افغانستان کی مدد کرسکتے ہیں تو صرف ایک صورت نہیں ہے کہ ہم ان کے لئے چندہ اکٹھا کریں بلکہ ان کو بہت سی چیزوں کی ضرورت ہے میری تجویز ہے کہ اب کونسل بنائی جائے جیسے کہ ہمارے محترم نے فرمایا اختتامی اجلاس کے بعد ایک کونسل بنائی جائے اور مختلف شعبے بنائے جائیں کچھ لوگ تو یہاں چندہ اکٹھا کرکے ان کو ارسال کرتے رہیں کچھ لوگ وہاں جاکر افغانستان میں وہاں کے عوام کو جو ڈرایا جاتا ہے اور اسلامی حکومت کے خلاف جو ابھارا جاتا ہے وہاں ان کو مطمئن کرنا کہ اقوام متحدہ تمہارا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکتا جب تک اللہ نہ بگاڑے، بچانے اور بگاڑنے والا اللہ ہی ہے تو وہاں کی عوام کی دلجوئی بھی کرنی چاہئیں چندہ بھی کرنا چاہیے یہاں جتنے بھی سفارتخانے ہیں کچھ وفود ان کے لئے منتخب ہونے چاہیے سفارتخانوں سے ملنا چاہیے اور ان کو اپنے مذہبی جماعتوں کے جذبات اور پاکستانی عوام کے جذبات سے آگاہ کرنا چاہیے کہ ہمارے پاکستانی عوام کے یہ یہ جذبات ہیں اپنے ملک کو آگاہ کرو اور اسی طریقہ سے ایسے وفود بھی ہونے چاہیں جو اسلامی ممالک میں جاکر وہاں کے عوام سے بھی رابطے قائم کریں وہاں کے حکومت سے بھی رابطے قائم کریں اور ان پر جو ہمارے خدشات ہیں اس سے آگاہ کرنا چاہیے۔

عالم اسلام کو خواب غفلت سے بیدار کرنا

ہو سکے تو اس طریقہ سے پورا عالم اسلام بیدار ہو جائے ورنہ وہ تو نشہ میں ڈوبے ہوئے ہیں ان کو نہ تو اسلام سے کام ہے صرف اپنی کرسی سے اور امریکہ سے

Khutbat Haqqania | Khutbat Final

خوف ہے ہر کسی کو خوف ہے تو اس خوف کے نکالنے کے لئے مختلف وفود ہونے چاہئیں اسی طریقہ سے ہمارے پاس چونکہ صحافی حضرات بھی ہیں تو وہ اس کے متعلق مختلف مضامین اخبارات میں دیتے رہے تو انشاء اللہ اگر ایسی کونسل بنائی جائے تو انشاء اللہ ہماری جماعت ہر قسم کی امداد کے لئے تیار ہوگی اور ہماری جماعت کا فیصلہ بھی ہو چکا ہے چوبیس جنوری کو وہاں مظاہرے کرنا ہے وہ بھی انشاء اللہ کریں گے اور انشاء اللہ تمہارے ساتھ مکمل تعاون جاری رکھیں گے بشرطیکہ اس قسم کے مفید تجاویز ہوں اور مفید عمل ہوں تو عوام خود بخود بیدار ہوسکیں گے امریکہ تو کیا کوئی کچھ بھی نہیں کرسکے گا، انشاء اللہ اگر ہم اپنے گھر میں پورے طرح متفق رہے۔

وآخر دعونا أن الحمد لله رب العلمين

خطاب
مولانا فضل الرحمٰن خلیل صاحب

تعارف

مولانا جہاد افغانستان میں جدوجہد کرنے والی ایک تنظیم حرکۃ المجاہدین کے سرگرم رہنما، افغانستان اور کشمیر کے جہادی کوششوں میں مصروف رہے۔

Khutbat Haqqania \ Khutbat Final

مجاہد دہشت گرد کیوں ٹھہرے؟

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ وَلَنۡ تَرۡضٰی عَنۡکَ الۡیَہُوۡدُ وَلَا النَّصٰرٰی حَتّٰی تَتَّبِعَ مِلَّتَہُمۡ قُلۡ اِنَّ ہُدَی اللّٰہِ ہُوَ الۡہُدٰی وَلَئِنِ اتَّبَعۡتَ اَہۡوَآءَہُمۡ بَعۡدَ الَّذِیۡ جَآءَکَ مِنَ الۡعِلۡمِ مَالَکَ مِنَ اللّٰہِ مِنۡ وَّلِیٍّ وَّلَا نَصِیۡرٍ (البقرۃ:۱۲۰)

کلمات تشکر

میں سب سے پہلے مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہٗ العالی کا شکرگزار ہوں کہ جنہوں نے اس اہم موقع پر پاکستان کی قیادت کو ایک اہم مسئلے پر توجہ دلانے کا اہتمام فرمایا یہ وقت کی ضرورت بھی ہے اور اس وقت اگر ایسے موقع پر پاکستان کی قوم نے اور پاکستان کی قیادت نے اور علماء نے اگر کوئی متفقہ فیصلہ نہیں کیا جو مشکلات ہم آج افغانستان میں دیکھ رہے ہیں کل کو یہ بھی انہیں مشکلات کا شکار ہوں گے۔

افغانستان پر پابندیوں کے اسباب

افغانستان کے پابندیوں کے حوالے سے اتنی بات ضرور عرض کروں گا کہ پابندیاں لگی کیوں ہیں پابندیوں کے اسباب کیا ہے؟ یہی افغانستان تھا جہاں امریکہ اور

یورپ ہر قسم کا تعاون کیا کرتے تھے یہی افغانستان تھا کہ مغربی دنیا اس کی بھر پور سپورٹ کرتی تھی آج وہی افغان قوم ہے کہ کل انعامات تھے آج پابندیاں ہیں کل مجاہدین کہلاتے تھے اور آج دہشت گرد کہلاتے ہیں آخر وہ کونسی ایسی تبدیلی واقع ہوئی ہے کہ جس کی بنیاد پر عالم کفر آج افغانستان کے خلاف، جہادی تحریکوں کے خلاف، علماء کے خلاف، مدارس کے خلاف میدان میں آیا ہے جہاں تک افغانستان کے حوالے سے بات ہے ان کا جرم صرف اور صرف نفاذ اسلام ہے ورنہ قوم وہی ہے ملا عمر نیا آدمی نہیں وہی مجاہد ہے جس کی آنکھ افغان جہاد کے دوران شہید ہوئی ہے اسامہ بن لادن نئے آدمی نہیں وہی شخص ہے جسے دنیا ایک مجاہد کے نام سے یاد کرتی تھی صرف فرق اتنا ہوا ہے کہ افغانستان کے طلباء نے اب اللہ کے اس نظام کو، اس قرآن کو افغانستان میں نافذ کیا ہے تو یہ پابندیاں افغانستان کے خلاف نہیں ہیں یہ پابندیاں اسلام کے خلاف ہیں دوسری بات عالم کفر کو جو دکھ ہے وہ جہاد کے حوالے سے ہے کہ آج دنیا میں وہ جہاد جسے یہود و نصاریٰ مٹا چکے تھے آج اللہ رب العزت نے جہاد کو مسلمانوں کے لئے دوبارہ بیداری کا ذریعہ بنا دیا ہے تو آج امریکہ کے لئے اور کفری طاقتوں کے لئے یہ بات ممکن نہیں ہے کہ وہ اس چیز کو برداشت کرسکیں اس لئے ہمیں جہاد کے معاملے میں یہ جو معذرت خواہانہ رویے ہیں ہمیں اس کو ترک کرنا چاہیے۔

امریکہ کو اسامہ سے اسلام سے دشمنی ہے

افغانستان کے حوالے سے بھی یہ بات یاد رکھ لیجئے کہ اگر آج جو امریکا کا مطالبہ ہے کہ اسامہ بن لادن کو افغانستان سے نکال دیا جائے تو ہم افغانستان پر پابندیاں ختم کر دیں گے ماضی میں دیکھیں کہ سوڈان میں یہی اسامہ بن لادن موجود تھا وہاں کی حکومت کو بھی یہی کہا گیا کہ تم سوڈان سے اسامہ بن لادن کو نکال دو تو پابندیاں

Khutbat Haqqania \ Khutbat Final

ہم ختم کر دیں گے حقیقی بات یہ ہے کہ انہیں اسامہ بن لادن سے دشمنی نہیں دشمنی اسلام سے ہے، انہیں دشمنی جہاد سے ہے، انہیں دشمنی علماء حق سے ہے لہٰذا اس میدان کے اندر ہمیں طالبان کے حوالے سے کھل کر حمایت کرنی چاہیے اور اس کا حق ادا کرنا چاہیے اس لیے کہ اسلام کی وجہ سے پابندیاں ہیں اسلام ان کا اور ہمارا مشترک ہے تو اسی ایک پلیٹ فارم کے حوالے سے، میں پاکستان کے عوام کے حوالے سے اور پاکستان کے سیاسی قائدین اور مذہبی جماعتوں کے ذمہ دار حضرات سے گزارش کروں گا کہ ایسے موقع پر کھل کر طالبان کی حمایت کی جائے۔

افغانستان کے حوالے سے حکومت پاکستان کی ذمہ داریاں

اگر پاکستان طالبان پر پابندیوں کے حوالے سے عمل درآمد کرتا ہے تو اس موقع پر ان کی مخالفت کی جائے اور کم از کم ہم پر یہ فرض عائد ہوتا ہے پاکستان کی لیڈر شپ جو ہے وہ ان پابندیوں کے خلاف میدان میں آئے اور پاکستان کے علماء اور پاکستان کے سیاستدان ایک مشترکہ وفد بنا کے اسلامی ملکوں کے سربراہوں سے ملیں اور ان کو ان پابندیوں کو توڑنے کے لئے اور طالبان کی حمایت پر آمادہ کریں اگر یہ دونوں چیزیں، نفاذ اسلام کے لئے اور جہاد کے حوالے سے ہم نے اس کے لئے اپنے آپ کو تیار کر لیا اور طالبان کی ہم حمایت کرتے رہے اور جہادی سلسلہ جاری رہا تو عالم اسلام کا کفر کچھ بھی نہیں بگاڑ سکتا لیکن اگر ہم نے طالبان کے حوالے سے پسپائی اختیار کر لی تو پھر یاد رکھو میرے بھائی کسی صورت کے اندر اور کسی خطے کے اندر دنیا میں خالص اسلام کا نفاذ نہیں کرسکیں گے۔

افغانستان مخلوط حکومت کا مطالبہ ایک فراڈ ہے

پھر یہی ہوگا جیسا کہ امریکہ کا مطالبہ ہے افغانستان میں کہ مخلوط حکومت

افغانستان میں قائم کیا جائے یہ طالبان کی حکومت یہ مخلوط حکومت ہے اس حکومت کے اندر افغانستان کے عوام کے نمائندے شامل ہیں اگر مخلوط کا مقصد یہ ہے کہ افغانستان کے اندر ایک لادین اور بے دین حکومت کا قیام ہو تو ہم ایسی حکومت کی قطعاً حمایت نہیں کریں گے ہم تو حمایت اس حکومت کی کر رہے ہیں جو خالصتاً اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے نظام کے حوالے سے موجود ہے اس لئے میں اس حوالے سے اپنے تمام دوستوں اور وہاں کی تمام قوتوں سے گزارش اور مطالبہ کروں گا، کہ جی ہاں طالبان نے اپنے میدان کو اور اپنے پروگرام کو بہت وسیع کر دیا ہے کہ جو بھی آئے اس حکومت کے اندر شامل ہو سکتے ہیں لیکن کفر کا یہ مطالبہ کہ افغانستان میں ایک مخلوط حکومت کا قیام کیا جائے یہ ایک فراڈ ہے، دھوکہ ہے اور طالبان کے ساتھ بہت بڑی زیادتی ہے، میں اسی کے ساتھ اپنی بات ختم کرتا ہوں، اللہ تعالیٰ ہمیں طالبان کی حمایت پر اور عالمی کفر کے خلاف میدان جہاد میں آنے کی توفیق عطا فرمائے۔

وآخر دعونا أن الحمد للہ رب العلمین

Khutbat Haqqania \ Khutbat Final

خطاب

مولانا محمد مسعود اظہر صاحب

تعارف

حرکت الجہاد کے سرکردہ رکن، جہاد کشمیر کے حوالے سے ایک جانا پہچانا نام، انڈیا کے جیلوں میں اسیر رہے بعد میں جیش محمد ﷺ کے نام سے جہادی تنظیم بنائی اب بہاولپور میں ایک علمی مرکز چلا رہے ہیں۔

خواص امت کی ذمہ داریاں

الحمد للّٰہ و کفی والصلوٰۃ والسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ اما بعد
فاعوذ باللہ من الشیطن الرجیم بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ وَ قَاتِلُوۡا فِیۡ سَبِیۡلِ اللّٰہِ الَّذِیۡنَ یُقَاتِلُوۡنَکُمۡ وَ لَا تَعۡتَدُوۡا اِنَّ اللّٰہَ لَا یُحِبُّ الۡمُعۡتَدِیۡنَ (البقرۃ:۱۹۰) یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ حَرِّضِ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ عَلَی الۡقِتَالِ اِنۡ یَّکُنۡ مِّنۡکُمۡ عِشۡرُوۡنَ صٰبِرُوۡنَ یَغۡلِبُوۡا مِائَتَیۡنِ وَ اِنۡ یَّکُنۡ مِّنۡکُمۡ مِّائَۃٌ یَّغۡلِبُوۡۤا اَلۡفًا مِّنَ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا بِاَنَّهُمۡ قَوۡمٌ لَّا یَفۡقَهُوۡنَ (الانفال:۶۵) عن ابی موسیٰ رضی اللّٰہ عنهما قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وآله وسلم المؤمن للمؤمن کالبنیان یشد بعضه بعضاً (متفق علیه)

اقوام متحدہ اور نبی ﷺ کی پیشن گوئی

میں سب سے پہلے میزبان مکرم حضرت مولانا سمیع الحق صاحب دامت برکاتہم العالیہ کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے غم اور دکھ کے اس ماحول میں خوشی اور روشنی کا اک دیا جلایا ہے اللہ کرے یہ مجلس اور یہ اجلاس ہم سب کے لئے ذخیرہ آخرت اور پوری دنیا میں مسلمانوں کی عظمت کا ایک ذریعہ بن جائے اس وقت حضور ﷺ کی

Khutbat Haqqania \ Khutbat Final

سینکڑوں سال پہلے کی گئی پیشن گوئی کے مطابق ساری دنیا کے کافر اقوام متحدہ بنا چکے ہیں اور اس اقوام متحدہ کا تذکرہ حضور اکرم ﷺ کی احادیث میں ملتا ہے ایک زمانے میں ساری قومیں جمع ہو جائیں گی اور منشور ایک ہی ہوگا کہ کس طرح مسلمانوں کو توڑا جائے ختم کیا جائے میں تفصیل میں نہیں جانا چاہتا ہم اس وقت میدان جنگ میں ہیں اور ساری دنیا کے کافروں نے ہم پر جنگ کو مسلط کر دیا ہے کسی بھی چیز سے ہم اگر عالم کفر کا مقابلہ کریں گے تو وہ ہماری صفوں میں منافق پیدا کردیں گے اور ہمیں آپس میں ایک دوسرے کے سامنے لا کھڑا کر دیں گے۔

عالم اسلام کے قائدین کی ذمہ داریاں

اس وقت پورے عالم اسلام کی ذمہ داری خصوصاً قائدین کی ذمہ داری وہی ہے جو قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ ﷺ کو بیان فرمائی اور دو چیزوں پر وہ مشتمل ہے اگر آج امت کے سارے قائدین ان دو چیزوں کو اختیار کرلیں تو میں کروڑہا بار اللہ کی قسم اٹھا کر کہتا ہوں کہ امریکہ کی پابندیاں اسی طرح اپنی موت آپ مرجائیں گی جس طرح سویت یونین اپنی موت مرگیا تھا پہلی چیز "فقاتل" اور دوسری چیز "حرض" ہم میں سے ہر شخص خود لڑنے کے لئے میدان میں نکل آئے بہت ہو چکے امن پسندی کے دعوے بہت عزتیں اور عصمتیں ہم نے لٹوا دیں بہت کچھ کھو چکے ہیں ہم نے اب ہم میں سے ہر شخص کو مسلح ہو کر میدان میں آنا ہوگا اور ان تمام ضابطوں کو توڑنا ہوگا جو امن پسندی کے نام پر ہمارا خون کرنے کے لئے اور ہماری نسلوں کو بھکاری بنانے کے لئے ہم پر مسلط کئے جارہے ہیں جب آقائے نامدار حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ اس قاعدے سے مستثنیٰ نہیں تھے انہیں خود میدان قتال میں نکلنا پڑا پچپن سال کی عمر میں اسلحہ ہاتھ میں اٹھا کر اس زمانے کے ابوجہل کو للکارنا پڑا اس زمانے کا بھی کوئی قائد، کوئی لیڈر اس سے

مستثنیٰ نہیں ہوسکتا ہر شخص کو میدان قتال میں آنا ہوگا اور ہمیں "حــرضّ" کا کام کرنا ہوگا امت مسلمہ کو قتال پر تیار کرنا ہوگا۔

امارات اسلامیہ افغانستان کی قدر و قیمت

کافر سب سے پہلے ہمارے دل میں امارت اسلامیہ افغانستان کی قدر و قیمت کم کررہی ہے ہم میں سے بہت سارے لوگ اس وجہ سے ان کی خدمت نہیں کرتے کہ ہماری پسند کے آدمی وہاں نہیں آئے اللہ کی قسم ہم مسلمان ہیں بت پرست نہیں ہیں کہ اپنے پسند کے لیڈر نہ ہونے کی وجہ سے ہم امارت اسلامیہ کو کافروں کے منہ کا لقمہ بنا دیں امارت اسلامیہ کعبہ کی طرح مقدس ہے مسجد نبوی ﷺ شریف کی طرح مقدس ہے ہم تو اس ملک میں رہتے ہیں جہاں اللہ کے نظام کے اوپر ایک حوالدار کا قانون چلتا ہے جہاں ایک پولیس والا اللہ کے قرآن سے زیادہ طاقتور بن کے پیش ہوتا ہے اور قربان جاؤں ان افغانیوں کے اوپر جنہوں نے اسلام کا نام اونچا کیا محمد رسول ﷺ کا نام اونچا کیا آج اگر پاکستان کی تمام دینی جماعتیں سارے قائدین شخصیت پرستی کا سارا لبادہ ختم کر کے طالبان کی کھلم کھلا حمایت کا اعلان کر دیں میں سمجھتا ہوں کہ صرف یہی اور یہی مسئلے کا حل ہے باقی جہاں تک کافروں نے ہمیں کمزور سمجھا ہے دنیا کی کافر طاقتوں نے ہمیں کمزور سمجھا ہے انشاء اللہ اس کا مقابلہ تو میدان جنگ میں ہوگا وہ کہنے کی نہیں کرنے کی باتیں ہیں اور امت مسلمہ میں وہ افراد پیدا ہو چکے ہیں کہ ان کافروں کو وہ انجام دکھائیں گے جنہوں نے عراق اور افغانستان کے بچوں کو بھوکا مارا اب ان کی مائیں بھی اپنی گود کی طرف دیکھے جہاں ان کے بچوں کو بھی ترسنا پڑے گا اور یہ وقت اب آچکا ہے۔

وآخر دعونا أن الحمد للّٰہ رب العالمین

Khutbat Haqqania \ Khutbat Final

خطاب

مولانا محمد اکرم اعوان

تعارف

تنظیم الاخوان کے مؤسس ،ماہنامہ ’’المرشد‘‘ چکوال کے مدیر، مفسر قرآن، چالیس سے زائد کتابوں کے مصنف، مولانا اللہ یار خان صاحب کے مرشدِ خاص، رفاہی ادارہ ’’الفلاح فاونڈیشن‘‘ کے سرپرست اعلیٰ۔

مغربی قوتوں
کا زمینی حقائق سے چشم پوشی

الحمد للّٰه رب العالمین والصلوٰة والسلام علی حبیبه محمد و آله واصحابه اجمعین اما بعد فأعوذ باللّٰه من الشیطن الرجیم

بسم اللّٰه الرحمن الرحیم

آغازِ سخن

اللہ کریم مولانا سمیع الحق صاحب کی اس کوشش کو قبول بھی فرمائے اور بار آور بھی کرے انہوں نے ہم سب کو ایک ایسا زرین موقع عطا فرمایا کہ جتنے اکابرین امت، علماء کرام، مجاہدین اسلام، مشائخ عظام کو یکجا دیکھ کر ان کے ارشادات سننے کا موقع ملا ان کے زیارتوں سے مستفید ہوئے۔

قیام امن کے نام پر فساد

جہاں تک مسئلے کا تعلق ہے اس پر بہت وضاحت سے روشنی ڈالی جا چکی ہیں

Khutbat Haqqania \ Khutbat Final

صرف اتنا عرض کرنا چاہوں گا کہ مغربی قوتوں کو بھی کم از کم زمینی حقائق پر نظر کرنا ضروری ہے اور یہ کہاں کا اصول ہے کہ جن کے پاس پورا ملک ہے ان پر پابندی عائد کر دی جائے اور جن چند افراد کے ہاں وہاں شب بسر کرنے کا ٹھکانا نہیں ہے بلکہ رات دوسری پڑوسی ریاستوں میں گزارتے ہیں ان کو مدد دی جائے اس کا مطلب ہے کہ قیام امن کے نام پر وہاں فساد بھڑکایا جا رہا ہے تو امریکا بہادر ہو یا دوسری مغربی قوتیں کم از کم انہیں زمینی حقائق کو نظر میں رکھنے چاہیے اور اس کا احساس انہیں تبھی ہوگا جب امت کے یہ اکابرین مل کر انہیں مجبور کر دیں گے کہ وہ اپنا چشمہ اور اس کا نمبر درست کر دیں جتنی تجاویز پیش کی گئی ہیں بہت اچھی ہیں بہت خوبصورت ہیں ہم انشاء اللہ حتی المقدور بلکہ اپنی قوت سے بڑھ کر بھرپور تعاون کی کوشش کریں گے۔

متحدہ ریلیف ادارے کا قیام

لیکن ایک گزارش ہے کہ دینی جاعتیں الگ الگ فنڈنگ یا امداد کرنے کی بجائے اگر تمام اکابرین منظور فرمائیں تو متحدہ ادارہ بنا دیا جائے جو صرف افغانستان کی مدد کے لئے کام کرے تو میرے خیال میں یہ زیادہ موزوں بھی ہوگا اور وہ زیادہ معتبر بھی ہوگا اور آسانی بھی اسی میں رہے گی جو تمام ملک سے اکابرین نے جو عطیات دینے چاہیے تھے تمام جماعتوں کا ایک متحدہ ادارہ ہو جس کے وقتاً فوقتاً اجلاس بھی ہوں اس موضوع پر بات بھی ہوتی ہو۔

پاکستان میں نفاذ اسلام

اس کے ساتھ وطن عزیز میں حکومت کو یہ احساس دلایا جائے کہ اس کی منزل اسلام ہے اور پاکستان میں بھی نظام اسلام نافذ کیا جانا چاہیے یہ وقت کی ضرورت ہے

اور ہمارے پاس اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی جائے پناہ نہیں ہے اور اللہ ہی سب سے اچھا محافظ بھی ہے اور سب سے بڑا مدد کرنے والا بھی ہے لہٰذا وطن عزیز میں جو لاکھوں شہیدوں کے قربانیوں کا ثمر ہے اس میں بھی کامل ضابطہ اسلام نافذ کیا جائے اقتدار کو بازیچۂ اطفال نہ بنایا جائے اسے اللہ کی امانت سمجھا جائے اور جو لوگ اقتدار میں ہیں وہ بھی اپنے حدود و قیود کو مدنظر رکھیں یہ ذمہ داری آپ حضرات ہی ادا کر سکتے ہیں اللہ کریم آپ سب کی مساعی جمیلہ قبول فرمائے۔

وآخر دعونا أن الحمد لله رب العلمين

Khutbat Haqqania \ Khutbat Final

خطاب

مولانا امین ربانی صاحب

تعارف

حرکۃ الجہاد الاسلامی پاکستان کے محترک اور سرکردہ رہنما

کوئی شعب ابی طالب کوئی انصار مدینہ کی تاریخ دہراتا ہے

نحمده ونصلی ونسلم علی رسوله الکریم أمابعد فأعوذ بالله من الشیطن الرجیم بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَلَا تَهِنُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ (آل عمران:۱۳۹) ......

مسلمانوں کو اپنی تاریخ دہرانی ہوگی

باطل سے دبنے والے اے آسمان نہیں ہم
سو بار کرچکا ہے تو امتحان ہمارا

میرے قابل قدر و قابل احترام ! زعمائے ملت قائدین اور خصوصاً حضرت مولانا سمیع الحق صاحب جنہوں نے ان سب حضرات کو دنیا کے سب سے اہم مسئلے پر غور وفکر کے لئے جمع فرمایا میں ان سب کا شکریہ بھی ادا کرنا چاہتا ہوں اور ساتھ ہی ’’چھوٹا منہ اور بڑی بات‘‘ اس موقع کے حوالے سے یہ عرض کروں گا کہ آج کفار نے اپنی تاریخ

Khutbat Haqqania \ Khutbat Final

دہرانے کا فیصلہ کیا ہے اس کے مقابلے میں ہمیں قرار دادِ مذمت یا صرف زبانی جمع خرچ تک اپنے آپ کو محدود نہیں رکھنا ہے بلکہ اس کے مقابلے میں ہمیں بھی اپنی تاریخ کو دہرانا ہے دنیائے کفر نے اہل مکہ کے تاریخ کو دہرایا ہے آج افغانستان پر پابندیاں لگی ہیں وہ شعب ابی طالب کی تاریخ دہرا رہے ہیں ہمیں انصارِ مدینے کی تاریخ کو دہرانا چاہئے اور یہ کام عملی طور پر کرانے کے لئے ہمیں میدان میں آنا ہے۔

حرکۃ الجہاد الاسلامی اور افغانستان کے مسئلے کا ادراک

’’حرکۃ الجہاد الاسلامی‘‘ میں اس کے قائد شہید مولانا ارشاد احمد رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے صرف اتنا عرض کروں گا کہ پاکستان میں سب سے پہلے الحمد للہ انہوں نے اس مسئلے کا ادراک کیا اور خود افغانستان میں اپنے افغان بھائیوں کی مدد کے لئے اور پاکستان کی گیارہ سو میل لمبی سرحد کے تحفظ کے لئے، اپنی قربانی پیش کی آج ’’حرکۃ الجہاد الاسلامی‘‘ کا ایک ایک فرد ان شاء اللہ اپنے ان اکابر کے پیچھے ہے یہ اکابر جو بھی فیصلے فرمائیں ہم امت مسلمہ کے لئے ان شاء اللہ اپنی قربانیاں عملی طور پر پیش کرنے کے لئے تیار ہیں ہم اپنے ان اکابرین کو یقین دلاتے ہیں کہ جہاں آپ ہمیں حکم دیں گے ہم اپنا خون بہانے تک تیار رہوں گے یہ بات میدانوں کے اندر ہم الحمد للہ آج سے بیس سال قبل سے لے کر اب تک اس کا نقشہ پیش کررہے ہیں میں نے یہ بات اس لئے عرض کی ہے کہ آج صرف اور صرف زبانی جمع خرچ کا وقت نہیں ہے دنیائے کفر عالمی طور پر ہمیں ختم کرنے کے لئے، ہمارا نقصان کرنے کے لئے میدان میں آچکی ہے۔

ہم اگر عملی نمونہ پیش کریں تو عالم کفر ہیچ ہے

تو میں اپنے سب اکابرین سے یہی گزارش کروں گا کہ اگر ہم نے بھی آج

اس مجلس کے اندر کوئی نہ کوئی عملی فیصلہ کر دیا تو دنیائے کفر کی پابندیوں سے ان شاء اللہ ہوا نکل جائے گی اور ان کے عزائم خاک میں مل جائیں گے یہاں جو زعماء جمع ہیں ان میں جہادی رہنما بھی موجود ہیں، ان کے اندر سیاستدان بھی موجود ہیں، ان کے اندر اہل دانش وفکر بھی موجود ہیں، ان میں سے ہر ایک کا اپنا اپنا کردار ہے۔

ہر ایک اپنا اپنا میدان سنبھالیں

جہادی رہنما میدانوں کے اندر اپنا کردار ادا کریں گے اور سیاستدان سیاسی میدانوں کے اندر بھرپور کردار ادا کریں اور دنیائے کفر کو بتلا دیں جیسے چودہ صدیاں پہلے تمہاری یہ ساری پابندیاں ہوا کی نذر ہو چکی تھیں اور تمہارے یہ سارے عزائم ہمارے اکابر نے خاک میں ملائے تھے آج ہم انہی کی تاریخ کو دہرا کر ان شاء اللہ تمہارے ان عزائم کو بھی خاک میں ملا دیں گے میں ان سب تجاویز کی جو اکابر کی طرف سے پیش کی گئی ہیں خصوصاً مولانا سمیع الحق صاحب، مولانا شاہ احمد نورانی، مولانا اکرم اعوان صاحب اور قابل صد احترام جناب حمید گل صاحب کی طرف سے آئی ہے میں ان سب کی تائید کرتا ہوں اللہ پاک ہمیں عملی طور پر کوئی فیصلہ کرنے کی توفیق نصیب فرمائے۔

وآخر دعونا أن الحمد للہ رب العالمین

Khutbat Haqqania \ Khutbat Final

خطاب

جناب حافظ محمد سعید صاحب

سربراہ جماعت الدعوۃ پاکستان

تعارف

لشکر طیبہ کے بانی کشمیر وغیرہ کے جہادی سرگرمیوں میں مصروف ایک بڑا نام، عالم کفر بالخصوص بھارت کے آنکھوں کا کانٹا، ناچیز کے تمام علمی اور سیاسی جدوجہد میں رفیق کار۔

اتحاد ملت کی بنیاد پر جہاد

الحمد للّٰہ والصلوٰۃ والسلام علی رسول اللّٰہ وعلی آلہٖ وصحبہ أجمعین أما بعد فأعوذ باللّٰہ من الشیطان الرجیم بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم اَلَّذِیْنَ اسْتَجَابُوْا لِلّٰہِ وَالرَّسُوْلِ مِنْۢ بَعْدِ مَآ اَصَابَهُمُ الْقَرْحُ لِلَّذِیْنَ اَحْسَنُوْا مِنْهُمْ وَاتَّقَوْا اَجْرٌ عَظِیْمٌ ○ اَلَّذِیْنَ قَالَ لَهُمُ النَّاسُ اِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوْا لَكُمْ فَاخْشَوْهُمْ فَزَادَهُمْ اِیْمَانًا وَّ قَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِیْلُ ○ فَانْقَلَبُوْا بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَفَضْلٍ لَّمْ یَمْسَسْهُمْ سُوْٓءٌ وَّ اتَّبَعُوْا رِضْوَانَ اللّٰهِ وَاللّٰهُ ذُوْ فَضْلٍ عَظِیْمٍ ○ اِنَّمَا ذٰلِكُمُ الشَّیْطٰنُ یُخَوِّفُ اَوْلِیَآءَهٗ فَلَا تَخَافُوْهُمْ وَخَافُوْنِ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ (آل عمران ۱۷۲ تا ۱۷٤)

پوری امت مسلمہ کا ایجنڈا

جناب صدر مجلس مولانا سمیع الحق صاحب ! علماء امت مجھے آج دیکھ کر بہت خوشی ہو رہی ہے کہ علماء جمع بھی ہیں اور ایک ایسے مسئلہ پر مل بیٹھ کر سوچ رہے ہیں جو امت کا نہایت حساس مسئلہ ہے محترم علماء کرام ! جب حکومت اسلام کی نمائندہ نہ رہے تو

Khutbat Haqqania \ Khutbat Final

علماء اسلام کے نمائندے بن کر میدانوں میں اترتے ہیں مجھے افسوس سے یہ کہنا پڑتا ہے کہ یہ ایجنڈا جو اس وقت ہمارے سامنے ہے یہ پوری امت مسلمہ کا ایجنڈا ہے اسے دوحہ قطر کی سربراہی کانفرنس کی اندر زیر بحث آنا چاہیے تھا اور اس کے ایک ایک جملے اور ایک ایک نقطے کو سربراہان ملت اسلامیہ اپنا فریضہ سمجھ کر اس پر گفتگو کر کے اس پر فیصلے لینے چاہیے تھے لیکن افسوس ہے کہ اس فورم پر یہ ایجنڈا زیر بحث نہیں آسکتا لیکن اس میں پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے میں یہ سمجھتا ہوں کہ اگر وہاں یہ زیر بحث آ بھی جائے عالم کفر کے لئے شاید اتنا تکلیف دہ نہ ہو جتنا اس فورم پر اس مسئلے پر اگر غور کیا جاتا ہے تو عالم کفر جس قدر پریشان ہے کیونکہ وہ اس وقت سب سے زیادہ پریشان ہے اتحاد ملت اسلامیہ کی بنیاد پر اور وہ پریشان ہے کہ اسلامی جہاد اس وقت دنیا میں برپا ہو چکا ہے مسلمان میدان عمل کے اندر میدان جہاد کے اندر نکل کھڑے ہوئے ہیں آج یہ مسئلہ عالم کفر کے لئے نہایت تکلیف دہ ہے۔

عالم اسلام اور عالم کفر کے درمیان مقابلہ

محترم علماء کرام ! اس وقت پورا عالم اسلام عالم کفر کے خلاف میدان جنگ کے اندر ہے ہمارے ہر ملک اور ہمارے ہر شہر کے ہر حصے میں جنگ جاری ہے ہمارے بارڈروں کے اوپر جنگ جاری ہے اور ہم شدید ترین جنگوں کی لپیٹ میں ہے ان حالات کے اندر ہمیں کیا کرنا ہے یہ بہت ہی خوشی کی بات ہے کہ عظیم جہاد کے نتیجہ میں افغانستان کے اندر اسلامی حکومت قائم ہوئی یہ اللہ تعالیٰ کا اس امت پر عظیم احسان ہے اور پاکستان نے اگر اسے تسلیم کیا آگے بڑھ کر تو یہ بہت خوشی کی بات تھی لیکن اس کو تسلیم کرنے کے بعد جو کام ہونا چاہیے تھے وہ پاکستان کی حکومتیں نہ کرسکیں اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ اسی سلسلے کے اندر بہت بڑی بڑی کوتاہیاں ہوئی ہیں اور آج بھی ہم بہت زیادہ

توقع نہیں کر سکتے کہ اگر پاکستان کی حکومت نے افغانستان کی حکومت کو تسلیم کیا ہوا ہے اور پھر وہ برادر ملک ہے ہمسایہ ملک ہے بلکہ صرف میں تو یہ سمجھتا ہوں کہ ہمارے درمیان حقیقی بات ہے کہ سرحدیں نہیں ہیں ہم ایک ہی ملک ہیں پاکستان اور افغانستان ایک ملک ہے اور ہمیں ایک برادری اور اخوت اسلامیہ کی بنیاد پر جو فرائض ادا کرنا چاہیے ان کے بارے میں اپنی کوتاہیوں کا جائزہ لیکر ہمیں اپنا فرض ادا کرنا ہے حکومت کو بھی عوام کو بھی اور ملت اسلامیہ کے محافظ علماء امت کو بھی یہ فریضہ ادا کرنا ہے نبی ﷺ نے فرمایا تھا مسلمان مسلمان کا بھائی ہے نہ وہ خود اس پر ظلم کرتا ہے نہ ظلم ہونے دیتا ہے۔

Khutbat Haqqania \ Khutbat Final

خطاب

جناب ڈاکٹر اسرار احمد صاحبؒ

تعارف

امیر و بانی تنظیم اسلامی، داعی تحریک خلافت، صدر انجمن خدام القرآن، مدیر ماہنامہ ''میثاق'' و سہ ماہی ''حکمت قرآن'' و ہفت روزہ ''ندائے خلافت''، صدر قرآن اکیڈمی لاہور، زندگی کا محور قرآن کریم کی اشاعت اور اس کی طرف دعوت خلافت کے قیام و احیاء کے داعی، انقلابی کاموں میں شیخ الہندؒ آئیڈیل رہا، علامہ اقبال دل و دماغ پر حاوی رہے، افغانستان کے جہاد اور بعد میں تحریک طالبان کی پرزور حمایت کی، نازک حالات میں بھی امیر المومنین ملا عمر اور طالبان کی حمایت جاری رکھی۔ شریعت بل اور پاک افغان ڈیفنس کونسل وغیرہ کی ملی و قومی تحریکوں میں شانہ بشانہ رہے، جسے راقم کی کتاب مکتوبات مشاہیر میں ان کے خطوط سے اندازہ لگا سکتے ہیں، اجتہاد و تقلید وغیرہ بعض امور میں کئی باتیں محل بحث رہیں۔ قدیم وجدید کے امتزاج پر مبنی دروس اور خطبات سے جدید تعلیم یافتہ طبقوں کو متاثر کیا۔

اتحادِ امت
عصر حاضر کے چیلنجز کا واحد حل

أعوذ باللّٰه من الشيطن الرجيم بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ وَ لَا يَحۡسَبَنَّ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا سَبَقُوۡا اِنَّهُمۡ لَا يُعۡجِزُوۡنَ (الانفال:۵۹)

موجودہ صورتحال میں جہاد کی ضرورت

ہمیں احسان مند ہونا چاہیے مولانا سمیع الحق صاحب کا اور ان تمام اکابر کا جو ان کی دعوت پر یہاں تشریف لائے عالم اسلام کا اتفاق واتحاد ہماری موجودہ مشکلات جو غیروں کی طرف سے ہمارے لئے پیدا کی جارہی ہیں ان سب کا حل ہے آنے والی مشکلات کا حل بھی اسی میں انشاء اللہ العزیز اگر ہم میں احساس پیدا ہو جائے ذمہ داری کا وہ جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہم پر عائد ہوتی ہے كُتِبَ عَلَيۡكُمُ الۡقِتَالُ وَهُوَ كُرۡهٌ

Khutbat Haqqania \ Khutbat Final

لَّكُمۡ وَعَسٰى اَنۡ تَكۡرَهُوۡا شَيۡـًٔا وَّهُوَ خَيۡرٌ لَّكُمۡ وَعَسٰى اَنۡ تُحِبُّوۡا شَيۡـًٔا وَّهُوَ شَرٌّ لَّكُمۡ وَاللّٰهُ يَعۡلَمُ وَاَنۡتُمۡ لَا تَعۡلَمُوۡنَ (البقرة:۲۱۶) اگرچہ جنگ میں الجھنا ہمارے لئے مشکل ہے ہر شخص اس کو اچھا نہیں سمجھتا لیکن ایسے حالات میں جبکہ عالم کفر کی طرف سے ہمارے خلاف ہر بے انصافی ہر ظلم کو روا رکھا جارہا ہو ایسی صورتحال میں ہمارے لئے جہاد کے سوا اور کوئی چارہ کار نہیں ہے اور اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے اس کی مدد ونصرت ہماری ساتھ رہے گی اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے ہم سچ مچ قرآن کے مطابق اپنے آپ کو بنالے کہ ہم اللہ کے لئے ہیں ہم اللہ کے ساتھ ہیں اللہ کی طرف ہیں اللہ کی مخلوق کو ظالم کے ظلم سے بچانے کے لئے ہم جو کچھ کر سکتے ہیں اس کے لئے تیار ہوں اس کے لئے باہمی رواداری اور وہ اسلامی مروت ومحبت جو ایک مسلمان کو ایک دوسرے سے ہونی چاہیے وہ ہمیں اپنے اندر پیدا کرنی چاہیے۔

امریکہ کا بائیکاٹ اور طالبان کا تعاون مسلمانوں کا فرض

جو تجاویز ہمارے بزرگوں نے حضرت مولانا سمیع الحق صاحب نے اور شاہ احمد نورانی صاحب نے اللہ تعالیٰ ان کی زندگیاں دراز کر دے اور ان کو زیادہ سے زیادہ خدمت کی توفیق دے جو تجاویز انہوں نے دی ہیں ہمیں پورا ان کے ساتھ اتفاق ہے اور اس کے لئے ہم ہر قربانی جس کا ہم سے مطالبہ کیا جائیگا ہم اس کے لئے تیار ہے ہماری پوری جماعت مالی جانی ہر طرح کی قربانی دینے کے لئے تیار ہیں اور ہم انشاء اللہ کر رہے ہیں اور کریں گے اور پورا ساتھ دیں گے میری ایک تجویز یہ ہے کہ جیسا کہ مولانا سمیع الحق صاحب کی تجویز میں یہ آیا کہ تمام اسلامی ممالک جو ہیں ان کے سفارتخانوں کے ذریعے ہم ان کو مطلع کریں اسلامی ممالک کو کہ تمام اسلامی ممالک مل کر ان پابندیوں کا بائیکاٹ کریں ان پابندیوں کا مقابلہ کریں جو امریکہ کی طرف لگائی جارہی ہے مسلمان

کومسلمان کے خلاف کسی قسم کی پابندی برداشت کرنا اس کے لئے ہمارے پاس کوئی جواز نہیں ہے یہ تمام اسلامی ممالک کو ہم تنبیہ کریں ان کے پاس جا جا کر ان کو مطلع کریں کہ تمام اسلامی ممالک اگر متحد ہو جائیں تو امریکہ چاہے کچھ کرلے ہمارا کچھ نہیں بگاڑ سکتا نہ افغانستان کا نہ پاکستان کا نہ کسی اسلامی ملک کا اگر تمام دنیا کے لوگ بائیکاٹ کریں تو ہم خود اتنے ہیں پورے دنیا میں کہ ہم اپنی ضروریات اپنی گھر سے پوری کرسکتے ہیں، ہمیں کسی کی محتاجی نہیں ہوگی اللہ تعالیٰ ہمیں ان باتوں کی توفیق دے آخر میں میں یہی کہہ سکتا ہوں کہ میں اور ہماری پوری جماعت پورے پاکستان میں بلکہ پورے دنیا میں جو دوسرے ملکوں میں بھی پھیلے ہوئے ہیں ہم آپ کے ساتھ ہیں ہر طرح سے مسلمانوں کے لئے اور دین کے لئے اسلام کے غلبے کے لئے ہم ہر قربانی دینے کے لئے تیار ہیں اور آپ کا پورا ساتھ دیں گے۔

وآخر دعونا أن الحمد لله رب العلمين

Khutbat Haqqania \ Khutbat Final

خطاب

(ر) جنرل حمید گل صاحب

تعارف

جنرل صاحب معروف جہادی شخصیت، جہاد افغانستان کے دوران آئی ایس آئی کے ڈائریکٹر جنرل اور دوسرے مناصب پر عظیم کردار ادا کیا۔ زبان وقلم کا ہر ہر لفظ ملّی احساسات اور غیرت ایمانی کا غماز ہوتا ہے۔ ریٹائرمنٹ کے بعد ہر محاذ پر استقامت سے ملت اور پاکستان کی ترجمانی کرتے ہیں۔ پاک افغان ڈیفنس کونسل میں بھرپور اور قائدانہ کردار ادا کیا اور طالبان افغانستان کی بڑی جرأت سے وکالت کی اور آج تک اپنے اصولی موقف پر جرأت سے ڈٹے ہیں۔ دفاع پاکستان کونسل میں بھی ہمارے ساتھ ساتھ رہے۔

امریکی کی سیاسی، عسکری اور معاشی جارحیت

امریکہ کا ہدف پاکستان اور ایران

مولانا سمیع الحق صاحب! بہت ہی مشکور ہوں آپ کا کہ آپ نے نہ صرف مجھے بلایا بلکہ یہ بھی کہ آپ نے بروقت قدم اٹھایا بہت ہی موزوں موقع ہے بہت ہی اچھا موقع ہے اور بہت ہی اہم موضوع ہے میں چند باتیں جو کہنا چاہتا ہوں وہ آپ میں سے اکثر لوگوں نے پہلے ہی کہہ دی ہیں لیکن ایک بات ہے کہ یہ جو قدم اٹھایا گیا ہے یہ کسی ایک حکومت کے خلاف نہیں افغان قوم کے خلاف ہے یہ صرف طالبان کے خلاف نہیں ہے بلکہ پورے افغانستان کے خلاف ہے یہ پابندی بلکہ اس سے بڑھ کر اس کا ہدف پاکستان ہوگا اور اگر بروقت ایران کو سمجھ نہ آئی پھر ایران بھی اس کا نشانہ بنے گا لہٰذا ہمیں ان کو بھی باور کرانے کی ضرورت ہے کہ وہ بھی اس معاملے کی نزاکت اور اہمیت کو سمجھے چنانچہ میری نظر میں جہاں ایک طرف تو یہ انہوں نے بہت بڑا قدم اٹھایا ہے لیکن ایک بہت بڑی غلطی کر چکے ہیں کیونکہ ایک ایسے مسئلے پر آ کے انہوں نے عالم اسلام کو چیلنج کیا ہے، جس کے اوپر عالم اسلام میں اتفاق رائے پیدا ہونا نسبتاً آسان ہے بالخصوص افغان قوم کے اندر اگر اتفاق رائے پیدا ہو جاتا ہے تو پھر کوئی وجہ

Khutbat Haqqania \ Khutbat Final

نہیں ہے کہ اس کو ہم شکست نہ دے سکیں اس چیلنج کو اگر وہ خود آپس میں طے کر لیتے ہیں بالخصوص اگر استاد ربانی تسلیم کرتے ہیں طالبان کی حکومت کو، تو یہ چیلنج تو پوری افغان قوم کے لئے ہے ملت اسلامیہ کے لئے ہیں وہ بھی تو اسلام کی بات کرتے ہیں چنانچہ اگر اس کو قبول کر لیتے ہیں تو ایک سنگل ایکٹ میں ان کو شکست ہو جاتی ہے یعنی ایک پوری قوم میں ان کو شکست ہو جاتی ہے اور یہ بہت بڑا واقعہ ہوگا ہمارے لئے چنانچہ جہاں پر ہم باتیں کرتے رہے ہیں ہمیں افغان قوم سے بھی اپیل کرنی ہے دونوں اطراف سے کہ جن کے پاس پچانوے فیصد علاقہ ان کے قبضے میں ہے ان کو تسلیم کیا جائے اور دوسری طرف ان کو بھی یہاں ان کے بہت سے لوگ موجود ہیں اکابرین موجود ہیں ان سے بھی درخواست کی جائے یہ ایک ایسا مسئلہ ہے جو صرف ایک قیادت کے لئے ہے دوسری قیادت کے لئے نہیں ہے یہ سازش ہے بھلا روس کیسے آپ کی مدد کر سکتا ہے جس نے ظلم کیا اور امریکہ نے مزید ظلم کیا یعنی وہ دو ہی ممالک تو ہیں جنہوں نے مل کر افغان قوم کو تباہ کیا، برباد کیا اور اس کے نتائج ابھی تک بھگت رہے ہیں لہٰذا یہ ایک بہت بڑی اپیل یہاں سے جانی چاہیے کیونکہ یہ ان سب کے لیے بھی محترم ادارہ ہے اور بالخصوص کہ یہاں جماعتوں کے قائدین تشریف فرما ہیں تو اگر ان کو اپیل جائیگی اور ایک وفد جائیگا تو پھر اس کا ایک اچھا نتیجہ برآمد ہو سکتا ہے۔

امریکہ کی معاشی جارحیت اور پاکستان کا فریضہ

دوسری بات جو میں کہنا چاہتا ہوں کہ یہاں بہت سی چیزیں رہ گئی ہیں جسے میں نے تین حصوں میں تقسیم کیا اس کو بھی اپنی سفارشات کو ایک تو حکومت پاکستان سے مطالبات کرنے ہیں پہلی بات یہ ہے کہ یہ پابندیاں ناجائز ہیں اور یہ خود پاکستان کے خلاف معاشی جارحیت ہے ورنہ اگر افغانستان کے لوگ بھوکے مرتے ہیں تو اس کے

معاشی اثرات کس کے اوپر ہوں گے پاکستان خود بہت بری حالت میں ہے معاشی طور پر اگر اس کے اوپر یہ اثرات مرتب ہوتے ہیں تو اس کا یہ مطلب ہے کہ یہ جارحیت ہے جارحیت صرف اسلحہ سے جارحیت نہیں ہوتی بلکہ معیشت کی جارحیت وہ بھی جارحیت ہے لہٰذا اس کو جارحانہ قدم قرار دینا چاہیے اور اس کو مسترد کرنا چاہیے اور ساتھ ہی اس کو اگر وہ جاری رکھتے ہیں تو جو قرضے ہم نے ادا کرنے ہیں آئی ایم ایف اور ورلڈ بینک کے اس کی ادائیگیاں ہمیں فوراً روک دینا چاہیے یہ پہلا قدم ہونا چاہیے حکومت پاکستان کا۔

اسلامی سربراہی اجلاس کا انعقاد عالم اسلام کی ذمہ داری

تیسری بات یہ ہے کہ پاکستان oic کا سربراہی اجلاس اس پر طلب کرے کیونکہ یہ معاملہ صرف افغانستان و پاکستان کا نہیں بلکہ پوری امت کا مسئلہ ہے اس لئے OIC کی تنظیم کو بلا کر ان سے کہا جائے کہ آپ ابھی طالبان کی اسلامی حکومت جو کابل میں موجود ہے اس کو تسلیم کریں یہ مطالبہ کیا جائے ان کے سامنے کیونکہ یہ سراسر ناجائز ہے اس کی وجہ سے بہت مسائل پیدا ہو رہے ہیں۔

چین کی حکومت کو ویٹو کرنے پر آمادگی

چوتھی بات جو حکومت پاکستان کو کرنی ہے کہ وہ چین کی حکومت کو آمادہ کریں اس سارے معاملے کے اندر جو کمزوری مجھے نظر آ رہی ہے کہ چین نے ویٹو کیوں نہیں کیا وہ تو ہمارا ہمسایہ افغانستان کا بھی ہمسایہ ہے اور ہمارا دوست ملک ہے اس کا مطلب ہے کہ ہماری سفارتکاری ناکام ہو گئی ہے اور اس کی وجوہات تلاش کی جائیں جو بھی وجوہات ہیں حکومتی سطح کے اوپر اور خود ہماری سطح کے اوپر ہمیں بھی ایک وفد تشکیل دینا چاہیے کہ چین کے پاس ایک وفد بھیجیں ان کو بتا دے کہ تمہارے کیا شکوک ہیں ہم بیٹھ کر اس کو حل کرنے کے لئے تیار ہیں اگر تمہیں کچھ تحفظات ہیں افغانستان کے بارے میں

Khutbat Haqqania \ Khutbat Final

پاکستان کے مذہبی حلقوں کی طرف سے تو ہم اس کو حل کریں گے انشاء اللہ چونکہ اس کو ہم خفا نہیں کر سکتے یہ حکمت عملی کا تقاضا بھی ہے اور چین ویسے بھی ہمارا دیرینہ دوست ہے ہمارا اس کے ساتھ کوئی مقابلہ نہیں ہے۔

ہماری ذمہ داریاں کیا ہیں؟

ہماری ذمہ داریاں کیا ہیں پہلی بات تو یہ ہے کہ یہاں سے ہم، اٹھ کے چلے نہ جائیں بلکہ ایک کونسل تشکیل دے دی جائے آج ہی اور وہ کونسل یہ کہے کہ آئندہ وہ ملتی رہا کرے گی اور اس سلسلے میں افغانستان کی امداد اور اس کی پابندیوں کو توڑنے کے لئے جو اقدامات ہیں اس سلسلے میں جو کام ہے وہ آپ کرتی رہیں گی دوسرا یہ ہے کہ جیسے پہلے بھی یہاں کہہ دیا ڈاکٹر اسرار احمد صاحب نے بھی کہا مولانا اکرم اعوان صاحب نے بھی کہا یہ ایک باقاعدہ ان کی امداد کے لئے نہ صرف فوری امداد جو افغانستان کو درکار ہے بلکہ ان کی تعمیر نو کے لئے بھی کوشاں رہنا بھی ضروری ہے۔

اور ایسا جواز بنائیں گے کہ اس جواز کے نتیجے میں پاکستان کی صلاحیت کو اٹیک کریں گے کیونکہ افغانستان کے لئے مسئلہ نہیں ہے درحقیقت پاکستان کے اندر وہ صلاحیت جو آ گئی ہے جہاد اور نیوکلیئر صلاحیت کی کمی، امریکہ ہر صورت میں اس صلاحیت کو ختم کرنا چاہتے ہیں اور سارا ہدف ان کا یہ ہے لہٰذا ہمیں متنبہ کرنا چاہیے اپنی قوم کو، اور اس کو تیار کرنا چاہیے یہاں سے بھی وفود جائیں چین کی طرف بھی اور اسلامی ممالک کو بھی بیرونی سفارتخانوں کو جو کہا وہ تو پہلے ہی بات آ چکی ہے۔

اب آتے ہیں کہ ہم اپنے عوام سے اپیل کریں وہ آپ نے کہہ دیا کہ ان کی اشیاء کا بائیکاٹ بتدریج کریں ایک دم نہیں لیکن اس کے لئے لائحہ عمل تیار کیا جائے پہلے کس کا کرنا ہے پھر کس کا کرنا ہے اور اگر یہ جاری رہتا ہے تو پھر سب کا کرنا ہوگا۔

این جی اوز کی سردمہری پر ان کو ملک سے باہر کر دیں گے

اور آخر میں این جی اوز NGO بڑی تعداد میں جو بیرونی NGO ہیں اور ہر بات پر ہیومن رائٹس کا وہ بہت واویلا کرتے ہیں یہ سب سے بڑی خلاف ورزی ہو رہی ہے ہیومن رائٹس کی اس وقت ایک ایسی قوم کے ساتھ جو گزشتہ ربع صدی میں نشانہ رہی ہے جارحیت کا اور آج بھی اس کو بیرونی سازشوں کے ذریعے سے اندرون خانہ جنگی میں مبتلا کیا گیا ہے اس کے خلاف یہ بہت بڑا ظلم ہو رہا ہے اگر یہ NGO اس وقت آواز بلند نہیں کرتی تو پھر ہم ان کو یہاں سے خارج کر دیں گے ان کے دفاتر بند کر دیں گے یہ بہت بڑی بات ہے یہ سارا وقت یہاں پر اگر گدھا بھی مرجاتا ہے تو اس کے اوپر بہت شور مچاتے ہیں لیکن اس وقت پوری افغان قوم بہت بڑی مصیبت کا شکار ہے اور ان کی اپنی رپورٹ کے مطابق دس لاکھ افغان اس وجہ سے کہ ان کے اوپر پابندیاں لگیں گے وہ بھوک سے مرجائیں گے تو یہ کیا مذاق ہے ہمارے ساتھ اگر یہ NGO یہ کام نہیں کرسکتی تو کوئی ضرورت نہیں ہے یہاں پر ہمیں ان کی۔

وآخر دعوانا أن الحمد لله رب العلمين

Khutbat Haqqania \ Khutbat Final

خطاب
جناب جاوید قصوری صاحب

تعارف

ناظم اعلیٰ حزب المجاہدین آزاد کشمیر

افغانستان کی نازک صورتحال
اور ہماری ذمہ داریاں

حزب المجاہدین کے سربراہ وہ رہنما جناب سید صلاح الدین صاحب اپنے کچھ مشکلات اور مجبوریوں کی وجہ سے نہیں پہنچ سکے وہ یہاں نہیں تھے جناب جاوید قصوری صاحب حزب المجاہدین کے ناظم ہیں انہوں نے درج ذیل خطاب فرمایا۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ وَ مَكَرُوۡا وَ مَكَرَ اللّٰهُ وَ اللّٰهُ خَيۡرُ الۡمٰكِرِيۡنَ (ال عمران:۵۴) وقال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الکفر ملة واحدة صدق اللّٰہ العظیم وصدق رسولہ النبی الکریم۔

معرکہ خیر وشر اور کشمکش حق و باطل

قابل احترام! پہلے حضرت مولانا سمیع الحق صاحب دیگر زعمائے ملت ذمہ

Khutbat Haqqania \ Khutbat Final

داران جہادی تنظیمات ! میں سب سے پہلے حضرت مولانا سمیع الحق صاحب کی خدمت میں مبارکباد پیش کروں گا کہ انہوں نے افغانستان کے اس نازک صورتحال کو سمجھتے ہوئے پاکستان کی پوری ملت اسلامیہ کے نمائندگان کو، زعماء کو یہاں اکٹھا کیا ہے اس میں کوئی شک نہیں کہ اس وقت پوری دنیا میں حق و باطل کا معرکہ اور خیر اور شر کی لڑائی اتنی تیزی کے ساتھ جاری ہے اور دنیائے کفر اللہ کے رسول ﷺ کے ارشاد مبارک کے عین مطابق الکفر ملة واحدة اس کی عملی تفسیر نظر آرہی ہے اس کا واضح ثبوت گزشتہ چند ہفتوں کے اندر ہمیں نظر آیا کہ جب ایک طرف فلسطین کے اندر کچھ مبصر تعین کرنے کے بارے میں اقوام متحدہ میں جو تجویز پیش کی گئی امریکہ کی سربراہی میں اس تجویز نہ صرف یہ کہ ماننے سے انکار کر دیا گیا بلکہ اس کے مدمقابل اسرائیل کا ساتھ دیا گیا اس کے مقابلے میں افغانستان کے مسلمان جو پہلے ہی سے ایک طویل جنگ کے ذریعے سے پہلے سے متاثر تھے صرف اس جرم کے نتیجے میں کہ انہوں نے اسلام کے عملی نظام کو وہاں پر قائم کر دیا ان کے اوپر اقتصادی پابندیاں لگا دی گئی ہم یہ سمجھتے ہیں کہ یہ دنیا کا اور اقوام متحدہ کا اور اس میں موجود امریکہ کی سرپرستی میں یہ کھلی اسلام دشمنی اور ملت اسلامیہ سے دشمنی ہے۔

عالم کفر کا مقابلہ ہم کیسے کریں؟

مگر میں اس موقع پر یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ دنیائے کفر کے اس اتنے بڑے کھلے چیلنج کا مقابلہ ہم کیسے کریں گے ظاہری بات ہے کہ جب ساری دنیائے کفر اکٹھی ہوگئی ہے واشنگٹن ہو دہلی ہو، ماسکو ہو، تل ابیب ہو یا لندن ہو تو اس کے مقابلے میں ملت اسلامیہ کے لئے چیلنج کا مقابلہ کرنے کے لئے ایک ہی راستہ ہے وَاِنَّ هٰذِهٖۤ اُمَّتُكُمۡ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّاَنَا رَبُّكُمۡ فَاتَّقُوۡنِ (المومنون:۵۲) یہ ایک ہی امت ہے اس کا درد بھی ایک ہے اس کا احساس بھی ایک ہے اس کی بنیاد بھی ایک ہے

اس کا رشتہ بھی ایک ہے اور اس کا تعلق بھی ایک ہے مسلمان افغانستان کا ہو یا کشمیر کا ہو شیشان کا ہو فلسطین کا ہو ہمارے درمیان جو رشتہ ہے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ اس رشتے کی بنیاد پر ہم ملت اسلامیہ ان کا مقابلہ اگر کر سکتے ہیں دنیائے کفر کا تو بحیثیت ملت کر سکتے ہیں اس لئے میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس موقع پر سب سے پہلی ضرورت یہ ہے کہ پاکستان کے اندر جتنے بھی زعماء یہاں موجود ہیں وہ اس بات کا خصوصی اہتمام کریں کہ ہماری صفیں آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ قریب ہو جائیں اور افغانستان کے صورتحال میں اس بات کا لازمی تقاضا ہے اور حضرت مولانا سمیع الحق صاحب نے بڑی تفصیل کے ساتھ جو تجاویز پیش فرمائی ہیں، اس پر عملدرآمد کا لائحہ طے کی جائے۔

طالبان کا افغانستان کے جہادی تحریکوں سے اچھے روابط

ساری دینی جماعتیں اگر یہاں پر ایک ایسا وفد بن جائے کہ وفد کی صورت میں افغانستان کی صورت حال کا جائزہ لیں اور ہم یہ بھی سمجھتے ہیں کہ اس موقع پر اس بات کی زیادہ ضرورت محسوس ہوتی ہے کہ افغانستان میں طالبان حکومت نے جس طرح سے وہاں امن قائم کیا ہے شریعت کو قائم کیا ہے اور ایک پوری افغان قوم کو نیا جذبہ دیا ہے میں سمجھتا ہوں کہ وہاں اس وقت اس بات کی بھی ضرورت ہے کہ افغانستان کے اندر جو پرانی جہادی تنظیمیں ہیں ان میں سے وہ قوتیں جو اس وقت خاموش ہیں اور وہ دور بیٹھی ہوئی ہیں ہم یہ سمجھتے ہیں کہ اس موقع پر اس بات کی ضرورت ہے کہ یہاں سے ایک نمائندہ وفد بنے اور وہ ان قوتوں کو جا کر طالبان کے ساتھ شریک کریں اور طالبان کو اپنے تعلقات ان قوتوں سے بھی زیادہ بہتر بنانے چاہئیں اسلئے کہ اتنی بڑی دنیائے کفر کا مقابلہ کرنا ہے تو اس بات کی بڑی اشد ضرورت ہے کہ پرانی جہادی تنظیموں کے ساتھ بھی طالبان کے اچھے تعلقات و روابط ہوں اور ان کو اپنے نظام میں شریک کیا جائے۔

Khutbat Haqqania \ Khutbat Final

دوسری گزارش یہ ہے کہ طالبان کی حکومت کے یہاں جتنے بھی زعماء موجود ہیں ان کو بتانا ہو گا کہ طالبان دنیا بھر کی اسلامی تحریکوں کے ساتھ روابط قائم کریں اور دنیا بھر کی اسلامی تحریکوں کے ساتھ قریبی رابطہ قائم کیا جائے۔

عالم کفر کو پیغام

اور میں یہ بھی سمجھتا ہوں کہ اس بات کی زیادہ ضرورت ہوتی ہے کہ دنیائے کفر کو یہ میسج دینا چاہیے ساری ملت اسلامیہ اور پاکستان کی طرف سے کہ پاکستان کی ملت اسلامیہ نے اقوام متحدہ کی پابندیوں کو یکسر مسترد کر دیا ہے پورے ملک میں دینی جماعتوں کی طرف سے جو امدادی سامان اور بنیادی ضروریات پر مشتمل اشیاء اور جو سامان افغانستان بھیجا جائے گا وہ ساری چیزیں کھلے عام جائیں اور ممکن ہو تو دینی قوتوں کے سربراہان لیکر کے جائیں تا کہ دنیائے کفر کو یہ میسج ملے کہ انہوں نے افغانستان پر پابندیاں لگائی ہیں تو پاکستان کی ملت نے ان پابندیوں کو یکسر مسترد کر دیا ہے محترم مولانا سمیع الحق صاحب نے جو تجاویز پیش کی ہیں اور باقی بزرگوں نے جو آراء پیش کی ہی، ہم اس کی تائید بھی کرتے ہیں حزب المجاہدین کے ذمے جو بھی کام لگے گا اس کو ہم بخوبی پورا کرے گی انشاء اللہ

خطاب
مولانا اعظم طارق شہیدؒ
سربراہ سپاہ صحابہ

تعارف

سپاہ صحابہ پاکستان کے عظیم قائد، مولانا حق نواز جھنگوی کی شہادت کے بعد جماعت کی ولولہ انگیز قیادت نے دو دفعہ انتخابات میں ہماری جماعت جمعیت علماء اسلام (س) کے ٹکٹ پر حصہ لیا، میں نے اور میری جماعت نے انتخابی مہم میں بھر پور حصہ لیا، جھنگ کے انتخابی جلسوں میں شرکت کی ۔دفاع صحابہ کی جنگ بڑی بے جگری سے لڑی، جو ان کی دردناک شہادت (۶/اکتوبر۲۰۰۳ء) پر منتج ہوئی ،ان کے بعد سپاہ صحابہ کو ان جیسی قیادت نہ ملی ۔شریعت محاذ، ملی کونسل وغیرہ سب محاذوں پر بھر پور طور سے میرا ساتھ دیا ،میں نے مولانا جھنگوی سے لیکر اس وقت تک ہر کڑے وقت میں ان کی جنگ لڑی۔

حکمران اپنی پالیسیوں پر نظرثانی کریں

اعوذ باللّٰہ من الشیطن الرجیم بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ فَاِذَا عَزَمۡتَ فَتَوَکَّلۡ عَلَی اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الۡمُتَوَکِّلِيۡنَ (آل عمران:۱۵۹) وقال تبارك وتعالیٰ وَّيَرۡزُقۡهُ مِنۡ حَيۡثُ لَا يَحۡتَسِبُ وَمَنۡ يَّتَوَکَّلۡ عَلَی اللّٰهِ فَهُوَ حَسۡبُهٗ اِنَّ اللّٰهَ بَالِغُ اَمۡرِهٖ قَدۡ جَعَلَ اللّٰهُ لِکُلِّ شَیۡءٍ قَدۡرًا (الطلاق:۳) صدق اللّٰہ العظیم

غور اور فکر کی دعوت

گرامی قدر زعمائے قوم رہنمایانِ ملت ! بالخصوص حضرت مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ العالی جو آج کے ہمارے اس محفل کے داعی بھی ہے اور ہم سب کو یہاں مل بیٹھ کر ایک اہم عنوان پر غور وفکر کی دعوت دینے والے ہیں ان کا دل کی گہرائیوں سے ممنون ومشکور ہوں کیونکہ اس مجلس سے بہت ساری نہایت ہی وقیع انداز میں مثبت مؤثر اور ٹھوس تجاویز آچکی ہیں میں ان سب کی تائید کرتے ہوئے یہ بات عرض کروں گا کہ اب باضابطہ کام کا آغاز ہوجانا چاہئے ۔

Khutbat Haqqania \ Khutbat Final

افغانستان یا کفار کا قبرستان

افغانستان کا مسئلہ ہمارے لئے کوئی نیا نہیں ہے اور ان اشاء اللہ اقوامِ متحدہ اور امریکہ کو بخوبی علم ہوجائیگا کہ انہوں نے غلط جگہ کا انتخاب کیا ہے یہ وہی مقام ہے جس کا انتخاب جب روس نے کیا تو پھر اس کو اپنے پنجے نکالنے مشکل ہوگئے خدا کرے کہ امریکی قوم اور ملت کفر افغانستان میں داخل ہوجائے تا کہ پھر اس طریقہ پر گھیرا جاسکے کہ پھر واپس نہ جاسکے دلی تمنا اور آرزو یہی ہے فوجی لوگ اور جہادی قوتیں اس بات سے، اس نکتے سے بخوبی آگاہ ہیں کہ اگر میدان اپنی مرضی کا ہو تو لڑائی اچھی ہوا کرتی ہے لڑائی سے قبل میدان کی کیفیت کو دیکھنا ضروری ہوتا ہے افغانستان کی سرزمین بالکل ایسی سرزمین ہے کہ اس سرزمین پر جب بھی دشمن آیا ہے تو پھر ذلت ورسوائی وشکست اس کی مقدر بنی ہے یہ ان کی تقدیر کی بدنصیبی انہیں یہاں لے آئی ہے اور ان شاء اللہ پاکستان کے عوام اور افغانستان کا جو گہرا تعلق ہے اسی محبت اور تعاون کے باعث پہلے بھی رشیا کو ناکامی سے دوچار ہونا پڑا ہے، اور ان شاء اللہ اب بھی ہوگا۔

پاکستان میں بیرونی مبصرین پر پابندی

میں اس سلسلے میں سپاہ صحابہ کی طرف سے یہ تجویز ضرور پیش کروں گا کہ آپ ایک تو اس بات کا، آج کے متفقہ فورم سے یہ اعلان کردیں کہ آج سے پاکستان کی سرزمین پر کسی مبصر کو قدم نہیں رکھنے دیں گے یہ اعلان آپ کردیں باقی کام ہمارے اوپر چھوڑ دیں ہم دیکھتے ہیں کہ یہاں کوئی مبصر آکر ان سرحدات کی نگرانی کیسے کرتا ہے یہ وہ ملک نہیں ہے کہ یہاں آکر ہر آدمی اپنے مرضی کے مطابق جو چاہے کرتا چلا جائے افغانستان کی سرزمین تو اسلامی نظام کے نفاذ کے باعث ایک مقدس سرزمین بن چکی ہے لیکن پاکستان کی سرزمین بھی افغانستان کے ساتھ تعاون اور نسبت کے باعث اپنے اندر

Khutbat Haqqania \ Khutbat Final

اتنی اہمیت، اتنی جامعیت اور اتنی قوت ضرور رکھتی ہے کہ وہ کسی بھی کفر کو اپنی اس سرزمین کو استعمال ہونے نہیں دینگے اور دوسری یہ بات سب جانتے ہیں کہ پاکستان سے تعلق رکھنے والی ہماری مذہبی، سیاسی، دینی اور جہادی قوتیں انہی کی شاخیں ہیں پوری دنیا میں اور قائدین پاکستان میں ہیں ساری دنیا کے لوگ خاص کر یورپ میں ہماری جتنی دینی جماعتیں ہیں باقی ملکوں میں ہیں وہ سب رجوع پاکستان ہی کی طرف کرتے ہیں تو ہمیں اپنی ان شاخوں کو متحرک کرنا چاہئے۔

امریکہ کی ہر بات ماننا دانشمندی نہیں

وہ وہاں اپنے ممالک میں، ان علاقوں میں، یورپ میں دیگر ملکوں میں وہاں کی عوام کو یہ بتائیں کہ آپ امریکہ کے پیچھے لگ کر کس مصیبت کو دعوت دے رہے ہیں اور کن مشکلات سے اپنے آپ کو دوچار کررہے ہیں ہر بات امریکہ کی مان کر اس کے پیچھے چلنا یہ کوئی دانشمندانہ بات نہیں ہے اور بہت سارے ممالک، آپ حضرات سُن بھی چکے ہوں گے، پڑھ بھی چکے ہوں گے فرانس ہے اور کئی ممالک ہیں انہوں نے ببانگ دہل امریکی پالیسوں سے انحراف کیا ہے اور کہا ہے کہ امریکن پالیسیاں غلط ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ ہمیں اسلامی ممالک کو بھی امریکی خوف اور رعب سے نکالنے چاہئے وہ بیچارے اتنے ڈرے ہوئے ہیں، اتنے خوف زدہ ہیں کہ اپنے لئے کوئی ملوی وملجا ہی نہیں سمجھ رہے ہیں بغیر امریکہ کے، یہ پاکستان کی ہماری قوت اور ہماری جماعتیں اور ہماری یہ متحدہ فورم یہ انہیں احساس دلائے کہ پوری قوم آپ کے ساتھ ہے، عالم اسلام آپ کے ساتھ ہے، آپ کی اپنی قوم آپ کے ساتھ ہے۔

ہمارے حکمرانوں کی توقعات امریکہ سے

وہاں کے حکمرانوں کو اپنی قوم پر بھروسہ نہیں ہے اپنی عوام پر بھروسہ نہیں ہے وہ

عالمِ اسلام سے توقعات نہیں رکھتے انہیں اگر توقعات ہے تو صرف اور صرف عالمِ کفر اور امریکہ سے توقعات وابستہ ہیں انہیں یہ احساس دلانا کہ آپ کی قوم آپ کی پالیسیوں کے خلاف ہیں آپ کی عوام اسے نفرت کی نظر سے دیکھ رہی ہے آپ کو اپنی پالیسیوں کو تبدیل کرنا چاہئے آپ کا تحفظ ہم کرینگے آپ کو امریکہ کے رعب سے باہر آنا چاہیے یہ سفارتکاری خاص طور پر جس طرح ہمارے نہایت ہی قابل احترام جناب مولانا سمیع الحق صاحب نے فرمایا اور وہ دل میں تڑپ لیئے ہوئے ہیں کہ کس طرح ہمارے قائدین ایک سٹیج پر کھڑے ہوں اور ایک جگہ جمع ہوں لوگ بہت پریشان ہیں کئی حوالوں سے اگر آپ اس عنوان سے ایک جگہ جمع ہوں گے ہزاروں اور لاکھوں انسان آپ کے گرد ہوں گے اور وہ امریکہ اور امریکی پابندیوں کے خلاف نعرے لگا رہے ہوں طالبان کی حمایت کی نعرے لگ رہے گے اس سے جہاں ہمارے طالبان کے اور افغانستان کے عوام کے حوصلے بلند ہوں گے اور وہاں انہیں ان شاء اللہ دشمنوں کے حوصلے ٹوٹیں گے اور انہیں بھی احساس ہوگا کہ اتنی آسانی کے ساتھ مسئلہ ہم حل نہیں کرسکتے جو ہم چاہتے ہیں وہ اس سرزمین پر پورا نہیں ہوسکے گا اللہ تعالیٰ ہم سب کو عمل کی توفیق سے ہمکنار فرمائے۔

Khutbat Haqqania \ Khutbat Final

خطاب

جناب قاضی حسین احمد صاحبؒ

تعارف

قاضی صاحب معروف سیاسی وتحریکی شخصیت، جماعت اسلامی کیلئے انقلابی اور جوشیلی جدوجہد کرتے کرتے منصب اَمارت تک پہنچے، اپنے سیمابی مزاج کے نتیجہ میں جماعت کو بھی اپنے رنگ میں رنگ دیا، ان کا تعلق ہمارے گاؤں سے چند میل کی مسافت پر واقع گاؤں زیارت کا کاصاحب سے ہے۔ بچپن میں جہانگیرہ میں میل جول، تعارف اور تعلق پیدا ہوا جو میرا بھی اور قاضی صاحب کا بھی ننھیال ہے اور دونوں گھرانے ایک دوسرے کے پڑوسی دریائے لُنڈا سے بالکل لگے ہوئے یہ گھر اور مسجد بچپن کی معصوم شرارتوں اور تگ وتاز کے زَد میں ہوتے۔ مسجد کے خطیب و امام معروف دیوبندی عالم مولانا لطف اللہ صاحب ان کے پھوپھا تھے اُن کے ایک نابینا صاحبزادے حافظ افضال اللہ بھی ہمارے ہم عمر تھے، اللہ نے بڑی ذہانت اور صلاحیت سے نوازا تھا وہ جماعت اسلامی کے گرویدہ تھے۔ قاضی صاحب پر بھی اُن کے اثرات پڑے، قاضی صاحب سکول سے آتے تو لُنڈا دریا مسجد کے جنگلوں کے ساتھ ٹیک لگائے ہمارے مناظرے اور مباحثے شروع ہوجاتے وہ دونوں جماعت کی وکالت کرتے تو ادھر سے جمہور علماء کا موقف اس طرح کانگریس اور اسکے نظریات اکابر دیوبند مولانا حسین احمد

مدنی بھی زیر بحث اور زیر نزاع رہتے، ان کا دفاع کرتے کبھی یہ بحث ہنگامہ میں بدل جاتا۔ دوستی کا یہ آغاز تھا اپنی سیاسی اور پارلیمانی زندگی میں مَیں دینی سیاسی جماعتوں کے اتحاد کو ہر حال میں ترجیح دیتا تھا۔ عورت کی حکمرانی کے خلاف، شریعت بل کی جدوجہد کیلئے متحدہ شریعت محاذ کی تشکیل پھر متحدہ دینی محاذ، ملی یکجہتی کونسل اور پاک افغان کونسل ان تمام قومی وملی تحریکات میں مَیں نے ان کو نہ صرف ساتھ بلکہ ایثار و اخلاص سے ان کو قائدانہ مقام دیا اور آگے رکھا۔ متحدہ شریعت محاذ جس کے صدر میرے والد گرامی تھے کے سیکرٹری جنرل قاضی صاحب ہی بنائے گئے۔ اس ایثار اور وابستگی کا آغاز ایسے دور میں کیا گیا کہ علماء بالخصوص دیو بندی حلقوں میں جماعت اسلامی کا نام بھی اچھے لفظوں میں لینا اپنے طبقوں میں خود کو گردن زدنی بنانا تھا۔ ان مشترکہ مساعی اور پروگراموں سے بالآخر اس نفرت و تلخی میں کمی آگئی اور مخالف حلقے بھی ساتھ چلنے کو ضروری سمجھنے لگے۔ مگر افسوس کہ جماعت اور اس کے محترم رئیس اپنے تشخص اور انفرادیت کے خول سے نہ نکل سکے اور میری طویل اور تمام مخلصانہ کاوشیں عموماً ہائی جیکنگ کی نظر ہو جاتیں اور اس رویوں کا کلائمکس ایم ایم اے کے آخری ادوار تھے جس کے نتیجہ میں جان بہ لب ایم ایم اے اپنے انجام تک پہنچا۔ طویل مذہبی، سیاسی اور سماجی جدوجہد کے بعد بالاخر یہ فعال اور متحرک اور ہمہ جہت پہلو کے حامل شخصیت ۶ جنوری ۲۰۱۳ء کو ۷۴ سال کی عمر میں اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

Khutbat Haqqania \ Khutbat Final

تہذیبی تصادم میں امت مسلمہ کی ذمہ داری

الحمد للّٰہ رب العالمین والعاقبة للمتقین والصلوٰة والسلام علیٰ سید الا نبیاء والمرسلین محمد وعلی آلہٖ وصحبہٖ اجمعین أما بعد فاعوذ باللّٰہ من الشیطن الرجیم بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا بَعْضُهُمْ اَوْلِیَآءُ بَعْضٍ اِلَّا تَفْعَلُوْهُ تَكُنْ فِتْنَةٌ فِی الْاَرْضِ وَ فَسَادٌ كَبِیْرٌ (الانفال:۷۳) وقال اللّٰہ تعالیٰ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اصْبِرُوْا وَ صَابِرُوْا وَ رَابِطُوْا وَ اتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ (اٰل عمران: ۲۰۰)

مقہور، مظلوم اور مغلوب عوام

محترم جناب مولانا سمیع الحق صاحب! حضرات علماء کرام اور مشائخ عظام! السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ! میں مولانا سمیع الحق صاحب کو مبارک باد پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے ٹھیک وقت پر اس اجلاس کو بلایا اور ہمیں اہم مسائل پر مل بیٹھ کے باہمی مشورہ کرنے کا موقع عطا فرمایا اس وقت پوری دنیا میں ایک کش مکش برپا ہے اس کش مکش میں ایک طرف امریکہ اور اس کے ساتھی ہیں اور دوسری طرف مظلوم اور مقہور عوام ہیں ان مظلوم اور مغلوب عوام میں مسلمان بھی شامل ہیں اور سب سے بڑا ہدف ہی مسلمان اور

امت مسلمہ ہے اسکو مغربی دانشوروں نے (Clash of Civilization) تہذیبوں کے تصادم کا نام دیا ہے ایک خیالی اور تصوراتی فلسفہ انہوں نے پیش کیا ہے جس کے نتیجے میں عالم مغرب کو خوف زدہ کیا گیا ہے کہ اسلام ایک بہت بڑا خطرناک مذہب ہے اور یہ مسلمان بہت بڑے خطرناک اور دہشت گرد لوگ ہیں اور یہ مسلمان تمام لوگوں کو کھا جائینگے لہٰذا اس کا تدارک کرو اور اس طریقے سے ڈرا کے، عالم اسلام سے اور مسلمانوں سے خوف زدہ کر کے انکے اوپر تشدد کا جواز فراہم کرنا چاہتے ہیں اور اسکے نتیجے میں ایک ایسی فضاء مغرب میں پیدا کی جارہی ہے کہ مسلمان، مسلم، امت مسلمہ ایک ایسا نام بن جائے کہ دہشت گردی کیساتھ وابستہ ہو جائے اور اسکے بعد ان پر ہر قسم کا ظلم روا رکھا جائے تا کہ مغرب میں جو عوام ہیں وہ قبول کرلیں کہ یہ ان کے ساتھ ٹھیک ہو رہا ہے اور یہ درست ہے اور یہ لوگ اسی کے مستحق ہیں۔

کیا ہر مسلمان دہشت گرد ہے؟

اس وقت جو پوری صورت حال ہے مغرب میں پریس پر نظر رکھنے والے ساتھی اس بات کو بخوبی جانتے ہیں کہ وہاں پر ایک ایسی صورت پیدا کی جارہی ہے ہر مسلمان کو دہشت گرد قرار دینا، ان کو تمام بین الاقوامی عادات پامال کرنے والے قرار دینا، اس طریقے سے وہ لوگ ایک ایسی فضاء بنا رہے ہیں کہ امریکہ جو بھی کچھ کرے فلسطین میں، کشمیر میں، افغانستان میں، عراق میں، دنیا کے کسی بھی خطے میں، جو بھی کرے وہاں (مغرب) کے وہ عوام بھی جو کہ بہت سارے معاملات میں انصاف پسند ہوتے ہیں وہ بھی یہ کہدیں کہ مسلمان اسی کے مستحق ہیں اور اس کے ساتھ یہی ہونا چاہئے۔

Khutbat Haqqania \ Khutbat Final

افغانستان کے خلاف سکیورٹی کونسل کی قرارداد

افغانستان میں بھی جو سکیورٹی کونسل نے قرارداد پاس کی ہے (۱۹ر دسمبر کی) تاریخ میں اسکی کوئی مثال نہیں ہے اسی طرح کوئی قرارداد نہ کشمیر میں، نہ ہی عراق میں پیش کی گئی ہے مسلمانوں کا صفایا کرنے والی صفوں (افواج) کے خلاف سیکیورٹی کونسل نے کبھی بھی اس طرح کی کوئی قرارداد پاس نہیں کی وہ جگہیں کہ جہاں خود اقوام متحدہ کی تمام قراردادیں پامال کی جارہی ہیں کشمیر کی مثال ہی کو سامنے رکھیں تو ان کے خلاف بھی کبھی سیکیورٹی کونسل نے اس قسم کی قرارداد پاس نہیں کی اس قرارداد میں شدید ترین دھمکی آمیز انداز (Treating) انداز اپنایا گیا ہے اور یہ غیر قانونی قرارداد ہے۔

بین الاقوامی قوانین کی پامالی اور امریکہ

سب سے بڑی بات یہ ہے کہ امریکہ نے تو افغانستان کو تسلیم بھی نہیں کیا اور ان میں اکثر ممالک نے اسے تسلیم ہی نہیں کیا ہے تو یہ ممالک افغانستان سے مطالبے کا کیا حق رکھتے ہیں؟ دوسری بات یہ ہے جب دو ملکوں کے درمیان پہلے سے اسکا معاہدہ نہ ہو کہ ایک دوسرے کے مجرموں کو واپس کریں گے تو اس وقت تک کوئی مطالبہ نہیں کر سکتا یہ بین الاقوامی قانون ہے اسکا طریقہ یہ ہے کہ سب سے پہلے اس متعلقہ ملک کی سفارت کو شکایت پیش کی جائیگی وہ متعلقہ ملک کا سفارت خانہ پیش کی گئی شکایت کو اپنے ملک کو بھیجے گا پھر وہ ملک اپنے قوانین کا جائزہ لے گا کہ آیا اس شکایت کے جواز میں وزن ہے یا نہیں ہے پھر اگر یہ فیصلہ طے ہو کہ اس شکایت میں وزن نہیں ہے تو وہ ملک اسکا پابند نہیں ہے کہ وہ ملزم کو اسکے حوالہ کردے اسی وجہ سے ایران نے امریکہ کے ایک ملزم کو واپس کرنے سے انکار کر دیا ایران کی عدالت نے کہا کہ ہمارے پاس (ملزم) کے خلاف مکمل شہادتیں نہیں ہیں۔

افغانستان پر چار الزامات

افغانستان پر جو الزمات عائد کئے گئے ہیں وہ چار ہیں ایک یہ ہے کہ حکومت افغانستان دہشتگردی کی حوصلہ افزائی کر رہی ہے اور وہاں دہشت گردوں کے کیمپ ہیں دوسرا یہ ہے کہ اسامہ بن لادن کو پناہ دی گئی ہے حالانکہ اس نے مختلف ممالک میں امریکی سفارت خانوں پر اور دوسری تنصیبات پر حملے کروائے ہیں تیسرا یہ ہے کہ وہاں پر منشیات کی فروخت ہو رہی ہے اور وہ ہیروئن کا ایک منبع ہے چوتھا یہ ہے کہ وہاں عورتوں کیساتھ امتیازی سلوک روا رکھا جاتا ہے۔

اسامہ بن لادن کا قضیہ

جہاں تک اسامہ بن لادن کا تعلق ہے تو ان کے متعلق شہادتیں واضح نہیں ہیں اور افغانستان کی حکومت نے کہا ہے کہ اگر واضح شہادتیں ہمیں دے دی جائیں تو ہم انکے معاملہ پر غور کریں گے۔

منشیات کی فروخت

جہاں تک منشیات کا تعلق ہے تو انہوں نے کہا ہے کہ ہم نے افیون کی کاشت پر پابندی کا حکم جاری کر دیا ہے۔

حقوق نسواں

جہاں تک عورتوں کے خلاف امتیازی سلوک کا الزام ہے تو انہوں نے کہا ہے کہ اسلام کے مطابق ان کے جو حقوق ہیں تو ہم ان کے وہ حقوق بطریق احسن پورے کر رہے ہیں اور ہماری جانب سے ان میں کوئی کوتاہی نہیں ہے اور سابقہ ادوار کی حکومتوں کے مقابلے میں ہم عورتوں کے حقوق بہت بہتر انداز میں ادا کر رہے ہیں۔

Khutbat Haqqania \ Khutbat Final

دہشت گردوں کے کیمپ

جہاں تک دہشتگردی کے کیمپ کا معاملہ ہے تو انہوں نے کہا ہے کہ ہمارے ہاں کوئی کیمپ نہیں ہے کوئی دہشتگردی کی ٹریننگ سنٹر نہیں ہے یہ افغانستان کا اور طالبان کی حکومت کا اپنا مؤقف ہے اور اسکے بعد سکیورٹی کونسل کے پاس کوئی جواز نہیں تھا۔

عورت کی تذلیل مغرب میں

جہاں تک عورتوں کا تعلق ہے تو سب سے زیادہ عورتوں کی تذلیل امریکہ میں ہوتی ہے سب سے زیادہ ننگی اور ناچنے والی عورتیں امریکہ ہی میں ہیں جس طرح ان کے کپڑے اتار دیئے گئے ہیں، جس طرح ان کو بے عزت کیا گیا ہے، جس طرح ان کو کھلونا بنایا گیا ہے دنیا کے کسی بھی ملک میں اس طرح نہیں ہے ہمارے ملک کے ایک روشن خیال، ترقی پسند، دانشور، امریکہ گئے اور واپس آ کر انہوں نے جنگ اخبار میں کالم لکھا اس میں وہ لکھتے ہیں کہ جس طرح کے حالت زار میں نے امریکہ میں عورتوں کا دیکھا ہے اس طرح کے حالات میں نے دنیا میں کسی دوسرے ملک میں نہیں دیکھے۔

مغرب اور امریکہ کی دہشت گردی اور بدمعاشی

جہاں تک دہشتگردی کا تعلق ہے تو اس سے زیادہ دہشتگردی اور کیا ہوسکتی ہے کہ امریکہ دور بیٹھے ہوئے سمندر پار سے سوڈان (خرطوم کے علاقہ میں) ایک دوائی کی کمپنی کے اوپر میزائل پھینکے اور پھر بعد میں اس نے خود ہی اعتراف کیا کہ اس کمپنی کے متعلق ہماری معلومات غلط تھیں کیوں کہ وہاں کسی قسم کا کیمیائی ہتھیار (Chemical Weapon) تیار نہیں کیا جا رہا تھا یہ دہشت گردی نہیں تو اور کیا ہے کہ صرف سنی سنائی معلومات کے سبب دوسرے ملک پر میزائل داغ دیے؟ کئی براعظموں دور بیٹھ کے

افغانستان پر میزائل پھینکے تو بتائیں یہ دہشتگردی ہے یا نہیں آیا یہ بات ہے کہ جس کے پاس طاقت اور قوت ہے تو اسے دہشت گردی کا حق حاصل ہے؟

دنیا کے ہر قانون کو پامال کرنے والا امریکہ ہے

دنیا کے ہر قانون کو امریکہ نے پامال کیا ہے امریکہ وہ واحد ایٹمی طاقت ہے جس نے ایٹمی ہتھیاروں کا استعمال کیا ہے اور پھر خود ہی ایٹمی قوتوں کے خلاف تحریک چلانے لگ گیا ابھی وہ ہمیں مجبور کر رہے ہیں کہ ان کی شرائط وقواعد پر دستخط کرو اور وہ ہم پر غیر ذمہ دار ہونے کا الزام لگاتا ہے حالانکہ وہ خود ہی غیر ذمہ داری کا ثبوت فراہم کر رہا ہے کہ لاکھوں لوگوں کی زندگی کو آن واحدہ میں لقمہ اجل بنا دیا اور آج تک اس کے اثرات باقی ہیں یہ ظالمانہ نظام ہے اور پھر خود ہی مطالبہ پیش کیا کہ دہشتگردی کی مراکز پر پابندی لگائی جائے، اسامہ بن لادن ہمارے حوالے کیا جائے اور یہ بھی انہوں نے اعلان کیا ہے کہ فضائی سروس کی بندش کی جائے، سفارتی تعلقات کا انقطاع کیا جائے، اسامہ بن لادن اور اسکے متعلقہ تمام افراد کے اثاثوں کو منجمد کیا جائے، عالمی امدادی ایجنسی کو بھی اس سے روک دینا اور فوجی امداد اور اسلحے کی فراہمی سے بندش کرنا۔

تمام مسلم ممالک سے بھی پابندیوں کا مطالبہ

یہ اگر سلیکشن (Selection) اس طرح کی ہوئی تو اسلامی ممالک بھی اس کی پابند ہونگے یہ پاکستان سے بھی مطالبہ ہوگا اور سارے اقوام متحدہ کے جتنے بھی ممبران ہے ان سب سے (اسلامی ممالک سے) مطالبہ کرینگے اور خاص طور وہ تین ممالک کہ جنہوں نے افغانستان میں طالبان کی حکومت کو رسمی طور پر قبول کیا ہے جن میں پاکستان، سعودی عرب، اور متحدہ عرب امارات ہیں تو یہ ممالک خاص طور پر ان مطالبات کا نشانہ بنیں گے یہ صرف افغانستان پر پابندیاں نہیں ہیں بلکہ پاکستان اور ایران تو ان سے براہ راست متاثر ہوگا۔

Khutbat Haqqania \ Khutbat Final

عظیم سانحے کا خطرہ

ان مطالبات کے نتیجے میں اسی طرح کی Tragedy کا شدید خدشہ ہے جو افغانستان میں روسی افواج کی مداخلت کے وقت قائم ہوئی تھی اور اس سے افغانستان کا سارا حلیہ ہی بگڑ گیا تھا جس کے سبب ۱۵ لاکھ افغانی شہید ہوئے تھے ایسے ہی عظیم Tragedy کا اب بھی خدشہ ہے اس کے نتیجہ میں بھوک، افلاس، مہاجرین کا جو عظیم سیلاب آئے گا تو اس سے براہ راست پاکستان و ایران سب سے زیادہ متاثر ہوں گے اس عظیم انسانی Tragedy کو روکنے کا واحد حل یہ ہے کہ تمام اسلامی تحریکوں کو اور عوام کو آگاہ کریں اور ان سے کہیں کو وہ اپنی اپنی حکومتوں پر دباؤ ڈالیں OIC کی میٹنگ ہنگامی طور پر بلائی جائے اور متفقہ طور پر یہ قرارداد پیش کی جائے کہ یہ پابندیاں ناجائز ہیں لہذا ہم ان کو قبول نہیں کرتے۔

مغربی مصنوعات کے بائیکاٹ پر فتویٰ صادر کرنا

ہم خود پاکستان سے، ایران سے، OIC کے تمام ممالک سے مطالبہ کرتے ہیں کہ سب ملکر سکیورٹی کونسل (Security Council) کی قرارداد مسترد کر دیں اور ہمیں چاہیے کہ جس طرح عرب علماء نے امریکی مصنوعات کے حوالے سے فتوی دیا ہے اسی طرح ہم بھی مل بیٹھ کر اس کا فتوی دیں خاص طور پر کوکا کولا، فانٹا، سیون اپ، پیپسی کے متعلق کیوں کہ اسکی ہر بوتل میں سے ۲ روپے یہودیوں کے پاس جاتے ہیں اسی طرح MacDonald کے برگروں کا بھی حال ہے یہ بات سمجھ لینی چاہیے کہ Clash of Civilization باہر کی دنیا میں اتنی نہیں جتنی خود ہمارے اپنے ملک میں ہے۔

مولانا سمیع الحق کا دعوت عام

اور مولانا سمیع الحق نے مسلم لیگ کو بھی دعوت دی تھی اعجاز الحق کو، میاں اظہر کو اور نصر اللہ بابر سب کو دعوت دی تھی مگر وہ یہاں پر نہیں آئے کیونکہ یہ تمام لوگ تہذیبوں کی اس کشمکش میں امریکہ کے ساتھ ہیں ہم فوجی حکمرانوں سے بھی کہتے ہیں کہ آیا وہ اس Clash of Civilazation (تہذیبی جنگ) میں امریکہ کے ساتھ ہیں یا اپنی قوم کے ساتھ ہیں؟ ایمان، تقویٰ اور جہاد فی سبیل اللہ کا دعویٰ کرنے والی فوج، آیا مسلمانوں کے ساتھ ہے یا مغرب کے ساتھ کھڑی ہے اس وقت بڑا فیصلہ کن مرحلہ ہے صرف زبانی، کلامی ہی نہیں بلکہ قلوب کا اس میں اکٹھا ہو کر فیصلہ کرنا چاہیے اس میں مل جل کر بیٹھنا چاہیے اور واضح طور پر اس پر لائحہ عمل طے کرنا چاہیے۔

طالبان حکومت کو یقین دہانی

میں دوبارہ مولانا سمیع الحق صاحب کو مبارکباد پیش کرتا ہوں اور ان کا شکر گزار ہوں اور طالبان کی حکومت کو یقین دلاتا ہوں کہ ہم ان کیساتھ ہیں پاکستانی عوام ان کے ساتھ ہے جب روسی مداخلت ہوئی تھی تو بھی ہم نے صرف اللہ اور اس کے رسول اللہ ﷺ کو خوش کرنے کیلئے ان کا ساتھ دیا تھا کسی شخصیت کی وجہ سے نہیں اور ہم آج بھی اس عہد وفا پر قائم ہیں۔

طالبان سے ایک اہم مطالبہ

ہم طالبان سے بھی مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ بھی اپنے سینوں میں افغانیوں کے لئے تھوڑی سی وسعت پیدا کردیں......

ع   خوگر حمد سے تھوڑا سا گلہ بھی سن لے

Khutbat Haqqania \ Khutbat Final

یہ سارے افغان آپ کی تمام ضروریات کو پورا کر سکتے ہیں اگر آپ ان کو اپنے سینے میں جگہ دیں یہ اتنی بڑی کشمکش اتنے چھوٹے سے دائرے میں نہیں ہوسکتی اگر آپ مسلمان افغانوں کو تقسیم کریں گے کہ یہ اخوانی ہے، یہ مودودی ہے، یہ فلاں ہے یہ فلاں ہیں تو کام نہیں چلے گا سب کو اکٹھا کرنا پڑے گا ہم تو سب کو اکٹھا کرنے کے لئے طالبان کی حکومت کو تسلیم کرتے ہیں مگر طالبان کو چاہیے کہ وہ یہ تسلیم کرلیں کہ سب کو اکٹھا کرنا ہے اگرچہ حکومت طالبان کی ہے لیکن خدمت کا موقع سب کو دینا چاہیے اور میں طالبان کو یہ عرض کرتا ہوں کہ افغانیوں نے آپ کا ساتھ دیا ہے اور اب بھی آپ کے ساتھ ہیں۔

وآخر دعوانا أن الحمد لله رب العلمين

خطاب

مولانا خلیل اللہ فیروزی صاحب

نمائندہ امیر المومنین ملا محمد عمر اخوند

تعارف

امیر المومنین ملا محمد عمر اخوند حفظہ اللہ کے خصوصی نمائندہ

Khutbat Haqqania \ Khutbat Final

بے حس مسلم حکمران اور عوام کی ذمہ داری

مولانا خلیل اللہ فیروزی کے خطاب سے پہلے مولانا سمیع الحق صاحب نے تمہیدی کلمات فرمائے ”میں نے عرض کیا تھا کہ یہاں حضرت امیر المؤمنین ملا محمد عمر اخوند حفظہ اللہ وأیدہ اللہ بنصرہ ایک بڑا اہم وفد تشریف لایا ہے ان میں بڑے بڑے اکابر ہیں ایسے اکابر بھی ہیں جنہوں نے جہاد افغانستان میں بنیادی کردار ادا کیا مولانا ارسلان رحمانی اور اس طرح دیگر اکابرین لیکن آپ حضرات نے متفقہ طور پر اپنا نمائندہ حضرت مولانا خلیل اللہ فیروزی کو منتخب کیا ہے کہ وہ خطاب فرمائیں گے پشتو میں ان کا خطاب ہوگا یہاں ہمارے بزرگ کئی ایسے ہیں کہ اس کی ترجمانی کر سکتے ہیں حضرت علامہ مولانا شیر علی شاہ صاحب ہمارے شیخ الحدیث جو طالبان کے روح رواں ہیں استاذ ہیں دارالعلوم کے شیخ الحدیث ہیں وہ بھی موجود ہیں اور شیخ الحدیث حضرت مولانا زرولی خان صاحب کراچی کے ہمارے بزرگوں میں سے ہیں جو تشریف لائے ہیں کراچی سے، تو حضرت مولانا شیر علی شاہ صاحب نے صحت کی خرابی کی وجہ سے کہا کہ حضرت مولانا زرولی خان صاحب یہ ترجمہ کریں گے یہ بہت بڑا اعزاز ہے میں سمجھتا ہوں کہ تقریر سے زیادہ ترجمہ کرنے والا یعنی ترجمان ہونا ایک عزت ہے تو شیخ الحدیث حضرت مولانا زرولی خان صاحب ان کا ترجمہ فرمائیں گے“

الحمد لله رب العالمين والصلوٰة والسلام على سيد المرسلين أما بعد فاعوذ بالله من الشيطان الرجيم بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَلَنْ يَّجْعَلَ اللّٰهُ لِلْكٰفِرِيْنَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ سَبِيْلًا (النسآء:۱۴۱) وعن أبي هريرة رضى الله تعالىٰ عنه قال قال رسول الله ﷺ اذا كان أُمراء كم خيار كم واغنياء كم سمحأ كم وامور كم شورى بينكم فظهر الأرض خير من بطنها (الحديث)

ہماری تباہی کے اسباب

حضرت مولانا سمیع الحق صاحب ہم سب کے شکر اور سپاس کے لائق ہیں، محترم حضرات! اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں جہاد کا حکم دیا ہے اور ارشاد فرمایا ہے کہ کافروں کی راہ ورسم کبھی بھی مسلمانوں کے اوپر نافذ نہیں ہوسکتی اور جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ جب تمہارے اُمراء غلط ہو اور تمہارے مالدار بخیل ہو اور تمہارے باتیں عورتوں کے حوالے ہو تو تم تباہ ہوں گے، تو پھر زمین کی تہہ بہتر ہے زندہ رہنے سے اور جب تمہارے اُمراء بہتر لوگ ہوں اور تمہارے مالدار لوگ سخی ہوں اور تمہارے معاملات آپس میں مشاورت سے ہوں تو جتنا زندہ رہوگے یہ بہتر ہے تمہار ے لئے بھی اور زمین کے لئے بھی۔

انقلاب افغانستان کی ابتداء

محترم حضرات! اس حدیث مبارک کی روشنی میں امام بخاریؒ نقل فرماتے ہیں علامة الايمان حب الانصار اس انقلاب کی ابتداء افغانستان سے ہوئی ہے اور ہم

Khutbat Haqqania \ Khutbat Final

پاکستانی عوام کے بہت شکر گزار ہیں کہ انہوں نے افغان مجاہدین کی نصرت پہلے بھی کی تھی اور آب بھی کر رہے ہیں الحمد للہ آج کی اس مجلس میں یہاں شیوخ ، بوڑھے اور نوجوان دین اسلام کی نصرت کے لئے جمع ہوئے ہیں سب کے لئے اللہ تعالیٰ سے جنت الفردوس کے خواستگار ہوں خصوصاً ہمارے استاد گرامی مولانا سمیع الحق صاحب جنہوں نے افغانستان کے حوالے سے مشاورت کے لئے اس وقت بصیرت کے حامل شخصیات کو یہاں جمع کرنے کی تکلیف اور زحمت گوارا فرمائی ہے تو ہم ان کے شکر گزار ہیں اللہ آپ اور آپ کے جمیع خاندان پر اپنے رحمتوں کا سلسلہ تا قیامت قائم رکھے امین میں کوئی وعظ نہیں کر رہا ہوں میں جناب امیر المؤمنین حضرت ملا محمد عمر اخوند مدظلہ کی طرف سے ایک پیغام لے کر آیا ہوں جو موجودہ ملت کو پہنچانا چاہتا ہوں۔

فکر آخرت کی بجائے فکر معاش تباہی کا پیش خیمہ

وہ پیغام یہ ہے آیت مبارکہ جو میں نے تلاوت کی علماء کرام موجود ہیں وہ اس کے صیغے بھی جانتے ہیں وہ آیات یہ ہے کہ وَلَنْ يَّجْعَلَ اللّٰهُ لِلْكٰفِرِيْنَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ سَبِيْلًا (النسآء:۱۴۱) کیا وجہ ہے کہ آج پوری دنیا مغرب کی تسلط کے لپیٹ میں آئی ہوئی ہے؟ اس آیات کی روشنی میں امیر المؤمنین کا پیغام آپ کے گوش گزار کرتا ہوں اس آیات مبارکہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر امت مسلمہ نے فکر آخرت اور فکرِ معاد کے بجائے فکر دنیا اور فکر معاش کو اپنا محور بنالیا تو اس پر خنازیر مسلط کیے جائینگے اور وہ خنازیر تو کفار ہی ہیں۔

امیدوں کا محور یہ غیرتی طبقہ

آج اس آیات کے مصداق کا مشاہدہ ہم بخوبی کر سکتے ہیں اللہ تعالیٰ آپ کے نیک جذبات سے راضی ہو الحمد للہ افغانستان پر تو کفار کا تسلط نہیں ہے البتہ انہوں نے

ہم کو تکلیف اور مصیبتوں میں ضرور ڈالا ہے افسوس! اسلامی دنیا کے ان اسلامی ممالک پر جن پر مغرب کا تسلط اور قبضہ ہے اور ہمیں یہ کہتے ہوئے بھی شرم آتی ہے کہ انہوں نے اسلامی روایات اور اپنی ذمہ داریاں یکسر نظر انداز کی ہیں اگر کچھ رہی سہی امید قائم ہے تو وہ اس غیرتی طبقہ سے ہے جو آج اس مہم کو زندہ کرنے کے لئے یہاں جمع ہوئے ہیں۔

امت کے دو جہات حکمران اور عوام

حضرات کرام! میں تو اس مجلس میں دو دیوانگی کی باتیں کرنا چاہتا ہوں میرے سارے اساتذہ کرام تشریف فرما ہیں امید ہے وہ ناراض نہ ہونگے امت مسلمہ کے دو جہات ہیں، حکومتیں اور عوام، اگر سچ کہوں تو آج کی اسلامی دنیا کی حکومتوں سے تو کسی خیر کی توقع، طمع اور امید نہیں کی جاسکتی حدیث مبارک کا جو اول حصہ میں نے سنایا، اذا کان امراء کم خیار کم اس کا کوئی مصداق آج دکھائی نہیں دیتا تو آج اگر یہ عوام اپنے آپ کو بیدار نہ کریں اور کوئی عملی اقدام نہ اٹھائیں تو پھر اس حدیث مبارکہ کا دوسرا جملہ آپ کے سامنے عرض کرتا ہوں اس میں فرماتے ہیں فبطن الأرض خيرلكم من ظهرها تو پھر ہمیں موت ہی بہتر ہے اگر یہ کہوں کہ ہم آج بھی مرے ہوئے ہیں اس لئے کہ ہم اسلامی ممالک کا دفاع نہیں کر سکتے، مسلمانوں کی ناموس کا دفاع نہیں کر سکتے ہیں۔

مسلمانوں کی وہ شجاعت کہاں ہے؟

آج کل مسلمانوں کو ہم اور آپ دیکھتے ہیں کہ مسلمانوں کی وہ شجاعت کہاں ہے، آج مسلمانوں میں کوئی یہ نہیں کہہ سکتا کہ میں وہ ایک شجاع اور زندہ مسلمان ہوں، جناب رسول ﷺ کی امت کا وہ انسان ہوں کہ جس کے بارے میں کہا گیا ہے نصرت بالرعب مسيرة شهر آج تو ہم امریکہ اور ہندوستان پر قبضہ کرنے نہیں گئے ہیں بلکہ وہ

Khutbat Haqqania \ Khutbat Final

ہمارے گھروں کو لوٹنے آئے ہیں کیوں؟ مسلمانوں کی وہ شجاعت کہاں گئی؟ مسلمانوں کی وہ ہمت جو ہر قسم کی پابندیوں کو برداشت کرتے تھے وہ ہمت کہاں ہے؟ میں تقریر کو طول نہیں دینا چاہتا، ہمارے مخالف تو دنیا کے کسی قانون اور بین الاقوامی قوانین کا پابند نہیں ہے لیکن ایسی صورت حال میں ہم کیا کریں گے کیا اسلامی دنیا کے تمام ممالک ہم کو بے یار مددگار چھوڑ دیں گے اگر یہ تمام ممالک اور حکومتیں ہم سے اسی طرح بےفکر و بے پرواہ رہیں گے تو میرا یقین ہے کہ ہم خراب ہوتے جائینگے۔

امیر المومنین کی عوام سے اپیل

امیر المؤمنین کا پیغام اس مجلس میں بیٹھے ہوئے تمام بھائیوں کے لئے یہی ہے کہ اسلامی دنیا کے عوام اس موقع پر عملی اقدامات کریں جس عظیم مقصد کے لئے ہم یہاں جمع ہوئے ہیں پورے ملک کے بڑے بڑے جہادی، علمی اور باصلاحیت تنظیموں کے راہنماء یہاں اکٹھے ہوئے ہیں اس کے لئے ہم مشکور ہے۔

مولانا سمیع الحق صاحب کا شکریہ

جو معززین ہمارے ممنون شخصیت حضرت مولانا سمیع الحق مدظلہٗ کے زیر سرپرستی اجلاس میں یہاں مل بیٹھ کر اس سنگین صورتحال اور امور پر غور کر رہے ہیں جس کا ایک مقصد اسلام کا تحفظ اور دوسرا امریکہ پر چوٹ لگانے کا ہے، ہم ان سب کے مشکور وممنون ہیں ہم اس مجلس کے انعقاد پر بہت خوش ہیں اور اللہ کے شکر گزار ہیں اور دعا ہے کہ اللہ اس مجلس کے ہر شریک کو جنت نصیب فرمائے خصوصاً مولانا سمیع الحق صاحب کو یہ اجتماع جس کی مرہون منت ہے۔

مسلمانوں کی سردمہری اور کفار کے دیدہ دلیری

میرا یقین ہے کہ اگر امریکہ نے ہماری طرف سے کوئی عملی اقدام نہ دیکھا اور ہم برابر سردمہری کا شکار رہے تو کفار ضرور یہی کہیں گے کہ یہ تو پرندوں کا اجتماع تھا صرف لوگوں کا ہجوم تھا اور عام طور پر اس قسم کا اجتماع صرف زندہ باد، مردہ باد اور وقتی نشست وبرخاست کے علاوہ کسی اور عملی حقیقت کا حامل نہیں ہوتا کیونکہ اس کا نتیجہ ہی کوئی نہیں نکلتا اسلام آپ سے آج ایک عملی اقدام چاہتا ہے اور امیرالمؤمنین کے پیغام میں یہ بات بھی ہے میں ایک بات کرنا چاہتا ہوں اس پر چین بہ جبین نہ ہونا۔

افغانستان کی دلیر فوج

بھائیو! افغانستان آپ کا بہت قریبی ملک ہے اور قریبی فوج ہے اسلامی دنیا اس فوج کو ہاتھ سے جانے نہ دے اور اس بات اور حقیقت کا تو تجربہ ہو چکا ہے کہ یہ فوج بزدل نہیں، اسلامی فوج کی بدن میں جب تک روح ہوگی وہ اپنے جانوں کا نذرانہ پیش کردیں گے یقین جانیے! آپ کی ترحم اور شفقت بہت زیادہ ہے خدا کی قسم! میں قسم کھا کر کہتا ہوں اگر امریکہ کو کوئی اسلامی دنیا کے درمیان جگہ دے یا خلیج میں کوئی جگہ دے تو کسی کے ساتھ یہ فکر لاحق نہیں ہوگی کہ یہ تو ایک قوت ہے اور ہم اس کو ضائع کرتے جائینگے اس ذلت سے اللہ ہم کو ابدالابد تک بچائیے شہادت کو ہم دنیا کی اس زندگی سے بہتر جانتے ہے اور ہم اللہ سے شہادت کی موت مانگتے ہیں اور اپنے بھائیوں کے لئے شہادت کی دعا کرتے ہیں۔

اسلام میں سرحدات نہیں ہیں

میری لب وقلب پر یہ بات نہیں آتی کہ پاکستان ایک جدا ملک ہے اور افغانستان جدا ملک ہے امت مسلمہ کے درمیان سرحدات کہاں ہوتی ہیں ہم تو ایک نسل، ایک کلمہ، ایک دین، اور ایک مذہب کے لوگ ہیں اللہ ہم کو ایک سیدھی راہ پر

Khutbat Haqqania \ Khutbat Final

چلائے اور افغانستان تو ایک طاقت ور ملک ہے آج ہم جس مجلس میں اکھٹے ہوئے ہیں تو امیرالمؤمنین کے پیغام کے اساس پر ہم کہتے ہیں کہ اس قوی اور منظّم فوج کو ہاتھ سے نہ جانے دو اور اس کو ضائع کرنے سے بچائیں۔

جہاد کے ولولے سے سرشار ۱۲ لاکھ فوج

حضرات! اسی مجلس میں آپ کو ایک اور خوشخبری سنا دیتا ہوں دنیا تو کہتی ہے کہ افغانستان کوئی منظّم فوج نہیں رکھتی لیکن الحمدللہ ۱۲ لاکھ باطلب فوجی جو جہاد کے ولولے سے سرشار ہیں جہاد کے لئے حاضر ہیں اور کسی بھی ملک میں باطلب جہاد کے ولولے سے سرشار فوج نہیں ہے لیکن افغانستان میں جہاد اور شہادت کے لئے ۱۲ لاکھ سے زائد بالغ، باطلب، منظّم، تربیت یافتہ طالبان حاضر ہیں الحمد للہ علی ذلك

افسوس! کتاب تو یہ کہتا ہے کہ اپنے دشمن سے ملاقات کی دعا کبھی مت کرو لیکن اگر کبھی وہ آپ سے ملاقات کے لئے آئے تو پھر پیچھے نہ ہٹو کاش! کہ امریکہ ہمارے قریب ہوتا تو ہم اس کو دیکھ لیتے، اب آپ اور ہم قریب ہو چکے ہیں اب امریکہ کو تھپڑ لگانا ہو گا اور اس سے اسلام کی عزت وشرف کو چھڑانے کے لئے جو اقدامات ضروری ہیں وہ کرنے چاہیے۔

استقامت، شجاعت اور غیرت فاروقی

اب کشمیر، چیچنیا اور افغانستان کے مسلمان مظلوم ہیں امیرالمؤمنین کا پیغام آپ کے گوش گزار کررہا ہوں بہت زیادہ باتیں نہیں کرنا چاہتا ہوں وہ پیغام یہ ہے کہ ہم عوام سے عملی اقدام چاہتے ہیں اور عوام کو چاہیے کہ وہ اپنی حکومتوں کے لئے بھی دعا کریں کہ اللہ ان حکومتوں کو استقامت اور شجاعت اور غیرت فاروقی عطا فرمائیے اگر جذبہ ہو تو عوام قیام کریں اور عملی اقدام کریں، باقی آپ کے حضور مزید بے ادبی کی جسارت کرنا نہیں چاہتا دعاؤں کی درخواست ہے۔ والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

خطاب

مولانا مفتی زرولی خان صاحب

تعارف

جہانگیرہ صوابی میں میرے ماموں حضرت مولانا عبدالحنان مدظلہ فاضل دیوبند کے حسن صحبت اور سعادت تلمذ نے علم کی تشنگی پیدا کی ابتدائی تعلیم ان سے حاصل کی اور سعادت مند شاگرد نے آخر دم تک اپنے اولین شیخ کی خدمت اور وابستگی کی مثالیں قائم کیں بالخصوص حضرت بنوریؒ کے علوم وفیوض کے چشمہ صافی سے سیراب ہوئے اپنے کمالات خداداد صلاحیت و ذہانت علوم ومعارفِ اکابر سے والہانہ استفادہ نے کراچی جیسے امّ البلاد میں علم وفضل میں نمایاں مقام دیا ان کا مدرسہ احسن العلوم کراچی کے نمایاں مدارس میں شامل ہے اب الاحسن کے نام سے ایک وقیع علمی مجلّہ بھی چلا رہے ہیں۔ (س)

Khutbat Haqqania \ Khutbat Final

امت مسلمہ کی تباہی کے اسباب

تین خصلتیں

حضرت مولانا سمیع الحق صاحب ہم سب کے شکر اور سپاس کے لائق ہیں اس خطاب میں مولانا کے نمائندے نے سب سے پہلے دو باتیں ذکر فرمائی ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں جہاد کا حکم دیا ہے اور ارشاد فرمایا ہے کہ کافر کی راہ رسم کبھی بھی مسلمان کے اوپر نافذ نہیں ہوسکتی پھر سنن حسان کی وہ حدیث پیش کی جس میں جناب رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ جب تمہارے امراء غلط ہوں اور تمہارے مالدار بخیل ہوں اور تمہاری باتیں عورتوں کے حوالے ہوں تو تم تباہ ہوں گے زمین بہتر ہے زندہ رہنے سے اور جب تمہارے امراء بہترین لوگ ہوں اور تمہارے مالدار لوگ سخی ہوں اور تمہارے معاملات آپس میں مشاورت سے ہوں تو تم جتنا زندہ رہو گے یہ بہتر ہے تمہارے لئے بھی اور زمین کے لئے بھی فظهر الارض خير من بطنها یہ بات قابل قدر اور قابل احترام ہے کہ یہ معزز اجلاس ایک انتہائی اہم مسئلہ کے لئے بلایا گیا اور بصد معذرت انہوں نے یہ بات کہی کہ عام طور پر اس قسم کے اجلاس صرف زندہ باد اور مردہ باد اور وقتی نشست اور برخاست کے علاوہ کسی اور حقیقت کا حامل نہیں ہوتی۔

امیر المومنین ملا محمد عمر حفظہ اللہ کا پیغام

حضرت مولانا محمد عمر صاحب مدظلہٗ کی طرف سے انہوں نے یہ پیغام سنایا کہ اس میں کوئی شک نہیں کہ آج دنیا میں بہت سارے اسلامی ملک موجود ہیں اور ہمیں یہ کہتے ہوئے شرم آتی ہے کہ انہوں نے اسلامی روایت اور اپنی ذمہ داری یکسر نظر انداز کی ہے اگر کچھ رہی سہی امید قائم ہے تو اس غیرتی طبقے سے ہے جو آج اس مہم کو زندہ کرنے کے لئے یہاں اکٹھے ہوئے ہیں مولانا نے اس کو اپنے انداز میں بہت طویل اور تفصیل کے ساتھ ارشاد فرمایا کہ ہمیں ایسے مواقع پر عملی اقدامات کرنے ہیں کہ جس عظیم مقصد کے لئے ہم یہاں جمع ہوئے ہیں پورے ملک کے بڑے جہادی اور علمی اور با صلاحیت تنظیموں کے رہنما یہاں اکٹھے ہوئے ہیں ۔

قابل غور دو امور

اور ہمارے مشکور اور ہمارے ممنون شخصیت کے زیر سرپرستی یہ اجلاس یہاں مل بیٹھ کے دو قسم امور پر غور کر رہا ہے ایک اسلام کی تحفظ کے لئے اور دوسرا امریکہ پر چوٹ لگانے کے لئے وہ کیا فکر ہونا چاہئے مولانا نے اپنے خاص پشتو روایتی انداز میں کہا کہ امریکہ ہم سے دور ہے اگر قریب ہوتا ہے تو ہم اس کو دیکھ لیتے مطلب یہ ہے کہ آپ اور ہم سب قریب ہو چکے ہیں اب اس کو تھپڑ لگانے اور اس سے اسلام کی عزت وشرف کو امریکہ سے چھڑانے کے لئے جو اقدامات ضروری ہیں وہ کرنا چاہیے ۔

وآخر دعونا أن الحمد للہ رب العالمین

Khutbat Haqqania \ Khutbat Final

خطاب

جناب اجمل خان خٹک مرحوم

تعارف

مشہور شاعر و ادیب، خدائی خدمتگار تحریک میں خان عبدالغفار خان کے دست راست، زندگی جدوجہد اور امتحانات سے لبریز گذاری۔ دارالعلوم کے ابتدائے تاسیس میں حضرت شیخ الحدیث کے مد ومعاون رہے، بعض درسی کتابیں بھی تقسیم ہند سے قبل حضرت شیخ الحدیث سے پڑھیں ۔دارالعلوم کے قیام کے بعد حضرت کے سیکرٹری کے طور پر تحریری کام میں تعاون کیا موصوف روزنامہ ''شہباز'' کے مدیر اور بعد میں روزنامہ ''انجام'' کے مدیر رہے۔ پشتو ادب اور شعروشاعری میں بڑا مقام پایا۔قلم وسنان کے رومی ۷۰ء کے قومی اسمبلی کے انتخابات میں اپنے شیخ اور مربی شیخ الحدیث کا مقابلہ کیا اور ہار گئے یہ انکی سیاسی لغزش تھی مگر پارٹی کے ڈسپلن سے مجبور تھے، میرے ساتھ ہمیشہ بزرگانہ شفقت ومحبت کا معاملہ فرمایا۔ اپنی کتاب ''دغیرت چغہ'' کو اپنے دستخطوں سے مزین کر کے عجیب جملوں سے میری حوصلہ افزائی کی، افسوس کہ وہ نسخہ دستیاب نہ ہوسکا۔...... (س)

عالم کفر کی بربریت اور مظالم کے خلاف مؤثر آواز

مولانا سمیع الحق کے حکم کی تعمیل

محترم ماء کرام مجاہدین حضرات ! اسلام علیکم ! میں میزبان ہوں جیسا کہ مولانا سمیع الحق صاحب نے فرمایا مگر مجھ جیسے آدمی کو دعوت دی گئی ہے کہ کچھ کہوں تو میں حکم کی تعمیل میں سب سے پہلے سمیع الحق صاحب کو، مجاہدین اسلام کو، علماء کرام کو، جو آج یہاں اس مقتدر اور مثالی تاریخی اجتماع میں اخوت اسلامی کا مظہر ہیں تو میں مولانا سمیع الحق صاحب کو اس عظیم کانفرنس کے انعقاد پر اور آپ سب کے اس میں شرکت پر مبارک باد پیش کرتا ہوں کیونکہ میں اپنے دینی، اسلامی تشخص کے لئے اور آئندہ مستقبل کیلئے اس کانفرنس کو مژدہ سمجھتا ہوں۔

اخوت اسلامی کا مظہر اجتماع

میرے لئے فخر کا مقام ہے اور خوشی کا مقام ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنی زندگی میں اس دارالعلوم میں م اسی ادارے میں اتنے عظیم، مقتدر، اخوت اسلامی کے

Khutbat Haqqania \ Khutbat Final

مظہر اجتماع میں شرکت کا موقع دیا، جس (مدرسہ) کا سنگ بنیاد میں نے بھی رکھا تھا کیونکہ میں اس وقت موجود تھا اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم کا نتیجہ ہے ورنہ یہ جگہ اس طرح نہیں تھی اس کو اکوڑہ خٹک ہی والے جانتے ہیں اور میں جانتا ہوں میں بہرا نہیں ہوں تاریخ سے بھی واقف ہوں اور دنیا بھی دیکھی ہے سمجھتا ہوں یہ ثمردہ (تخم) ہے اور اللہ تعالیٰ نے ہماری اور انکی کوششوں سے اس تخم سے پھل اور پھول بنایا فخر کا مقام تو ہے مگر اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل وکرم سے مجھے بھی موقع دیا۔

دارالعلوم حقانیہ کے خادموں میں میرا نام

میں فخر سے یہ کہتا ہوں کہ اس دارالعلوم کے خادموں میں میرا نام بھی ہے اس تخم کے نتیجے میں آئندہ جو کچھ ہونے والا ہے اس میں بھی میرا حصہ ہے دین اور دنیا کیلئے، یہ میرے لیے خوشی کا مقام ہے، افسوس کہ میں یہاں اچھی اچھی تقریریں سننے سے محروم رہا کیونکہ میں قاضی صاحب کے انتظار میں ائیر پورٹ میں کھڑا تھا اور قاضی صاحب دوسرے راستے سے نکل آئے تو میں دیر سے پہنچا میں دوسرے راستے سے آ رہا تھا مگر جو تقاریر میں نے سنی ہیں تو وہ میری غیرت اور جذبات کو للکارنے لگیں۔

امیر المومنین کے نمائندے کی جرأت مندانہ باتیں

البتہ امیر المومنین جناب حضرت ملا محمد عمر اخوند کے نمائندہ (مولانا خلیل اللہ فروزی) نے جو بات کی صرف باتیں نہیں عمل بھی ہونا چاہئے تو یہ بات بہت اہم ہے میں تو اتنا ہی کہوں گا کہ اس کانفرنس میں جتنی بھی تجاویز پیش کی گئی ہیں وہ سب اخلاص و نیک نیتی پر مشتمل ہیں مگر سب سے اہم چیز ان پر عمل ہے صرف تجاویز پیش کر دینا ہی کافی نہیں لہٰذا ہمیں اگلے مرحلہ (یعنی عمل) پر بھی اتنی ہی توجہ دینی چاہیے یہ اجتماع افغانستان پر پابندیوں، مظالم اور جارحیت کے متعلق ہے مجھے، بطور افغان ہونے کے،

ظلم، جارحیت اور جبر کا نام لیتے ہوئے بھی شرم آتی ہے مگر کیا کیا جائے کیونکہ یہ حالات ہم پر واقع ہو چکے ہیں، ورنہ ہم نے کبھی بھی ایسی چیزوں کو برداشت نہیں کیا یہ اجتماع، دراصل انہی مظالم کے خلاف آواز ہے یہ اجتماع، عالمی سیاست دانوں اور حکومتوں کو یہ بات سمجھانے کے لئے ہے کہ افغانستان کو کوئی نہیں مٹا سکتا، نہ ہی افغانستان کے ذرات کو کوئی مٹا سکتا ہے اور نہ ہی افغانیوں کے خون کے قطروں کو کوئی ختم کر سکتا ہے۔

حکمرانوں کی غفلت سے پاکستان کا نقصان

میں بڑے افسوس کے ساتھ یہ بات کہوں گا کہ اگر پاکستان نے اس معاملہ میں غفلت برتی تو سب سے زیادہ نقصان پاکستان ہی کو ہوگا بلکہ میں تو سمجھتا ہوں اگر انسانی دنیا میں ذرہ برابر بھی انسانیت ہے تو اسے چاہیے کہ اس ظلم و جبر کے خلاف اٹھ کھڑی ہو چونکہ میرا تعلق افغانستان سے ہے میں نے زندگی کا ایک معتد بہ حصہ افغانستان میں گزارا ہے میرا عالمی و تاریخی مطالعہ بھی اسی سرزمین پر ہوا لہٰذا اس سرزمین سے میرا گہرا تعلق اور ناطہ ہے روس کا معاملہ بھی آنکھوں سے دیکھا ہے اس گہرے تعلق کی روشنی میں میں کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں مگر میرے مخاطبین آپ حضرات نہیں ہیں کیونکہ آپ کی سوچ اور میری سوچ، آپ کی فکر اور میری فکر، آپ کا خون اور میرا خون ایک ہی ہے، بلکہ میرے مخاطب دنیا والے ہیں پہلی بات یہ ہے کہ کوئی بھی حکومت، افغانستان کے دینی و ملی تشخص وغیرت کا مقابلہ نہیں کر سکتی یہ بات بھی یاد رکھنے کے لائق ہے کہ افغانستان کا منطقہ عالم اسلام کا محور تھا اور مستقبل میں بھی محور بن سکتا ہے افغانستان عالم اسلام کے لئے روشنی کا مینار بن سکتا ہے لہذا عالم اسلام کو اسکی قدر و منزلت اپنے ذہنوں میں رکھنی چاہیے یہ بات تو افغانستان کے متعلق تھی۔

Khutbat Haqqania \ Khutbat Final

افغانستان اور پاکستان میں دینی اخوت کا رشتہ

دوسری بات پاکستان کے متعلق ہے کہ پاکستان و افغانستان دینی اخوت و برادری کے رشتہ میں بندھے ہوئے ہیں پاکستان اس حقیقت کو دل و جان سے تسلیم کرتا ہے لہٰذا پاکستان کو چاہیے کہ اس کٹھن موقع پر مکمل نصرت وحمایت کے ساتھ اس اخوت کو فروغ دے بیرونی طاقتوں کے اثرات سے بے نیاز ہو کر پاکستان کو یہ کام کرنا چاہیے آج یہاں اس محفل میں مجاہدین علماء شیوخ اور دانشور تشریف فرما ہیں ان کی یہاں تشریف آوری اس بات کی دلیل ہے کہ وہ حضرات اس اخوت کے رشتہ کو سمجھتے ہیں اس کی قدر کرتے ہیں آج ہم حکمران طبقہ کو یہ پیغام پہنچاتے ہیں کہ وہ بھی اس بات کو سمجھ جائیں اور جرأت و بہادری کے ساتھ پاکستان و افغانستان میں امن قائم کریں اور دونوں ممالک میں اخوت کی مثال پیدا کر دیں۔

حصول مقاصد کے لئے جدوجہد

آخر میں یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ اس اجتماع کے مقاصد کے حصول کیلئے میں آپ سب مجاہدین حضرات! علماء حضرات! شیوخ حضرات! کیساتھ انکے حصول میں اپنے افغانستان کی حقیقی خدمت کرنے میں عالم اسلام کے مینار کو اسکے محور کو مضبوط کرنے کیلئے صرف دعائیں نہیں بلکہ کوشش بھی کر رہا ہوں دوسری طرف پاکستان کا بھی اپنا اختیار بہت کم ہے کیونکہ یہ غلامانہ، محتاجانہ اور فرسودہ نظام کے اندر جکڑا اور بندھا ہوا اللہ تعالیٰ ہمیں پاکستان کو اس فرسودہ کلچر سے آزاد کرانے کی توفیق دے تا کہ یہ اسلامی ملک اپنی ملی و دینی تشخص کی بنیاد پر دوبارہ آگے بڑھ سکے انہی الفاظ کے ساتھ میں آپ سب حضرات کا شکریہ ادا کرتا ہوں اپنی تقریر کا اختتام کروں گا۔

وآخر دعوانا أن الحمد لله رب العالمين

اعلامیہ

متحدہ اسلامی کانفرنس

۱۰ جنوری ۲۰۰۱ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

جمعیت علماء اسلام اور دارالعلوم حقانیہ کے سربراہ مولانا سمیع الحق کی دعوت پر آج ملک کے تمام مکاتب فکر کے سرکردہ علماء کرام' دانش وروں اور دینی جماعتوں کے ذمہ دارنمائندوں کا اجلاس منعقد ہوا جس کے شرکاء کی فہرست اس کے ساتھ منسلک ہے، اجلاس میں حسب ذیل اعلامیہ کی منظوری دی گئی۔

متحدہ اسلامی کانفرنس کا یہ اجتماع افغانستان کے خلاف اقدام متحدہ کی سلامتی کونسل کی طرف سے تمام عائدکردہ حالیہ پابندیوں کو سراسر ناجائز قرار دیتا ہے جوصرف افغانستان کے خلاف نہیں بلکہ اس کا مقصد درحقیقت پاکستان ہے اوراس سے بھی بڑھ کر عالم اسلام ہے جس سے عالمی امن کوخطرہ ہے۔ استعماری قوتیں (نیوامپیریلزم) اپنی ریشہ دوانیوں کے ساتھ عالم اسلام کے خلاف میدان عمل میں آ گیا ہے۔لہٰذا یہ اجلاس اس چیلنج سے نمٹنے کے لئے مندرجہ ذیل اقدامات کا فیصلہ کرتا ہے۔

Khutbat Haqqania \ Khutbat Final

حکومت پاکستان سے مطالبہ

یہ اجتماع حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ اس بات کا واضح اعلان کرے کہ یہ پابندیاں انسانیت سوز ہیں پاکستان کی معیشت کے خلاف جارحیت کے مترادف ہیں اور ایک آزاد اور حریت پسند قوم کے خلاف گھناؤنے جرم کی حیثیت رکھتی ہیں اس لئے انہیں مسترد کیا جاتا ہے۔

حکومت پاکستان اسلامی ممالک کی تنظیم اوآئی سی کا ہنگامی اجلاس طلب کرے جس میں افغانستان کی طالبان حکومت کو متفقہ طور پر تسلیم کرتے ہوئے یہ اعلان کیا جائے کہ کسی کو افغان قوم کو تباہ کرنے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔ بیت المقدس چیچنیا کشمیر اور دیگر مسائل کے حوالہ سے اسلامی دنیا کے خلاف اقوام متحدہ اور امریکی کیمپ کو اپنا طرز عمل تبدیل کرنا ہوگا۔

حکومت پاکستان چین کی حکومت کو باور کرائے کہ یہ پابندیاں علاقہ کے امن کیلئے خطرات کا پیش خیمہ ثابت ہوں گی اس لئے چین بھی اس سلسلہ میں اپنا کردار ادا کرے۔حکومت پاکستان ان پابندیوں کے جاری رہنے کی صورت میں بیرونی قرضوں کی ادائیگی روک دے کیونکہ پابندیوں کی صورت میں پاکستان کی پہلے سے زبوں حالی کا شکار معیشت مزید دباؤ میں آجائے گی۔

دفاع افغانستان کونسل کی قراردادیں

یہ اجلاس موجودہ صورت حال سے نمٹنے کیلئے کونسل برائے افغان امور کے قیام کا اعلان کرتا ہے جومندرجہ ذیل کام سرانجام دے گی۔

۱: پابندیوں سے نمٹنے کے لئے حکمت عملی وضع کرنا۔

تعمیر نو

۲: افغانستان کی امداد اور تعمیر نو کیلئے ادارے کا قیام جو اس کیلئے ضروری اقدامات کرے۔

مظاہرے اور اجتماعات

۳: قوم کو آنے والے خطرات سے آگاہ کرتے ہوئے ان سے عہدہ برآ ہونے کیلئے تیار کرنا اور مختلف شہروں میں پابندیوں کیخلاف اجتماعات اور مظاہروں کا اہتمام کرنا۔

سفرأ سے ملاقات

۴: عالمی رائے عامہ‘ مسلم ممالک اور چین کو اس سلسلہ میں حقائق سے آگاہ کرنے کیلئے وفود تشکیل دینا۔

وفد برائے افغانستان

۵: افغانستان میں ممتاز علما اور دانش وروں کا وفد بھیج کر ناراض عناصر کو طالبان کی حمایت کیلئے آمادہ کرنا۔ یہ اجلاس اس نازک مرحلہ پر شمالی اتحاد کے لیڈروں سے اپیل کرتا ہے کہ وہ افغانستان کی وحدت کی خاطر ضد چھوڑ کر طالبان حکومت کو تسلیم کرنے کا اعلان کریں تاکہ افغان قوم متحد ہو کر اپنی آزادی خودمختاری اور اسلامی تشخص کا تحفظ کر سکے ۔ نیز یہ اجلاس طالبان حکومت کی قیادت سے اپیل کرتا ہے کہ وہ ماضی کی جہادی شخصیات کو مناسب احترام اور مقام دینے کیلئے خود کو تیار کرے۔

Khutbat Haqqania \ Khutbat Final

امریکی مصنوعات سے بائیکاٹ

۶: یہ اجتماع امریکہ‘ یورپی برادری اور بھارت کو خبردار کرتا ہے کہ وہ عالم اسلام‘ پاکستان اور افغانستان کے بارے میں اپنا طرز عمل تبدیل کریں ورنہ بصورت دیگر پاکستان کے غیور عوام کو ان کی مصنوعات کے بائیکاٹ کیلئے تیار کرنے کی منظم مہم کا آغاز کیا جائیگا۔

این جی اووز سے مطالبہ

۷: یہ اجتماع پاکستان میں کام کرنے والی این جی اوز سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ امریکہ روس بھارت اور ان کے حواریوں کو افغان قوم کے بنیادی اور انسانی حقوق کی اس سنگین خلاف ورزی سے باز رکھنے کیلئے آواز بلند کریں ورنہ یہ سمجھا جائے گا کہ وہ بھی اس کارروائی میں ملوث ہیں اور اس صورت میں انہیں پاکستان کی سرزمین سے اپنا بوریا بستر گول کرنا ہوگا۔ اور ان کے تحفظ کی کوئی ضمانت نہیں دی جاسکے گی۔

مسئلہ فلسطین

۸: یہ اجتماع فلسطین کی آزادی کیلئے برسرپیکار عرب مجاہدین کی جدو جہد کو مقدس جہاد قرار دیتا ہے۔ اور پورے عالم اسلام کا اس جہاد میں شریک ہونا مذہبی فریضہ قرار دیتا ہے۔

مجاہد اسلام اسامہ بن لادن

۹: یہ اجتماع عالم اسلام کے عظیم مجاہد اسامہ بن لادن کو اسلام کا مجاہد عظیم قرار دیتا ہے اور اس کی جدوجہد مقدس جہاد ہے دہشت گردی نہیں۔ یہ اجتماع سمجھتا ہے کہ اسامہ بن لادن کی حفاظت صرف طالبان یا افغانستان کا نہیں بلکہ پوری امت مسلمہ کا فریضہ ہے۔ کیونکہ امریکہ اور شیطانی طاقتوں کو اسکے خلاف ناجائز ظالمانہ رویوں نے اسامہ کو ملت محمدیہ کا ناموس بنا دیا ہے۔

مسئلہ کشمیر

۱۰: یہ اجتماع کشمیریوں کی جدوجہد کی مکمل تائید کرتا ہے اور اسکو اسلامی جہاد قرار دیتا ہے۔

غیور قبائل سے اپیل

۱۱: یہ اجلاس پاکستان کی شمال مغربی سرحد کیساتھ ساتھ آباد غیور قبائل سے اپیل کرتا ہے کہ وہ پوری طرح بیدار رہیں اور ان پابندیوں کو ناکام بنانے کیلئے موثر کردار ادا کریں۔

باہمی ربط ومشاورت

۱۲: یہ اجلاس کونسل برائے افغان امور کی سربراہی کیلئے مولانا سمیع الحق کا نام تجویز کرتا ہے اور ان سے گزارش کرتا ہے کہ وہ تمام جماعتوں کے ذمہ دار حضرات سے رابطہ ومشورہ کرکے کونسل کے مرکزی ڈھانچے کی جلد از جلد تشکیل کریں اور اسکا اجلاس بلا کر عملی پروگرام کا آغاز کریں۔

Khutbat Haqqania \ Khutbat Final

دفاع پاکستان کونسل کانفرنس: راولپنڈی

دفاع پاکستان کونسل کانفرنس

منعقدہ راولپنڈی بتاریخ ۱۱ر ستمبر ۲۰۱۲ء

دفاع پاکستان کونسل کی اہمیت

اور ہماری ذمہ داریاں

دفاع پاکستان کونسل کے سربراہی اجلاس سے حضرت مولانا سمیع الحق کا خطاب

مورخہ ۱۱ر ستمبر ۲۰۱۲ء کو راولپنڈی میں دفاع پاکستان کونسل کا سربراہی اجلاس منعقد ہوا جس میں چالیس کے قریب کونسل کی جماعتوں اور قبائلی زعماء نے شرکت کی اجلاس میں کونسل کے سربراہ مولانا سمیع الحق صاحب کا افتتاحی خطاب نہایت اہمیت کا حامل تھا جسے ٹیپ ریکارڈر کی مدد سے نقل کر کے اب شامل خطبات کیا جا رہا ہے۔

اعوذ باللّٰہ من الشطین الرجیم بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم الحمدللّٰہ رب العالمین الصلوۃ و السلام علی خاتم الأنبیاء محمد وآلہ و صحبہ أجمعین الطیبین الطاہرین وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّ لَا تَفَرَّقُوْا (ال عمران:۱۰۳) يُرِيْدُوْنَ لِيُطْفِئُوْا نُوْرَ اللّٰهِ بِاَفْوَاهِهِمْ وَاللّٰهُ مُتِمُّ نُوْرِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ (الصف:۸)

Khutbat Haqqania \ Khutbat Final

سامراجی طاقتوں کا مخالف قافلہ

میرے انتہائی قابل احترام عالی مرتبت محترم قائدین دفاع پاکستان کونسل! معزز حاضرین اور میرے انتہائی غیور اور غیرت مند قبائلی حضرات! جو خصوصی طور پر اس اجتماع میں تشریف لائے ہیں تقریباً ہر ایجنسی سے ہم انکے نہایت شکر گزار ہیں ہم سب یہاں بنیادی طور پر ان کے دکھ کو سمجھنے اور اس کو بانٹنے کیلئے یہاں جمع ہوئے ہیں آج کے اجلاس کی کئی اہم شقیں جس کا سب سے بڑا تعلق قبائلی علاقوں کے ڈرون حملوں سے اور فوجی آپریشن کے اعلانات سے متعلق ہے۔

آج گیارہ ستمبر امریکہ کی گیارھویں برسی

میں سمجھتا ہوں کہ آج گویا اس اجتماع میں اللہ کی مشیت کا خاص دخل ہے کہ گیارہ ستمبر کو گیارہ سال پہلے اس کا سلسلہ شروع کیا تھا طاغوتی اور سامراجی طاقتوں نے اور اسی دن عالم اسلام کو نشانہ بنایا گیا اور اسی دن افغانستان میں جو آگ لگائی گئی وہ عراق تک پھیل گئی اور اسی گیارہ ستمبر کی آگ سے آج تک ہم جل رہے ہیں یہ سب اسی گیارہ ستمبر کا کیا کرایا ہے (تو گویا الحمدللہ آج امریکہ کی گیارویں برسی منا رہے ہیں) یہ ایک منحوس دن تھا پوری سازش سے کفری طاقتوں نے عالم اسلام کیلئے ایک بہانہ بنایا‘ میں سمجھتا ہوں گیارہ ستمبر کے دن ہی یہ جو ساری طاقت یہاں پر جمع ہے‘ یہ امریکی اور مغربی سامراجی طاقتوں کو کسی طرح برداشت نہیں کرتی‘ یہ اینٹی امریکہ اور اینٹی یہودیت ونصرانیت طاقتیں ہیں اور آپ پر اللہ کا احسان ہے کہ آپ اس قافلے کیساتھ جڑے ہوئے ہیں آج ہم یہاں سب سے پہلے اظہار کرتے ہیں ۱۱ ستمبر کے واقعات کا اور اسکو مسترد کرتے ہیں اور اسکے نتیجے میں جو زہریلے کانٹے بوئے گئے ہیں اور ہم اس میں جل رہے ہیں اس سے نجات کا راستہ روکنا ہمارا بنیادی مقصد ہے۔

دفاع پاکستان کونسل اور جہاد

دفاع پاکستان کونسل میں انتہائی مایوسیوں کے عالم میں اللہ نے ہمیں اکٹھا کیا اور یہ کونسل بنی ۱۲ اکتوبر ۲۰۱۱ کو اور آج اسکو تقریباً ایک سال ہونے کو ہے ایسے حالات میں جبکہ مکمل جمود تھا، پرویز مشرف اور اسکے ہمنواؤں نے امریکہ کے دباؤ پر مزاحمتی قوتوں کو ملیا میٹ کر دیا تھا وہ سکرین سے غائب ہو گئے تھے اور میڈیا پر ڈھنڈورا پیٹا جا رہا تھا کہ اب یہ طاقتیں ختم ہو گئی ہیں اب سیکولر اور لبرل لوگ فیصلے کرینگے اور وہ چھائینگے ہم انتہائی مایوسی کے عالم میں تھے کوئی جہاد کا نام نہیں لے سکتا تھا جہادی تنظیمیں انڈر گراؤنڈ اور زندہ درگور کر دی گئی تھیں، کسی میں کوئی دم نہیں تھا سب حیران تھے کہ کیا کیا جائے؟ کیا پھر اللہ تعالیٰ ہم کو اکٹھا بٹھائے گا؟ اور اسکا مقابلہ کیسے کرینگے؟ ۱۲ اکتوبر کو اللہ تعالیٰ نے صور اسرافیل پھونکا اور ہمیں قبروں سے دوبارہ زندہ کر کے متحرک اور پرجوش کر دیا ہم میدان میں آگئے اور قوم کو ایک آس ملی، روشنی ملی اور لوگ بالکل انتظار میں تھے یہ ہمارے بس کی بات تو نہیں تھی یہ تو اللہ تعالیٰ نے ہمیں جمع کیا۔

وَأَلَّفَ بَيْنَ قُلُوبِهِمْ لَوْ أَنفَقْتَ مَا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا مَّا أَلَّفْتَ بَيْنَ قُلُوبِهِمْ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ أَلَّفَ بَيْنَهُمْ إِنَّهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ (الانفال:۶۳)

وَاذْكُرُوا نِعْمَتَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ إِذْ كُنتُمْ أَعْدَاءً فَأَلَّفَ بَيْنَ قُلُوبِكُمْ فَأَصْبَحْتُم بِنِعْمَتِهِ إِخْوَانًا (ال عمران:۱۰۳)

ایسی صورتحال پیدا ہوئی اور لاہور کے مینار پاکستان سے لوگوں نے لبیک کہنا شروع کیا پاکستان کے تحفظ اور دفاع کی آواز مینار پاکستان سے بلند ہوئی جس کو قرارداد پاکستان کا بنیاد قرار دیا جا رہا ہے آپ سب حضرات نے اپنے اختلافات، مسلکی اور مذہبی اور چھوٹے چھوٹے جھگڑے اور جماعتی تحفظات وابستگیاں چھوڑ دیں آپ اکٹھے

Khutbat Haqqania \ Khutbat Final

ہوگئے اس وجہ سے قوم متوجہ ہوگئی ملتان میں ایک عظیم اجتماع ہوا، پھر کراچی، پشاور، لیاقت باغ راولپنڈی میں ہوئے اتنی بڑی کوششیں کر رہے ہیں لیکن اس میں ہماری کوئی حیثیت نہیں، اللہ تعالیٰ نے جمع کیا لوگوں کو یہ ایک بڑا قافلہ چل پڑا اور اسکے فائدے سامنے آئے۔

ہمارا بنیادی ایجنڈا امریکی غلامی سے نجات

ہمارا بنیادی ایجنڈا جو ہے ون پوائنٹ بنیادی طور پر ہم نے امریکی غلامی اور امریکی حاکمیت سے اس ملک کو نجات دلانا ہے پاکستان کی آزادی کا تحفظ کرنا ہے کہ اس لعنت کو ہم باہر پھینک سکیں اور ملک کو چھڑا سکیں' باقی ساری چیزیں اسکی ضمنی ہیں نیٹو سپلائی ڈرون حملے، فوجی آپریشن، بھارت سے روابط، کشمیر پر سودا بازی، بلوچستان میں علیحدگی کی تحریکیں علاقائی، لسانی، فروعی اور فقہی فرقہ وارانہ اختلاف کو ابھارنا یہ سب اسی ایک لعنت کے حصے ہیں اسی کے اثرات ہیں، تو سب سے پہلا ہدف ہمارا امریکی غلامی سے نجات ہے۔

امریکی آلہ کار سیاستدان اور اتحادیوں کا دفاع کونسل سے فرار

حکمرانوں کو مجبور کرنا ہے جو آلہ کار ہیں امریکہ کے اور میں دکھ سے بات کرونگا اور سب سے میں کہونگا کہ آخر میں تفصیل سے اس پر روشنی ڈالیں کہ جو سیاستدان اقتدار میں ہیں جو اتحادی ہیں جو اپوزیشن میں ہیں وہ پہلے دن سے ہماری اس محنت کو قبول نہیں کر رہے ہیں کونسل کی تشکیل سے پہلے ہر ایک کو ہم نے دعوت دی، منتیں کیں، خطوط بھیجے، میڈیا کے ذریعے سے اپیل کی، سیمیناروں میں اعلان کیا، ان کے پاس وفود بھیجے دس دس اہم ترین افراد لاہور میں اہم پارٹیوں کے پاس گئے کہ خدارا! یہ ون پوائنٹ ایجنڈا ہے ہمارا مقصد کوئی سیاسی کھیل نہیں ہے اور اللہ گواہ ہے کہ ہم اسکو سیاست کا گیم

نہیں بنائینگے ایک نقطہ ہے کہ اللہ کیلئے آؤ یہود و نصاریٰ ہم پر مسلط ہو رہے ہیں ہمیں غلام بنا رہے ہیں اور بنا چکے ہیں۔

اسلام اور ملک بچانے کے لئے ہم نے در در صدا لگائی

آیئے! ان کے مقابلے میں اکٹھے ہو جائیں یہ ایک قومی مسئلہ ہے ملکی آزادی مولوی کا، ڈاکٹر کا، تاجر کا اور یا کسی ایک فرد کا فریضہ نہیں ہے یہ ہندوؤں اور عیسائیوں کا پادریوں کا بھی جو اقلیتیں پاکستان میں رہ رہی ہیں ان کا بھی فریضہ ہے بحیثیت ایک پاکستانی شہری کے ان کو بھی ہم نے دعوت دی اور بڑی محبت سے انہوں نے وہ دعوت قبول بھی کر لی۔

امریکہ کے پجاری سیاستدانوں کی مجرمانہ سردمہری اور ہماری دعوت

تو ہم نے اپنے سیاستدانوں سے کہا کہ پیپلز پارٹی میں ہو مسلم لیگ میں ہو تحریک انصاف ہو یا جس مصیبت میں پھنسے ہو، ANP ہو، ایم کیو ایم کے الطاف حسین ہو، آؤ اس مسئلے میں ہمارا ساتھ دو اللہ کیلئے کہ ملک بچائیں، کنوئیں میں کتا پڑا ہے اسوقت تک وہ کنواں پاک نہیں ہوسکتا، ہمارا ساتھ دو کہ ہم اکٹھے مل کر اس ملک کو آزاد کریں ہم مولویوں کو آپ پھر بھی اقتدار میں آنے نہیں دینگے صدارتیں بھی آپ کی ہیں، وزارتیں بھی آپ کی ہیں، کارخانے اور کرپشن کا بازار آپ نے گرم رکھا ہے، اس ملک کے بچانے کی ذمہ داری بھی آپ پر ہے لیکن انہوں نے ہمیں کوئی تسلی بخش جواب نہیں دیا اس میں دائیں جماعت، بائیں جماعت اپوزیشن، اقتدار سب کے سب شامل ہیں کچھ اقتدار کا حصہ ہیں کچھ مردار نوچ رہے ہیں اور کچھ آس پاس بیٹھے ہوئے ہیں انتظار میں ہیں اقتدار میں نہیں وہ انتظار میں ہیں کہ ہم امریکہ کو مغربی طاقتوں کو ناراض نہیں کر

Khutbat Haqqania \ Khutbat Final

سکتے یہ ہماری بس کی بات نہیں ہے اس اجلاس کے لئے از سر نو ہم نے جنرل حمید گل صاحب جو کوآرڈینیٹر ہیں، ہم نے ان سے گزارش کی کہ آپ ہم سب کی طرف سے سب کو دوبارہ دعوت دیں کہ خدارا! اس جنگ میں ہمارے ساتھ شریک ہو جاؤ لوگوں کو دھوکا دینے کیلئے تم بھی لانگ مارچوں کی باتیں کرتے ہو اور سب کو دعوت دی گئی زرداری سے لیکر آخر تک چھ دن پہلے ایک گھنٹہ زرداری کے ترجمان فرحت اللہ بابر سے، نواز شریف سے بات تفصیل سے کی عمران خان سے پوری تفصیل سے کی سکردو میں تھے بات کی کہ خدا کیلئے آؤ اس جنگ میں ہمارے ساتھ حصہ لو، یہ پوری قوم کا مسئلہ ہے کسی ایک آدمی یا جماعت کا نہیں فاروق ستار سے کہا کہ الطاف حسین سے بات کرو پرویز الٰہی سے بات چیت کی اس نے کہا کہ میں شجاعت حسین سے بات کرونگا، مولانا فضل الرحمٰن سے بات ہوئی' انہوں نے کہا میرا کام پارلیمنٹ میں تھا میں نے بات کر لی ہے اور میں آپ کیساتھ اس جنگ میں اب شریک نہیں ہوسکتا ہوں میرے سر پر انتخابات مسلط ہیں، تو ہم کیا کریں یہ قومی درداب کب پیدا ہوگا اور آپ بھی اگر خدانخواستہ ہمت ہاریں اور حوصلہ توڑیں اور کوئی کسی کی باتوں میں آجاتا ہے ابلیس پورے ذرائع کے ساتھ اس کونسل کو مٹانے میں لگا ہوا ہے تو ہم نے ہزار دفع وضاحت کی اللہ کو حاضر ناظر جان کر کہا جلسوں میں کہا کہ ہماری کوئی سیاسی عزائم نہیں ہیں نہ ضیاء الحق کے باقیات ہیں یہ ساری باتیں ہمارے خلاف کہی جارہی ہیں اور ہر روز دیکھا جارہا ہے کہ کوئی صاحب کوئی نقطہ نکال کر اور عوام کو مایوس کر دیں اور پھر ساتھیوں میں سستی پیدا ہو۔

دفاع پاکستان کونسل کے نئے جذبے نئے ولولے

اس کے خدشات الزامات بے بنیاد پروپیگنڈے وہ پوری ابلیسیت و یہودیت جو

ہم پر مسلط ہے وہ ہمارے خلاف لگے ہیں ہمارے پاس ذرائع نہیں ہیں کہ انکو جواب دیں لیکن میں یہ عرض کرونگا کہ نئے جذبے نئے ولولے سے نئے جوش سے آپ لوگ اپنی ذمہ داری محسوس کریں ہم میں سستی نہیں آئی ہم نے ۳۰ شعبان تک تحریک جاری رکھا۔

پارلیمنٹ اسلام آباد پر مظاہرہ

ہم لاہور سے چلے ۱۰، ۱۱ کو اسلام آباد آئے پارلیمنٹ ہاؤس کے سامنے اتنا بڑا مظاہرہ کیا کہ کسی کے بس میں روکنا نہیں تھا وزیر داخلہ نے ایڑی چوٹی کا زور لگایا کہ یہ اندر داخل نہیں ہونگے ہم نے کہا داخل ہونگے ہم نے سب بارڈر کراس کئے اور پورے فاتحانہ انداز میں داخل ہوئے کہ انکو سامنا کرنے کی ہمت نہیں ہوئی حکومت نے فوری پوری پولیس اور سپاہی سب کو ہٹا لیا اور پارلیمنٹ میں جا کر ہم نے جھنڈے گاڑ لئے اس سے زیادہ اور اللہ کی مدد کیا ہوگی۔

کوئٹہ سے چمن تک لانگ مارچ

پھر اس کے تیسرے دن بعد ہم نے کوئٹہ سے سفر شروع کیا اور چمن تک گئے کوئٹہ اور بلوچستان وہ حساس علاقہ ہے جہاں پر کہا جا رہا تھا پاکستان زندہ باد کا نعرہ کوئی نہیں لگا سکتا ہزاروں لوگوں کے اس مارچ نے پاکستان کے دفاع کے نام سے وہاں پر یہ سب کچھ کیا آپ کے دفاع پاکستان کونسل نے یہ سارا پروپیگنڈہ توڑ دیا، ایک دو مہینے پہلے وہاں گئے اور آل پارٹیز کانفرنس کیا، قبائل کو بھی بلایا اور مختلف لوگوں کو بلایا۔

بلوچستان جیسے حساس علاقوں میں کامیاب مظاہرے

دوسرے مرحلے میں ہم نے کوئٹہ کے سب سے بڑے پارک میں جلسہ کیا، ہزاروں لاکھوں بلوچستانیوں کو ایک پیغام ملا کہ آپ اکیلے نہیں ہیں، آپ کو کوئی توڑ نہیں

Khutbat Haqqania \ Khutbat Final

سکتا ہے اور نہ آپ کو کوئی علیحدہ کر سکتا ہے، امریکہ اگر آتا ہے تو افغانستان سے لاکھ درجے زیادہ اس کو مزاحمت کا سامنا کرنے پڑے گا' وہاں کا ایک ایک طالب علم مدرسے کا اور مسجد کا اور عوام وہ سب طالبان بن کر نکلیں گے اس کے بعد ہم نے لانگ مارچ کا اعلان کیا اور ہم کوئٹہ سے روانہ ہوئے اتنے خطرناک حالات میں کوئٹہ سے ہم نکلے تو اس جگہ ہم نے پہلا جلسہ کیا جہاں ANP کے جلسے پر ایک دن پہلے حملہ ہوا تھا اور کئی لوگ قتل ہوئے تھے ہمارے جلسہ گاہ کا میدان خون سے بھرا ہوا تھا، لیکن اطراف میں ہزاروں لوگ کھڑے تھے اسی خون آلودہ زمین پر دو گھنٹے تک انہوں نے انتہائی محبت اور خلوص سے ہماری باتیں سنیں پھر قافلہ چلتا رہا کئی مقامات پر رُکتے ہوئے پھر ہم چمن میں داخل ہوئے' یہ رمضان سے دو دن پہلے کی بات ہے اور چمن میں عوام شہر اور بازار میں سڑکوں پر تھی' چمن میں ہم نے جلسہ کیا جس کو بارڈر کہتے ہیں سٹریٹ لائن افغانستان پر ہمارا سٹیج تھا گویا کہ یہ پہلا جلسہ تھا جو مشترکہ تھا اس میں جتنے لوگ پاکستانی تھے اتنے لوگ افغانستانی تھے اور اس بارڈر پر کھڑے ہو کر ہم نے چیلنج کیا کرزئی کو اور اس کے ہمنواؤں کو امریکہ کو' یہ ساری الحمدللہ کامیابی آپ ذہنوں میں رکھیں پھر بیچ میں رمضان آیا۔

رمضان المبارک میں سرگرمیوں کا تعطل اور اسکی وجوہات

رمضان ایک تو ایسا مہینہ ہے کہ اس میں سرگرمیاں نہیں چل سکتی ہیں لوگ عبادات کرتے ہیں، عمرے کے لئے جاتے ہیں، تراویح میں قرآن پاک سنتے ہیں، اعتکاف میں بیٹھتے ہیں اور شدید گرمی بھی تھی تمام دینی قوتوں اور مدرسوں کے اپنے اپنے مسائل ہوتے ہیں، تو رمضان میں ہم مجبوراً تحریک جاری نہ رکھ سکے باقی بیانات جاری رہے، اب ہم رمضان کے بعد پھر اکٹھے ہوئے ہیں، رمضان کے تیسرے چوتھے دن ہم جنرل حمید گل صاحب کے گھر جمع ہوئے کہ یہ معاملہ ٹھنڈا نہیں ہونے دینا ہے یہ تو

رمضان تھا ہم نے نیٹو سپلائی روکنے میں کوئی سستی نہیں کی، ہم نے پہلے سے کہا تھا کہ ہماری جنگ تشدد والی نہیں ہے، پرامن جنگ ہے، بندوق ہم نہیں اٹھائیں گے، ہم عوام کو بیدار کریں گے ہم نے اٹھارہ کروڑ عوام کو شعور دیا ہے کہ ہمارے ساتھ کیا ہو رہا ہے ہم کو غلام بنایا جا رہا ہے، اٹھارہ کروڑ عوام کو متحرک کرنا اور ان کو شعور دینا یہ بہت بڑا کارنامہ ہے، ہماری وجہ سے سات آٹھ مہینے نیٹو سپلائی بحال نہیں ہوئی، انہوں نے موقع سے فائدہ اٹھایا ہے، انہوں نے رمضان شروع ہوتے ہی یہ سمجھ لیا کہ سارا قصہ ختم ہوگیا اور مسلمان نہیں نکل سکتے اور مدرسے بند ہیں اور اسی میں اپنا کام کیا اور اتنا بڑا ظلم کیا کہ پارلیمنٹ کی قرارداد ساری پس پشت ڈال دی اس کو بائی پاس کیا، قرارداد کی تذلیل کی کوئی شرط نہیں رکھی غیر مشروط، پیسے بھی ان پر نہیں رکھے، تفصیلات آپ کو بتادیں گے اور اسی رات ان بے غیرتوں کی وجہ سے انہوں نے ڈرون حملے شروع کردیئے اب ڈرون حملے بھی جاری ہیں اور سب کچھ ہے۔

امریکہ کے اشارے پر قبائل کا اپریشن اور اس کے نقصانات

اب بڑا مسئلہ امریکہ کا یہ ہے کہ اب فوجی آپریشن کرایا جائے اور ان تمام قبائل کو اٹھایا جائے بھڑکایا جائے اور یہ پورے پاکستان میں آگ لگادیں اور دہشت گرد لاہور اور کراچی کو بھی پہنچ جائیں اور ان کی طرف سے حملے بھی ہوں فورسز پر بھی ہوں چھاؤنیوں پر بھی ہوں، یہ خود ورغلا رہے ہیں امریکہ کہتا ہے کہ جو کام میں خود نہیں کرنا چاہتا خود قبائلیوں سے کرایا جائے' قبائل کو کسی نے رام نہیں کیا سکندر اعظم سے لے کر اب تک وہ آزاد ہیں انہوں نے یہاں تک کہا ہے کہ اگر ہم کو مجبور کیا گیا تو ہم افغانستان ہجرت کر جائیں گے ایسے حالات میں فوج دباؤ میں آرہی ہے اور نیٹو سپلائی کے آخر تک

Khutbat Haqqania \ Khutbat Final

اعلانات کرتے تھے اور ڈرون حملوں کے آخر تک کرتے تھے لیکن انہوں نے وہ کچھ کیا کہ امید نہیں تھی۔

حقانی نیٹ ورک کا شوشہ

اب دوبارہ انہوں نے ڈرون حملوں کے لئے ایک نیا شوشہ چھوڑا ہے حقانی نیٹ ورک کا اور اسے بلاوجہ بڑھا چڑھا کر پیش کر رہے ہیں ہیلری نے اس پر دستخط کردیئے اور باضابطہ واشنگٹن میں اس کو دہشت گرد قرار دے دیا گیا اس لئے کہ اب اسامہ کا مسئلہ تو نہیں ہے تو اور کونسا مسئلہ ہوگا کس جگہ پاکستان میں فورس ہے، حقانی نیٹ ورک کا مجھے بتائے کوئی امریکی یا پاکستانی بتائے کہ بنوں میں ہے، ڈیرہ اسماعیل خان میں ہے میرا یقین ہے کہ کسی شہر میں کوئی حقانی نیٹ ورک نہیں یہ نیٹ ورک افغانستان کا ہے اور اس کی ہمت ہے، پاور ہے انہوں نے امریکی آرمی چیف پر بھی حملے کئے ہوائی اڈے پر بھی مگر وہ بچ گئے میرا تو خیال ہے کہ وہ کہیں زخمی پڑا ہوا ہے اس کے بعد وہ کہیں ظاہر ہی نہیں ہوا تو اس کا سارا غصہ پاکستان پر اتر رہا ہے تمہاری فوج ہے، نیٹو افواج ہیں تم اپنے جرنیل کی حفاظت نہیں کر سکتے ہو تو یہ سارا نزلہ ہم پر گرے گا۔

بھارت کے ساتھ معاملات کا حساس مسئلہ اور ہماری ذمہ داری

اس کے ساتھ فوجی آپریشن ہوگا تو یہ سوات کا فوجی آپریشن نہیں ہے، یہ جنگجو اور بہادر لوگ ہیں اور یہ پورے ملک کو خانہ جنگی میں ڈال دیں گے، تو اس لئے دوبارہ ہم آپ حضرات سے خاص طور سے میں نے قبائلی حضرات کو بھی کہا تھا وہ بھی تشریف لائے ہیں ہم کو آپ کی رائے آپ کی ترجمانی کی ضرورت ہے، ہم آپ کی رائے سنیں گے۔

بھارت کے ساتھ دوستی کی پینگیں

اس کے ساتھ دوسرا مرحلہ بھارت کے ساتھ معاملات کا ہے، لین دین شروع ہو گیا اور بھارت کے ساتھ معاہدے ہو رہے ہیں، تجارت، آپ کو جنرل صاحب بتائیں گے لیکن کل اخبار میں تھا کہ بمبئی کی منڈیوں میں پاکستان کو کروڑوں ڈالروں کا خسارہ ہو رہا ہے کہ یہ وہاں پر نمائش کر رہے ہیں اور اس پر کروڑوں روپے خرچ کر رہے ہیں، اسی طرح کشمیر کا مسئلہ بنیادی مسئلہ ہے یہ سارے معاہدے اور ہر چیزیں اپنی جگہ ہو رہی ہیں، اصل جو جڑ ہے جو بنیاد ہے کشمیر اس کو پس پشت ڈال دیا گیا ہے اور وہ بڑا حساس مسئلہ ہے، ہمارے لئے پیاز اور گاجر اور آلو سے زیادہ ہمارے لئے کشمیر کے کروڑوں مسلمانوں کی آزادی ہے، وہاں لاکھوں لوگ شہید ہو گئے ہیں، وہاں سات لاکھ فوجی قابض ہوئے ہیں ان کا ان کو غم نہیں ہے ہمارے ہاں اقوام متحدہ کا وفد آیا وہ ہمارے گمشدگان کو تلاش کر رہے ہیں، ہم ویلکم کہتے ہیں کہ انسانی حقوق کے نام پر کچھ تو ہو لیکن ان کو انسانی حقوق کی پامالی نظر آتی ہے۔

برما اور آسام کے مسلمان

مگر ایک مسئلہ شروع ہوا برما کا جہاں پر ۲۰ فیصد یا ۳۰ فیصد لوگ مسلمان ہیں تو برما میں ہزاروں لوگوں کو قتل کیا گیا اور تمام گاؤں کے گاؤں جلائے جا رہے ہیں دوسرا مسئلہ ہندوستان میں آسام میں شروع کیا ۳۰ فیصد آبادی ہے آسام میں مسلمانوں کی ان کا قتل عام شروع ہوا سارا عالم کفر خاموش ہو گیا ہے اور ہمارے اوپر الزام دیا گیا کہ ہندو یہاں سے ہجرت کر رہے ہیں قتل عام بھارت میں جاری ہے اور ظلم ہم کر رہے ہیں ہندو روزانہ ہزاروں آتے جاتے رہتے ہیں، اس کو ڈرامہ بنا دیا گیا کہ پاکستان میں اتنے مظالم ہیں، آسام کا مسئلہ پیچھے چلا گیا پھر رمشا مسیح کا مسئلہ اٹھایا گیا جو عیسائی خاتون

Khutbat Haqqania \ Khutbat Final

تھیں، پورا میڈیا اس پر لگ گیا کہ ظلم پاکستان میں ہو رہا ہے آپ ان شاء اللہ اس پر تفصیل سے بات کریں گے پھر ہم کچھ فیصلے کریں گے۔

دفاع پاکستان کونسل کے مستقبل کی سرگرمیاں اور اسکی تیاریاں

ہمارے فیصلوں میں بڑی باتیں یہ ہیں کہ کشمیر کا مسئلہ نہایت اہم ہے، ہم نے دو تین مرتبہ وہاں جلسہ کرنے کا اعلان کیا، لیکن بیچ میں اور اہم چیزیں آ گئیں کراچی کے لانگ مارچ کا اعلان ہوا، انہی دنوں میں پھر ہم نے لاہور کا لانگ مارچ ضروری سمجھا، بلوچستان کا ضروری سمجھا گیا ان حالات پر اور کشمیر پر یہ چار پانچ مسائل پر ایک موثر ترین قرارداد پیش کریں گے کشمیر کے بارے میں اور اس کے بعد ہم تاریخ مقرر کر کے وہاں آل پارٹیز کانفرنس یا سربراہی اجلاس اور اسکے ساتھ عوامی جلسے کا اعلان کریں گے۔

کراچی سے لانگ مارچ

دوسرا پروگرام یہ ہوگا کہ ہم کراچی میں انشاء اللہ ایک لانگ مارچ کریں گے ہمارا ارادہ ہے کہ حیدر آباد سے کراچی تک لانگ مارچ شروع کریں، لیکن حیدر آباد کے حالات ان دنوں سیلاب کی وجہ سے خراب ہیں سکھر میں اور ڈیرہ غازی خان میں سارے اضلاع میں سیلاب آیا ہوا ہے اور خطرہ ہے کہ یہ سیلاب حیدر آباد اور ان علاقوں کا بھی رخ کرے گا اس کے بجائے ہم نے طے کیا کہ لانگ مارچ ہوگا، مزار قائد سے کیماڑی تک جائے گا، اس میں لاکھوں لوگ انشاء اللہ شریک ہوں گے اور اس جگہ جائے گا جہاں سے نیٹو سپلائی سٹارٹ ہوتی ہے۔

پشاور میں جلسہ کا اہتمام

تیسری بات یہ ہے کہ ہم پشاور میں فوجی آپریشن، نیٹو سپلائی، ڈرون حملوں پر جو کہ اصل مسئلہ ہے اس پر بہت بڑا جلسہ کریں گے اور کوشش کریں گے کہ اس میں

لاکھوں لوگ آجائیں اور قبائل تک ہمارا پیغام چلا جائے کہ ہم سب آپ کے ساتھ ہیں اوراس کے ساتھ ہی ہم سب کوشش کریں گے کہ بنوں میں ہماری آل پارٹیز کانفرنس ہوجائے اگر یہ بڑی پارٹیاں نہیں آتی ہیں تو کوئی حرج نہیں یہ تو امریکہ کے پٹھو ہیں، یہ آلہ کار ہیں پارٹی وہ ہوتی ہے جو محبِّ وطن ہو، جو قوم وملت کی محبت سے سرشار ہو آگ لگنے کے وقت آگے بجھانے میں لگے ہوں، یہ تو آگ بھڑکا رہے ہیں، یہ ہمارے نہیں ہیں ہمیں کوئی پریشانی نہیں ہے، ہمارا اعتماد اللہ رب العالمین پر ہے كَمْ مِّنْ فِئَةٍ قَلِيْلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيْرَةً بِاِذْنِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ (البقرۃ:۲۴۹) ہم اس کو بدر، واحد وتبوک کا جہاد سمجھتے ہیں، تو ہم یہاں جمع ہوئے ہیں، اللہ کی قسم سمجھو ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ جہاد میں ہیں۔

پورے عالم کفر کا غزوۂ احزاب

اتنی بڑی طاقتیں رسول اللہ کے خلاف اکھٹی نہیں ہوئی تھیں، بیشک غزوہ احزاب کا موقع بہت نازک تھا، مگر اس جنگ اس میں پورا عالم کفر یہودیت، عیسائیت، کمیونزم، ہندوازم، بدھ مذہب، چین یہ سب آپکے خلاف ہیں، اسلام کے خلاف ہیں، تواس جنگ کی اللہ کے ہاں کتنی اہمیت ہوگی، آپ خود یہ سوچیں اوراس جنگ میں نکلیں اوراللہ کی مدد ہمارے ساتھ ہوگی، ان شاء اللہ یہ سب بدقسمت ہیں، ان کو اللہ یہ سعادت نہیں دیتا ہے......

ایں سعادت بزور بازو نیست
تانہ بخشد خدائے بخشندہ

وآخر دعوانا أن الحمدللّٰہ رب العالمین

Khutbat Haqqania \ Khutbat Final

دفاع پاکستان کونسل کا مشترکہ اعلامیہ

ملک میں بیرونی مداخلت کی مذمت

دفاع پاکستان کونسل کا سربراہی اجلاس ملک میں انتہائی حدتک بڑھتی ہوئی امریکی مداخلت، بزدلی اور ذلت آمیز طریقہ سے نیٹو سپلائیز کی بحالی، امریکی دباؤ پر مسئلہ کشمیر حل کئے بغیر بھارت کی بالادستی قبول کرنے، دینی مسالک کے درمیان مشکلات پیدا کرکے فرقہ واریت کی آگ بھڑکانے، بلوچستان میں حالات کی مسلسل خرابی، کراچی میں بدامنی اور ٹارگٹ کلنگ، قبائلی علاقہ جات میں ڈرون حملے، شمالی وزیرستان میں امریکی حکم پرفوجی آپریشن کے لئے اقدامات اور لاپتہ افراد کومسلسل غائب رکھنے اوراب بیرونی مداخلت کیلئے ازخود اقوام متحدہ کے مشن کو بلانے کے حکومتی اقدام کی مذمت کرتا ہے اور اجلاس اس صورتحال کومسترد کرتے ہوئے ملک میں فساد، افراتفری، تقسیم درتقسیم اورقتل وغارت کا ذمہ دار حکومت کو قرار دیتا ہے۔

امریکی غلامی سے نجات

دفاع پاکستان کا سربراہی اجلاس ازسرنو اس عزم کا اظہار کرتا ہے، کہ امریکی غلامی سے نجات حاصل کرکے دم لیں گے، ایٹمی صلاحیت کی حفاظت کریں گے، نیٹو

سپلائنز کی بحالی کے بعد تخریب کاری قبائلی علاقہ جات میں ڈرون حملوں سے بے گناہ انسانوں کے قتل عام کے ذمہ دار سیاسی اور عسکری قیادت سے ہمارا مطالبہ ہے کہ امریکی دباؤ پر شمالی وزیرستان میں فوجی آپریشن کے لئے اقدامات سراسر قومی سلامتی کے خلاف ہیں حکمران ایسے تباہ کن اقدام سے باز رہیں ملک کے اندر کے سیاسی اور معاشی مسائل سیاسی مذاکرات کی بنیاد پر حل کئے جائیں حکومت نیٹو سپلائی کی بحالی کی غلطی تسلیم کرے اور امریکہ کے تکبر اور پاکستان میں دہشت گردی کے اقدامات کے جواب میں نیٹو سپلائی فوری طور پر بند کردے۔

آزادی کشمیر کی جدوجہد

دفاع پاکستان کونسل کا سربراہ اجلاس، آزادی کشمیر کی جدوجہد سے مکمل یکجہتی کا اظہار کرتا ہے، حکومت مسئلہ کشمیر کو پس پشت ڈال کر بھارت سے دوستی کی سنگین غلطی کررہی ہے، بھارت کے وزیر خارجہ نے پاکستان کی بجائے اپنی ترجیحات کو ڈکٹیٹ کیا ہے بھارت سے تجارت مسئلہ کشمیر اور کشمیریوں سے بھی فراموشی کا ذریعہ ہے لیکن اصل تباہی پاکستان کی صنعت' تجارت اور زراعت کو ناقابل تلافی نقصان ہوگا بھارت کی دوستی سے پاکستان کو ایک ارب ڈالر سے زائد کا نقصان ہوچکا ہے ہمارا دوٹوک اعلان ہے کہ کشمیر پاکستان کی شہ رگ ہے اقوام متحدہ کی قرارداد کے مطابق حق خودارادیت کشمیریوں کا حق ہے، ہمیں یقین ہے کہ جدوجہد آزادی کامیاب ہوگی اور کشمیر بنے گا پاکستان۔

بلوچستان کے عوام سے اظہار یکجہتی

دفاع پاکستان کونسل کا سربراہ اجلاس بلوچستان کے عوام کے ساتھ مکمل یکجہتی کا اظہار کرتا ہے، بلوچستان میں مسلسل حالات کی خرابی، لاپتہ افراد کی عدم بازیابی اور کوئٹہ کراچی، گلگت بلتستان، قبائلی علاقہ جات، خیبر پختونخوا اور ملک کے دیگر علاقوں میں

Khutbat Haqqania \ Khutbat Final

فرقہ واریت، تشدد اور قتل و غارت گری کی شدید مذمت کرتا ہے کراچی میں مسلسل ٹارگٹ کلنگ، بدامنی اور حکمرانوں کی باہمی بلیک میلنگ اور تصادم پوری قوم کے لئے باعث تشویش ہے، ملک میں بدامنی اور انارکی کے ذمہ دار وفاقی اور صوبائی حکومتیں ہیں۔

متاثرین کے ساتھ ہمدردی اور تعاون

دفاع پاکستان کونسل کے اجلاس میں بارشوں سے متاثرہ عوام کے ساتھ ہمدردی کا اظہار کیا گیا ہے اور تمام جماعتوں کے کارکنان کو ہدایت کی گئی ہے کہ متاثرین کی مدد کیلئے کمربستہ ہوجائیں مصیبت کی اس گھڑی میں بھائیوں، بہنوں، بچوں کی مدد کی جائے۔

عوام بیداری کی تحریک

دفاع پاکستان کونسل کے سربراہی اجلاس نے فیصلہ کیا ہے کہ پرامن عوامی احتجاج کیلئے ان پروگراموں پر عملدرآمد کیا جائے گا دفاع پاکستان کونسل کے سربراہی اجلاس کی عوام سے اپیل ہے کہ پرعزم اور بیدار رہیں، دفاع پاکستان کونسل کے پرامن قومی عوامی احتجاج میں شریک ہوں۔

مفادات سے بالاتر قومی جدوجہد

سربراہی اجلاس تمام دینی اور قومی سیاسی جماعتوں سے اپیل کرتا ہے کہ ہر طرح کی ذاتی اور پارٹی مفادات سے بالاتر ہوکر قومی جدوجہد میں شریک ہوجائیں۔

مرتب: جناب سہیل عباس/ابن مدنی

الحق: ج ۴۷، ش ۱۱، اگست ۲۰۱۲ء

دفاع پاکستان کونسل کانفرنس: لاہور

دفاع پاکستان کانفرنس لاہور

دفاع افغانستان کونسل کی احیائے جدید اورنشاۃ ثانیہ

(۱۸ر دسمبر ۲۰۱۱ء بمقام مینار پاکستان لاہور)

Khutbat Haqqania \ Khutbat Final

حلف نامہ اور دفاع پاکستان کانفرنس کی روئیداد

۱۸ر دسمبر ۲۰۱۱ء بمقام مینار پاکستان لاہور

حضرت مولانا سمیع الحق مدظلہ نے اپنے اختتامی خطاب کے دوران لاکھوں حاضرین کو کھڑا کر کے یہ حلف لیا

مینار پاکستان کے سائے میں ہم اللہ تعالیٰ کو حاضر و ناظر اور قادر و مقتدر جانتے ہوئے دفاع پاکستان کونسل کے سربراہ و خادم سمیع الحق کے ساتھ مل کر عہد کرتے ہیں کہ اسلامی جمہوریہ پاکستان کے جغرافیے ،نظریے ،عزت ،وقار اور اسلامی تشخص کی حفاظت کیلئے ہر طرح کی قربانی دیں گے امریکہ یا اس کے اتحادی ممالک بھارت ،اسرائیل اور نیٹو افواج نے پاکستان پر جارحیت یا اس کی آزادی، خودمختاری، سالمیت اور مقدس سرحدات پر حملہ کیا تو ہم سب جہادی جذبے اور قومی غیرت وحمیت کے ساتھ اس کا منہ توڑ جواب دیں گے۔

ہم صدق دل کے ساتھ عہد کرتے ہیں کہ جسطرح ہمارے بزرگوں نے تحریک آزادی اور پھر تحریک پاکستان کے دوران اخلاص اور قربانی کی ایک عظیم تاریخ

مرتب کی اس طرح ہم بھی مملکت خداداد پاکستان کے دفاع کیلئے کسی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے۔

ہم صدق دل کے ساتھ عہد کرتے ہیں کہ دفاع پاکستان کونسل دفاع پاکستان کیلئے جب بھی آواز دے گی ہم سروں پر کفن باندھے جانیں ہتھیلی پر رکھ کر اس آواز پر لبیک کہیں گے اور میدان میں نکل کر ملک کی حفاظت کا فریضہ سرانجام دیں گے اور ملک کی آزادی خودمختاری سالمیت اور اسکے اسلامی تشخص پر کوئی آنچ نہیں آنے دیں گے۔

ہم صدق دل کے ساتھ عہد کرتے ہیں کہ اسلامی جمہوریہ پاکستان کو ناقابل تسخیر بنانے کے ساتھ اسے ایک اسلامی فلاحی ریاست بنانے کیلئے پرامن جدوجہد جاری رکھیں گے اور اس وقت تک سکون سے نہیں بیٹھیں گے جب تک آئین پاکستان میں موجود قرارداد مقاصد کے مطابق پاکستان میں اللہ تعالی کی حاکمیت قائم نہیں ہوجاتی اور پاکستان حقیقی معنوں میں اسلامی جمہوریہ پاکستان نہیں بن جاتا ہم اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہیں کہ وہ ہمارا حامی وناصر ہو اور اس عہد کو پورا کرنے کی توفیق سے نوازے۔

Khutbat Haqqania \ Khutbat Final

دفاع پاکستان کانفرنس میں قائدین کے بیانات

ملک بھر کی مذہبی وسیاسی جماعتوں اور کشمیری تنظیموں کے قائدین، عسکری ماہرین، جید علماء کرام، طلباء، وکلاء اور تاجر رہنماؤں نے دفاع پاکستان کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا ہے کہ نیٹو سپلائی لائن بحال کی گئی تو پوری قوم سڑکوں پر نکل کر احتجاج کرے گی امریکہ بھارت اور نیٹو فورسز نے پاکستان پر جارحیت کی کوشش کی تو کروڑوں پاکستانی قومی جذبے اور غیرت وحمیت کا مظاہرہ کرتے ہوئے منہ توڑ جواب دیں گے، جب تک انڈیا کی غاصب فوج کشمیر سے نہیں نکلتی کشمیر میں جہاد جاری رہے گا، شمسی ایئربیس کی طرح امریکیوں سے تمام اڈے خالی کروائے جائیں، حکمران امریکہ کی نام نہاد دہشت گردی کے خلاف جنگ سے الگ ہو جائیں، بھارت سے آلو پیاز کی تجارت کی بجائے قوم لاکھوں مسلمانوں کے خون کا انتقام لینا چاہتی ہے، سیاسی وعسکری قیادت پاکستانی قوم کے جذبات کا خیال رکھیں ملکی وقومی مفادات کے خلاف کئے گئے فیصلے قبول نہیں کئے جائیں گے، پارلیمنٹ سے بھارت کو پسندیدہ ترین ملک کا درجہ دینے کی قرارداد منظور نہیں ہونے دیں گے، 22 جنوری کو لیاقت باغ راولپنڈی اور 12 فروری کو مزار قائد کراچی میں دفاع پاکستان کانفرنسیں ہوں گی، انڈیا کی غاصب فوج کشمیر سے

نکل جائے، مینار پاکستان کانفرنس جیسا اتحاد و یکجہتی کا مظاہرہ عوام الناس ہر شہر میں کریں گے دفاع پاکستان کونسل انقلاب اور جہاد کی تحریک ہے ۱۸ دسمبر کو دفاع پاکستان کونسل کے زیر اہتمام مینار پاکستان گراؤنڈ میں کونسل کے چیئرمین مولانا سمیع الحق کی زیرصدارت ہونے والی کانفرنس سے امیر جماعۃ الدعوۃ پاکستان پروفیسر حافظ محمد سعید، جنرل (ر) حمید گل، شیخ رشید احمد، مولانا محمد احمد لدھیانوی، اعجاز الحق، صاحبزادہ ابوالخیر زبیر، حافظ عبدالرحمٰن مکی، لیاقت بلوچ، غلام محمد صفی، علامہ ابتسام الٰہی ظہیر، حافظ عاکف سعید، اعجاز احمد چوہدری، مولانا عبدالرؤف فاروقی، پیر سیف اللہ خالد، مولانا امیر حمزہ، عبدالرشید ترابی، مولانا عبدالعزیز علوی، حافظ عبدالغفار روپڑی، سید ضیاء اللہ شاہ بخاری، قاری یعقوب شیخ، مولانا عطاء المومن بخاری، کفیل شاہ بخاری، مولانا اجمل قادری، طاہر محمود اشرفی، مولانا عاصم مخدوم، مولانا زاہد الراشدی، مولانا عبدالرشید حدوٹی، حافظ سیف اللہ منصور، مولانا عبدالجلیل نقشبندی، عبداللہ گل، ملک شاہ احمد خان، مولانا بشیر احمد شاد، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا عبدالخالق رحمانی، صاحبزادہ زاہد محمود قاسمی، شیخ نعیم بادشاہ، عبداللہ شاہ مظہر، مولانا شمس الرحمان معاویہ، مولانا حبیب الرحمٰن درخواستی، مولانا مخدوم منظور احمد، مولانا پیر سیف اللہ خالد، مولانا یونس حسن، حافظ طلحہ سعید، مولانا سیف الرحمٰن درخواستی، حافظ خالد ولید، علی عمران شاہین و دیگر نے خطاب کیا اس موقع پر محسن پاکستان ڈاکٹر عبدالقدیر خان کا پیغام مولانا امیر حمزہ نے پڑھ کر سنایا۔

اٹھارہ کروڑ عوام کے دلوں کی آواز: (مولانا سمیع الحق کا خطاب)

کانفرنس کے لاکھوں شرکاء سے خطاب کرتے ہوئے دفاع پاکستان کونسل کے چیئرمین مولانا سمیع الحق نے فرمایا کہ محبّ وطن قوتوں کو دفاع پاکستان کونسل کے ذریعہ ایک نیا ولولہ ملا ہے 18 کروڑ عوام کی وحدت کا فورم ہمیں اللہ نے دیا ہے یہ قافلہ چلے گا

Khutbat Haqqania \ Khutbat Final

کونسل ایک وقتی اتحاد نہیں ہے یہ غیروں سے ملک کو نکالنے اور سامراجی قوتوں کا قلع قمع کرنے کی تحریک ہے ہم نے اس ملک کے نظام کو بہتر بنانا ہے یہ انقلاب اور جہاد کی تحریک ہے ہم نے تمام مذہبی و سیاسی جماعتوں کو اخلاص سے دعوت دی مگر امریکی طاغوت کے حامی واتحادیوں نے ہماری دعوت کو نظر انداز کر دیا نیٹو سپلائی لائن بحال کی گئی تو پوری قوم سڑکوں پر نکل کر احتجاج کرے گی امریکہ بھارت اور نیٹو فورسز نے پاکستان پر جارحیت کی کوشش کی تو ہم سب قومی جذبے اور غیرت وحمیت کا مظاہرہ کرتے ہوئے منہ توڑ جواب دیں گے۔

پاکستان کے چپے چپے کا دفاع ہمارا دینی فریضہ: (حافظ محمد سعید کا خطاب)

امیر جماعۃ الدعوۃ پاکستان پروفیسر حافظ محمد سعید نے فرمایا کہ افغانستان میں شکست خوردہ امریکہ پاکستان کی سالمیت وخودمختاری پر حملے کر رہا ہے جب تک انڈیا کی غاصب فوج کشمیر سے نہیں نکلتی کشمیری مسلمان جہاد جاری رکھیں گے حکمران امریکہ کی نام نہاد دہشت گردی کیخلاف جنگ سے الگ ہو جائیں اب ہم نے امریکہ کی نہیں پاکستان کے دفاع کی جنگ لڑنی ہے پاکستان کیخلاف سازشیں کرنیوالے خود مٹ جائیں گے ایٹمی پاکستان کا تحفظ خون دیکر کریں گے قوم متحد و بیدار ہو چکی ہے کہ پاکستان لاالٰہ الا اللّٰہ کی جاگیر ہے اس کے چپے چپے کا دفاع ہمارا دینی فریضہ ہے ڈرون حملے بزور بازو روکے جائیں سلالہ چیک پوسٹ پر شہید ہونیوالے فوجی اور ڈرون حملوں کا نشانہ بننے والوں کا خون برابر ہے۔امریکہ پاکستان کے ایٹمی پروگرام کو نشانہ بنانا چاہتا ہے انڈیا اور اسرائیل اس کی مدد کر رہے ہیں۔ شمسی ایئر بیس کی طرح دیگر اڈے بھی خالی کرائیں جائیں، میں سید علی گیلانی اور دیگر کشمیری قیادت کو یقین دلاتا ہوں کہ تحریک آزادی کشمیر کو نقصان پہنچانے کی سازشیں کامیاب نہیں ہونے دیں گے انڈیا کو پسندیدہ

قرار دینے والی قرار داد منظور نہیں ہونے دی جائے گی بھارت سے مشرقی پاکستان کی علیحدگی ، بابری مسجد کی شہادت اور سانحہ سمجھوتہ ایکسپریس کا انتقام لینا ہے ، جس اتحاد و یکجہتی کا مظاہرہ مینار پاکستان گراؤنڈ میں ہوا ہے اسی اتحاد کا مظاہرہ ہر شہر میں ہونا چاہیے

مولانا سمیع الحق اور حافظ محمد سعید کو مبارکباد: (جنرل حمید گل کا خطاب)

دفاع پاکستان کونسل کے رہنما جنرل (ر) حمید گل نے فرمایا کہ مولانا سمیع الحق اور حافظ محمد سعید کو یہ عظیم الشان اجتماع مبارک ہو یہ دیکھ کر ۷۰ سال پہلے کی وہ قرارداد مقاصد یاد آگئی جس پر ملک حاصل کیا گیا تھا، امریکہ چوٹ کھائے ہوئے ہے اور اب پاکستان پر حملے کیلئے بے تاب ہے، ہمارا اجتماع اس اعلان کیلئے ہے کہ اگر تم آؤ گے تو پھر یہاں سے جا نہیں سکو گے ہم جنگ کا ارادہ نہیں رکھتے مگر شہیدوں کے خون کا بدلہ ضرور لیں گے، دس سال حکومتوں نے ہمارے ساتھ ظلم کیا اپنے بندوں پر بم برسائے گئے اب سلالہ کی بمباری کے بعد جرأت دکھائی ہے تو عوام عسکری و سیاسی قیادت کے ساتھ ہے نیٹو کی سپلائی بند ہونے پر چیخ و پکار شروع ہو چکی ہے، امریکی جرنیل شکست تسلیم کرنے کو تیار نہیں مگر تاریخ نے یہ فیصلہ کر دیا کہ بھارت کی بالادستی قبول نہیں ہے اور پاکستان کو نیوکلیئر صلاحیت سے محروم کرنے کی سازشیں ناکام ہوں گی بھارت کشمیریوں کو آزادی دے کشمیر کے ساتھ غداری کا سوچ بھی نہیں سکتے۔

دفاع پاکستان کونسل کی قیادت پر اعتماد کا اظہار: (مولانا محمد احمد لدھیانوی)

اہلسنت والجماعت پاکستان کے سربراہ مولانا محمد احمد لدھیانوی نے فرمایا کہ قوم پاکستان سے محبت اور امریکہ سے نفرت کا اظہار کرنے کیلئے دفاع پاکستان کونسل کے قائدین کی قیادت پر اعتماد کر چکی ہے یہاں ۷۰ سال قبل قرارداد پاکستان منظور ہوئی تھی اب اس قرارداد کا مذاق اڑایا جا رہا ہے آج وہ قرارداد آپ کی طرف دیکھ رہی ہے

Khutbat Haqqania \ Khutbat Final

اب ملک کو بچانا ہے قادیانیوں کا پاکستان سے کوئی تعلق نہیں قادیانی ۱۹۷۳ء کے آئین کو تسلیم نہیں کرتے جو پارلیمنٹ کے فیصلوں کو نہیں مانتا اس منصور اعجاز نے میموسکینڈل چلا کر ملک میں سازش کی ہے، امریکہ کا سورج غروب ہو رہا ہے اسلام کا سورج طلوع ہو رہا ہے اب باری اسلام کی آچکی کسی رکاوٹ کو برداشت نہیں کریں گے۔

دفاع پاکستان کا مقصد دفاع اسلام ہے: (صاحبزادہ ابوالخیر زبیر)

جمعیت علماء پاکستان کے سربراہ صاحبزادہ ابوالخیر زبیر نے فرمایا کہ حقیقت میں دفاع پاکستان دفاع اسلام ہے دشمنان اسلام پاکستان کیخلاف سازشیں کر رہے ہیں کیونکہ پاکستان اسلام کا قلعہ ہے یہاں اسلام کا پرچم بلند ہوگا تو کوئی پاکستان کی طرف میلی آنکھ سے نہیں دیکھ سکے گا انہوں نے کہا کہ ہمیں بھارت اور امریکہ کی طرح ان کی ایجنٹوں کی سازشیں بھی ناکام بنانی ہیں امریکی انخلاء کے بعد پاکستان مستحکم ہو جائے گا اب پاکستان میں نبی اکرم ﷺ کا لایا ہوا نظام نافذ ہوگا۔

پاکستان اندرونی خطرات کے لپیٹ میں: (شیخ رشید احمد کا خطاب)

عوامی مسلم لیگ کے سربراہ شیخ رشید احمد نے فرمایا کہ پاکستان کو امریکہ اور انڈیا سے زیادہ اندرونی خطرات لاحق ہیں بجلی، گیس، پی آئی اے، ریلوے، سٹیل مل، این ایل سی سب بند ہو گئے ہیں جب معیشت بند ہو گی تو ملک کا پہیہ کیسے چلے گا، خلافت راشدہ کا نظام مصر، یمن، کویت سے بڑھتا چلا آ رہا ہے اگر ملک بچانا ہے اور ختم نبوت کا جھنڈا لہرانا تو چوروں، ڈاکوؤں سے ملک کو بچانا ہوگا پھر کسی کو پاکستان کی طرف دیکھنے کی جرأت نہیں ہوگی، انڈیا کے خلاف حافظ محمد سعید جہاد کا اعلان کرتے ہیں جبکہ حکومت آلو، پیاز کی تجارت کر رہی ہے انڈیا نے میرا ویزہ بند کر رکھا ہے بھارت کبھی پاکستان کا پسندیدہ ترین ملک نہیں ہو سکتا۔

امریکہ کی ناکامی اور جہادی قوتوں کی کامیابی: (محمد اعجاز الحق)

پاکستان مسلم لیگ ض کے سربراہ محمد اعجاز الحق نے فرمایا کہ آج اس اجتماع پر تمام قائدین ،مولانا سمیع الحق' حافظ محمد سعید کو مبارکباد دینا چاہتا ہوں کہ 10 لاکھ لوگوں سے زیادہ اجتماع رات کے اندھیرے میں نہیں بلکہ دن کے اجالے میں ہو رہا ہے، آج سپر پاور ہمیں للکار رہی ہے نیٹو اور اس کے اتحادیوں کو منہ توڑ جواب دینا ہوگا افغانستان پر قبضے کی تمام کوششیں ناکام ہو گئیں، آج وقت آگیا ہے کہ ۱۵ لاکھ افغانیوں کی شہادت کے بعد امریکہ بھاگ رہا ہے، حکومت انڈیا کو پسندیدہ ملک قرار دینے سے باز آئے، انڈیا کشمیر میں سب سے بڑی ریاستی دہشت گردی کر رہا ہے۔

صلیبی ممالک کو عبرت ناک شکست: (حافظ عبدالرحمان مکی)

جماعۃ الدعوۃ پاکستان کے مرکزی رہنما پروفیسر حافظ عبدالرحمٰن مکی نے فرمایا کہ افغانستان کے مسلمانوں نے قرآن پر عمل پیرا ہو کر امریکہ کو شکست سے دوچار کر دیا ہے ۲۷ صلیبی ممالک کا اکٹھ نیٹو عبرتناک شکست سے دوچار ہو چکا ہے ہارا ہوا امریکہ اپنی ذلت کا بدلہ لینے کیلئے پاکستان کو گھیر رہا ہے پاکستان کو فوجی چوکیوں پر حملے اور ہر طرح کی سازشیں کی جا رہی ہیں دوسری طرف امریکہ انڈیا کو اسلحہ دے رہا ہے اسرائیل راجھستان میں انڈیا کے ساتھ جنگی مشقیں کر رہا ہے، پاکستان مشرقی و مغربی بارڈر سے خطرات میں گھرا ہوا ہے آج کا جلسہ سیاسی نہیں حد نگاہ تک مجمع ہے مگر یہ اس مجمع سے چھوٹا ہے جو امریکہ و انڈیا کی طرف جہاد کیلئے روانہ ہوگا۔

مستقبل صرف اسلام کا ہے: (جناب لیاقت بلوچ)

جماعت اسلامی پاکستان کے سیکرٹری جنرل لیاقت بلوچ نے فرمایا کہ میں

Khutbat Haqqania \ Khutbat Final

دفاع پاکستان کونسل کی قیادت اور جماعۃ الدعوۃ کے کارکنان و ذمہ داران کو تاریخی کانفرنس کے انعقاد پر مبارکباد پیش کرتا ہوں دنیا تبدیل ہو رہی ہے استعماری اور سرمایہ دارانہ نظام ڈوب گیا مستقبل صرف اسلام کا ہے، بھارت سن لے کہ پاکستانی عوام کشمیر یوں کے پشتیبان ہیں پاکستانی عوام امریکہ کی غلامی قبول کرنے کو تیار نہیں ہیں اب پاکستان میں فوجی آپریشن بند ہونے چاہئیں لاپتہ افراد بازیاب اور قوم کی بیٹی عافیہ کی رہائی کیلئے آواز بلند ہونی چاہیے۔

دشمن کے تعین میں دفاع پاکستان کونسل کا کردار: (غلام محمد صفی)

آل پارٹیز حریت کانفرنس کے مرکزی رہنما غلام محمد صفی نے فرمایا کہ ہم دفاع پاکستان کانفرنس کا انعقاد کر رہے ہیں ہمیں دشمن کا تعین کرنا ہوگا سقوط ڈھاکہ کے وقت ہمارے دشمن کی نشاندھی ہو چکی انڈیا نے کشمیر پر تسلط جمایا اور پاکستان کو آبی جارحیت کا نشانہ بنایا عدم استحکام سے دوچار کرنے کی سازش میں مصروف رہے، سید علی گیلانی کا پیغام حافظ محمد سعید کے نام لایا ہوں سید علی گیلانی اکیلا پاکستان کی جنگ لڑ رہا ہے سرنڈر ہمارا کوئی آپشن نہیں ہے، حکمران خود کو عوام کی امنگوں کے مطابق ڈھال لیں۔

ہماری ذلت اور رسوائی کا سبب: (حافظ عاکف سعید)

تنظیم اسلامی کے امیر حافظ عاکف سعید نے فرمایا کہ پاکستان اسلام کے نام پر بنا مگر آج ہم ذلیل و رسوا ہو رہے ہیں کیونکہ اسلام کے نظام کو ملک میں نافذ نہیں کیا گیا سب سے پہلے اسلام کی بجائے سب سے پہلے پاکستان کا نعرہ لگایا گیا صلیبی قوتوں کو کچلنے کیلئے قوم کو متحد ہو کر کھڑا کرنا ہوگا۔

نظام عدل کے بغیر استحکام ناگزیر ہے: (اعجاز احمد چوہدری)

تحریک انصاف کے سینئر نائب صدر اعجاز احمد چوہدری نے فرمایا کہ پاکستان کی عدالتوں کے اندر بھٹو کے مقدمات کھولے جارہے ہیں پاکستان دولخت ہونے کے مقدمے کو بھی کھولا جانا چاہیے تاکہ پتہ چلے کلمے کی بنیاد پر بننے والے پاکستان کو کس نے دولخت کیا، پاکستان اسی صورت میں قائم رہ سکتا ہے کہ اس میں عدل کا نظام موجود ہو، انصاف کے نظام کے بغیر پاکستان میں استحکام نہیں آسکتا۔

نظریاتی دفاع اور خلافت راشدہ کا قیام: (حافظ ابتسام الٰہی ظہیر)

جمعیت اہلحدیث کے ناظم اعلیٰ حافظ ابتسام الٰہی ظہیر نے فرمایا کہ پرویز مشرف نے افغانستان پر حملے کیلئے ایئرپورٹ امریکہ کے حوالے کردیے اور کلمہ طیبہ کے رشتے کو بھول گیا تھا حافظ محمد سعید نے علم جہاد بلند کیا ان کی قیادت میں پوری قوم متحد ہو کرلڑنے کو تیار ہے، پاکستانی فوج کو جغرافیائی سرحدوں کا دفاع کرنا چاہیے نظریاتی دفاع نظام خلافت راشدہ سے ہوگا۔

امریکی جارحیت کے خلاف قوم کا اتحاد: (مولانا امیر حمزہ، قاری یعقوب شیخ)

تحریک حرمت رسول ﷺ کے کنوینئر مولانا امیر حمزہ اور قاری محمد یعقوب شیخ نے فرمایا کہ امریکہ ونیٹو کی جارحیت کیخلاف آج قوم متحد ہے کیپٹن عثمان کے والد نے پیغام دیا ہے کہ ہم اپنے بیٹے کی شہادت کا بدلہ لیں گے ابھی صرف نیٹو کی سپلائی بند ہوئی ہے امریکیوں سے سبھی اڈے خالی کروائے جائیں، انڈیا شرارتوں سے باز آجائے۔

پسندیدہ ملک بھارت نہیں: (مولانا عبدالغفار روپڑی)

جماعت اہلحدیث کے سربراہ عبدالغفار روپڑی نے فرمایا کہا پاکستان خطرات

Khutbat Haqqania \ Khutbat Final

میں گھرا ہوا ہے ہم اعلان کرتے ہیں کہ بھارت کو پسندیدہ ملک نہیں قرار دینے دیں گے۔

امریکہ کے خلاف پاکستان کے غیور مسلمانوں کا اجتماع: (پیر سیف اللہ خالد)

جمعیت مشائخ اہلسنت کے سربراہ پیر سیف اللہ خالد نے فرمایا کہ ہندو کی غلامی سے نکلنے اور علیحدہ مسلم ریاست کیلئے اسی مینار پاکستان گراؤنڈ میں قرار داد پیش ہوئی تھی آج پاکستان کے غیور مسلمان امریکہ ونیٹو کیخلاف اسی گراؤنڈ میں جمع ہیں۔

ہماری قیادت شہادت کے راستے پر: (ضیاء اللہ شاہ بخاری)

متحدہ جمعیت اہلحدیث کے صدر سید ضیا اللہ شاہ بخاری نے فرمایا کہ نیٹو نے ہماری فوج پر حملہ کرکے ہماری غیرت کو للکارا آج لاکھوں کا اجتماع اس بات کا عہد کرنے آیا ہے کہ ہم ڈٹ چکے ہیں نیٹو کو یہ بتانا چاہتے ہیں کہ ہم نے ان قائدین کی قیادت میں شہادت کے راستے پر نکل چکے ہیں۔

پاکستان میں امریکی ایجنسیوں کو کھلی آزادی کیوں؟ (عبدالرشید حدوٹی)

جمعیت علماء اسلام نظریاتی کے رہنما مولانا عبدالرشید حدوٹی نے فرمایا کہ پاکستان کے گلی کوچے میں پیغام جانا چاہیے کہ پاکستان کلمہ طیبہ کی بنیاد پر معرض وجود میں آیا یہاں امریکی ایجنسیوں کے نمائندے دندناتے پھرتے ہیں حکومت امریکی این جی اوز کو ملک سے باہر نکالے ورنہ پاکستان کا سونامی اب متحد ہو چکا ہے۔

اتحاد کی ضرورت: (مولانا عبدالعزیز علوی)

جماعۃ الدعوۃ آزاد کشمیر کے امیر مولانا عبدالعزیز علوی نے فرمایا کہ کشمیری استحکام پاکستان کیلئے اپنی جانیں پیش کررہے ہیں جب تک کشمیر پاکستان کا حصہ نہیں بن جاتا کشمیری قربانیاں پیش کرتے رہیں گے پاکستان کی عوام میں دفاع پاکستان کیلئے اتحاد کی اشد ضرورت ہے۔

تکمیل پاکستان کی جنگ اور اہلیان کشمیر: (عبدالرشید ترابی)

جماعت اسلامی آزاد کشمیر کے امیر عبدالرشید ترابی نے کہا کہ دفاع پاکستان اور تکمیل پاکستان کی جنگ اہلیان کشمیر لڑ رہے ہیں مینار پاکستان پر تاریخی جلسے میں عہد کا دن ہے کہ قائد کا پاکستان نظریاتی اعتبار سے نامکمل ہے اسلامی نظام نافذ کریں گے۔

نظریاتی سرحدات کی حفاظت: (عطاء المؤمن بخاری، محمد کفیل شاہ بخاری)

مجلس احرار اسلام کے امیر مولانا عطاء المہیمن بخاری اور نائب امیر محمد کفیل شاہ بخاری نے فرمایا کہ صلیبی قوتیں پاکستان کی نظریاتی بنیادوں کو منہدم کرنا چاہتی ہیں اگر نظریات محفوظ نہیں تو سرحدات بھی محفوظ نہیں رہتی ضرورت اس بات کی ہے کہ تمام جماعتیں متحد ہو کر پاکستان کے دفاع کا جھنڈا بلند کریں۔

انڈیا کو پسندیدہ ملک قرار دینے کا فیصلہ نامنظور: (حافظ سیف اللہ منصور)

تحریک آزادی کشمیر کے رہنما حافظ سیف اللہ منصور نے فرمایا کہ حکمران انڈیا کو پسندیدہ ملک قرار دینے کا فیصلہ واپس لیں بصورت دیگر ۱۸ کروڑ عوام انہیں پسندیدہ ملک میں بھیج دیں گے۔

ہمارا پسندیدہ ملک مدینہ: (مولانا عبدالجلیل نقشبندی)

جمعیت علماء اسلام کے ڈپٹی سیکرٹری جنرل مولانا عبدالجلیل نقشبندی نے فرمایا کہ پاکستان سے انڈیا کا مکمل انخلاء ہونا چاہیے اور پاکستان میں اسلام کا نفاذ ہونا چاہیے دفاع پاکستان کیلئے ہر اول دستے کا کردار ادا کرنا ہوگا انڈیا کو پسندیدہ ترین ملک قرار دینا غداری ہے ہمارا پسندیدہ ملک مدینہ ہے۔

دفاع پاکستان کونسل کی قیادت پر اعتماد: (حافظ طاہر محمود اشرفی)

پاکستان علماء کونسل کے سربراہ حافظ طاہر محمود اشرفی نے فرمایا کہ پوری پاکستانی

Khutbat Haqqania \ Khutbat Final

قوم دفاع پاکستان کونسل کے قیادت پر اعتماد کرتی ہے اگر نیٹو کیخلاف لڑنا پڑا تو لڑیں گے قائدین ملت! آپ کھڑے ہو جائیں ہم نعرہ تکبیر لگا کر سروں میں کفن باندھ کر نکلیں گے۔

پاکستان کی خودمختاری اور سالمیت: (مولانا زاہد الراشدی)

ممتاز عالم دین مولانا زاہد الراشدی نے فرمایا کہ نیٹو حملے میں شہید فوجیوں کو خراج عقیدت جبکہ ڈرون حملوں میں شہید ہونے والوں کو بھی خراج عقیدت کے مستحق ہیں پاکستان کی خودمختاری اور سالمیت کیلئے ہماری جنگ ہمیشہ ساتھ رہے گی۔

شہیدوں کے خون کی برکت: (جناب عبداللہ شاہ مظہر)

ممتاز عالم دین عبداللہ شاہ مظہر نے فرمایا کہ قائدین کی تائید کے ساتھ کہنا چاہتا ہوں کہ شہیدوں کے خون کی برکت ہے کہ ہم سر اٹھانے کے قابل ہوئے ہیں۔

شوق شہادت: (جناب عبداللہ گل)

محسنان پاکستان فاؤنڈیشن کے عبداللہ گل نے فرمایا کہ ہم میں داڑھی کے بغیر بھی جہادی موجود ہیں پاکستانی نوجوان غافل نہیں شوق شہادت کیلئے تڑپتے ہیں۔

پاکستان بچانے کی جدوجہد: (ملک شاہ احمد خان)

قائداعظم محمد علی جناح کے ساتھی اور تحریک پاکستان کے کارکن ملک شاہ احمد خان نے فرمایا کہ قائداعظم نے جب قرارداد پیش کی تھی میں اسی جگہ پر موجود تھا پوری جدوجہد کیساتھ پاکستان بنایا تھا اب قائداعظم کا پاکستان بچانے کی جدوجہد کرنی ہے۔

کفر کے لئے موت کا پیغام: (مولانا عاصم مخدوم، مولانا زاہد قاسمی)

صاحبزادہ زاہد محمود قاسمی اور مولانا عاصم مخدوم، و دیگر نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ پوری پاکستانی قوم وطن عزیز کے دفاع کیلئے متحد ہے پاکستان کی زمین زرخیز ہے یہاں کے بسنے والوں نے مدینے والا پرچم تھام کر اسلام دشمنوں کے سامنے سیسہ پلائی دیوار بننے کا فیصلہ کیا ہے دفاع پاکستان کانفرنس کفر کیلئے موت کا پیغام ثابت ہو گی

پاکستان میں اسلامی نظام کے نفاذ کے علاوہ کوئی نظام قبول نہیں کیا جائے گا امریکہ مسلم امہ کیخلاف برسر پیکار ہے پاکستان کا بچہ بچہ امریکہ کیخلاف میدان میں اتر چکا ہے جب قومیں میدان میں آئیں تو دنیا کی کوئی طاقت شکست نہیں دے سکتی۔

اختتامی دعا: (مولانا اجمل قادری اور مولانا فضل الرحیم)

جلسہ کے آخر میں حضرت مولانا اجمل قادری صاحب اور خصوصاً جامعہ اشرفیہ کے شیخ الحدیث مولانا فضل الرحیم صاحب نے خصوصی دعا فرمائی اور اسی پر کانفرنس کا اختتام ہوا۔

مرتب: عاصم مخدوم

الحق: ج ۴۷، ش ۳، دسمبر ۲۰۱۱ء

Khutbat Haqqania \ Khutbat Final

دو کتابوں کی تقریب رونمائی: لاہور

War of ideology

Struggle for Peace

(وار آف آئیڈیالوجی: سٹرگل فار پیس)

سوانح حیات مولانا سمیع الحق

کی تقریب رونمائی

۲۵ مئی ۲۰۱۵ء بروز اتوار بمقام: لاہور پیلیس بینکویٹ ہال لاہور

روئیداد

تقریب رونمائی کتب

(۱) ''افغان طالبان نظریاتی جنگ اور امن کی جدوجہد''

(۲) ''مولانا سمیع الحق حیات وخدمات''

گزشتہ دنوں عم محترم حضرت مولانا سمیع الحق کی ایک نئی انگریزی کتاب منصۂ شہود پر آئی جس کا ٹائٹل افغان طالبان نظریاتی جنگ اور امن کی جدوجہد ہے۔اس کتاب میں مغربی پروپیگنڈوں کے توڑ کیساتھ ساتھ اسلام کے محاسن دنیا کے .سامنے اجاگر کر کے پیغام دیا گیا ہے اس کتاب کی بنیاد دراصل مولانا سمیع الحق صاحب کی انٹرویوز کا مجموعہ تھا جو دنیا بھر بالخصوص مغربی میڈیا کے معروف زعماء اور مشاہیر صحافیوں کو دے گئے تھے ،جنہیں ۱۲ سال قبل احقر (عرفان الحق حقانی) نے ضبط وترتیب دیکر مولانا عبدالقیوم حقانی کی معاونت سے ''صلیبی دہشتگردی اور عالم اسلام'' کے نام سے قارئین کے سامنے پیش کیا تھا، اسی طرح ایک دوسری کتاب اردو زبان میں معروف ادیب اور خطیب مولانا

Khutbat Haqqania \ Khutbat Final

عبدالقیوم حقانی نے مولانا سمیع الحق کی حیات وخدمات کے نام سے شائع فرمائی جس میں انہوں نے مولانا سمیع الحق کی مستند اور دلچسپ سوانح ترتیب دی جو ایک منفرد داستان ہے، اہل ادب وقلم کی فرمائش پر ان دونوں کتابوں کی تقریب رونمائی قلب پاکستان لاہور شہر کے ایک ہوٹل لاہور پیلس میں ۲۵ مئی ۲۰۱۵ء کو منعقد کی گئی ،تقریب میں لاہور کے معروف علماء کرام، تجزیہ نگار، صحافت سے وابستہ نامور اہل قلم حضرات نے شرکت فرمائی جن میں معروف قانون دان ایس ایم ظفر ،معروف صحافی عطاالرحمٰن ،پاکستان علماء کونسل کے حافظ طاہر محمود اشرفی ،جماعت الدعوۃ پاکستان کے امیر حافظ محمد سعید ،مولانا عبدالرؤف فاروقی، جماعت الدعوۃ پاکستان کے رہنما مولانا امیر حمزہ، جید عالم دین مفتی حمید اللہ جان ،مولانا محمد اجمل قادری، مولانا عرفان الحق حقانی ، مولانا سید یوسف شاہ، مولانا محمد یونس، مولانا عاصم مخدوم، مولانا اسرار مدنی ،مولانا شوکت علی حقانی بھی شامل ہیں۔اس موقع پر انہوں نے جن تاثرات کا اظہار کیا وہ افادۂ عام کیلئے پیش خدمت ہیں تقریب کا افتتاح مولانا اعظم حسین کی تلاوت سے ہوا اور اختتام معروف علمی وروحانی شخصیت مولانا پیر سیف اللہ خالد کی دعا سے کیا گیا۔ (عرفان الحق اظہار حقانی)

اِک آدمی کی صورت میں اکادمی کا نمونہ

تقریب سے ''سوانح وخدمات مولانا سمیع الحق'' کے مصنف

مولانا عبدالقیوم حقانی کا ولولہ انگیز خطاب

کتاب کا پس منظر و پیش منظر

خطبۂ مسنونہ کے بعد......اضیاف وسامعین، دانشوارانِ ملت سیدی واستاذی حضرت مولانا سمیع الحق السلام علیکم ! آج مولانا سمیع الحق کے حوالے سے دو کتابوں کی تقریب رونمائی کا انعقاد ہو رہا ہے، پہلی کتاب دنیائے کفر کے خلاف نظریاتی جنگ اور دوسری کتاب خود مولانا سمیع الحق کی خدمات وسوانح کے متعلق ہے۔ایک انگریزی زبان میں اور دوسری اُردو میں ہے ...... ع فراغتے وکتابے وگوشہ چمنے

کتاب کا پس منظر تو بہت طویل ہے اور کتاب کا اپنا منظر بھی سمیٹتے نہیں سمٹتا ہے۔ پیش منظر تو روشن سے روشن تر ہے اس کا خلاصہ اگر نکالے تو یوں ہوگا کہ علم، قلم، کتاب، مطالعہ، درس وتدریس، فروغ علم، دینی مدارس، اسلام کے قلعے، ان کا قیام بقا، تحفظ اور اسکی ترویج واستحکام کی جنگ، اس کے ساتھ ساتھ دنیائے کفر کے چیلنجوں کا ہر میدان سے جواب، اسلام کے خلاف کفر وفرق باطلہ اور نبوت کے محل میں شگاف ڈالنے والے سارقانِ نبوت کا بھر پور عالمانہ فاضلانہ ومحققانہ تعاقب ۔ پھر میدان عمل و

Khutbat Haqqania \ Khutbat Final

معرکہ کارزار میں عملی شرکت جب کالی گھٹائیں اور بادل آئے، میزائل آگ برسانے لگے، جب لوگوں نے حالات کے ساتھ صلح کر لی اور خس وخشاک کی طرح سیلاب میں بہہ گئے، تنکے کی طرح ہوا کی رخ پر چلنے لگے، جھنڈا گرا دیا، قبلہ بدلا، نعرہ بدلا، جوڑ بدلا ان سخت حالات میں ہمارے صاحب کتاب مخدوم مکرم مولانا سمیع الحق نے نہ نعرہ بدلا، نہ قبلہ چھوڑا اور دنیائے کفر کے سامنے ڈٹ گئے جو نظریہ کل تھا وہ آج بھی ہے ......

ع نہ ہم نے شاخ گل بدلی نہ ہم نے آشیاں چھوڑا

پوری ملت کفریہ نے جامعہ حقانیہ کو ہدف بنایا

مولانا سمیع الحق کا نظریہ کیا ہے یہی ہے کہ اسلام زندہ مذہب اور نظام حیات ہے، عالم اسلام کی بقاء صرف قرآن سے وابستہ ہے جب تک زندہ رہینگے قرآن سے وابستہ رہینگے ۔آج پوری دنیائے کفر اور مغرب نے متحدہ طور پر الکفر ملة واحدة دینی مدارس بالخصوص مولانا سمیع الحق اور ان کے مرکز علم ورشد جامعہ دارالعلوم حقانیہ کو ہدف بنایا ہوا ہے۔ نیویارک ٹائم کا ایک نمائندہ جیفری گولڈ برگ دارالعلوم پہنچا تحقیق کرتا رہا ایک ایک طالب علم کو کریدتا رہا، حدیث کی کلاسوں میں بیٹھا، دارالحفظ کے چھوٹے بچوں سے ملا اور پھر جا کر ۱۰ صفحات پر مبنی اپنی رپورٹ اخبار میں شائع کی جس میں وہ لکھتا ہے کہ آج کفر کو دنیا کے کسی فوج اور لشکر سے کوئی پریشانی نہیں ہے کوئی خطرہ اور اندیشہ نہیں ہے اگر خطرہ ہے تو دارالعلوم سے، مولانا سمیع الحق سے اور اس کے طالب علموں سے، وہ کہتا ہے کہ یہ بات تحقیق کے ساتھ کہی جا سکتی ہے کہ مدرسہ حقانیہ سے فارغ ہونے والے اور مولانا سمیع الحق سے پڑھنے والے طلبہ کی اکثریت انتہاء پسند ہے۔ میں کہتا ہوں ہمیں انتہاء پسندی پر فخر ہے ہمیں بنیاد پرستی پر فخر ہے، ہماری ابتداء بھی قرآن ہے اور انتہا بھی

قرآن ہے۔ہمارا بنیاد بھی قرآن ہے جب تک جیتے رہیں گے قرآن اور رب کا دامن نہیں چھوڑیں گے، وہ اس رپورٹ میں آگے چل کر کہتا ہے کہ میں حقانیہ میں داخلہ لینا چاہتا تھا تاکہ دیکھوں کہ یہ جہاد کی کیسی فیکٹری ہے، وہ کئی دنوں تک یہاں رہا، وہ یہاں نچلی منزلوں میں بھی گیا اور بالا خانوں پر چڑھا، پھر کہتا ہے کہ مجھے کوئی فیکٹری نظر نہیں آئی، کوئی عملی جہادی ٹریننگ نظر نہ آئی اس لئے کہ یہاں تو قرآن و حدیث پڑھایا جاتا ہے جو مغرب کیلئے چیلنج بن جاتا ہے۔آج ہمارا اور پوری ملت اسلامیہ کا موقف ہے کہ اس بوڑھے جرنیل (مولانا سمیع الحق) کی شکل میں عالم اسلام کو مضبوط و مربوط قیادت ملی۔ ہاں یہ جرنیل جس نے بارہا حکمرانو کو کہا! اے حکمرانو! اللہ کی دھرتی پر اللہ کا نظام نافذ کرو، رب کا وعدہ ہے کہ آسمان پانی برسائے گا اور زمین سونا اُگلے گی۔

مولانا سمیع الحق کی علمی وسیاسی بصیرت

آپ لوگ مولانا سمیع الحق کی سیاسی حیثیت کو جانتے ہیں لیکن اندر آ کر دیکھو تو مولانا بخاری شریف کا درس دیتے ہیں، ترمذی شریف پڑھاتے پڑھاتے پچپن سال ہوگئے اور یہ ایک ریکارڈ ہے کہ جامعہ حقانیہ سے اس سال (۱۵۰۰) طلبہ کی دستار بندی ہوئی اس کے ساتھ ساتھ مولانا سمیع الحق ماہنامہ الحق کے مدیر بھی ہیں جسے پچاس سال ہونے کو ہیں۔ کچھ عرصہ قبل انہوں نے سات جلدوں میں مکتوبات مشاہیر جیسی ادب کی شاہکار شائع کی، جس کی پوری علمی ادبی اور قلمی دنیا نے بھرپور استقبال کیا اسکی مزید تین جلدیں زیر ترتیب ہیں۔

Khutbat Haqqania \ Khutbat Final

اسلام اور مغرب کی جنگ نظریاتی ہے

آج کی اس کتاب میں مولانا سمیع الحق نے واضح طور پر بتایا ہے کہ ہماری مغرب کے ساتھ کوئی دشمنی نہیں، ہندو کیساتھ کوئی دشمنی نہیں تم اسلام دشمنی چھوڑ دو ہم اپنا کام جاری رکھیں گے۔تمہارا اور ہمارا نظریاتی جنگ ہے۔ہمیں یقین ہے کہ الاسلام یعلو ولا یعلی علیہ ''اسلام غالب آکر رہے گا، اسلام مغلوب نہیں ہوگا'' انشاء اللہ۔ مولانا سمیع الحق عمر کے اس حصے میں شوگر و دیگر امراض اور ضعف و نقاہت کے باوجود ایک بڑے ادارے کا انتظام چلا رہے ہے جس میں ۵۰۰۰ ہزار طالب علم پڑھتے ہیں اس کے ساتھ ساتھ مختلف دینی اتحادوں کو پروان چڑھانا، دین کے تحفظ کے لیے ہر میدان میں کمر بستہ ہو کر دلجمعی سے کام کرنا کوئی معمولی بات نہیں۔ پھر انگلش میں کتاب کے ذریعہ پوری دنیا کو نظام اسلام کا پیغام پہنچایا اور یہ پیغام دیا کہ پوری دنیا امن کا گہوارہ بن سکتی ہے، شرط یہ ہے کہ تم اسلام کے ساتھ امن اور دوستی کا راستہ اختیار کرو آخر میں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انکا سایہ ہمارے سروں پر تادیر قائم ودائم رکھے۔آمین

افغان جہاد کی تاریخ پر مشتمل ہمہ جہت دستاویز

تقریب کے شرکاء سے ''افغان طالبان وار آف آئیڈیالوجی سٹرگل فار پیس'' کے مرتب جناب عظمت عباس صاحب کا خطاب

کتاب کے خدوخال اور تعارف

افغان جہاد کی تاریخ پر بہت کچھ لکھا جا چکا ہے جس میں جگہ جگہ حقانیہ کا ذکر اسکے بانی شیخ الحدیث مولانا عبدالحق ؒ اور موجودہ سربراہ مولانا سمیع الحق کا ذکر آتا ہے۔ یہ کتاب افغان طالبان اور جہاد کی تاریخ کی ایک حصہ ہے، ہمارے بہت سارے صحافی یہاں آ کر اپنے ذہن میں سوالات لے کر آتے ہیں دارالعلوم میں مولانا سمیع الحق کے سامنے ان کا ویژن اور تاثر کچھ ہوتا ہے لیکن واپس جا کر جب وہ اپنے کمپیوٹر پر بیٹھتے ہیں تو اپنے افکار کو کسی اور نہج پر لکھ بیٹھتے ہیں۔ ہم نے کوشش کی ہے اس کتاب میں لکھی ہوئی ڈاکومنٹری، اینکرز اور صحافیوں کے سامنے آ جائے۔ اور انہیں اس مشکل سے نکال باہر کرے کہ ادھر وہ جو کچھ سوچتے ہیں وہ واپس جا کر نہیں لکھ پاتے ہیں۔ اس کتاب میں مولانا سمیع الحق کے ذاتی شجرہ نسب سے لے کر طالبان امن مذاکرات تک سب کچھ یکجا

Khutbat Haqqania \ Khutbat Final

مل جاتا ہے۔ جس میں ہم نے کوئی چیز نہیں چھپائی اسے ہم نے مختلف چیپٹرز (ابواب) پر تقسیم کیا ہے یہ عام فہم اور سادہ زبان پر مبنی ہے۔

مولانا سمیع الحق کے انٹرویوز اور خیالات کے ترجمہ میں احتیاط

مولانا سمیع الحق بھی اس سلسلے میں ہمیشہ سے فکر مند رہے کہ ترجمہ کے دوران تاریخ کو توڑ مروڑ کر اور مسخ کر کے پیش نہ کیا جائے۔ یہی وجہ ہے کہ جب ایک دفعہ میں نے انکے انٹرویوز کے کتاب کا ترجمہ ڈیڑھ سو صفحات پر کیا تو انہوں نے خفگی کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا کہ تم بھی تاریخ کو مسخ کرنا چاہتے ہو، پھر ہم نے اس میں اضافے کیے، بہرصورت یہ کتاب افغان جہاد کی تاریخ کو سمیٹی ہوئی ہے اس سے زیادہ تفصیل اس لئے نہیں کرنا چاہوں گا کہ پھر آپ کو کتاب کی ضرورت ہی نہ ہوگی۔

مغرب سے نظریاتی جنگ کے خدوخال اور مولانا سمیع الحق کا پیغام

تقریب سے شیخ الحدیث مولانا مفتی حمید اللہ جان مروت کا خطاب

مولانا سمیع الحق کی ثابت قدمی اور دلیری

مولانا سمیع الحق نظریاتی طور پر پختہ اور ثابت قدم شخصیت ہیں۔ہوا کی رخ پر چلنے اور بدلنے والے نہیں یہ نہیں کہ حالات اور مصلحتوں کا شکار ہو کر صبح ادھر ہو اور شام کو اُدھر ہو۔وہ کل بھی افغان طالبان کے حامی تھے اور آج بھی حامی ہیں یہی وجہ ہے کہ میں انکا مداح ہوں۔انہوں نے ہر دم اور ہر قدم پر جب باطل یا حکومت وقت نے کوئی غلط یا خلاف شرع قدم اُٹھایا تو پوری قوم کو یکجا کر کے اسکے خلاف اٹھایا اور سرکوبی فرمائی۔اسی نظریاتی ثابت قدمی کے نتیجے میں وہ مغرب کی پالیسیوں کے خلاف ہیں اور انہوں نے نظریہ کی جنگ کھل کر لڑی اور یہ بانگ دہل بتایا کہ مغرب ہمارا دشمن ہے انکے نظریات اسلام کے خلاف ہیں جب تک ہم نے مغربی نظریات کا صفایا نہیں کیا اس وقت تک

Khutbat Haqqania \ Khutbat Final

اسلامی نظام نہیں آ سکتا ہے اور جب تک اسلامی نظام نافذ نہ ہوگا اس وقت تک اس ملک میں امن قائم نہیں ہوسکتا۔یہی مولانا کے پیغام کا خلاصہ ہے۔

مولانا سمیع الحق کی دو امتیازی خصوصیات

ان کے دو خصوصیات بیان کر کے اجازت چاہونگا اور یاد رکھیں! کہ میں خوشامد نہیں کرتا بلکہ حق کہتا ہوں کہ ان کی پہلی خصوصیت حق بات کا اظہار کرنا ہے وہ جبل استقلال ہیں۔وہ چاہے کچھ بھی ہو حق کا اظہار کرتے ہیں اور نتائج کی پرواہ نہیں کرتے ہیں،اس سلسلے میں وہ مشکلات سے بھی دو چار ہوتے ہیں لیکن گھبراتے نہیں ہے اور نہ حق کا ساتھ چھوڑتے ہے۔انکی دوسری خصوصیت ان کا ادارہ جامعہ دارالعلوم حقانیہ ہے جو پاکستان کا سب سے بڑا عظیم مدرسہ ہے اور اسلامی تعلیمات،تفسیر و حدیث اور جہاد کا مرکز ہے۔جو ہر معنی میں کامل اور مکمل ادارہ ہے۔

اسلام اور دینی اقدار کے تحفظ میں مولانا سمیع الحق کا کردار

تقریب سے جماعۃ الدعوۃ اور تحریک حرمت الرسول کے رہنماء
اور ہفت روزہ جرار کے مدیر مولانا امیر حمزہ کا خطاب

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّةِ الَّتِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ (حٰم: ۳۰)

مولانا کی شخصیت تحفظ امت کی علامت

میں انتہائی اختصار کیساتھ تین چار باتیں عرض کرونگا یہ میرے لیے اعزاز کی بات ہے کہ جب دفاع افغانستان کونسل کی بنیاد رکھی جا رہی تھی تو جماعت الدعوۃ پاکستان کی طرف سے مجھے پروفیسر حافظ سعید نے بھیجا اور میں اس تاسیسی اجلاس میں شریک ہوا، پھر مولانا سمیع الحق کی قیادت میں دفاع افغانستان کونسل کے اندر مجھے کردار ادا

کرنے کا موقع ملا اس کونسل کے کردار کے بارے میں میں کہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے افغانستان کا تحفظ کر دیا اس کے بعد جب پاکستان پر سخت مشکل وقت آیا تو ہمیں مولانا سمیع الحق کی قیادت میں دفاع پاکستان کونسل کے تحت بھرپور کردار ادا کرنے کا موقع میسر آیا اور اسی کے نتیجے میں دفاع پاکستان ہوئی۔ اللہ تعالیٰ نے پاکستان کا تحفظ ان سے کروایا سب کہو الحمد للہ،

مولانا سمیع الحق آئندہ بھی امت کی قیادت کریں

تیسری بات یہ عرض ہے کہ اگر عالم اسلام میں کسی اور ملک کا تحفظ بھی مقصود ہو تو اس کے لیے بھی کونسل بنا کر مولانا سمیع الحق کو چیئرمین بنایا جائے انشاء اللہ تحفظ ہو جائیگا اگر پورے عالم اسلام کا تحفظ مقصود ہو تو پھر میں کہتا ہوں کہ چیئرمین مولانا سمیع الحق کو بنایا جائے تحفظ انشاء اللہ ہو کر رہیگا۔ باقی کتاب کے بارے میں تاثرات تو دیکھ کر پتہ چل جاتا ہے کہ کس طرح انہوں نے تحفظ کا حق ادا کیا، مولانا سمیع الحق سراپا آئیڈیالوجی ہیں۔

Khutbat Haqqania \ Khutbat Final

علماء حق کی آئندہ سوسال کی نوید

تقریب سے مولانا محمد اجمل قادری (امیر انجمن خدام الدین لاہور) کا خطاب

مولانا سمیع الحق کی طویل جدوجہد

رفقائے محترم! حضرت مولانا سمیع الحق کی شہرہ آفاق زندگی علماء حق کے تسلسل کا نام ہے۔آج انگریزی زبان میں جس کتاب کو پیش کیا گیا ہے وہ علمائے حق کی آئندہ سوسال کی نوید سنا رہی ہے۔ افغانستان میں طالبان کا مستقبل موجودہ افغان صدر کی شخصیت سے بڑا گہرا تعلق رکھتی ہے، میں سمجھتا ہوں کہ آج ہندوستان کے وزیر دفاع نے دہشت گردوں کو پاکستان کے خلاف استعمال کرنے کی جو دھمکی دی ہے وہ مولانا سمیع الحق کی مسلسل جدوجہد کے خلاف عالمی استعمار کے یکجا ہونے کی علامت ہے۔ پاکستان کے پڑھے لکھے لوگ نرندر مودی کی موجودگی میں ہندوستان میں جو تاریخی تبدیلی آ رہی ہے اُسے سمجھ سکتے ہیں اور مولانا سمیع الحق نے جو قرآنی تعلیمات شیرانوالہ دروازہ لاہور میں بطور طالب علم رہ کر حاصل کیے وہ اس ڈیڑھ سو سالہ تحریک کا اگلا موڑ ہوگا۔مولانا نے موجودہ سفر گوجرانوالہ،قصور اور لاہور کے سفر میں تاریخ کا نیا موڑ رقم کیا ہے جو اس کتاب کا ایک اگلا باب ہوگا۔

Khutbat Haqqania \ Khutbat Final

مولانا سمیع الحق افغانستان میں امن کا کردار ادا کرسکتے ہیں

اس وقت افغان حکومت نے لاہور میں ایک افغان قونصلیٹ کا مطالبہ کیا ہے ۔اور موجودہ افغان حکومت کے ڈیمانڈ کو حضرت مولانا سمیع الحق کی تحریک کا اگلا موڑ رقم کرنا ہے اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ جولوگ نریندر مودی کی بے وقوفانہ سیاست کو لے کر چل رہے ہیں۔وہ پاکستان اور امت کے دشمن ہیں۔خدا کرے کہ حضرت مولانا سمیع الحق کی قیادت میں ہم آگے بڑھ کر پاکستان ، ہندوستان ، افغانستان اور اس تمام خطے میں دینی جدوجہد کا جو مستقبل ہے اس کو وہی انداز دے سکیں جس کا آغاز مولانا عبدالحق ؒ نے فرمایا تھا۔اور جس کی بنیاد حضرت شیخ الہند مولانا محمود الحسن دیو بندی نے رکھی تھی۔اللہ پاک جمعیت العلماء کے کارکنوں کو اپنے قائد کے اس فلسفے کو سمجھنے کی اور آگے منتقل کرنے کی سعادت نصیب فرمائے۔

امت مسلمہ کی امیدیں
مولانا سمیع الحق سے وابستہ

تقریب سے علماء کونسل لاہور کے چیئر مین حافظ طاہر محمود اشرفی کا خطاب

امت مسلمہ آپس میں دست بہ گریباں کیوں......؟

میں تو بولنے نہیں بلکہ یہاں مولانا سمیع الحق کو سننے آیا ہوں بہرصورت عالم اسلام کے جو احوال ہیں اور جس اضطراب میں عالم اسلام دن بدن جا رہا ہے اور افغانستان میں ایک اور جنگ مسلط کی جارہی ہے ان حالات مولانا سمیع الحق کو ایک بار تاریخی قائدانہ کردار ادا کرنا ہوگا جو افغان جہاد کے وقت ادا کیا تھا۔ایسی کئی کتابیں ہمیں پھر لکھنی ہونگی اس لئے کہ جب میں یہاں بیٹھا تھا تو پڑھ رہا تھا کہ افغانستان میں داعش اور طالبان کے درمیان جنگ شروع ہوئی۔جس میں داعش نے افغانستان کے متعدد علاقوں پر قبضہ کرلیاہے ۔معلوم ہو رہا ہے کہ عالم اسلام پر نئی جنگ چھیڑی جارہی ہے جو مکہ ومدینہ اور پاکستان کو بھی معاف نہیں کرے گی ، شام وعراق کے احوال تو ہم سب دیکھ رہے ہیں، میں مولانا سمیع الحق سے گزارش کرتا ہوں کہ اسی طرح کا قائدانہ

Khutbat Haqqania \ Khutbat Final

کردار ادا فرمائیے جس طرح آپ نے دفاع پاکستان کونسل کے وقت ادا کیا۔ اگر آپ گھر بیٹھ گئے یا اپنی کمر میں لگنے والے تیروں سے غمزدہ اور زخمی ہو کر خدانہ خواستہ سقوط اختیار کر گئے تو پھر اس آنے والے کی جنگ سے اس خطے کو کوئی نہیں بچا سکے گا۔

اسلام ایک عظیم نعمت اور اس کی قدر

ابھی میں پچھلے ماہ میں پولینڈ گیا جہاں ایک علاقے میں ایک مسجد جانا ہوا، یہ وہ علاقہ ہے جہاں پر پانچ سو برس قبل اسلام آیا وہاں پتہ چلا کہ اس مسجد میں سال میں تین نمازیں پڑھی جاتی ہیں رمضان کی پہلی تراویح اور دوعیدین کی ۔ وہاں جب بوڑھے لوگوں کو پتہ چلا تو ہمارے پاس روتے ہوئے آئے اور درخواست کی کہ کوئی بندوبست کرو کہ ہمارے نوجوان تمہارے ساتھ پاکستان جائیں اور وہ دیکھ آئیں کہ اسلام اور مسلمان کیسے ہوتے ہیں۔ملاحظہ کیجیے وہ مکہ و مدینہ جانے کی خواہش نہیں کر رہے تھے۔ ایک طرف ملت مسلمہ کی یہ حالت ہے دوسری طرف وسط ایشیاء کی پٹی پر ایک لاکھ سے زیادہ مسلمان ایسے آباد ہیں جنہیں عربی میں کلمہ تک نہیں آتا۔ یہ بھی ہم سے پوچھا جائیگا۔ مجھے مولانا کا وہ کردار بھی یاد ہے جب انہوں نے دارالعلوم حقانیہ میں ایک مستقل شعبہ اور بلڈنگ وسط ایشیا کی ریاستوں کے طالب علموں کیلئے وقف کیا تھا،لیکن حالات اور وقت کی جبر نے انہیں یہاں سے رخصت کیا۔

نظریاتی جنگ اور تہذیبی تصادم

آج دنیا میں قرآن اور اسلام کا نام لے کر کعبۃ اللہ کو گرانے کی باتیں کی جا رہی ہیں۔مسجدوں کے اندر دھماکے کرنے والے، مسلمانوں کے گلے کاٹنے والے خود کو مجاہد کہہ رہے ہوں تو ان حالات میں کیا مولانا صاحب آپ پاکستان کو تنہا چھوڑ دینگے یہ جو لکھا ہوا ہے کہ وار آف آئیڈیالوجی تو نظریہ کی جنگ لڑنے کا وقت آ گیا ہے، اور اس

جنگ کی قیادت آپ نے کرنی ہے۔ہم کل بھی آپ کے سپاہی تھے اور آج بھی آپ کے سپاہی ہیں وقت اور حالات ہم دیکھتے ہیں اور کوئی ایسا سکت نہیں رکھتا ہے کہ وقت کے فرعونوں کے سامنے اور حالات کے مصلحتوں کے سامنے کھڑا ہو قوم آج بھی مولانا عبدالحقؒ بانی افغان جہاد کے فرزند سے حالات کے جبر اور وقت کی مصلحتوں اور فراعین کے سامنے ڈٹ کر نعرہ تکبیر بلند کرنے کا امید لگائے ہوئی ہے۔یہی آپ سے امت اور قوم چاہ رہی ہیں اور یہی وقت کا تقاضا ہے۔

Khutbat Haqqania \ Khutbat Final

ایک مغربی سکالر کی کتاب
”تہذیبوں کا تصادم“ کا علمی جواب

تقریب سے معروف قانون دان جناب ایس ایم ظفر کا خطاب

مغرب میں اسلام فوبیا

سالہا سال بطور سینیٹر میری مولانا سمیع الحق سے رفاقت ہوئی جب ہم بیرون ممالک دوروں پر جاتے تو اسلام کے حوالے سے گفتگو کیلئے مولانا سمیع الحق کی خدمات حاصل کرتے جس میں آپ مغربی اعتراضات اور تنقیدوں کا تشفی بخش جواب دیتے ،مغرب میں اسلامی فوبیا اتنی زیادہ ہوگئی کہ میں ان کی ایک احمقانہ کردار کا ذکر کرنا چاہوں گا کہ ایک دفعہ بیلجیئم سے پارلیمنٹ کے وفد کے بھیجنے کی دعوت آئی تو ہم مولانا سمیع الحق کے ہمراہ گئے جہاں ایئر پورٹ پر ویزے کے باوجود انہیں روک دیا گیا اور بتایا گیا کہ چونکہ آپ طالبان کے استاد ہیں اس لیے آپ کا داخلہ بیلجیئم میں ممکن نہیں، ہم نے یہ صورت حال دیکھی تو سب نے مل کر کہا کہ اسے داخلے کی اجازت نہیں تو ہم پورا وفد بھی داخل نہیں ہونگے، پھر وہ مجبور ہوئے اور انہیں ملک میں داخلہ دے دیا لیکن پھر ان کا

پیغام آیا کہ مولانا سمیع الحق جس وفد میں ہونگے ان سے ملاقات نہیں کی جائیگی۔ ہم نے یہ سن کر صاف انکار کر دیا کہ اگر ملنا ہے تو ان کے ہمراہ ملیں گے ورنہ تو ہمیں کوئی شوق نہیں، مطلب یہ ہے کہ آپ کو بتلاؤں کہ صرف داڑھی والے نہیں بلکہ پتلون، جو گر پہننے والے اور بغیر داڑھی والے بھی مولانا سمیع الحق کا احترام کرتے ہیں۔

کتاب پر تبصرہ

میری مجبوری یہ ہے کہ میں نے مولانا سمیع الحق کی یہ کتاب وار آف آئیڈیالوجی مکمل ابتدا سے انتہا تک پڑھی ہے اور جو شخص کتاب پڑھ لیں وہ مصنف پر کم اور کتاب کے متعلق زیادہ بولتا ہے۔ کتاب کے بارے میں چند باتیں کرونگا کچھ عرصہ قبل امریکہ کے ایک اسکالر نے ایک کتاب تہذیبوں کا ٹکراؤ لکھا، میں سمجھتا ہوں کہ اس کتاب کا جواب بڑے مدلل انداز سے مولانا سمیع الحق نے اس کتاب میں دیا کہ یہ تہذیبوں کا نہیں بلکہ سوچ وفکر اور رائے کی جنگ ہے۔ اس کتاب میں تو آپ کیلئے تو شاید کوئی بڑی بات نہ ہو لیکن میں سمجھتا ہوں کہ ہمارے وہ پاکستانی جن کو اسلام کا پورا ادراک نہ ہو ان کے لیے بہت کچھ ہے جس سے اسلامی آئیڈیالوجی اور مغربی آئیڈیالوجی میں واضح فرق سامنے آجاتا ہے یہ نہایت اہم کتاب ہے جس میں ان برکات کا ذکر کیا گیا ہے مثلاً انہوں نے لکھا ہے کہ اسلام میں ایک شخص کا ناحق قتل پوری انسانیت کا قتل ہے انسانی جان کی اتنی اہمیت کوئی مذہب آئین اور ملک اس کی مثال پیش نہیں کر سکتا ہے ایک جگہ انہوں نے کہا کہ جب کوئی ریاست بنتی ہے تو عمرانی معاہدہ کے تحت اس کا آئین بنایا جاتا ہے۔

دنیا کو پہلا آئین اسلام نے دیا

دنیا والے کہتے ہیں کہ مغرب کو پہلا آئین امریکہ نے بنا کر دیا وہ بھول جاتے

Khutbat Haqqania \ Khutbat Final

ہیں ان کو یاد دلانا چاہیے کہ سب سے پہلا آئین میثاق مدینہ کا تھا جس میں تمام شہریوں کو شامل کیا گیا اور سب کو وحدت کی لڑی میں پرویا گیا۔ قانون کی بالادستی ہماری عدالتوں میں اس سلسلے میں بڑا شور مچتا ہے اور ہمارے وکلاء بڑی ہدایات مغرب و امریکہ سے لے کر آتے ہیں کہ قانون کی بالادستی یوں ہوگی۔ مجھے جب کبھی موقع ملتا ہے میں انہیں اسلام کی مثالیں بیان کرتا ہوں۔ مولانا نے بھی انکا حوالہ دیا ہے۔ اسی طرح میاں بیوی کے درمیان خوشگوار زندگی گزارنے کیلئے اسلام کا ایک نسخہ بیان کیا گیا کہ دونوں آپس میں ایک دوسرے کی رعایت، احترام، حقوق کی پاسداری کریں۔ سب سے پہلے اسلام نے ہی عورتوں کے حقوق پیش کیے عورتوں کو مغرب نے اب جا کر جائیداد میں حق دیا جب اسلام نے چودہ سو سال قبل انہیں اس حق سے نوازا۔ میں سمجھتا ہوں کہ آپ لوگوں کو مولانا سمیع الحق کی تقلید کرنی چاہیے اور اسلام کے ان برکات کو لوگوں کے سامنے بیان کرنا چاہیے۔ انہیں میڈیا میں لوگوں تک پہنچائے اور ساتھ ساتھ تحریک کی اہمیت کو بھی سمجھیں۔

مغربی اور اسلامی آئیڈیالوجی میں فرق

میں نے اس مسئلے پر کافی سوچ و بچار کیا کہ اسلام میں انسانی حقوق کا ذکر کیوں نہیں ہے اس لیے کہ اسلام نے فکر کرنے کی دعوت دی ہے تب جا کر مجھ پر یہ گرہ کھلی کہ اسلام میں ہر شخص پر فرائض لاگو ہیں جب وہ اسے پورا کریگا تو کسی کا حق ضائع نہیں ہوگا۔ اگر حکومت، ریاست اور افراد اپنے فرائض ادا کرے تو کسی قسم کے انسانی حقوق کی خلاف ورزی نہیں ہوگی۔ مغرب اور اسلام کی آئیڈیالوجی میں زمین اور آسمان کا فرق ہے۔ جیسے جہاد ہی کو لے لیجئے ہمارا نظریہ یہ ہے کہ جب تک کوئی جارحیت نہ کریں ہم اس سے جنگ نہیں کرتے جبکہ مغرب کی سوچ جب سے وہ سپر پاور بنی ہے یہ

ہے کہ خطرے کو جان بڑھ کر پہلے حملہ کردو، اگر کسی ملک نے جارحیت نہ بھی کی ہو اور خطرہ محسوس ہو تو چڑھ دوڑو جسطرح امریکہ نے عراق میں ایک جھوٹے فتوے کا سہارا لے کر حملہ کیا اور ملک وقوم کو تباہ و برباد کر دیا پھر افغانستان میں تورہ بورہ کے پہاڑوں سے خطرہ پیدا ہوا تو حملہ کیا۔

اصل دہشتگرد کون ہیں؟

اب بتایئے! کون ہے جو دہشت گرد ہے؟ ہم ہیں یا وہ؟ جو خطروں اندیشوں، اندازوں اور تخمینوں کی بنیاد پر جارحیت کرے اسلام تو کہتا ہے کہ جب تک کوئی تمہارے اوپر حملہ آور نہ ہو تو تم بھی جنگ نہ کرو، اس کا نتیجہ تو یہی ہے کہ وہ ہی دہشت گرد ہے، آگے جس بات کا ذکر کیا گیا ہے وہ بھی انتہائی اہم اور قابل غور ہے کہ مولانا سمیع الحق کے مدرسے سے جو فارغ التحصیل اور پڑھے ہوئے طالب علم ہیں وہ القاعدہ کے ممبر نہیں بلکہ اس سے بھی بڑھ کر کہا جس کی مزید تفتیش اور تحقیق کی ضرورت ہے کہ القاعدہ نامی تنظیم کی کوئی حقیقت نہیں، اس پر لکھنا چاہیے اور بتانا چاہیے کہ کیا ہم کسی سراب کے پیچھے تو خود کو پریشان نہیں کر رہے ہیں؟ یہاں اس مجلس میں اک بات ہوئی جو قابل صد تحسین ہے اور کتاب میں بھی اس کا ذکر ہے کہ مسلمانوں کو مارنے والا مسلمان نہیں۔

مغرب کو ان کی زبان میں سمجھانے کی ضرورت

میں امید رکھتا ہوں کہ مولانا سمیع الحق کی طرح لکھنے لکھانے کا فرض اور ہمارے میڈیا کو سمجھانے کی ذمہ داری آپ سب اہل علم وقلم ادا کریں گے۔ آپ لوگوں کو انہیں انہی کی زبان میں سمجھانا ہوگا، آپ کے خطبات بڑے روح پرور اور جذباتی ہوتے ہیں، جسے سن کر طبیعت بڑی خوش ہوجاتی ہے، گویا آپ مسلمان کو مسلمان بنا رہے ہوتے ہیں، آپ اپنے آپ کو درست کر رہے ہوتے ہیں۔

Khutbat Haqqania \ Khutbat Final

ایک نئی جنگ کا آغاز اور علماء کی ذمہ داریاں

اس وقت پورے عالم کو درست کرنے کی ضرورت ہے، باہر نکلیں یہ جہادِ اصغر ہے، پھر ایک اور فرض بھی بنتا ہے جس کا ذکر یہاں ہوا کہ اک نئی جنگ ہمارے اوپر مسلط کی جارہی ہے یہ جنگ کن کے درمیان ہورہی ہے؟ مسلمان کو مسلمان سے لڑایا جارہا ہے، یہ مسلمانوں کو مسلمانوں سے لڑائے جانے کی جنگ ابھی شروع نہیں ہوئی بلکہ بہت عرصہ سے شروع ہے، جس کا نتیجہ اور خمیازہ آج ہم بھگت رہے ہیں، اسے درست کرنا آپ علماء کرام کا فرض ہے۔

علماء کرام اصلاح امت کی فکر کریں

اگر قانون درست نہ ہو تو ہم وکلاء او رجج صاحبان کا قصور ہے اور اگر مسلمانوں میں اتفاق نہیں ہے تو آپ کے کسی فرض کی کمی ہوگی جسے آپ علماء کرام ہی نے پورا کرنا ہے۔ علماء یکجا ہوکر متحد ہوں گے، ہر مسلک اور ہر فرقے سے تعلق رکھنے والے ایک نظر آئیں گے' ایک دوسرے کا احترام ہوگا تو تب جاکر ہم کفر کے مقابل کامیاب ہوں گے، میں آخر میں مولانا سمیع الحق کے دعا گو ہوں کہ وہ اسی طرح اپنے مشن کو جاری وساری رکھیں جیسا کہ ان کو قیادت دی گئی ہے وہ اپنے پیروکاروں کو اس فرض پر توجہ دلانے پر آمادہ کریں کہ وہ مغربی میڈیا کا بھرپور تعاقب اور مقابلہ کریں۔

مولانا سمیع الحق نظریاتی سیاست کا نشان

تقریب سے مولانا عبدالرؤف فاروقی (جمعیت علماء اسلام کے سیکرٹری جنرل) کا خطاب

مولانا سمیع الحق کی فکر اور ولولے ہمارے لئے مشعل راہ

اس علمی و ادبی تقریب میں اسٹیج سیکرٹری کے فرائض جمعیت علماء اسلام کے سیکرٹری جنرل مولانا عبدالرؤف فاروقی نے نبھائے۔جنہوں نے شاعر مشرق علامہ اقبال کے اشعار کے ذریعے خطبائے کرام کی تقریروں کا خلاصہ سامعین کے سامنے وقتاً فوقتاً پیش کیا۔جیسے مولانا مفتی حمیداللہ جان کی تقریر کے خلاصے میں فرمایا:

کہتا ہوں وہی بات سمجھتا ہوں جسے حق
میں ابلہ مسجد ہوں نہ تہذیب کا فرزند
اپنے بھی خفا مجھ سے بیگانہ بھی نا خوش
میں زہر ہلاہل کو کبھی کہہ نہ سکا قند

انہوں نے اپنے جذبات واحساسات کی ترجمانی کرتے ہوئے فرمایا کہ مولانا سمیع الحق کا ایمان ونظریہ اوران کی فکر،ولولہ اورحمیت ہم سب کے لئے ہمیشہ مشعل راہ

Khutbat Haqqania \ Khutbat Final

رہی۔وہ اپنی ذات میں ایک دعوت ہے،وہ ایک تحریک ہیں،وہ ایک جذبہ ہیں،وہ عالمی دینی تحریکوں کے پشتہ بان اور اسلام کا پرچم پوری دنیا میں سربلند رکھنے والوں کے سرپرست ہیں،شیرانوالہ گیٹ میں ہونے والے فیصلے کے بعد حافظ الحدیث مولانا عبداللہ درخواستی نے مینار پاکستان میں عظیم الشان جلسہ کے دوران مولانا سمیع الحق کو ایک ہاتھ میں قرآن مجید اور دوسرے ہاتھ میں کلاشنکوف دے کر بااعتبار حال یہ قلندرانہ بات کہی کہ یہ خطہ آگ اور بارود کا منظر بننے والا ہے،اوراس موقع پر مولانا سمیع الحق ہی ہوں گے جو نظریاتی سیاست وعقیدے کے پشتی بان ہوں گے،بالکل ویسا ہی جیسا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:لا تتمنوا لقاء العدو فاسئلوا اللّٰہ العافیة فاذا القیتم فاعلموا ان الجنة تحت ظلال السیوف۔

جنگ اور آپریشن مسائل کا حل نہیں

خطہ میں جنگی جنون پیدا کرنا کوئی عقلمندی اور دانشمندی نہیں ہے،جنگ اور آپریشن مسائل کا حل نہیں، یہ بات واضح ہوگئی ہے کہ مولانا سمیع الحق اِسی جگہ پر کھڑے ہیں کہ جنگ اور دشمن سے مدبھیڑ کی تمنا نہ کرو لیکن اگر ناگزیر ہوجائے تو پھر جانو کہ جنت تلواروں کے سائے تلے ہے۔

اپنوں کو خوشی دلانے اور دشمنوں کو غم میں ڈوب مروانے کے لئے کہتا ہوں کہ مولانا سمیع الحق نہ تھکے ہیں نہ خاموش ہیں نہ بیٹھے ہیں اورنہ ہم بیٹھنے دیں گے،مولانا سمیع الحق ہمارے چیف آف آرمی سٹاف ہیں،وہ پوری دنیا کے جہادی قوتوں کے سربراہ اور پشتی بان ہیں جو میدان میں کھڑے ہیں اور کھڑے رہیں گے اوران شاء اللہ آنے والے وقت میں وہ کردار ادا کریں گے جس کی امت مسلمہ اُن سے توقع رکھتی ہے۔انہوں نے افغان طالبان کے نظریے اور سوچ کو اُجاگر کیا، آپ کو یاد ہوگا جب

طالبان کی حکومت تمام علاقوں سے ختم ہوئی اور قندہار سے بھی انہوں نے خود کو سمیٹا تو امیر المومنین ملا محمد عمر نے کہا تھا کہ دنیا والے ابھی فتح اور شکست کا فیصلہ نہ کریں کہ فاتح کون ہیں؟ اور شکست خوردہ کون؟ یہ فیصلے جنگ ختم ہونے کے بعد ہوتے ہیں،اور جنگ ابھی جاری ہے، جنگ کے سپہ سالار مولانا سمیع الحق ہیں۔

ہو حلقہ یاراں تو ابریشم کی طرح نرم
رزم حق و باطل ہو تو فولاد ہے مومن

Khutbat Haqqania \ Khutbat Final

طالبان کے خلاف سازشوں کا طوفان

تقریب رونمائی سے حافظ محمد سعید صاحب (امیر جماعۃ الدعوہ) کا خطاب

مولانا سمیع الحق مدظلہ سے دیرینہ تعلق

محترم علمائے کرام ،سامعین محترم! مولانا سے میرا گہرا تعلق ہے، یہ ایک لمبا سفر ہے جو الحمد للہ ہم نے ملک میں طے کیا میدانواں میں طے کیا اور بہت مشکل وقتوں میں مولانا کی قیادت میں کام کرنے کا موقع ملا مجھے یاد ہے وہ وقت جب 9/11 کا بہانہ بنا کر امریکہ اور نیٹو کے سارے ملک اپنی فوج اور ٹیکنالوجی لیکر آرہے تھے اور امریکہ زخمی شیر کی طرح دھاڑ رہا تھا کوئی اس وقت اس کے سامنے بول نہیں رہا تھا آج کی وہ بڑی بڑی سیاسی پارٹیاں اس وقت بھی موجود تھیں بس ایک آواز اٹھی اکوڑہ خٹک سے مولانا سمیع الحق صاحب نے اس وقت لوگوں کو جمع کیا، سیاسی لوگ نہیں آئے تھے مولانا شاہ احمد نورانی آئے تھے قاضی حسین احمد آئے تھے اسی طرح کچھ دینی جماعتوں کے بزرگ تھے میں بھی ان میں شامل تھا، مولانا نے جس درد سے اپیل کی تھی کہ آج وقت ہے کہ ہم ان بھائیوں کے ساتھ کھڑے ہوں۔

طالبان کی غلطی کیا تھی؟

کچھ دیر پہلے طالبان کی حکومت کو پاکستان نے قبول کیا تھا سعودی عرب نے قبول کیا تھا اور مولانا فرما رہے تھے کہ طالبان نے آخر غلطی کیا کی ہے کہ ان کے خلاف سازشوں کا طوفان اٹھایا گیا ہے آج وقت ہے کہ ہم ان بھائیوں کا دفاع کریں پھر مجلس میں طے ہوا کہ مسئلہ افغانستان کا ہے پاکستان کا ہے اللہ کی دشمنوں کی نظریں ان ملکوں پر ہے اور اپنی گہری سازشیں اور اپنے جنڈے لے کر یہاں آرہے ہیں ،اور میڈیا کے اندر ایسی جھوٹی اور من گھڑت داستانیں پیش کی جاتی ہیں اور اتنا بڑا طوفان کھڑا کر دیتے ہیں کہ آج دفاع کے لئے کوئی تیار نہیں ۔

حقانیہ میں دفاع افغانستان کونسل کا قیام

بہر حال دارالعلوم میں دفاع افغانستان نام سے ایک ادارہ تشکیل دیا گیا اور الحمد للہ ہمارے بزرگوں نے پاکستان بھر کے اندر چکر لگا کر یہ بات کہی کہ امریکہ ہمارا دوست نہ تھا نہ ہے اور نہ کبھی ہوگا اور یہ صلیبی جنگ شروع ہوتی ہے ،یہ دہشتگردی کے نام پر دنیا کا سب سے بڑا فراڈ اور جھوٹ ہے یہ اسلام کے خلاف جنگ ہے ،سارے صلیبی اکٹھے ہیں ملک کے اندر مولانا سمیع الحق صاحب کی اور دیگر دینی جماعتوں کی یہی ایک آواز تھی ۔

امریکہ کی جنگ دہشت گردی کی نہیں بلکہ اسلام دشمنی

میرے عزیز بھائیو! بعد کے حالات نے الحمد للہ یہ بات ثابت کی کہ یہ جنگ دہشتگردی کی خلاف نہیں تھی دہشتگرد خود امریکہ ہے اللہ تعالیٰ کا اپنا ایک نظام ہے ،اللہ تعالیٰ نے جہاں روس کو شکست سے دوچار کیا ان پہاڑوں اور وادیوں میں امریکہ کو بھی شکست کھانا پڑا ظالم ظالم ہوتا ہے اور طاقت میں اس وقت تک ہوتا ہے جب تک مظلوم اس کے مقابلے میں نہ ہو جب مظلوم ظالم کے مقابلے میں کھڑا ہوتا ہے ، تو طاقت مظلوم کے ساتھ ہو جاتی ہے ،امریکہ جیسی قوت کو بھی یہ جنگ ہار کر واپس ہونا پڑا

Khutbat Haqqania \ Khutbat Final

امریکہ کا دوہرا معیار

امریکہ نے پینترے بدلے اور بدل کر اپنی شکست کا انتقام لینے کیلئے جنگ شروع کی جو ابھی تک جاری ہے امریکہ کام خود نہیں کر سکتا تھا تو انڈیا کو افغانستان میں بٹھا کر بڑا اعزاز دیا،دونوں کے درمیان سٹریٹیجک پارٹنرشپ قائم ہوئی،مولانا کی کتاب میں یہ ساری باتیں موجود ہیں۔

امریکہ نے اس جنگ میں پاکستان کو پھنسا دیا

امریکہ نے پینترے بدلتے ہوئے پاکستان کے اندر بغیر کسی پرواہ کے وار شروع کیا جب کہ افغانستان جنگ لڑنی تھی تو Base (فوجی اڈہ) پاکستان میں بنایا ،سڑکیں پاکستان سے لیں،فضائیں پاکستان سے لیں اور سمندر بھی پاکستان کے استعمال ہوئے،Base پاکستان کو بنایا اور میدان جنگ افغانستان کو اور جب پاکستان کے خلاف جنگ لڑنی تھی تو پینترا بدل کر بیس افغانستان کو بنایا اور میدان جنگ پاکستان کو اور انڈیا افغانستان کے اندر لا کر بٹھایا،انڈیا کے خلاف تو ہم سب بات کرتے ہیں آرمی چیف وزیر اعظم سب ہر تخریب کاری کے پیچھے انڈیا کو ملوث قرار دیتے ہیں،اور کہتے ہیں کہ ہمارے پاس ثبوت ہے یہ باتیں بہت اچھی ہیں ہم تو اللہ کے فضل سے مولانا سمیع الحق صاحب کے ساتھ پچھلے ساٹھ سالوں سے یہ بات کہہ رہے ہیں لیکن امریکہ کا نام نہیں لیا جاتا امریکہ کا نام لیکر کیوں گھبرا جاتے ہیں جب تک امریکہ کی دہشتگردی ختم نہ ہو،اس وقت تک مسئلہ ختم نہیں ہوگا۔

مولانا سمیع الحق کی امن کی پیش رفت میں قائدانہ کردار

میرے عزیز بھائیو!مولانا صاحب نے مذاکرات کی میز پر بیٹھا کر ان مسائل کو حل کرنے کی کوشش کی ان پر بڑے سوالات کھڑے ہوگئے،ان کے جوابات مولانا

صاحب نے اپنی کتاب میں دی ہیں اصل میں یہ مسائل اس نوعیت کے ہیں کہ عام آدمی اس سے باخبر نہیں میڈیا واحد ایک راستہ ہے عوام کے پاس معلومات کا ذہن سازی کا اور تربیت کا لیکن اس کو ایک خاص انداز میں استعمال کیا جاتا ہے خصوصاً اس سیکٹر نے اسلام کو ،مدارس کو نبیوں کے وارثوں کو دہشتگردی کے نام پر بدنام کیا ہے،اسکا جواب دینے کیلئے ہمارے پاس یہ کتاب ہے،جن میں مولانا صاحب نے تمام سوالات کا جواب دیا ہے۔

اتحاد امت کی ضرورت

آخر میں میری گزارش ہے کہ مولانا صاحب ! اس وقت کردار ادا کرنا ہے،خاموش نہیں بیٹھنا ہے ایک اتحاد بنانا ہے،ایک آواز لگانی ہے جنگ ابھی جاری ہے، جس کا دائرہ وسیع سے وسیع تر ہوتا جارہا ہے،جنگ کے سامنے ہتھیار پھینکنا کبھی مسئلے کا حل نہیں ٹھیک ہے کچھ روز نہیں کرسکتے تو ڈٹ سکتے ہیں جنگ لڑ سکتے ہیں،دہشتگرد وہ ہوتے ہیں جو جنگ مسلط کرتے ہیں جو دفاع کرتے ہیں وہ اپنا حق ادا کرتے ہیں۔

مولانا سمیع الحق دلِ درد مند رکھنے والی شخصیت

اللہ تعالیٰ نے امت میں آپ کو یہ وجاہت دی ہے آپ ہمیشہ سب کو جمع کرتے ہیں میدان میں نکلتے ہیں،آپ نے تو چمن تک کا سفر ٹرک میں کیا اسی طرح لاہور سے واہگہ تک کا سفر ٹرک میں کھڑے ہوکر کیا ہر موقع پر آپ نے ایک درد دل لیکر قوم کی ہر آواز پر لبیک کہا ضرورت کے وقت نکلے اور راہنمائی کی آج اس سے زیادہ بڑی راہنمائی کی ضرورت ہے،آخر میں اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ مولانا کی کوششوں کو قبول کرے اور اسلام دشمنوں کو ناکام کریں۔

Khutbat Haqqania \ Khutbat Final

علم اور جہاد کی محفل میں

تقریب رونمائی سے روزنامہ ''نئی بات'' کے مدیر اور نیو چینل کے نگران جناب عطاء الرحمٰن کا خطاب

علماء کرام سے میری محبت

میری خوش قسمتی ہے کہ آج مجھے ایسے مقام میں حاضری کا موقع ملا جہاں جید علماء کی کہکشاں روشن ہے اور مجھ جیسے کمزور طالبعلم دنیا دار انسان کو اعزاز ملا میرے اعمال نامہ میں میرے لئے یہ بات بھی کافی ہے کہ میرا محبت اس وقت کے جید علماء کے ساتھ ہے،آج کی اس محفل میں جہاد اور علم یکجا ہوگئے ہیں وہی جہاد کامیاب ہوگا جو علم کے شعور اور طاقت کے ساتھ ہو آج جہاد کشمیر کی ایک بڑی علامت حافظ محمد سعید ہیں ۔

مولانا سمیع الحق کے دنیائے سیاست پر گہرے اثرات

اس سے پہلے برپا ہونے والے جہاد، جہادِ افغانستان جس نے پوری دنیا کی سیاست پر گہرے اثرات مرتب کیے ہیں اور اب تک جتنی جہادی قوتیں ہیں وہ جہادِ افغانستان کی کوک سے نکلتی ہیں اور اس کے سب سے روشن معروف علامت مولانا سمیع الحق صاحب ہیں اور ان کی کتاب میں جہاد افغانستان پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ہم سب کی خوش قسمتی ہے کہ جہاد کی ان سب بڑی علامتوں کے درمیان بیٹھنے کا موقع ملا۔

اشتراکی آئیڈیالوجی کے خاتمے میں مولانا سمیع الحق کا کردار

جہاں تک جہادِ افغانستان کا تعلق ہے تو اتنا کارنامہ تو پہلے سرانجام دیا ہے کہ اس کے نتیجے میں ایک ایسی سپر پاور ٹکڑے ٹکڑے ہوگیا جس نے دنیا کے اندر ایک لرزہ پیدا کر دیا تھا۔جن کی اشتراکی آئیڈیالوجی نے بڑے بڑے سرمایہ دار متاثر کیے یہ جہادِ افغانستان کی برکت ہے اور کارنامہ ہے کہ اس طاقت کو پارہ پارہ کیا اور خاک میں ملا کر رکھ دیا۔جس کو امریکہ بھی شکست نہیں دے سکتا تھا۔اس جہاد میں حصہ لینے والے اکثر دارالعلوم حقانیہ سے تعلیم یافتہ تھے۔اور یہ مولانا کا اتنا بڑا کارنامہ ہے کہ صرف اس پر کئی کتابیں لکھی جاسکتی ہے۔

مولانا سمیع الحق اور کاشغر کی آزادی

دسمبر ۱۹۹۱ء میں جس دن سویت یونین کے ٹوٹنے کا باقاعدہ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا تو اس ناچیز صحافی کو بھی ماسکو کے ایئر پورٹ پر اترنے اور گیارہ دن گزارنے اور اتنی بڑی سپر پاور کو پارہ پارہ ہونے اور جہاد افغانستان کے کارنامے دیکھنے کا موقع ملا، پھر کاشغر آیا وہاں کے مفتی اعظم مولانا یوسف جو ابھی وفات پا گئے ہیں کے دفتر میں گیا جب اس کے دفتر میں گیا تو بڑی گرمجوشی سے ملا کیونکہ جہادِ افغانستان کے حمایتی ملک سے آیا تھا جس کے نتیجے میں کاشغر آزاد ہوگیا تھا۔یہ وہ کارنامہ ہے جس میں مولانا پیش پیش رہے۔یہ انگریزی کی کتاب لکھ کر مسلمانوں کے نہیں بلکہ دنیا بھر کے دانشوروں کو بتایا کہ یہ جہاد انسانیت کے خلاف نہ تھی بلکہ قوم کی آزادی اور تحفظ انسانیت کیلئے تھی۔طالبان نے افغانستان پر آنے کے بعد دو بڑے کارنامے کیے پہلا وہاں جو بڑا اسلحہ تھا اسکو تلف کیا دوسرا انہوں نے کرائم کا بالکل خاتمہ کیا۔یہ وہ کارنامہ ہے جس کو مغرب تسلیم نہیں کرتا۔

Khutbat Haqqania \ Khutbat Final

انگریزی کتاب مولانا مدظلہ کا ایک اہم علمی کارنامہ

طالبان ایک مسلم قوت ہے ابھی ابھی خبر آئی ہے کہ طالبان اور افغان حکومت سے مذاکرات ہورہے ہیں جب تک طالبان کے ساتھ کوئی سمجھوتہ نہیں ہوتا افغانستان کا مسئلہ حل نہیں ہوگا ،حضرت مولانا سمیع الحق صاحب نے یہ کتاب پوری شرح صدر کے ساتھ لکھی ہے،حضرت مولانا سمیع الحق صاحب طالبان کے خلاف آپریشن کی بجائے مذاکرات کے حق میں تھے اگر مولانا کی یہ بات مان لی جاتی تو ۱۶ دسمبر کو پشاور کا واقعہ رونما نہ ہوتا آج بھی مولانا نے اپنا نقطہ نظر اس کتاب میں آپ کے سامنے رکھا یہ کتاب طالبانِ افغانستان کے بارے میں ہے تحریک طالبان تو لال مسجد آپریشن کے بعد وجود میں آئی، یہ کتاب حضرت مولانا کا بڑا کارنامہ ہے،اللہ تعالیٰ مولانا کی اس کاوش کو قبول فرمائے۔

عصر حاضر کا علم الکلام
اوراس کی اہمیت وافادیت

تقریب رونمائی کے شرکاء سے مولانا سمیع الحق مدظلہ کا مفصل خطاب

مولانا حقانی کے بار بار اصرار پر سوانح کی تدوین

میرے لیے انتہائی مشکل ہے کہ اپنی لکھی ہوئی چیز کے متعلق اظہار خیال کروں اور خدا گواہ ہے کہ یہ سب آپ کی محبت کی باتیں ہیں اور حسن ظن ہے ۔ آپ تمام حضرات نے اظہار کیا لیکن میں دل میں شرمندہ ہوتا رہا واللہ العظیم دل ہی دل میں اپنے آپ کو ملامت کرتا رہا۔ کہ ان لوگوں کو کیا ہوگیا ہے مولانا عبدالقیوم حقانی دو تین سال سے مجبور کررہے تھے کہ میں کتاب لکھنا چاہتا ہوں لیکن میں منع کر دیتا تھا میں نے کہا کہ ہمارے ہاں مرنے کے بعد یہ رواج تو ہے تو اس نے کہا کہ وہ حالات اس میں لکھنے ہیں جو قوم پر جہاد سے بحرانوں سے بڑے اہم مراحل سے گزرے ہیں تمہارے سوانح ہم نہیں لکھنا چاہتے وہ چیزیں ہم سب ریکارڈ میں لانا چاہتے ہیں۔ وہ قرار دادیں، وہ

Khutbat Haqqania \ Khutbat Final

کانفرنسیں وہ اعلامیے جن کا تعلق امت مسلمہ کے مسائل سے تھا اور صلیبی اور صہیونی دہشت گردی کے یلغار سے تھا۔ انہوں نے کہا کہ کم از کم وہ چیزیں نوجوانوں کے سامنے لائیں تو انہوں کتاب لکھی ۔ پھر یہ یہاں بینر لگا رہے تھے میں نے رات بار بار کہا کہ میری کتاب کا بینر لگا دو لیکن سوانح خدمات وغیرہ کا بینر مت لگانا میرے لیے بہت شرم کی بات ہے کہ ایک شخص بیٹھا ہے اور اپنی خدمات گن رہا ہے، حقیقت یہی ہے میں یہاں زیادہ تقریر نہیں کروں گا۔

سامراجی طاقتوں امریکہ وروس کی یلغار

پہلے دن سے امریکہ نے یلغار کیا سامراجی طاقتوں نے اور سویت یونین نے اور ایک مجبور ومقہور اور مظلوم ملک اور قوم کو پنجہ استبداد میں جکڑ لیا تو اس وقت یہی طالب علم ان کے آباؤاجداد اور چچا اور ماموں جواب لڑ رہے ہیں انہوں نے میدان میں اتر کر بڑے نازک حالات میں قربانیاں دیں ۔ امریکہ اس کو ایک مذاق سمجھ رہا تھا کہ سویت یونین کا مقابلہ کیسے ہوگا۔ ان لوگوں نے بوتلوں میں تیزاب ڈال کر ٹینکوں اور بکتر بند گاڑیوں پر اور بالٹیوں میں کیچڑ بھر کر ان کے شیشوں پر پھینکتے اور پھر بوتل ڈال دیتے تھے۔ یہ جہاد ایسے شروع ہوا تو امریکہ بھی اس میں کود پڑا۔

حقائق کو مسخ کرنے میں مغربی میڈیا کا کردار

بہرحال ایک یلغار شروع ہوا مغربی میڈیا بم بھی برسانا چاہتا ہے اور میڈیا کے ذریعے بھی اسلام کے چہرے کو بھی مسخ کرنا چاہتے ہیں وہ چاہتا تھا کہ میں اسلامی دنیا کو یرغمال بنا لوں ،غلام بناؤں، لوگوں کا قتل عام کروں تا کہ اسلامی دنیا سے کوئی آواز ہی نہ اُٹھے۔

آج قاضی صاحب کی مسجد شہداء میں اچانک میرے منہ سے نکلا: یُرِیْدُوْنَ

لِيُطْفِئُوا نُورَ اللّٰهِ بِأَفْوَاهِهِمْ وَاللّٰهُ مُتِمُّ نُورِهِ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُونَ (الصف: ۸)

بِأَفْوَاهِهِمْ کی جنگ بڑی سخت تھی انہوں نے زبانیں کھول دیں، حقائق کو مسخ کرنے کیلئے میڈیا کو استعمال کیا یہ سارا میڈیا الیکٹرانک ہے یا پرنٹ میڈیا بِأَفْوَاهِهِمْ کے زمرہ میں آتا ہے یہ جنگ بڑی تیزی سے انہوں نے بدنام کرنے کیلئے شروع کی کہ یہ آواز بھی نہ اُٹھائیں استعمار سامراج کے ہم تین چارسو سال شکار رہے ہیں، ہم نے ایک انچ بھی کسی مغربی اور انگریز ملک پر تجاوز نہیں کیا اب مسلمانوں کو یہ لوٹ رہے ہیں، غلام بنا رہے ہیں اور ان کے خلاف طوفان بھی اٹھا دیتے ہیں کہ یہ دہشت گرد ہیں تو مغربی میڈیا ٹوٹ پڑا۔

دارالعلوم حقانیہ، مغربی میڈیا کا ہدف

اتفاق سے دارالعلوم حقانیہ اور میں اس کا زیادہ ہدف بنا تو میں نے اس کو وقت کی ضرورت سمجھا کہ جتنا ہو سکے ان مسائل کو سمجھایا جائے، میں نے اپنے علماء کو بھی دعوت دی کہ یہ القاعدہ، یہ اسامہ بن لادن، یہ ملا عمر اور یہ جہاد، یہ فلسطین، یہ کشمیر، یہ افغانستان اور انسانی حقوق یہ جو مسائل اُٹھا رہے ہیں یہ اس زمانے کا علم کلام ہے ایک علم کلام تو اس وقت کا تھا معتزلہ خوارج کرامیہ باطنیہ کو قائل کرنے کیلئے اُس علم کلام پر اُس زمانے کے علماء حق نے بے تحاشہ کام کیا ہے اور اُس زمانے کے فرق باطلہ کو مدلل انداز میں مسکت جوابات دیئے۔ اب عصر حاضر میں ایک نئے علم الکلام وجود میں آنا چاہیے، سب علماء کرام کو اس کی طرف توجہ دینی چاہیے۔

دارالعلوم حقانیہ مغربی صحافیوں کا محور

اتفاق سے وہ تمام صحافی دارالعلوم تشریف لانے لگے، دارالعلوم میں تقریباً ۱۹۹۱ء سے یہ سلسلہ شروع ہوا طالبان میدان میں آئے ہیں۔ اس وقت سے یہ

Khutbat Haqqania \ Khutbat Final

سیلاب اُمڈ پڑا تو میں کوشش کرتا تھا کہ یہ ایک جہاد ہے ان کو سمجھایا جائے حقائق کو پچاس پچاس، سوسو میڈیا کے نمائندے جمع ہو جاتے تھے انتہائی شدت کے دور میں اور ٹاپ کے صحافی ہنری اور فلاں اور فلاں اور BBC ایک لائن لگی رہتی تھی۔ میں بخاری شریف پڑھنے کے بعد ان کے پاس آتا تھا طالب علم ناراض بھی ہوتے تھے کہ یہ کافر مرداروں کو کیوں یہاں آنے دیتے ہو؟ میں نے کہا کہ مجھے ان کے ساتھ بات کرنے دو۔ ہماری کوئی چیز ڈھکی چھپی نہیں رہنی چاہیے۔

نہایت متعصب صحافیوں کی دارالعلوم آمد

ان میں کرسٹینا لیمب، جیفری گولڈ برگ جیسے اور اس کے علاوہ نہایت ہی حاسد اور متعصب میڈیا کے لوگ آکر لڑنے لگے، پھر میں ان سے کئی کئی گھنٹے بات کرتا تھا اس بات چیت کے بعد انٹرویو کی شکل میں ضبط کرتے رہے ابھی تک وہ سلسلہ ہے، ہر دوسرے تیسرے دن تین سے چار آدمی آتے ہیں، کچھ دن پہلے جرمنی سے براہ راست ایک عورت آئی تھی اسلام آباد اُترتے ہی تین گھنٹے میں نے اسے انٹرویو دیا یہ تمام حالات بیان کیے۔

اردو کتاب کی انگریزی ترجمہ کا پرزور مطالبہ

وہ اردو حصہ میں شائع ہو گیا تھا، حضرت حافظ محمد سعید صاحب اور تمام اکابرین اس کتاب کی تقریب رونمائی میں موجود تھے اس وقت جناب مجید نظامی مرحوم اور ڈاکٹر جسٹس جاوید اقبال، جنرل اسلم بیگ، جنرل حمید گل سب نے اسکی ضرورت محسوس کی کہ یہ باتیں ساری انگریزی میں ہونی چاہیے تو پھر انگریزی کی کوششیں ہم نے کی لیکن عمدہ اور معیاری چیز نہیں بن رہی تھی، ہم نے کہا کہ پھر یونیورسٹیوں کو انگریزوں کو ان کے پارلیمنٹوں کو اور ممبروں کو بھیجنا ہے تو اس اسٹنڈرڈ کی چیز ہونی چاہیے تو اللہ تعالیٰ کو

منظور تھا کہ پچھلے ہفتے میں یہ کتاب اب شائع ہوگئی آپ حضرات نے حوصلہ افزائی کی میرا حوصلہ بلند کیا آپ حضرات خود مجاہدین ہیں، جہاد کے مرد میدان ہے اور پھر ہمارے صحافی حضرات نے بھی ہر جگہ سے مجھے اطلاع دی کہ بہت ضرورت کی چیز ہے اور پھر یہ ضرورت اب بھی باقی ہے یہ مسائل ابھی نہیں ختم ہوئے یہ مسائل اب اور زور وشور اور شدت سے اُبھریں گے۔ کیوں کہ جنگ جاری ہے یہ جنگ نئے نئے موڑ میں داخل ہو چکی ہے اور اگر طالبان نے یہ قربانی نہ دی ہوتی تو ڈیڑھ ارب مسلمانوں کی ناک کٹ چکی ہوتی کہ امریکہ اور روس کے سامنے کوئی نہیں ٹھہرا یہاں تک کہ حکمران آپ کے ان کے سامنے لیٹ گئے آپکے افواج سارے ان طاقتوں کے دباؤ میں آگئے، اور ان کیلئے استعمال ہونے لگے آپکی سیاسی جماعتیں ٹس سے مس نہیں ہوئیں ان میں ایک دوڑ لگی ہے کہ امریکہ آقا کو کون زیادہ خوش کرے، آپ کے نئے جدید طبقہ تعلیم یافتہ لبرل لوگ وہ تو امریکہ کو اس جہاں کا نجات دہندہ سمجھتا ہے۔

تہذیبوں کی یہ جنگ کون لڑے؟

پھر یہ جنگ کون لڑتا ......؟ امت کی تو ناک کٹ چکی ہوتی روس بھی آیا اور قبضہ کر گیا اور ہندوستان بھی ادھر سے آیا اور امریکہ بھی ان بچوں نے ہماری لاج رکھی ہے امت محمدی کی لیکن ان کے نام کو گالی بنا دیا گیا۔ سارا گند ان پر ڈالا گیا جن کی وجہ سے میں نے بار بار بیرون ملکوں میں جرمنی وغیرہ کی پارلیمنٹوں میں بھی کہا کہ ان کی قربانیوں کی وجہ سے مشرقی یورپ سارا آزاد ہوگیا البانیہ، مقدونیہ اور سنٹرل ایشیا کے سات آٹھ ممالک آزاد ہوئے ان کی وجہ سے دیوار برلن ٹوٹ گئی، ان کی قربانیوں کی وجہ سے امریکہ واحد سپر پاور بنا اور سارا نزلہ بھی پاکستان پر گرایا گیا، ساری آگ یہاں برسائی گئی اور ساری لعن طعن ان نوجوان بچوں پر کی گئی جو ۱۴، ۱۵ سالوں سے پہاڑوں

Khutbat Haqqania \ Khutbat Final

میں اور غاروں میں جوتے پھٹے اور کپڑے پھٹے دنیا کی دوسری طاقت سے لڑ رہے تھے، یہ تو امت مسلمہ کا گویا سہارا بنے اور اسکو زندگی بخشی دوسری بڑی طاقت بھی امریکہ کی شکل میں آگئی ہے لیکن پوری طور پر ہم نے طالبان کی طرف اپنی توپوں کا منہ موڑ دیا ہے

وزیر اعظم کی طالبان دشمنی اور صدر افغان سے ملاقات

مجھے بڑا افسوس ہے کہ ہمارے وزیر اعظم صاحب کو کیا ہوا؟ ابھی وہاں گئے، افغانستان اور اشرف غنی کیساتھ جو ملاقاتیں ہوئی۔ تو وہاں جوش میں آکر میاں صاحب نے کہا کہ اب ہم افغان طالبان کے خلاف بھی مشترکہ آپریشن کریں گے۔ یہ بیان آیا ہے یعنی ان کی قربانیوں کی قدر نہیں کریں گے بلکہ ان کو بموں سے اُڑائیں گے جبکہ وہ اپنی آزادی کی جنگ لڑ رہے ہیں مسئلہ کفر اسلام سے زیادہ ملک کو آزاد کرانے کا ہے۔ جب امریکہ کسی کو حق نہیں دیتا کہ کوئی اس پر قبضہ جمالے جب چین حق نہیں دیتا اور آزادی لڑنے والے کو ابراہام لنکن اور کیا کیا بنا رہے ہیں۔ ہیرو بنا رہے ہیں دنیا بھر کے اقوام کو حق دیتا ہے کہ آزادی کا تحفظ کریں لیکن مسلمانوں کی جنگ کی آزادی وہ برداشت نہیں کرتا ہے۔ ایسے حالات میں میاں صاحب نے بڑی دردناک بات کی ہے کہ جن لوگوں نے ہماری امت کو، تقدس کو، عظمت کو، تشخص کو بچا کے رکھا ان کو یہ صلہ ہم دے رہے ہیں۔

پرائی جنگ میں حصہ لینا اپنے پاؤں پر کلہاڑی مارنے کے مترادف

ہم کون ہیں؟ پرائے ملک میں جا کر مداخلت کرنے والے، ہم کون ہیں؟ کسی کو آزادی کی جنگ سے روکنے والے اگر ہم ان کیساتھ بھی لڑ پڑے تو گویا کہ ہم نے ۲۵، ۳۰ سال جک ماری ہے افغان جہاد کے لئے ملک کو سب کچھ داؤ پر لگایا غلط تھا اب پھر خاندان غلام کی طرح ان کو غلام کرنے میں لگے ہوئے ہیں کہ نیٹو اور امریکہ نہ جائے

ہمارے حکمرانوں اور سیاستدانوں کی پالیسی یہ ہے کہ وہ وہاں بیٹھا رہے اور وہ اس طرح غلامی میں جکڑا رہے تو یہی حال ہے میں تو بات نہیں کرنا چاہتا تھا اور نہ میری بات کی ضرورت تھی۔

مغرب کو طالبان سے وحشت کیوں؟

سب حضرات الحمد للہ ان حالات سے آگاہ ہیں اور یہ بات اب آگے چلنی ہے ہماری میڈیا، ہمارے صحافی، ہمارے علماء دلیل اور حجت سے ان کو سمجھائیں ان کا بڑا غلیظ پروپیگنڈا ہے ایک عورت BBC کی پوری ٹیم کے ساتھ تھی جب جہاد ہو رہا تھا افغانستان میں اور طالبان نئے نئے آئے تھے وہ سربراہ تھی وہ ہمارے ہاں آئی تین چار دن رہی دارالعلوم میں بھی گھر میں بھی ہم نے کھلا چھوڑ دیا کہ جس وقت چاہو ہاسٹل میں بھی جانا چاہتی تھی رات کو بھی گھومتے رہے کہ طلبہ کھانا کسی طرح کھاتے ہیں طالبان ان کیلئے ایک نئی مخلوق تھی۔ تو وہ عورت میرے پاس آکر کہنے لگی کہ مولانا آج تو بڑی حیرت ہوئی اور خوشی بھی ہوئی میں نے کہا کیا، تو کہا کہ ان کے تو نام بھی ہیں ان طالبان کے تو عمر عبداللہ عبدالعزیز کے نام بھی ہیں، میں نے کہا کہ تمہارا کیا خیال ہے؟ اس نے کہا کہ ہمارا خیال تھا کہ ریڈ انڈیا قبائل کی طرح ایک جنگلی قوم ہوگی جو جنگلات سے اچانک آجاتی ہے جیسے بکری کا، بھیڑ کا، شیر کا نام نہیں ہوتا، انہوں نے کہا یہ تو عجیب حیرت ہوگئی کہ ان کے نام بھی ہیں۔

جدید نظریات اور تصورات کی جنگ میں علماء کی ذمہ داری

یہ حالات ہیں ہمارے خلاف دشمن کے تصورات نظریات کی تو بہرحال میں نے تو تھوڑی سی کوشش کی ہے اور اللہ تعالیٰ آپ حضرات کی دعاؤں سے اپنے میری حوصلہ افزائی کی اور بہت زیادہ شکر گزار ہوں، میں اس کا اہل نہیں تھا آپ تمام حضرات

Khutbat Haqqania \ Khutbat Final

کا تہہ دل سے شکر گزار ہوں اللہ تعالیٰ آپ سب کو اس کا اجر عطاء فرمائے اور اللہ حامی و ناصر ہو۔ حضرت حافظ محمد سعید صاحب، جناب عطاء الرحمان صاحب، جناب ایس ایم ظفر صاحب، مولانا اجمل قادری صاحب جو ہمارے مخدوم ہیں جو تمام بزرگ یہاں آئے اللہ ان کو اجر عطا فرمائے۔

جلسہ ہائے دستار بندی
جامعہ دارالعلوم حقانیہ

Khutbat Haqqania \ Khutbat Final

جلسہ دستار بندی ۱۹۵۰ء

روداد

دارالعلوم حقانیہ کا جلسہ دستار بندی

۹/۱۰ شعبان بمطابق ۲۷۔۲۸ مئی ۱۹۵۰ء

ایک عظیم الشان علمی جشن

۶۵ سال قبل دارالعلوم حقانیہ کا جلسۂ دستار بندی

۹۔۱۰؍شعبان ۶۹ھ۔ بمطابق ۲۷۔۲۸ مئی ۱۹۵۰ء

دارالعلوم حقانیہ کے شاندار ماضی کو مرتب و مدون کرنے اور اسے ریکارڈ پر لانے کے سلسلہ میں ضروری ہے کہ ایسے تمام مواد، یادداشتوں، قلمی رپورٹوں، واردین وصادرین کی تفصیلات بالخصوص دارالعلوم کے ابتدائی دور کے جلسہ ہائے دستار بندی کی روداد یں جو اس وقت نہیں چھپ سکیں، کسی نہ کسی طرح شائع کر کے محفوظ کی جائیں اس غرض کیلئے دارالعلوم کی مفصل تاریخ کی تدوین اور ماہنامہ الحق کی خصوصی اشاعت کے علاوہ فوری طور پر ادارۂ الحق نے فیصلہ کیا ہے کہ ایسے مواد کو دارالعلوم کے ریکارڈ سے تلاش کر کے الحق کے ذریعہ محفوظ کیا جائے اس وقت ہمارے سامنے دارالعلوم کے ایک جلسہ دستار بندی ۱۹۵۰ء کی رپورٹ ہے یہ جلسے اپنی افادیت اور وسعتوں کے لحاظ سے دیرپا اثرات کے حامل ہوتے تھے اور ایک عظیم الشان علمی جشن (بقول مولانا قاری محمد طیب صاحب مہتمم دارالعلوم دیوبند) کی صورت اختیار کر لیتے تھے پیش نظر رپورٹ اس وقت پشاور کے ہفت روزہ البلاغ نے خصوصی شمارہ ۸ جون ۱۹۵۰ء جلسہ دستار بندی نمبر میں شائع کی تھی جسے مولانا سعید الدین صاحب شیرکوٹی نے مرتب کیا تھا اب وہ مکمل روداد شامل خطبات کیا جا رہا ہے۔

Khutbat Haqqania \ Khutbat Final

پہلی نشست

ابھی پچھلے دنوں دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک کا اجتماع بسلسلہ دستار بندی فضلاء دارالعلوم حقانیہ منعقد ہوا جس کی اجمالی کارروائی البلاغ کی گذشتہ اشاعت میں درج کی گئی تھی آج کی صحبت میں ہم تفصیلی طور پر ان تقاریر کو درج کر دینا مناسب خیال کرتے ہیں جو اس کامیاب اجتماع میں فاضل مقررین نے کیں پہلی نشست میں جو ۲۷؍مئی کو بعد نماز ظہر زیر صدارت شیخ الحدیث مولانا نصیر الدین صاحب غورغشتوی تین بجے منعقد ہوئی (واضح رہے کہ صدارت کی تجویز حضرت مولانا غلام غوث ہزاروی صاحب نے اپنے مخصوص انداز میں پیش کی اور تائید مولانا عبدالحنان ہزاروی صاحب نے پرجوش الفاظ میں پیش کی جس میں آپ نے فرمایا کہ ایسے اجتماع کے لئے جس میں دورۂ حدیث شریف کے طلباء کی دستار بندی کی جاتی ہو بجز ایسے شخص کے جو عرصہ ۳۱ سال سے حدیث نبوی ﷺ کا درس بغیر کسی معاوضے کے دے رہا ہو صدارت کے لئے اور کوئی نہیں ہوسکتا چنانچہ جناب صدر مسند صدارت پر رونق افروز ہوئے تجویز صدارت کی تحریک اور تائید کے بعد برخوردار محترم سمیع الحق فرزند ارجمند مولانا عبدالحق مہتمم جامعہ دارالعلوم حقانیہ نے تلاوت قرآن کریم سے اس نشست کا آغاز اور افتتاح کیا) تلاوت کلام پاک کے بعد صدر استقبالیہ کی طرف سے حضرت مولانا روح الامین صاحب اکوڑوی (محکمہ تعلیم سے وابستہ رہے اب انتقال کر چکے) پشتو زبان میں نہایت فصاحت و بلاغت کے ساتھ مبسوط خطبہ استقبالیہ سنا کر سامعین کو محو حیرت کر دیا اس خطبہ میں مولانا نے جو کچھ فرمایا اس کا حاصل یہ ہے۔

خطبہ استقبالیہ: (مولانا روح الامین صاحب)

ہم اس چیز کو مسلمان کے دینی فرائض کی ادائیگی کا ثبوت بنا سکتے ہیں کہ اس وقت بیشتر اکابرین علماء و مشائخ اس اجلاس میں شرکت فرما رہے ہیں دور دراز سے آکر

سینکڑوں حضرات نے ہماری حوصلہ افزائی کی ہے اور ان میں مختلف بزرگ اور مختلف (علمی اور عملی) قسم کے اکابرین شامل ہیں ان میں وہ بھی ہیں جنہوں نے سیاسیات کا میدان اپنے لئے منتخب کرلیا تھا وہ بھی ہیں جو گوشہ نشینی کو پسند کرتے ہیں وہ بھی ہیں جن سے علمی سلسلے قائم ہیں اور وہ بھی ہیں جن سے طریقہ ہائے طریقت کی راہ ملتی ہے بہر صورت یہ سب حلقے وہی ہیں جن سے اصلاح امت کی ذمہ داریوں کا تعلق ہے ہمیں بجا طور پر فخر ہے کہ یہ حضرات ہماری حوصلہ افزائی کا باعث بنے ہیں۔

نئی تہذیب کا دور اور فتنوں کی طومار

(اس بیان میں مولانا روح الامین صاحب نے حالات حاضرہ کا تفصیلی جائزہ لیتے ہوئے اور دارالعلوم حقانیہ کی بناء کا ذکر کرتے ہوئے کہا) اس دور میں کہ آج ہر گلی اور کوچہ میں نئی تہذیب کا دور دورہ ہے اور ہر طرف فتنوں کا طوما رہے ہم نے اس دارالعلوم کو ایک اجمالی خاکے کے طور پر پیش کیا ہے اور یہ اسی وسیع اصلاحی لائحہ عمل کا اجمال ہے جو اصلاح حالات کا ضامن ہے میں اس وقت یہاں تشریف فرما علماء کرام اور تمام مہمانوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

سپاسنامہ: (سید غلام علی شاہ مظہر)

(خطبہ استقبالیہ کے بعد سید غلام علی شاہ بادشاہ صاحب مظہر اکوڑوی نے درج ذیل اردو زبان میں سپاسنامہ دارالعلوم کی جانب سے نہایت ہی فصیح و بلیغ نہج میں سنایا) بخدمت جملہ علماء کرام ومعززین واہالیان اکوڑہ شرفائے مضافات اکوڑہ! منجانب دارالعلوم حقانیہ......

نشہ دربارہ گہر در صدف وبو درگل
آن قدر لطف ندارد کہ تو درخانۂ ما

Khutbat Haqqania \ Khutbat Final

علم پروری اور علم دوستی کا مظاہرہ

جنابانِ والا! ہم سب سے پہلے اس خالق ارض وسما کا شکریہ ادا کرتے ہیں جس نے ہمیں پاکستان جیسی آزاد اسلامی مملکت عطا کی اور یہ پاکستان ہی کی برکات ہیں جس کی وجہ سے آپ آج اپنے ہی گھروں میں اپنے نوجوانوں کو زیور علم دین سے مالا مال دیکھ رہے ہیں مقام فخر ہے کہ آج ہم ان کی تحصیل علوم کی دستار بندی کے لئے جمع ہوئے ہیں حضوران والا! ہمیں احساس ہے کہ اس سخت گرمی میں دور دراز کی مسافت طے کرکے اور اپنی ضروری مصروفیات چھوڑ کر آپ نے یہاں آنے کی تکلیف گوارا فرمائی ہے اور جس علم پروری اور علم دوستی کا ثبوت آپ نے دیا اس کا حساب دوستاں در دِل کے علاوہ اللہ تعالیٰ کے دربار میں بہت بڑا مقام ہے اور اُخروی نجات کا باعث ہے۔

محمد ﷺ سے محبت اور وفاداری

ہمالہ مرتبت مہمانو اور نیک ضمیر بزرگو! علماء کرام اور طلباء دین کے مقام کی اتنی عزت افزائی جو آپ نے کی یہ اللہ تعالیٰ اور جناب رسالت مآب محمد مصطفیٰ ﷺ سے محبت اور وفاداری کا بین ثبوت ہے......

کی محمد سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں

بزرگو! جس جانی اور مالی امداد کا ثبوت اہلیان اکوڑہ ومضافات اکوڑہ نے دیا ہے دارالعلوم ان کا رہتی دنیا تک احسان فراموش نہیں کرے گا۔

شیخ الحدیث مولانا عبدالحق صاحبؒ کی بے لوث خدمات

حضوران اقدس! دارالعلوم دیوبند میں جو کورس تکمیل پذیر ہوتا تھا اسی کورس کی

تکمیل دارالعلوم حقانیہ میں کی جاتی ہے لہٰذا ان طلباء کو جو دارالعلوم حقانیہ سے فارغ شدہ ہیں اور یہاں ان کی دستار بندی کی گئی ہے ان کو فاضل دیوبند کی بجائے فاضل حقانیہ کہا جائے گا آج کے بعد علمی نکتہ نگاہ کے پیش نظر اکوڑہ کا نام پاکستان کے جغرافیہ اور علمی، مذہبی تاریخ میں آب زر سے لکھنے کے قابل ہوگا اور یہ سب علمی عروج ہمارے وطن کے قابل فخر فرزند شیخ الحدیث جناب مولانا عبدالحق صاحب مدظلہ کی بے غرضانہ اور بے لوث خدمات کا نتیجہ ہے اوراس کامیابی کا سہرا انہی کے سر ہے۔

مربیان علم دین! آخر میں آپ سب کی آمد کا شکریہ ادا کرتے ہوئے درگاہ رب العزت سے دست بدعا ہیں کہ جن اصحاب نے دارالعلوم حقانیہ کی ترقی اور امداد کیلئے دامے، درمے، قدمے، سخنے امداد فرمائی ہے ان کو اللہ تعالیٰ دین و دنیا کی سرخروئی عطا فرمائے (آمین ثم آمین)

مخصوص برائے وزیر تعلیم ......

محفل شمع تاباں درگلستان رنگ وبو باشی
الٰہی ہر کجا باشی بہار آبرو باشی

مولانا عبدالحق صاحبؒ کو خراج تحسین: (خان محمد زمان خان)

بعد ازاں اسی نشست میں الحاج خان بہادر محمد زمان خان صاحب آف اکوڑہ خٹک ☆ نے اپنی ضعیفی کو نظر انداز کر کے لاؤڈ سپیکر کے سامنے تشریف لا کر ایک عالمانہ و

☆ مایہ ناز ادیب اور خٹک قبیلہ کے سربراہ مرحوم ہو چکے ہیں جلسہ میں خان بہادر کا لقب مسترد کر دیا مگر مولانا عبدالحنان ہزاروی مرحوم نے خان اعلیٰ کا خطاب دے دیا۔

Khutbat Haqqania \ Khutbat Final

ادیبانہ انداز میں مختصر مگر جامع اور ولولہ انگیز تقریر ارشاد فرمائی جس میں تمام مہمانوں کا شکریہ اور شیخ الحدیث مولانا عبدالحقؒ صاحب بانی دارالعلوم حقانیہ کی انتھک کوششوں کی تحسین و آفرین پیش کی اور فرمایا کہ دارالعلوم حقانیہ اہلیان سرحد خصوصاً علاقہ خٹک کے رہنے والوں کے لئے موجب برکت اور سعادت ہے دارالعلوم حقانیہ کی ضروریات کے بارے میں ارشاد فرمایا کہ سرحد میں وسیع القلب اور درد دل رکھنے والے رؤسا موجود ہیں اگر وہ توجہ وعنایات دارالعلوم حقانیہ کی طرف مبذول فرمائیں تو بعید نہیں کہ یہ دارالعلوم حقانیہ جو اب ایک جھونپڑی کی شکل میں ہے قلیل عرصہ میں اس کے لئے ایک عظیم الشان بلڈنگ تیار ہو جائے اور عظیم الشان کتب خانہ بھی اس کے لئے میسر ہو سکے۔

مولانا عبدالحق صاحب کا نعرہ تعلیم دین اور نقصان کی تلافی کا اعزاز

تقسیم ہند سے ہم پر جو سب سے بڑی افتاد پڑی ہے وہ ہمارے علمی مراکز اور دینی درس گاہوں کا ہاتھ سے نکل جانا ہے اور یہ ایک ایسا نقصان ہے جو ایک سمجھدار قوم کیلئے سب سے زیادہ رنج اور تکلیف کا باعث ہے میں یہ کہے بغیر نہیں رہ سکتا کہ اس نقصان کی تلافی کرنا مولانا عبدالحق صاحب کی قسمت میں لکھا تھا کہ انہوں نے حالات کی ناسازگاری کے باوجود تعلیم دین کا نعرہ بلند کیا اور یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ یہ نعرہ صدا بصحرا نہ ثابت ہوا (خان موصوف نے اپنے بیان میں اہلیان اکوڑہ کی جانب سے تمام مہمانوں کا پر خلوص خیر مقدم کیا) بعد ازاں شیخ الحدیث مولانا عبدالحق صاحب نے مہمانوں کا شکریہ ادا کیا اور روداد مدرسہ سنایا اور تفصیلی خطاب بھی فرمایا جسے اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں۔

انبیائے کرام ترکہ میں علم کی میراث چھوڑتے ہیں

۲۷۔۲۸ مئی ۱۹۵۰ء کے جلسہ دستار بندی سے
شیخ الحدیث مولانا عبدالحق قدس سرہ کا مفصل خطاب

علوم اسلامیہ کے گلشن کی سہ سالہ کارکردگی

حمد اور تعریف کے لائق وہی ذات پاک ہے جس نے اپنی بے حد رحمتوں کی بارش سے علوم اسلامیہ کے گلشن (یعنی دارالعلوم حقانیہ) کو سرسبز اور شاداب کیا اور اس کے سہ سالہ دور کو نہایت حسن وخوبی سے پورا فرمایا اور اس کے خداموں کو یہ موقع میسر فرمایا کہ وہ دارالعلوم کے گزشتہ سالوں کا تعلیمی نتیجہ دستار بندی کی صورت میں اپنے محبوب بہی خواہوں کے سامنے پیش کریں اور نہایت مسرت کیساتھ ان کے سامنے یہ عرض کرسکیں کہ معاونین حضرات نے اپنی پاک کمائی کا وہ حصہ جس کو ان حضرات نے طلباء دارالعلوم پر صرف کیا ہے وہ بیجا صرف نہیں ہوا ہے اور ان ہمدردوں کی ہمدردی کی برکت سے یہ علمی سرچشمہ اسلامی علوم کی اشاعت کے قابل ہے ایک دور ہم پر غلامی کا گزرا جس میں ہم بے وقعت اور بے عزت تھے۔

Khutbat Haqqania \ Khutbat Final

قوموں کی عزت کے دو اسباب

کسی قوم کی عزت کے دو سبب ہوا کرتے ہیں ایک ان کا بنیادی علم جس سے ان کی روحانیت اور معنویت باقی ہو دوسرا اس قوم کی اقتصادی اور مالی حیثیت جس سے ان کی مادیت باقی ہو ایک جابر قوم جس ملک پر مسلط ہو جائے تو سب سے پہلے غلام قوم کی عزت کے یہ دونوں سرچشمے بند کرانے کی سعی کرتی ہے جس سے محکوم قوم کی معنویت، مادیت، وقعت اور شہرت ختم ہو جاتی ہے وہ سر اٹھانے کے قابل نہیں رہتی اور اس کے نتیجے میں قوم کے اخلاق اور کردار ایسے پست ہو جاتے ہیں کہ جو نہ صرف مخلوق کی نظر سے گر جاتی ہے بلکہ بد اخلاقی اور بد کرداری کی وجہ سے قہر الٰہی کی مورد بن جاتی ہے۔

غیر قوموں کے علوم کو قابل فخر سمجھنا

جب قوم اپنے مذہبی اور قومی علم سے بیگانہ اور ناآشنا ہو جاتی ہے تو علم دین کی آبپاشی کے نتائج یعنی دین، اخلاق، تہذیب، تمدن اور معاشرت کے سرسبز وشاداب باغ سے محروم ہو جاتی ہے جب پانی نہ ہو تو باغ کب سرسبز رہ سکتا ہے جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ فاتح قوم کا علم اور فن اپنا علم اور فن سمجھنے لگتی ہے بلکہ فاتح کی ہمنوا اور ہم مشرب بن جاتی ہے اور اس غیر قوم کے علم وتمدن کو عزت کا سرچشمہ جانتی ہے ان کے علوم کی ڈگریاں حاصل کرنا اپنا فخر اور کامیابی سمجھتی ہے مگر حقیقت میں تو یہ حاکم قوم کے لئے فخر کا مقام اور ان کی کامیابی ہوتی ہے غلام قوم تو حاکم قوم کا ظل عکس بلکہ خیمہ بردار ہوتی ہے اقتصادی اور مالی حیثیت کی بربادی کی وجہ سے قوم کی سرچشمہ استغنا غیرت اور حمیت مفقود ہو جاتی ہے بلکہ افلاس اور بے مائیگی کی وجہ سے خودداری اور استغناء کے تصور سے بھی محروم رہ جاتی ہے اور بمصداق کاد الفقران یکون کفرا ایمان فروشی کے لئے بھی تیار ہو جاتی ہے۔

انگریز نے ہمیں یونیورسٹی اور کالج کا تحفہ کیوں دیا؟

انگریز قوم کو اس کی کیا ضرورت تھی کہ وہ مسلمان قوم کے تعلیم کے لئے مدارس جاری کرے اگر وہ سرور کائنات ﷺ کی پاک تعلیم اور مقدس زندگی کے مطابق مسلمانوں کے لئے تربیت گاہیں قائم کرتی تو ان کی شہنشاہیت کا خیال کب عملی جامہ پہنتا یورپ کی بساط سیاست کے شاطر جو ہاتھ کی صفائی اور عیاری میں اپنا ثانی نہیں رکھتے ہمیشہ اس اصول پر کاربند رہے ہیں کہ سانپ بھی مرجائے اور لاٹھی بھی نہ ٹوٹے انہوں نے علماء کے برخلاف اور علم دین سے عوام کو متنفر کرانے کے لئے مختلف حربے استعمال کئے۔

لارڈ میکالے کا مطلوب انسان

مسلمانوں کو ایک ایسے راستہ پر لاڈالا جہاں لارڈ میکالے کا قول حرف بحرف صحیح ثابت ہوا بلکہ میں تو کہتا ہوں کہا گر سو فیصدی نہ ہو تو سو میں ۹۹ فیصد مسلمانوں پر اس کا قول بالکل صادق آتا ہے وہ کہتا ہے کہ ہم کو ایک ایسی جماعت تیار کرنی چاہیے جو خون اور رنگ کے اعتبار سے تو ہندوستانی ہو مگر مذاق، رائے، سوجھ، بوجھ اور بصارت کے اعتبار سے انگریز ہو اس سے صاف ظاہر ہے کہ فاتح قوم کا ہرگز یہ مقصد نہ تھا کہ مفتوح قوم انگریزی تعلیم یا انگریزی زبان سیکھے جس کے لئے انہوں نے تربیت گاہیں کھولی تھیں بلکہ ان درسگاہوں کے قیام سے ان کی غرض بھی صرف یہی تھی کہ مسلمان اپنی دینی تعلیم اور تمدن سے غافل رہ کر یورپی تہذیب سے مزین ہو جائے جیسا کہ لارڈ میکالے کا نقطۂ خیال تھا۔

غیر زبانوں کی تعلیم اور علماء کرام

اسلام اس سے منع نہیں کرتا کہ دوسروں کے زبان سیکھی جائے علماء فرماتے ہیں

Khutbat Haqqania \ Khutbat Final

کہ دوسروں کی لغت یعنی دیگر اقوام کے ذرائع تحریر وتقریر کو سیکھنا جائز ہے چنانچہ زید بن ثابتؓ کو سریانی زبان سیکھنے کا حکم ہوا تھا اختلاف السنہ بھی ایک نعمت ہے ارشاد خداوندی ہے وَمِنْ اٰیٰتِهٖ خَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافُ اَلْسِنَتِكُمْ وَاَلْوَانِكُمْ اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَاٰیٰتٍ لِّلْعٰلِمِیْنَ (الروم:۲۲) اسلام جس چیز سے منع کرتا ہے وہ یورپی تہذیب غیر اسلامی اعمال اور معتقدات ہیں انگریزی تعلیم کسب معاش کے لئے جائز ہے مگر یورپی تہذیب سے مہذب ہونے کی اجازت ہرگز نہیں۔

اسلام میں تعلیم کی اہمیت

اسلام کے نزدیک تعلیم اتنی اہم چیز ہے کہ سب سے پہلے جو سبق من جانب اللہ سکھایا گیا ہے وہ یہ ہے کہ اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَ (العلق:۱) قرآن مجید نے انسان کی اکرمیت کی وجہ علم بیان کی ہے اِقْرَاْ وَرَبُّكَ الْاَكْرَمُ الَّذِیْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ (العلق:۳تا۴) وَعَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ كُلَّهَا (البقرۃ:۳۱) حضرت اشرف الرسل صلی اللہ علیہ وسلم کی افضلیت کی ایک عظیم الشان وجہ او تیت علم الأولین والاخرین ہے جس طرح کہ آنحضرت ﷺ عادات اور اخلاق حسنہ میں فائق تھے اسی طرح علمی معجزات میں بھی فائق اور ممتاز تھے سردار کونین ﷺ کے بعد مسلمانوں نے اپنے زمانہ میں اپنے پیغمبر ﷺ کی اتباع میں علم کی اتنی قدر ومنزلت کی اور علوم وفنون کی اشاعت میں ایسی خدمات انجام دیں کہ دنیا کی قوموں میں اسکی نظیر نہیں ملتی۔

بادشاہوں کا علماء کی ہمت افزائی

جاحظ تیسری صدی کا ایک ادیب ہے وہ بیان کرتا ہے کہ میں نے کتاب الحیوان لکھ کر عبدالملک ابن مروان کی خدمت میں پیش کی تو اس نے پانچ ہزار اشرفیوں

سے میری ہمت افزائی کی پھر میں نے کتاب الزرع والنحل تصنیف کر کے ابراہیم بن عباس کو بھیج دی تو اس نے بھی پانچ ہزار اشرفیاں بھیج دیں۔

ہارون الرشید اور علماء کی قدر

مختلف علوم وفنون والوں کی اتنی قدر ومنزلت تھی کہ خلیفۂ ہارون الرشید نے روم کے بادشاہ کو ساڑھے بارہ ہزار من سونا اور ہمیشہ کے لئے صلح کی ضمانت اس شرط پر دینی منظور کی کہ لیوتام فیلسوف کو اجازت دے کہ وہ کچھ عرصہ کے لئے یہاں آئے اور مامون کو فلسفہ اور حکمت کی تعلیم دے نہ صرف بغداد، قاہرہ، بصرہ، بخارا اور کوفہ میں بڑے بڑے مدارس تھے بلکہ قرطبہ میں ایسے مدارس تھے کہ فرانس،انگلستان اور دیگر یورپی ممالک سے طلباء اندلس آتے تھے اور ریاضی وطب مسلمانوں سے سیکھتے تھے ایک حاکم کے کتب خانہ میں چھ لاکھ کتابیں جمع تھیں۔

مسلمانوں کا شوق علم اور ذوق کتاب

عام لوگوں کے حصول علم کا یہ شوق تھا کہ ابن حوقل کہتا ہے خوزستان کے شہروں میں میرا گزر ہوا میں نے ایک قلی کو دیکھا کہ اس کے سر پر بوجھ تھا ایک اور شخص کو بھی دیکھا تھا کہ اس کے سر پر بھی بہت بڑا بھاری بوجھ تھا اور یہ دونوں منزل مقصود کو جا رہے تھے اثناء راہ میں دونوں کے درمیان آیات قرآنی اور مسائل علم کلام میں مناظرہ جاری تھا وہ دونوں اپنے علمی خیالات میں ایسے مستغرق تھے کہ ان کو اپنے بھاری بوجھوں کا کوئی احساس نہ تھا یہ تھی ان کی شوق علم میں محویت کی ایک مثال۔

Khutbat Haqqania \ Khutbat Final

یورپ اور تعلیم

یہ صحیح ہے کہ آج یورپ اور امریکہ میں تعلیم عام ہے لیکن عام تعلیم کا معیار ان ممالک میں صرف یہی ہے کہ مادری زبان کے حرفوں کے نقوش سے متعلم واقف ہو جائے اور بس لیکن دوسری طرف پرانے مسلمانوں کو دیکھئے کہ انکی دماغی تربیت اتنی تھی کہ مزدور طبقہ کے افراد تفسیر اور علم میں اتنے منہمک جا رہے تھے کہ وہ اپنے سر پر پڑے ہوئے بھاری بوجھوں کی سنگینی کو محسوس نہیں کرتے ...... ع ببیں تفاوت راہ از کجاست تا بہ کجا

اورنگزیب عالمگیر کے عہد حکومت میں نظام تعلیم

اورنگ زیب عالمگیرؒ کے عہد حکومت میں نظام تعلیم اس حد تک مکمل اور عام تھا کہ مارکس میلز سرکاری کاغذات کی بناء پر لکھتا ہے کہ برطانوی حکومت سے پہلے صرف بنگال میں اسی ہزار دیسی مدارس تھے جو کہ آبادی کے لحاظ سے ہر چالیس آدمیوں پر ایک مدرسہ قائم تھا اس حساب سے ہندوستان اور پاکستان کی موجودہ مردم شماری کے لحاظ سے ستاسی لاکھ سے زیادہ مدارس تھے، مسلمانوں کی قدیم تعلیم کا دار ومدار معافیات اور اوقاف پر تھا جو کہ اسی تعلیمی مقصد کے لئے مسلمانوں نے وقف کئے تھے ہنٹر لکھتا ہے کہ جب صوبہ بنگال پر ہم نے قبضہ کیا تو بقول جیمز جو کہ اس علاقہ کا افسر مال تھا صوبہ کا چوتھا حصہ بھی حکومت کے ہاتھ میں نہیں تھا۔

۱۸۳۸ء میں آٹھ لاکھ پونڈ کے خرچ پر مقدمہ چلایا گیا اور معافیات اور تعلیمی اوقاف پر حکومت نے قبضہ کیا اور اس تعلیمی معافیات اور اوقاف سے حکومت کی آمدنی میں تین لاکھ پونڈ کا اضافہ ہوا اس سے آپ اندازہ لگایئے کہ جب اسلامی حکومت کے ایک صوبہ کا تعلیمی خرچ تین لاکھ پونڈ تھا تو اسلامی ہندوستان کی تمام مقبوضہ صوبوں کا خرچ کتنا ہوگا؟

اسلامی حکومت کے دور میں دیہات میں مدارس

اسلامی حکومت کے دور میں دیہات میں چالیس افراد پر ایک مدرسہ تھا شہروں میں تو مدارس کی تعداد اس سے بھی زیادہ تھی صرف تیس افراد پر ایک کالج تھا۔

ہملٹن اپنے سفر نامہ میں لکھتا ہے کہ شہر ٹھٹھ (صوبہ سندھ) میں چار سو مختلف علوم وفنون کے کالج تھے یہ چار سو کالج نہ صوبہ کے لئے تھے نہ ملک کے لئے بلکہ دارالخلافہ سے ہزار میل دور ایک شہر میں ایک دو نہیں دس بیس نہیں چار سو دیہاتی پرائمری سکول نہیں مڈل سکول یا ہائی سکول نہیں مختلف علوم وفنون کے کالج تھے۔

سلطان محمد تغلق کے دور کے مدارس

سلطان محمد تغلق کے زمانہ میں صرف دہلی میں ایک ہزار مدرسے تھے یہ تھا مسلمانوں کا علمی جذبہ اور ولولہ یا تو وہ دور تھا اور یا دوسری طرف برطانوی شہنشاہیت کے دور کی برکات میں سے مؤرخین اہم برکت یہ لکھتے ہیں کہ انہوں نے تعلیم کو عام کیا وہ کس طرح مسلمانوں میں ہزار میں ۳۳ مرد اور عورتوں میں صرف دو یعنی آٹے میں نمک کی نسبت سے بھی کم یہ بیان کرنے کی تو کوئی ضرورت نہیں کہ وہ تعلیم جو آٹے میں نمک کی نسبت سے بھی کم ہے وہ کس قسم کی ہے۔

تعلیم کا مقصد کیا ہونا چاہیے؟

تعلیم کا یہ مقصد نہیں کہ ایک قوم کو مادی فوائد حاصل کرنے کیلئے اور سرکاری عہدوں اور ملازمت کے لالچ کی خاطر تعلیمی مراکز کی طرف مائل کیا جائے کیونکہ اس کا نتیجہ، اخلاق کی درستگی اور ذہنی ارتقاء نہیں بلکہ شکم پروری ہے ایسے اداروں کی طرف قوم پوری طرح متوجہ ہوتی ہے جس میں معاشی کشش ہو بلکہ تعلیم کا اصلی مقصد یہی ہے کہ

Khutbat Haqqania \ Khutbat Final

جمہور اور عوام اپنی اخلاقی اور روحانی ضرورتوں کا پوری طرح احساس کر سکیں اور انکے دل میں اپنے مقصد کی تکمیل کیلئے مخلصانہ تقاضا اور مطالعہ پیدا ہو اور اس کے حصول کیلئے ایسی جدوجہد کریں جس طرح کہ وہ اپنی مادی ضرورتوں کیلئے کرتے ہیں۔

جذبہ اصلاح اور حصول علم کا ذوق

چنانچہ وہ اپنے حلقہ اثر میں نقائص کا شدت سے احساس کریں اور ان کے دل میں اپنی اصلاح کا صحیح جذبہ اور علم حاصل کرنے کا صحیح ذوق پیدا ہو ان کے پاس اگر زندگی کی تمام نعمتیں موجود ہوں اطمینان وسکون کا پورا ساز وسامان میسر ہو لیکن علم کی کمی کو اسطرح محسوس کرتے ہوں کہ گویا ہر چیز موجود ہونے کے باوجود کچھ بھی نہیں اور یہ محسوس کریں کہ ہماری پیدائش کا مقصد معرفت خداوندی ہے اور رب العزت جل جلالہٗ کی معرفت اور آخرت کی کامیابی صحیح علم پر منحصر ہے اسی لئے زندگی کے تمام کاموں پر مقدم اور اہم کام علم کے حصول کو سمجھنا ہے جیسا کہ پیاسا پانی کی تلاش میں گھومتا پھرتا ہے اسی طرح یہ علم کی تلاش میں پھرتا ہے الغرض جب قوم علم کو اپنی روحانی غذا اور اپنی مرض کی دوا سمجھے تب ہی وہ تعلیم یافتہ ہوگی۔

تعلیم دلوانا صرف حکومت کا فرض نہیں

اور اگر یہ خیال کرے کہ یہ حکومت کا فرض ہے یا کسی تعلیمی ادارے کا کام ہے تو یہ سخت غلطی ہوگی اسی طرح اگر علم کو شکم پروری کا ذریعہ سمجھا جائے تو یہ حقیقت میں علم کو ذلیل کرنے اور نیست ونابود کرنے کے مترادف ہے یہ صحیح ہے کہ دنیا کی مثال نیلام کی منڈی کی طرح ہے مگر علم اور صاحب علم کو حذف پاروں سے بیچنا علم کی انتہائی تذلیل ہے علم خداوند کریم کی معرفت اور رضا حاصل کرنے کا ایک خاص ذریعہ ہے علم اور علماء اور طالبان علم دین کی کتنی شان ہے مثال کے طور پر سن لیجئے۔

فضیلت علم ارشادات معلم الاولین والاخرین کی روشنی میں

(۱) جو شخص علم حاصل کرنے کیلئے کسی راستہ پر روانہ ہو جائے تو اللہ تبارک وتعالیٰ جنت کی راہ اس پر آسان کرتا ہے۔

(۲) طلب علم پچھلے گناہوں کا کفارہ ہے۔

(۳) دنیا اور دنیا کی تمام چیزیں اللہ تبارک وتعالیٰ کی رحمت سے دور ہیں سوائے تین چیزوں کے (۱) ذکر خداوندی (۲) اور اس کے متعلقات (۳) عالم اور طالب علم۔

(۴) فرشتے طالب علم کے کام سے خوش ہوتے ہیں اور اس کے لئے اس کی گزرگاہوں میں اپنے پر بچھاتے ہیں۔

(۵) عالم کے لئے آسمان اور زمین کی مخلوقات حتی کہ پانی میں مچھلیاں مغفرت مانگتی ہیں۔

(۶) عالم کی فضیلت عابد پر ایسی ہے جس طرح چاند کی فضیلت ستاروں پر۔

(۷) العلماء ورثة الانبیاء انبیاء علیہم السلام نے اپنے ترکہ میں روپے اشرفیاں نہیں چھوڑیں بلکہ انہوں نے علم کی میراث چھوڑی ہے خوش قسمت ہے وہ آدمی جس کی قیمت میں علم آجائے ......

رضینا قسمة الجبار فینا
لنا علم و للجهال مال
فان المال یفنی عن قریب
وان العلم یبقیٰ لایزال

(۸) یا عالم بن جاؤ یا طالب علم یا غور کے ساتھ سننے والے یا ان کے

Khutbat Haqqania \ Khutbat Final

ساتھ محبت کرنے والے جو شخص ان میں سے ایک بھی نہیں وہ خطرے میں ہے صحابہ کرام تعلیم کے شوق میں ایسے سرشار تھے کہ وہ موسم کی سختی اور فاصلہ اور مسافت طے کرنے کی بالکل پرواہ نہیں کرتے تھے۔

سلف صالحین اور حصول علم کے لئے سعی

سلفؒ ایک حدیث کے واسطے شام اور مصر کا سفر اختیار کرتے تھے اس دور کے مسلمان علم کی اہمیت اور فضائل کی وجہ سے اس کو اپنا ذاتی کام اور اپنی زندگی کی اہم ضرورت سمجھتے تھے وہ ایک جماعت اور ادارے یا حکومت کی طرف نہیں دیکھتے تھے بلکہ علم کیلئے اس طرح اہتمام کرتے تھے جس طرح اپنی مادی ضرورتوں، خوردونوش، لباس اور مکان کے لئے، عام مسلمانوں پر علم دین کا سیکھنا جس طرح فرض ہے اور اسکے حاصل کرنے کی ذمہ داری ان کے کندھوں پر ڈالی گئی ہے۔

علماء کی ذمہ داریاں

اسی طرح علماء پر بھی ذمہ داری ہے کہ وہ لوگوں کو علم سکھلائیں علم کے کتمان (چھپانا) کے عظیم خطرات سے ان کو آگاہ کیا گیا ہے فرمان خداوندی ہے اِنَّ الَّذِیْنَ یَکْتُمُوْنَ مَآ اَنْزَلْنَا مِنَ الْبَیِّنٰتِ وَالْھُدٰی مِنْۢ بَعْدِ مَا بَیَّنّٰہُ لِلنَّاسِ فِی الْکِتٰبِ اُولٰٓئِکَ یَلْعَنُھُمُ اللّٰہُ وَ یَلْعَنُھُمُ اللّٰعِنُوْنَ (البقرا:۱۵۹) سخت وعید اور تنبیہ ہے مگر باوجود اس کے ان کو اس خوشخبری سے بھی سرفراز کیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے پاک فرشتے آسمان اور زمین کی مخلوقات حتیٰ کہ چیونٹیاں اپنی سوراخوں میں اور مچھلیاں پانی میں علماء کے حق میں دعا مانگتی ہیں

قابل رشک دواشخاص

رشک اور غبطہ کا موقع دو شخصیتوں پر ہے ایک وہ آدمی جس کو اللہ تعالیٰ نے حلال مال دیا ہو اور وہ اس کو اللہ کی راہ میں صبح وشام خرچ کرتا رہے دوسرا وہ شخص جس کو اللہ تعالیٰ نے علم وحکمت عطا کی ہو اور صبح وشام وہ اسکی تعلیم میں لگا رہے نیز نضر اللہ امرأ سمع مقالتی فوعا ھا واداھا کما سمعھا ان کی شان کو بلند کرتا ہے اس دوطرفہ فضائل اور تاکیدات کا قدرتی نتیجہ یہ ہوا کہ مدینہ منورہ کی پوری آبادی ایک ایسے غیر اصطلاحی مدرسہ میں تبدیل ہوئی کہ اس کا ہر ہر فرد طالب علم اور معلم ہے اشاعت علم کے لئے جس طرح اس کی ضرورت ہے کہ ہر فرد کے دل میں طلب علم کا جذبہ موجزن ہو اور علماء دین موجود ہوں جن کے اوقات تدریس اور تعلیم کے لئے وقف ہوں اسی طرح اس کی بھی ضرورت ہے کہ عام مسلمانوں میں ایثار یعنی اپنی حوائج ضروریہ پر قوم اور مذہب کے فائدے اور حاجت کو ترجیح دینے کا مادہ موجود ہو۔

مہمانان رسول ﷺ کی قدر اور صحابہ کرام

حضرت ابوطلحہؓ نے ایک دفعہ حضور ﷺ کے مہمانوں کی دعوت کی گھر میں پوچھا کہ کھانے کے لئے کوئی چیز موجود ہے گھر والی نے کہا کہ صرف بچوں کے کھانے کے لئے کوئی چیز موجود ہے گھر والی نے کہا کہ صرف بچوں کے کھانے کی مقدار ہے فرمایا کہ بچوں کو سلا دو اور خود مہمانوں کے ساتھ بیٹھ گئے اور ان کو کھانا کھلایا مہمانوں کو بوجہ نہ ہونے روشنی کے یہ محسوس ہوتا تھا کہ میزبان بھی ہمارے ساتھ کھانے میں شریک ہے مہمان سیر ہو کر اٹھ گئے اور یہ خود بمع اپنے بچوں کے بھوکے رہے چنانچہ یہ آیت نازل ہوئی وَيُؤْثِرُونَ عَلَىٰ أَنفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ (الحشر:۹) ایسی ایثار کی ضرورت ہے۔

Khutbat Haqqania \ Khutbat Final

حضرت خبیبؓ اور عشق رسول ﷺ

حضرت خبیبؓ پھانسی کی جگہ میں ہیں ایک شقی اور بد بخت ظالم اسکو نیزہ مارتا ہے اور کہتا ہے کہ کیا تم اس کے لئے تیار ہو کہ تمہاری جگہ حضرت محمد ﷺ ہوں اور تم بچ جاؤ انہوں نے فرمایا کہ میں اس کیلئے بھی تیار نہیں کہ آقائے نامدار روحی فداہ کے قدم مبارک میں کانٹا چبھے اور میں بچ جاؤں محبت اسی کو کہتے ہیں صرف الفاظ سے کام نہیں چلتا عمل کے میدان میں ایثار اور محبت کی مثال پیش کرو۔

علم کو صحیح محل میں صرف کرنا

ہم کو ایسے علم اور مسلمانی کی ضرورت ہے کہ اپنے علم کو صحیح محل میں صرف کریں اور اپنی خدا داد بصیرت سے اپنے اپنے موقع پر کام لینے کا ملکہ پیدا کریں اور حقائق وواقعات کی وہی قیمت قائم کریں جو خالق فطرت نے قائم کی ہے۔

مدارس کی بنیاد عوام کی ایمان، یقین، احساس اور طلب

مدارس اور نظام تعلیم کی بنیاد وہی اینٹیں نہیں ہوتیں جو کسی تعلیم گاہ کی بنیاد میں لگائی گئی ہوں نہ مدرسے کا استحکام ان سنگین دیواروں اور اونچے اونچے میناروں پر ہوتا ہے جو تعلیمی عمارت کی زیب وزینت ہوا کرتی ہیں بلکہ مدرسہ کی بنیاد عوام اور جمہور کا ایمان، یقین، احساس اور طلب ہے جتنا ایمان، یقین، احساس اور طلب طاقتور اور عام ہو اتنی ہی تعلیم گاہ غیر متزلزل نظام تعلیم مستحکم اور تعلیمی دعوت مؤثر ہوگی تعلیم گاہیں طالب علموں پر آباد ہوتی ہیں مدرسہ کی سرسبزی اور شادابی کے درخت کی جڑیں مدرسہ کی زمین میں نہیں ہوا کرتیں بلکہ مدرسہ سے باہر قوم کے دل ودماغ میں ہوا کرتی ہیں اگر جڑیں خشک ہوں تو درخت کی مصنوعی شاخیں کبھی بھی تروتازہ نہیں رہ سکتیں۔

قوم کی تربیت کی ضرورت کا احساس

اگر ہم قوم کی تعلیم و تربیت کی ضرورت محسوس نہ کریں تو وہ مالی ایثار ہرگز نہیں کرسکتی چہ جائے کہ وہ اپنے بچوں کو اپنی آغوش سے نکال کر مادرِ علم کی آغوش میں دے دے ان کی نظر میں مہمانانِ نبی کریم ﷺ یعنی طالبانِ علم دین ان کے کندھوں پر ایک بھاری اور غیر مفید بوجھ معلوم ہوتا ہے اگر آپ جوہری نہیں تو آپ موتیوں کی پہچان کس طرح کرسکتے ہیں ذرا ملائکہ اور قدوسیوں سے پوچھو کہ جب ایک طالب علم کے پاؤں کی آہٹ سنتے ہیں تو ادب و احترام سے اٹھتے ہیں اگر قوم کے بالغ نظر افراد اپنی امراض کو نہ پہچانیں اور جہل مرکب کی ظلمات میں مبتلا رہیں تو وہ نقد کو اگرچہ بہت کم ہی کیوں نہ ہو قرض پر اگرچہ بہت زیادہ ہو حال کو اگرچہ کتنا حقیر ہو مستقبل پر اگرچہ کتنا ہی شاندار کیوں نہ ہو ہرگز قربان نہیں کرسکتے حالانکہ تعلیم گاہوں کا سارا معاملہ قرض ہے اگر عوام کے ساتھ شوق، ایمان اور تربیت کی کمی ہو تو اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ مدرسہ سے باہر فضاء ساز گار نہ ہوگی اور جو فضلاء مدرسوں سے فارغ التحصیل ہوں گے تو وہ بھی ماحول میں بگڑ کر نیست ہو جائیں گے ان میں احساس کمتری پیدا ہوکر اور عوام کے رنگ میں رنگ ہوکر تربیت اور تکمیل کا جتنا کام تربیت گاہ میں کیا ہوا اس پر راکھ ڈال دیں گے۔

قوم کی بے توجہی سے وفور جہل کی انتہاء

آج قوم کے بے توجہی سے وفور جہل کی یہ حالت ہے کہ مسلمانوں کی عام زندگی فتنہ جہل سے لبریز ہے اسباب علم جتنے زیادہ ہوتے جاتے ہیں اتنا ہی اسی نسبت سے امت کی جہالت ترقی کرتی جاتی ہے آج جہالت کی یہ حالت ہے کہ بدھیات دین میں، نظریات میں یا اعتقادات میں شکوک وشبہات کے جراثیم سرایت کر گئے ہیں کوئی خدائے پاک کے وجود میں کلام کرتا ہے تو کوئی نبوت کی ضرورت پر بحث کرتا ہے اور کسی

کو ختم نبوت میں شک ہے مسلمانوں کے علمی ادارے بے بسی، بے کس اور کس مپرسی کے عالم میں پڑے ہیں پانچ کروڑ نفوس کی تعداد کا اگر لحاظ کیا جائے تو کتنے مدارس کی ضرورت ہے اور موجودہ کتنے ہیں اور پھر ان سے کتنے علماء تیار ہوئے ہیں اور پھر فارغ شدہ افراد کی قوم کتنی حد تک خیر مقدم کرتی ہے اگر فی لاکھ ایک یا دو ان کی قدر کرتے ہیں تو سو میں ننانوے علم اور علماء کے برخلاف اعلان جنگ کرتے ہیں کوئی مولویانہ سسٹم ختم کرنے کی فکر میں ہے تو اس کے طرز بود و باش اُڑانے کی فکر میں ہے اور کوئی علماء کے اثرات کو زائل کرنے کی فکر میں لگا ہے۔

اغیار کے کام کو اپنوں نے اختیار کیا

غرض اغیار نے مجموعی طاقت سے وہ کام نہیں کیا ہے جس کو آج اپنے بھائی کر رہے ہیں پس صرف لاعلمی کا رونا نہیں بلکہ علم دین کے ساتھ دشمنی اور علم سے بیزاری کا رونا بھی ہے جبکہ قوم کا نظریہ یہ ہو جس کا بیان ہو چکا تو پھر علماء سے شرعی مقاصد کی تبیین کی کیونکر توقع کی جاسکتی ہے اور جب شرعی اصول کی اس بے قدری کی وجہ سے تعلیم وتعلیم کا سلسلہ باقی نہ رہے تو پھر مذہب کیونکر باقی رہ سکتا ہے اشاعت اسلام اور دین کی حفاظت کے تمام مسلمان ذمہ دار ہیں اور اس کا واحد ذریعہ تعلیم ہے اور حصول علم کا ذریعہ مدارس دینیہ ہیں۔

دارالعلوم حقانیہ کے تین سال

ہمدردان اسلام! اسلام اور پاکستان کے پیش نظر گزشتہ تین سال سے دارالعلوم حقانیہ کا اجراء کیا گیا ہے اس سے قبل محض اللہ تعالیٰ کے بھروسہ پر مدرسہ تعلیم القرآن جو کہ دارالعلوم کا ایک شعبہ ہے کہ بنیاد قائم کی گئی تھی انجمن کے مخلص ممبروں اور باشندگان اکوڑہ کی علم دوستی اور معاونت کی وجہ سے وہ پرائمری حصہ دینیات کے ہائی سکول کے

Khutbat Haqqania \ Khutbat Final

درجے تک پہنچ گیا جس کے لئے میں تہہ دل سے معاونین کا شکریہ ادا کرتا ہوں بمطابق وَاِذْ تَاَذَّنَ رَبُّكُمْ لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ وَلَئِنْ كَفَرْتُمْ اِنَّ عَذَابِيْ لَشَدِيْدٌ (ابراهیم:۷)

اور انشاء اللہ امید ہے کہ اگر باشندگان اکوڑہ اور دیگر معاونین حضرات کی ایثار اور مذہبی شیفتگی کا یہی عالم رہا تو بہت جلد یہ ترقی کرتے کرتے دینی کالج بن جائیگا۔

دارالعلوم حقانیہ کی دینی مساعی

بحمد للہ دارالعلوم محض خداوند قدوس کے فضل و کرم سے دین متین کی تبلیغ کا مقدس کام انجام دے رہا ہے جہاں اہل خیر حضرات معقول اور کافی رقم سے امداد فرماتے ہیں وہاں مذہبی درد رکھنے والے غرباء بھی اپنی حیثیت اور استطاعت کے مطابق امداد سے دریغ نہیں کرتے جس کا دارالعلوم از حد ممنون ہے یہی امداد باہمی ہے جس کی برکت سے بڑے بڑے علمی ادارے علمی ترقی کرتے چلے آئے دارالعلوم نہایت کفایت شعاری اور خوش اسلوبی سے کام چلا رہا ہے جو کام دوسرے علمی ادارے پانچ چھ سو روپے کے خرچ سے انجام دیتے ہیں یہاں دو سو روپوں کے خرچ سے پورا کیا جاتا ہے اور وہ بھی اچھے طریق سے الحمد للہ علیٰ ذلک قابل اور ماہر مدرسین قلیل تنخواہوں پر اور بعض حسبۃ للہ درس دیتے ہیں۔

دارالعلوم کے بہی خواہوں اور محسنین کا شکریہ

دارالعلوم ان سب محسنوں کا تہہ دل سے شکر گزار ہے خداوند پاک اس علمی نونہال کے بہی خواہوں کو دینی و دنیاوی کامیابیوں سے سرفراز فرمائے اور اس مقدس خدمت کی زیادہ سے زیادہ توفیق دے دارالعلوم اپنے طلبہ کا بھی نہایت شکر گزار ہے کہ باوجود اس کے کہ دارالعلوم کی طرف سے ان کے ساتھ مالی معاونت بہت معمولی پیمانہ پر

Khutbat Haqqania \ Khutbat Final

ہوتی ہے تاہم طلبہ حضرات بڑے نظم و نسق اور ضوابط کے ساتھ اپنی علمی مشاغل کو جاری رکھتے ہوئے دارالعلوم کے عروج و ترقی کے لئے اپنی جدوجہد سے کام لے کر اطراف و اکناف کی اہل خیر حضرات سے امدادی رقوم لا کر دارالعلوم کے حوالہ کرتے ہیں دارالعلوم کے کارکنوں کو خداوند لایزال کی درگاہ سے کامل یقین ہے کہ اگر دارالعلوم اپنی اس تیز رفتاری اور روزمرہ ترقی کی طرف گامزن ہوتے ہوئے کام چلاتا رہے تو وہ دن دور نہیں جبکہ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک پاکستان کی بڑی سے بڑی یونیورسٹی اور کامیاب اداروں میں شمار کیا جائے یہ نہیں بلکہ صوبہ سرحد کے لئے ایک مایہ ناز اور قابل فخر اول نمبر کی دینی درسگاہ ثابت ہو اور خاص کر اکوڑہ خٹک ہی کی سعادت ہو جو اس نعمت عظمیٰ اور سرچشمہ فیض کا حامل اور مرکز بن سکے عملہ دارالعلوم کی انتہائی تمنا ہے کہ اس دارالعلوم کے طریق کار کو دنیا کے مقبول عام اور بہتر مدارس مثلاً جامعہ ازہر (مصر) دارالعلوم دیوبند (ہند) کے طرز پر چلائیں جس کے لئے اولین اور نمایاں شرط یہ ہے کہ آل پاکستان کے علماء کے طبقہ سے دو تہائی اور دیگر اہل الرائے حضرات سے ایک تہائی ممبر بنائے جائیں جیسا کہ دارالعلوم دیوبند میں کیا گیا ہے ان ممبروں کے مشورہ سے طے شدہ قوانین پر عمل پیرا ہوتے ہوئے کام چلایا جائے تا حال ہمارا کام ابتدائی مرحلوں پر ہے۔

دارالعلوم حقانیہ کے مستقبل کا خاکہ

مگر الحمد للہ ہمارے توقعات بہت حد تک امید افزا ہیں ابتدائی مشکلات جو ایسے دینی کام میں ہوا کرتے ہیں وہ دارالعلوم کے کتم عدم سے سطح وجود پر لانے کے لئے بھی تھے جسکی بناء پر بہ صد افسوس عرض کیا جاتا ہے کہ ہم مجبوریوں کی وجہ سے اراکین شوریٰ کے اعلان کرنے سے تا حال قاصر رہے اور اب تک اس کو ایک عارضی مجلس منتظمہ چلاتی رہی جس نے خون و پسینہ ایک کر کے نہایت جانفشانی سے

کام کرتے ہوئے دارالعلوم کو اس حد تک پہنچایا اللہ تعالیٰ ان کو دین دنیا کی ترقی عطا فرمائے آمین اب جبکہ دارالعلوم کا خاکہ سامنے آچکا ہے اور قوم و پبلک کے اہل خیر حضرات نے عموماً اور اکوڑہ خٹک کے باشندہ حضرات نے خصوصاً ایسی ہمت فزائی فرمائی جس کی وجہ سے الحمدللہ دارالعلوم کے معاونین کا حلقہ اور بھی وسیع تر ہوتا جا رہا ہے اور ہم اس قابل ہو چکے ہیں کہ آئندہ قوم کے سامنے ہم وَاَمْرُهُمْ شُوْرٰى بَيْنَهُمْ (شوریٰ:۳۸) کی بناء پر اراکین کا اعلان کرسکیں گے۔گئی۔ وآخر دعوانا أن الحمد للہ رب العلمین۔ بعدازاں چوبیس فارغ شدہ طلبہ کی دستار بندی کی رسم ادا کی

علم کو عمل کے ہمدوش رکھا جائے

صدارتی خطاب شیخ الحدیث مولانا نصیر الدین غورغشتوی

اس نشست کے اختتام پر شیخ الحدیث مولانا نصیر الدین صاحب غورغشتو ی نے صدارتی تقریر فرمائی جس میں جناب صدر نے صدارت کا شکریہ ادا کرتے ہوئے اپنے عاجزی کا اظہار فرمایا اور طلباء کو موثر پیرایہ میں نصیحت فرمائی مولانا محترم نے اپنے صدارتی بیان میں فضلاء دارالعلوم حقانیہ کو خصوصاً خطاب کیا اور فرمایا کہ

اے نوجوانان ملت! تم ہی پر قوم و ملت اور ملک کی بہت سی ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں اور اس نظم عالم کی گاڑی کو غلط لائنوں سے اٹھا کر صحیح راستوں پر ڈالنا تمہارا ہی کام ہے علم دین بھی اللہ تعالیٰ کی نعمتوں میں سے ایک نعمت ہے جسے یہ نعمت نصیب ہوا سے شکرگذار ہونا چاہیے اور اس کی قدر کرے علم کی کماحقہ قدر یہی ہے کہ علم کو عمل کے

Khutbat Haqqania \ Khutbat Final

ہمدوش رکھا جائے اور اپنے علم سے دوسروں کو فیض پہنچانے کی اپنی بساط کے بہ موجب کوشش کی جائے۔

دستار فضیلت کا تقاضا

میری ان فضلاء کو یہی نصیحت ہے اور اسی کی میں ان کیلئے دعا کرتا ہوں (آپ نے فارغ طلبا کو خصوصاً مخاطب کر کے فرمایا) یہ دستار فضیلت یہی تقاضا رکھتی ہے کہ آپ اپنے علم کو ہر پہلو سے عمل کا روپ دیں اور خلوص اور رضا الٰہی کو ملحوظ خاطر رکھیں۔

دوسری نشست: بزم مشاعرہ

۲۷ مئی کی شام کو ۹ بجے شب سے گیارہ بجے شب تک دارالعلوم کے پروگرام کے مطابق بزم مشاعرہ منعقد رہا مشاعرہ بعد از نماز عشاء ساڑھے نو بجے شروع ہوا جس میں سرحد کے معزز اور قابل فخر مشہور قومی شعراء کرام تشریف لائے تھے حضرت رئیس الفصحاء خلیق صاحب مانکی شریف نے صدارت فرمائی مشاعرہ کے لئے طرح جناب رئیس الشعراء حضرت مولانا عبداللہ نوشہروی نے تجویز کی تھی جس پر تمام شعراء کرام نے بہترین طریقہ پر اپنے اپنے کلام کو منظوم فرمایا تھا بعض ممتاز شعراء کو حاضرین نے انعام بھی عطا فرمایا اور جو شعراء اس میں شریک تھے ان کے نام درج ذیل ہیں عالی جناب خان اعلیٰ الحاج خان محمد زمان خان صاحب خٹک، جناب سمندر صاحب بدرشوی، مولانا قاضی عبدالودود صاحب اسیر اکوڑوی، جناب مولانا عبداللہ صاحب نوشہروی، جناب اجمل خٹک اکوڑوی، جناب شان گل زیارت کا کا صاحب، جناب عجیب الرحمٰن کسکر اکوڑوی، جناب محمد نواز خان خٹک شیدوی، جناب عبدالوہاب صاحب شبنم جہانگیروی، جناب سراج الاسلام سراج اکوڑوی، ماسٹر عبدالجبار صاحب مضطر مدرس مدرسہ تعلیم القرآن اکوڑہ خٹک، جناب محمد فیاض فیاض شیدوی، جناب عبدالرحیم فدا سرحدی آف

ادینہ، شیر علی خان صاحب خویشکی، جناب سید غلام علی شاہ مظہر صدر اعلیٰ بزم ادب پشتو اکوڑہ خٹک، جناب نور محمد خان نوشہروی، رستم خان صاحب اسسٹنٹ سروے سپرنٹنڈنٹ پاکستان رسالپور چھاؤنی، مولانا میاں حسین شاہ صاحب شیدو، جناب قاضی عبدالسلام صاحب زیارت کا کا صاحب حال نوشہرہ، جناب قمر الدین صاحب قمر لوند خوڑ۔

اس مشاعرہ کی پشتو تقاریر اور شعراء کے پشتو کلام روداد کے آخر میں ملاحظہ فرمائیں

گیارہ بجے کے بعد تقریری پروگرام کا دوسرا اجلاس زیر صدارت حضرت مولانا بادشاہ گل صاحب سجادہ نشین اکوڑہ شروع ہوا جس میں مولانا مصلح الدین صاحب مردان، حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی، مولانا قاضی زاہد الحسینی صاحب خطیب جامع کیمبل پور اور مولانا محمد یعقوب صاحب نے تقاریر فرمائیں۔

مولانا سمیع الحق کی تلاوت قرآن اور مجمع پر وجد کی کیفیت

اس اجلاس کی کارروائی کا آغاز صاحب زادہ سمیع الحق صاحب سلمہٗ خلف الرشید حضرت مولانا عبدالحق صاحب بانی دارالعلوم حقانیہ نے تلاوت کلام پاک سے فرمایا اس کمسن بچے نے اپنے لحن داؤدی کے ذریعے مجمع پر کلام پاک کے تاثر سے وجد کی کیفیت طاری کر دی اس موقع پر کثیر مجمع ہونے کے باوجود جو اجتماع کے عظیم الشان پنڈال سے باہر تک پھیلا ہوا تھا ایک سناٹا چھایا ہوا تھا اور سمیع الحق سلمہٗ کی طرز تلاوت میں کلام پاک وادی مقدس میں گونجنے والی کلام ربانی کا نمونہ معلوم ہو رہا تھا۔ خوردسال قاری اپنی تلاوت میں خود بھی مگن تھا اور مجمع بھی از خود رفتگی کے عالم میں تھا کہ وَنُفِخَ فِي الصُّورِ ذٰلِكَ يَوْمُ الْوَعِيْدِ کے باعظمت الفاظ نے قیامت ڈھا دی اول تو مجمع ہی اہل علم لوگوں کا تھا یہاں اکثر قرآن کو سمجھنے والے اور اس کلام پاک کی ہر رمز اور نکتہ کو سمجھنے والے تھے اور اس کے علاوہ تلاوت کا مد وجزر بھی ایسا تھا کہ ہر سامع پر کلام کی نوعیت

Khutbat Haqqania \ Khutbat Final

کے بموجب آثار پیدا کر رہا تھا یہ تلاوت بجائے خود ایک خاص نوعیت کی تھی اور اس سے مجمع پر ایسی کیفیت طاری ہونا ایک امر لازم تھا۔

سمندر خان سمندر کے منظوم تاثرات

تلاوت کلام پاک کے بعد جناب سمندر خان سمندر صاحب نے اسلامی تاریخ کے ایک ورق کو اپنے منظوم خاص طرز ادا میں سامعین کے سامنے پیش کیا جس سے حاضرین نے کافی اثر لیا جناب سمندر کی نظم کے بعد مولانا مصلح الدین صاحب نے تقریر فرمائی۔

اسلامی عروج وزوال کے اصل طریق عمل: (مولانا مصلح الدین صاحب حق مردان)

خطبہ مسنونہ کے بعد! اگر ہم ذرا غور کی نظر کریں تو یہ سمجھ لینا چنداں مشکل نہیں کہ اس اجتماع کی اصل حیثیت دنیا کی موجودہ بد حالی اور اسلام کے عروج و زوال کا اصل طریق عمل تلاش کرنا ہے (آپ نے حالات کا تفصیلی جائزہ لیتے ہوئے کہا) جب ہم ایک فصل کو کار آمد بنانے کیلئے اس کی کاشت کے تمام ممکن اور مفید ذرائع تلاش کرتے ہیں تو آخر یہ کس حد تک ٹھیک ہوگا کہ ہم اسلام کی فصل کو بالکل لاوارث نوعیت سے چھوڑ دیں۔

ہر چیز کی بقاء کے لئے مختلف النوع چیزوں کی ضرورت

(کاشتکاری کی مختلف مثالوں سے آپ نے اپنے مقصد کو واضح کرتے ہوئے فرمایا) ہر چیز کے بقاء اور اس کے وجود کو قائم رکھنے کیلئے مختلف النوع چیزیں ضروری خیال کی جاتی ہیں جیسا کہ میں نے اپنی مثالوں میں آپ کو بتایا کہ ایک فصل کے لئے تخم ریزی، زمین کو ہموار کرنا اس کی ملائی اور گڈائی اسے وقت پر پانی پہنچانا اور اسی طرح کی دوسری چیزوں کی ضرورت محسوس کی جاتی ہے اسی طرح دنیا کی ہر چیز کے وجود کو باقی رکھنے کیلئے اس کی

نوعیت کے مطابق کچھ ایسی ہی چیزوں کی ضرورت ہوتی ہے (ان تمثیلات کے بعد آپ نے اصل مدعا کی طرف توجہ کرتے ہوئے فرمایا) اسی طرح اگر ہم اسلام کے وجود کو قائم رکھنے کے خواہش مند ہیں تو کیا ہم اس کی آبیاری کی ضروری اشیاء کو نظر انداز کر کے اپنے مقصد میں کامیاب ہو سکتے ہیں؟ ہرگز نہیں بلکہ عام فصلوں کی طرح ہی ہمیں اس دین اور تعلیمات دین کی فصل کو بھی سینچنا پڑے گا اس کی طرف پوری پوری توجہ دینی پڑے گی اگر درسگاہوں کی طرف توجہ نہ دی گئی تو تعلیمات دین کا سلسلہ کیسے قائم رہ سکتا ہے اور جب تعلیمات دین جاتی رہیں تو کیا باقی ماندہ دین کو برائے نام کہنا غلط ہوگا ہمیں اپنی ذمہ داریوں اور اپنے مقاصد زندگی کو خود سمجھنا اوران کا احساس کرنا ضروری ہے آپ خود سوچئے کیا ہم اسلام کی طرف توجہ نہ دے کر سرخرو ہو سکتے ہیں؟ اور خود ہی غور کیجئے کہ یہ ذمہ داری اگر ہم پر نہیں تو آپ فرمایئے کہ اس طرف سے لاپروائی کیوں ہے کیا پھر یہ فرض آپ پر عائد نہیں ہوتا کہ آپ اس فصل کو سینچیں؟ آخر کیوں درسگاہوں سے لاپرواہی کی جاتی ہے علمی مراکز سے بے اعتنائی کیوں روا رکھی جاتی ہے؟

قرآن دنیا بھر کے لئے نسخہ کیمیاء: (مولانا غلام غوث ہزاروی)

(مولانا غلام غوث صاحب نے تقریر کرتے ہوئے فرمایا) اس میں کوئی شک نہیں کہ دنیا بدل چکی ہے عالم کی فضا بہت مکدر ہو چکی ہے عالم اسلام کا شیرازہ بکھر چکا ہے لیکن آج مجھے اکوڑہ میں ناظم، صدر، علماء، خوانین اور غرباء الغرض ہر طبقہ کے لوگ اسلام کے شیدائی دیکھ کر از حد مسرت ہوئی حقیقت یہ ہے کہ ہماری ملت کے لئے یہ ایک قابل فخر چیز ہے۔

علم نے صحابہؓ کی کایا پلٹ دیا

(مولانا نے اپنے دائرہ بیان کو وسیع کرتے ہوئے اور اقوام وملل کے عروج و زوال کی داستانوں کا جائزہ لینے کیلئے تاریخ کے اوراق نہایت تیزی سے پلٹتے ہوئے فرمایا) ’’آپ کو اس قوم

Khutbat Haqqania \ Khutbat Final

کی حالت بھی یاد ہوگی جو ننگے بدن طواف کعبہ کو ثواب سمجھتے تھے جو دن دہاڑے ڈاکے اور رہزنی میں مشغول رہتے تھے اسی قوم کو اللہ تعالیٰ نے اٹھا کر عالم پر پھیلا دیا دنیا کے تمام گوشوں میں اس کے پرچم لہراتے نظر آئے اور اسی کے معیار زندگی کو قوموں کی زندگی کا معیار سمجھا گیا لیکن پھر؟ پھر جو پانسہ پلٹا تو وہی قوم آج ذلیل ہے اور ذلیل سمجھی جا رہی ہے ذلیل شمار کی جا رہی ہے لیکن کسی نے نہ سوچا کہ اس کی وجہ کیا ہے؟ وجہ صرف اس علم کی کمی ہے جس کی بدولت وہ عروج نصیب ہوا تھا اور اس کی کمی کی بدولت آج کی ذلت وخواری کا نتیجہ سامنے ہے قرآن! جسے ہم قرآن کہتے ہیں جو مسلمانوں کیلئے ہی نہیں دنیا بھر کے لئے نسخہ کیمیا ہے یہی تھا جو مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نکل کر مدینہ پر، مدینے سے حجاز پر اور حجاز کے افق سے ابھر کر تمام دنیا پر نمودار ہوا وہ خوش قسمت تھے جنہوں نے اس کا نور قبول کیا وہ بدبخت ثابت ہوئے جنہوں نے اسے ٹھکرا دیا‘‘

ہماری غلطی طاؤس ورباب سے شغل کا انجام

(آپ نے تاریخ کی اسی ورق گردانی کے دوران فرمایا) ہاں ہاں! ہم نے بھی یہی غلطی تو کی اس حبل اللہ کو مضبوطی سے نہ تھاما ہم رنگ رلیوں میں لگ گئے ہم نے قرآن کو پس پشت ڈال دیا تلوار کو چھوڑ دیا، اسلامی اخلاق کو اپنانے سے کنارہ کشی کر لی بس ہم تھے اور طاؤس ورباب اسی لغزش کے وقت انگریز کو آنا تھا وہ آیا اس کے پاؤں جم گئے ہمارے پاؤں پیرا کھڑنے ہی تھے سو اکھڑ گئے۔

ہمارے تنزل کی وجہ

(مولانا کی تقریر اسی مدوجزر سے جاری رہی آپ نے اپنے بیان میں اسی چیز کے ثبوت ڈھونڈتے ہوئے کہا) ہمارے تنزل کی وجہ صرف اپنے پروگرام سے ہٹ جانا اور قرآن کو چھوڑ دینا ہے (میر جعفر وصادق جیسے تاریخی غداروں کا ذکر اور اس کے ساتھ ہی مردان مجاہد

سراج الدولہ اور سلطان ٹیپو کا بھی تذکرہ کیا اور ان سب تاریخی پس منظروں، حالات کی موجودہ رفتار، نتائج کے خلاف توقع ہونے اور شیرازہ امن وامان کے بکھر جانے کی وجہ اصلی بتاتے ہوئے فرمایا کہ) وجہ صرف ایک ہی ہے اور وہ یہی کہ ہم اپنے منصب سے ہٹ گئے ہم نے اپنے اس مقام کی قدر نہ کی جو ہمیں دیا گیا تھا ہم وقت کے دھاروں میں بہہ نہیں گئے بلکہ ڈوب گئے۔

سیدین شہیدین جیسے مجاہدین کو مارا

(آپ نے تاریخ کا ایک دور اجاگر کیا آپ نے حضرت اسماعیل صاحب شہید اور سید احمد شہید صاحب کی تحریک کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا) ہم نے اس مرد مجاہد کو مارا جو سکھوں کے برخلاف جہاد میں مصروف عمل تھے اسے شہید کرایا آپ کہیں گے کہ اس میں قرآن کا چھوڑنا کیسے نکلا حضرات! قرآن کو تو چھوڑا سو چھوڑا قرآن پر عمل کرنے والوں کے خلاف ہم نے اقدامات کئے آپ خود ہی سوچیں جب حالات یہ ہوں تو ترقی کی امید کیسے کی جاسکتی ہے؟

احساس بیداری

(بیان کو ختم کے قریب لاتے ہوئے مولانا غلام غوثؒ صاحب نے فرمایا) حالات تو بیشک یہی ہیں جو آپ سب کے مشاہدے میں بھی ہیں لیکن ان کے بیان سے میرا مطلب ناامید کر دینا نہیں اصلاح کی امید ہر وقت رکھی جاسکتی ہے شرط صرف اتنی ہے کہ احساس ہو جائے اگر آج آپ اور ہم اس چیز کا احساس کرتے ہیں تو کوشش کرنی چاہئے کہ اس کی مکافات کریں اور وہ طریقے ڈھونڈیں جو پھر عروج کی طرف ہمارے قدم بڑھ جائیں یہ دارالعلوم حقانیہ ہی اس سلسلے کی ایک کڑی ہے آج ہمارا فرض ہونا چاہیئے کہ ہم ان علم کی درس گاہوں کی ترقی واستحکام کی طرف پوری پوری توجہ دیں میں تو اسی میں پوری قوم کی فلاح سمجھتا ہوں۔

Khutbat Haqqania \ Khutbat Final

تبلیغ مذہب کی طرف مسلمانوں کی عدم توجہ: (مولانا قاضی زاہد الحسینی کا خطاب)

(مولانا غلام غوث صاحب کی تقریر کے بعد مولانا قاضی زاہد الحسینی صاحب مدیر الارشاد اٹک نے تقریر فرمائی آپ نے اپنی تقریر میں غیر مذاہب اور اسلام کے موجودہ تبلیغی پروگرام کا جائزہ لیتے ہوئے یہ ثابت کیا کہ) دیگر اقوام اور دیگر مذاہب کے پیرو باقاعدہ طور پر بڑے بڑے خرچ برداشت کر کے اپنے مذہب کی تبلیغ واشاعت میں مصروف ہیں لیکن اگر کسی مذہب کے پیرو اس کی طرف توجہ نہیں دے رہے تو وہ ہم ہیں اور ہمارا مذہب ہے (مولانا زاہد الحسینی صاحب نے اپنی تقریر میں مختلف گروہوں اور مذہبوں کی تبلیغی مشنریوں کا مفصل جائزہ بھی لیا)

تیسری نشست

دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک کے اجتماع کی تیسری نشست ۲۸ مئی کو صبح ۸ بجے زیر صدارت فخر العلماء حضرت مولانا عبدالحق صاحب فاضل امینیہ دہلی رئیس اعظم آف شیدو منعقد ہوئی تحریک صدارت جناب حضرت مولانا شیخ الحدیث عبدالحق صاحب مہتمم دارالعلوم حقانیہ نے پیش کی حضرت مولانا غلام غوث ہزاروی نے تائید فرمائی بعد ازاں مولوی عبدالحلیم صاحب مدرس دارالعلوم حقانیہ نے تلاوت قرآن مجید فرمائی۔

مولانا لطافت الرحمان سواتی کا عربی قصیدہ

تلاوت قرآن کے بعد پھر قصیدہ عربیہ جو کہ مولانا محمد لطافت الرحمٰن سواتی صاحب مدرس دارالعلوم حقانیہ نے دارالعلوم حقانیہ کی شان میں نظم لکھی تھی جسے متعلم محمد موسیٰ (علامہ محمد موسیٰ البازی شیخ الحدیث جامعہ اشرفیہ لاہور) نے پڑھ کر سنائی۔ وہ قصیدہ درج ذیل ہے۔

قصیدة عربیة

باسمه تعالیٰ ونقدس حامداً و مصلیاً و مسلماً و بعدُ: فهذهٖ قصیدة عربیة نونیة فی شأن دارالعلوم الحقانیة أدامها اللّٰه وأقامها بأکورة ختك وفیها ذکروجه بناء هاو بعض مایتعلق بها من یراع العبدالضعیف الحیران محمد لطافت الرحمن الرونیالوی مولداً السوّآتی موطناً الدیوبندی تلمذاًو مشرباً کان اللّٰه له ولوالدیه وأحسن الیهما والیه المدرس بدارالعلوم الحقانیة (أکوره ختك)

من ثانی الکامل والقافیة متواترة

مالی اریٰ طربا علی الاخوان ۔ واری السرور بدی علی الخلان
فالنور یسعی خلفهم واما مهم ۔ وعلی جنوبهم وعن ایمان
نور تلألامنهُ افئدة الوریٰ ۔ وصفت قلوب الناس من احزانٖ
روح وریحان وجنة نعمة ۔ باکورةٍ فاقت علی البلدانٖ
دارالعلوم بنت بفضل الٰهنا ۔ فکانها احدی ریاض جنانٖ
فاحت بریاها الدُنیٰ وافعو عمت ۔ ارواح اهل العلم والعرفانٖ
رحم الودود علی اهالی سرحدٍ ۔ من بعد ماقربوا علی الحرمانٖ
ومنّوا بان فاتت مراکزدینهم ۔ فی الهند دارِ الکفر والطغیانٖ
کانوا حیاریٰ فی دأدأحیرة ۔ ولهم حریق حرقة الشکلانٖ
وبنت لهم دارالعلوم مشیدة ۔ ومنیعة ورفیعةالبنیانٖ
فالحمد للملك الوحید القادر البر ۔ الکریم الغافر الدیانٖ

Khutbat Haqqania \ Khutbat Final

ببناء تلك الداردار معارف ۔ وفضائل ومعانی القرآنٖ
وحدیث خیر الرسل خیر غذائها ۔ فبها قوام السقف والجدرانٖ
فکانّ ینبوع العلوم جری لنا ۔ بل بحر عرفان لذی ایمانٖ
اومنهل عذب لأصحاب التقی ۔ تصفوا مواردہ لدی الظمأنٖ
فاللّٰه ابقاهالنا ولہٖ یننا ۔ یجئ به الاروآح فی الأ بدانٖ
دار مقد سة و قد سعدت بها ۔ ارجاءُ ثغر الهند للافغانٖ
تلك العنایة من ملیك رقابنا ۔ من عبدحق عالم ربانیٖ
قد کان فی دیو بند استاذ العلوم ۔ مدرساً حبرا جلیل الشانٖ
شیخ الحدیث بها و ناظم امرها ۔ فخر الاکورة منبع الاحسانٖ
یسعی لترویج العلوم بجدهٖ ۔ وبکده واحسن التبیانٖ
ندُس خلیق ماجد ذی همة ۔ سند العلوم وسلم الایقانٖ
وله هناك معاونون لامرهٖ ۔ یسعون ماعاشوا رضی المنانٖ
فلِکلّهم همٌّ وعزمٌ صادق ۔ طوبیٰ لهم عونا لمن هوبانی
هم اهل خیر والعلی ومکارم ۔ الاخلاق ثم محامد الانسانٖ
هذا ومن خدامها العبدالاذل ۔ رأس العصاة لطافت الرحمٰنٖ

مولانا تقویم الحق کاکاخیل کا عربی سپاسنامہ

پھر طلبہ دارالعلوم کی طرف سے عربی زبان میں سپاسنامہ مولانا تقویم الحق صاحب کاکاخیل فاضل دیوبند نے پیش کیا سپاسنامہ، تلاوت قرآن اور نظموں کے بعد مولانا بہاء الحق صاحب قاسمی نے ایک نہایت پرمعنی اور عالمانہ تقریر فرمائی۔

اجتماعی تغافل کا شکوہ: (مولانا بہاء الحق قاسمی کا خطاب)

جناب صدر، بزرگو، بھائیو، علماء ذوی الاحترام! علماء کے اس اجتماع میں میری لب کشائی بڑی جسارت ہے لیکن چونکہ انہی بزرگوں نے مجھے حکم دیا ہے اس واسطے امتثال امر پر مجبور ہوں میری سمجھ میں نہیں آتا کہ حالات کی ابتری کا ذکر کروں یا اپنے اجتماعی تغافل کا شکوہ کروں لیکن جہاں تک میں سوچ سکا ہوں میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ اصل، بناءِ ابتری ہمارا تغافل ہے۔

حالات کے بگڑنے سے ہم بگڑیں یا ہمارے بگڑنے سے حالات

چیزیں دو ہی ہیں حالات بگڑنے سے ہم بگڑے یا ہمارے بگڑنے سے حالات بگڑے میری اپنی رائے یہی ہے کہ ہمارے بدلنے سے حالات بدلتے ہیں یہ ہماری غلطی اور کمزوری تھی کہ حالات کا مقابلہ نہ کر سکے بلکہ حالات کی زد میں آگئے مسلمان تو اگر اپنے مقام پر رہے تو حالات کی اصلاح اس کے ذمے ہے پھر یہ کیسے کہا جا سکتا ہے کہ حالات نے ہمیں بدل دیا۔

غیروں سے مرعوبیت

بیشک ہمارے عہد غلامی میں وہ طریقے پوری طرح سوچ سمجھ کر اختیار کئے گئے جن سے ہماری ذہنیتوں میں تبدیلی واقع کی جائے وہ تدبیریں بروئے کار لائی گئیں جن سے ہم اصل مقام سے ہٹنے پر مجبور ہو جائیں لیکن ہم انہی کمزوریوں کی بنا پر جو ہم میں تاریخی اعتبار سے آنی شروع ہوگئی تھیں غیر کی ان سیاستوں سے متاثر ہوگئے۔

انگریز کی سیاست علماء کے خلاف پروپیگنڈا

(مولانا نے کچھ تاریخی پس منظر بیان کرنے کے بعد آگے چل کر کہا) یہ بھی ایک

Khutbat Haqqania \ Khutbat Final

انگریزی سیاست ہی تھی کہ ہمیں علماء سے برگشتہ کر دیا گیا الزام یہ دھرا گیا کہ علماء تمہیں علوم حاضرہ سے بیگانہ رکھنا چاہتے ہیں عوام کو یہی پڑھایا گیا کہ یہ تنگ نظر علماء تم پر ترقی کے راستے بند کر دینا چاہتے ہیں لیکن یہ محض ایک سیاست تھی جسے حقیقت سے دور کا بھی تعلق نہ تھا۔

علماء تحصیل علوم کے مخالف نہیں

(آپ نے اسلام کے وسیع زاویہ ہائے نظر کی تفصیل بیان کرنے کے بعد فرمایا) ''جب یہ شور اٹھ رہا تھا کہ علماء انگریزی تعلیم کو ناجائز قرار دیتے ہیں اس وقت مولانا عبدالحق صاحب حقانی (مفسر تفسیر حقانی) نے سر سید احمد خان کو یہ پیش کش کی تھی کہ ہم انگریزی تعلیم کو قبول کرنے کے لئے تیار ہیں لیکن شرط صرف یہ ہے کہ نصاب تعلیم کے اختیارات اور نظم تعلیم ہمارے اختیار میں ہو حکومت کو اس میں دخل نہ ہو لیکن یہ شرط قبول کرنے کے لئے کون تیار ہوتا؟ اگر ایسا ہوتا تو برطانوی مقصد تعلیم حاصل ہی نہ ہوتا تھا اس سے یہ صاف ظاہر ہو جاتا ہے کہ انگریزی تعلیم سے بیگانگی کا علماء پر صرف الزام ہی الزام تھا اسلام علوم کی تحصیل کی خود ترغیب دیتا ہے تو پھر علماء اس کے مخالف کیوں ہوں یہ صرف گاڑی کو انجن سے علیحدہ کرنے کا ایک طریق تھا۔

چشمہ فیض علماء کرام سے پھوٹتا ہے

محض اس لئے کہ اسلامی تعلیمات کا چشمہ فیض انہیں علماء سے پھوٹتا ہے اگرچہ غیر اسلامی تسلط نے یہ پوری پوری کوشش کی کہ جس طریق سے بھی ہو سکے قرآنی تعلیمات کو نابود کر دیا جائے درسگاہوں اور خانقاہوں کو مٹا دیا جائے لیکن یہ علماء کا طبقہ بھی بڑا ہی سخت جان ہے کہ اس نے دم نہ توڑا آج یہ حجازی سریلی لے نہ ریڈیو پر ملے گی نہ

کالج میں اور نہ ہی نئے رنگ کے کسی اور حلقے میں بلکہ یہی کچھ بوریہ نشین لوگ ہیں جنہوں نے ان مدھ بری تانوں کو اپنے دامان تارتار میں چھپا رکھا ہے۔

بااختیار طبقہ کے دینی فرائض سے روگردانی

میں ایک چیز کو خصوصیت سے کہنا چاہتا ہوں اور مجھے اس تغیر پر بڑی حیرت ہے کہ آج حکومت، حکام یا صاحب اقتدار طبقہ کے دائرہ عمل سے فرائض دینی اور دینی قسم کی تمام ذمہ داریوں کو خارج قرار دے دیا جاتا ہے حالانکہ قرآنی تعلیمات بتاتی ہیں اَلَّذِيْنَ اِنْ مَّكَّنّٰهُمْ فِي الْاَرْضِ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتَوُا الزَّكٰوةَ وَ اَمَرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَ نَهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ وَلِلّٰهِ عَاقِبَةُ الْاُمُوْرِ (الحج: ۴۱) آخر یہاں دینی فرائض کو بااختیار طبقہ کے پروگرام میں شامل نہیں کیا گیا تو کیا ہے؟

اشتراکیت ابتری ہی پھیلاتے ہیں

(مولانا اپنی تقریر میں اشتراکیت کے مسئلہ کو بھی زیر بحث لائے اور آپ نے فرمایا کہ) یہ دنیا کے خودساختہ قوانین امن کیا قائم کریں گے ابتری ہی پھیلاتے ہیں یہ آج جو طبقاتی کشاکش پائی جاتی ہے یہ خود اسی اصلاحی پروگرام کا ایک کھلایا ہوا گل ہے جو اپنے دامن میں خوفناک نتائج لئے ہوئے ہیں کم از کم اسلام ایسی کشاکش پیدا نہیں کرتا وہ تفرقہ پردازی کی پالیسی نہیں رکھتا بلکہ یہ سب تہذیب نو کے نودمیدہ گل ہیں۔

راہ عمل میں استغنا کی ضرورت

موجودہ حالات میں میں آپ سے یہ امید رکھوں گا کہ آپ اپنے راہ عمل میں جھکیں گے نہیں بلکہ استغناء سے کام لیں گے کیونکہ آپ جس چیز کے حامل ہیں اس کے وقار کا یہی مقتضاء ہے۔ میں اسی پر اپنی تقریر کو ختم کرنا چاہتا ہوں۔

Khutbat Haqqania \ Khutbat Final

دستار بندی انتخاب محمدی ﷺ: (مولانا عبدالحنان ہزاروی کا خطاب)

(مولانا بہاء الحق صاحب کی تقریر کے بعد مولانا عبدالحنان صاحب نے تقریر فرمائی جس میں آپ نے فرمایا) اس دارالعلوم کی طرف سے جن طلباء کو دستار فضیلت دی گئی ہے یہی فضیلت سب مسلمانوں کی تھی اور اسے ہر فرزند اسلام اپنے لئے بجا طور پر قابل فخر خیال کرتا تھا علم دین کے حصول کے لئے مسلمانوں کے بچے بچے میں تڑپ پائی جاتی تھی اور ہر فرد اس کے لئے اپنی بساط کے بموجب پوری پوری کوشش کرتا تھا لیکن آج تو یہ ایک نصیب کی بات ہو کر رہ گئی ہے جسے نصیب ہو جائے کیونکہ رنگ ہی بالکل بدل گیا ہے معیار ہی بالکل پلٹ گیا ہے اب تو دین کو حاصل کرنے والا کوئی کوئی ہے (آپ نے آگے چل کر اپنی تقریر میں فرمایا) پہلے تو اصلاح کی ذمہ داری ہر فرد مومن پر تھی لیکن اب تو شاید انہی چند نوجوانوں پر یہ بوجھ آپڑا ہے جنہیں کل اس دارالعلوم سے دستار فضیلت ملی ہے۔

آپ مثل بلال وعمر ہیں

(آپ نے ان فارغ التحصیل طلباء کو اس موقع پر خصوصی خطاب کیا اور ان کی ذمہ داری کا احساس دلاتے ہوئے کہا) اس پگڑی کا مطلب یہ ہے کہ پیغمبر عالم ﷺ نے تمہیں مثل بلالؓ اور ابوبکرؓ وعمرؓ بنا کر تمہیں سطح عالم پر تبلیغ کیلئے منتخب کیا ہے تم دنیا کے گوشے گوشے میں پھیل جاؤ اور دنیا کے ہر کام میں مجسمہ بن کر اسلاف کا نمونہ پیش کرو تم اپنی تعلیمات کو اپنے میں سمولو کہ لوگ اس سے متاثر ہو کر رہیں گے میں اس بات پر بھی آپکو زور دونگا کہ آپ اپنے وقار کو نہیں علم کے وقار کو ملحوظ خاطر رکھیں جبہ سائی اور آستانوں پر پہنچنے سے گریزاں رہیں مسلمان اپنا ایک مقصد رکھتا ہے اس مقصد میں کامیابی اور اعلاء کلمۃ اللہ کیلئے سب کچھ برداشت کرسکتا ہے لیکن مقصد کے ناموس پر حرف آنے کو وہ گوارا نہیں کرسکتا۔

اہل سرحد کی دینی حمیت وغیرت

(بیان کو ختم کرتے ہوئے مولانا عبدالحنان ہزاری صاحب نے فرمایا کہ) دارالعلوم حقانیہ کی بناء پر بظاہر نظر آج حیرت ہوتی ہے لیکن یہ حیرت کی بات نہیں کیونکہ دین کا کام کرنے والے یہ لوگ جن کے دل میں دنیا کے بھلے کا کام کرنے کی آگ سلگتی رہتی ہے زمانہ کی روش اور حالات کی سازگاری و ناسازگاری کو زیر نظر نہیں لایا کرتے بلکہ یہ اپنی آشیاں بندی سے غرض رکھتے ہیں......

مسکن وہیں کہیں، وہیں آشیاں کہیں   دو تنکے آڑے ترچھے جہاں رکھ لئے کہیں

(آخر میں آپ نے اہل سرحد کی دینی حمیت سے امید رکھتے ہوئے کہا) میں یہ سمجھتا ہوں کہ سرحدی افراد سرمایہ رکھتے ہیں اور اس کے ساتھ ہی یہ غیور بھی ہیں مجھے امید ہے کہ وہ اس نیک شوق کو بھی ضرور پورا کریں گے جو دارالعلوم حقانیہ کے استحکام کی صورت میں ان کے دلوں میں پیدا ہونا چاہیے۔

اسلامی تعلیمات سے کمیونزم کا سد باب: (مولانا نور الحسن شاہ کا خطاب)

(مولانا عبدالحنان صاحب کے بعد مولانا نور الحسن شاہ صاحب بخاری مائیکروفون کے سامنے تشریف لائے آپ نے حمد وثنا کے بعد اپنی تقریر شروع کرتے ہوئے فرمایا) آج ایک ایسا طبقہ موجود ہے جو یہ سمجھتا ہے کہ یہ اسلامی مدارس قوم و ملک پر ایک بار کی حیثیت رکھتے ہیں ایک حد تک یہ خیال میرے نزدیک موجودہ دور میں اصولی طور پر بھی صحیح ہے اس لئے کہ یہاں کا نکلا ہوا طالب علم نہ وزیر بن سکتا ہے اور نہ امریکی و برطانوی معیار پر پورا اتر سکتا ہے اور نہ ہی کبھی نئی تہذیب کی کسی کسوٹی پر جانچ پرکھ میں کھرا ثابت ہو سکتا ہے لیکن شاید یہ کہنا بھی غلط نہ ہوگا کہ انگریزی عہد حکومت میں جس کے ذریعے یہ رنگ یہاں آیا دورخی پالیسی استعمال کی جا رہی تھی۔

Khutbat Haqqania \ Khutbat Final

تہذیب نو نے ہمیں کیا دیا؟

ایک طرف ہمیں جہاں سیاسی موت کے گھاٹ اتارا جا رہا تھا وہیں ہم سے معاشرتی اور تہذیبی لحاظ سے ہمارے مذہب کا رنگ اتار کر اپنا رنگ چڑھایا جا رہا تھا میں یہ کہتا ہوں کہ اگر یہ علماء اور مدارس جنہیں مخالف ہواؤں نے محدود کر کے مسجدوں، خانقاہوں یا ان سے متصل رہنے دیا ہے، نہ ہوتے تو نہ معلوم ہم کون سی موت مرتے ایک سیدھی سادھی بات ہے اگر سمجھ میں آجائے تو کہ اگر ہم ان دینی علمی مراکز سے بد ظن ہیں تو چلئے! بدظنی ضرور رکھئے لیکن یہ تو فرمائیے کہ برطانیہ وامریکہ کی نئی تہذیب نے اور اس تہذیب کے بلند بانگ رکھنے والے دعوے داروں نے ہمیں کیا دیا؟

اسلام نے ہمیں سیرت اور اخلاق دی

اسلام نے تو ہمیں اخلاق دیئے ہمارے تیرہ سو برس کے قرآن نے تو ہمیں سیرت بخشی اور علم معرفت دیا لیکن اس نو تراشیدہ یورپین تہذیب وتمدن نے ہمیں کیا دیا؟ یہی نا کہ بداخلاقی اور بدکرداری، دنیا کی بھی روسیاہی اور آخرت کی بھی آخر کوئی گوشہ تو بتائیے جس میں کچھ تہذیب کی روشنی آتی ہو یوں ظلمتوں ہی کا نام آج کل کی تہذیب رکھ دیا جائے تو بے شک بجا ہوگا۔

ڈوبتی ملت کو سہارا دینے والے یہی علماء ہیں

(مولانا نے اپنے بیان میں اس چیز پر کافی زور دیا کہ) ہمارا اصل سرمایہ وہی ہے جسے ہم بھلا بیٹھے اور اسے اپنے خانہ خیال تک میں بھی محفوظ نہ رکھ سکے۔ مجھے تو یہ پختہ یقین ہے کہ فتنوں کی رد میں ملت کی غرقابی کے جتنے مواقع بھی آئے ان پر یہی علماء تھے یہی سیدھے غیر مہذب سمجھے جانے والے انسان تھے جنہوں نے ڈوبتی ملت کو سہارا دے دیا آج چاہے ہم ان سے بدظن ہوں اور چاہے ان سے اینٹھے رہیں۔

علماء کو حقارت کی نظر سے دیکھنا انگریز کی چال

میں تو یہ کہے بغیر نہیں رہوں گا کہ آج بھی ہم جس طرح مختلف حالات کو ایک خاص عینک سے دیکھتے ہیں اسی طرح ہم اب تک اپنے قابل احترام علماء اور اپنے علمی مراکز کو بھی خاص زاویوں سے دیکھتے ہیں چنانچہ جیسے انگریز نے علماء سے بدظن کرنے کیلئے ''ملائیت'' اور ''ملا'' کے الفاظ کی ترویج کی تھی اسی طرح ہم بھی انہی الفاظ ان کے اثرات اور جذبہ حقارت کو ابھی تک سنبھالے بیٹھے ہیں اگرچہ آج تو یہ بالکل ہی ایک ناموزوں سی بات ہے آج اسی طرح حسب سابق ''ملاازم'' کا نام لے کر علماء کے خلاف حقارت پیدا کی جاتی ہے لیکن ہمیں اس موقع پر یہ بھی یاد رکھ لینا ہوگا کہ اگر ''ملاازم'' قرآن کی تعبیر ہی کو کہا جاتا ہے تو یہ پھیل کر رہے گا یہ ایک حقیقت ہے جو مٹ نہیں سکتی اسے آج تک دنیا کی کوئی گردش، وقت کا کوئی چکر، حالات کا کوئی رخ اور دنیا کی کوئی طاقت نہیں مٹ سکی اور نہ مٹا سکتی ہے۔

علوم دینیہ کی ترویج

(آپ نے پاکستان میں علوم دینیہ کی ترویج اور ان کی قدر کا بیان کرتے ہوئے کہا کہ)

یہ امر تو اس مملکت کے سنگ بنیاد کی حیثیت رکھتا ہے کہ یہاں علوم اسلامی اور اسلامی طور طریقوں کے نمونے پیش کئے جائیں کیونکہ پاکستان کی لبیک تو اسی مطلب اور اسی کا نام لے کر مانگی گئی تھی جو قائداعظم کی جھولی میں قوم کو ملی ایک چیز جس مقصد کے پیش نظر حاصل کی جاتی ہے اس کے حصول کا انتظام ہی اس کے اقتدار کو برقرار رکھ سکتا ہے۔

فتنوں کا زور اور اس کی روک تھام

(مولانا نورالحسن صاحب نے اپنے بیان میں ارباب اقتدار کو توجہ دلاتے ہوئے کہا) میں آپ سے یہ کہہ دینا مناسب سمجھا ہوں کہ ریشہ دوانیاں اور فتنے غیرمحسوس طریق سے زور

Khutbat Haqqania \ Khutbat Final

پکڑ رہے ہیں جن کے نتائج میرے خیال کے بموجب یقیناً خطرناک ہیں آج کمیونزم کو ایک بڑا خطرہ تصور کیا جا رہا ہے لیکن اسی طرح کے کئی اور کمیونزم بھی ہیں جو نقصان اور سازشی نوعیت کے اعتبار سے کمیونزم سے کسی طرح بھی کم درجہ نہیں رکھتے میرا کہنا صرف یہ ہے کہ ان کی اہمیت کو آج پوری طرح محسوس کرنے کی ضرورت ہے دانشمندی اسی کا نام ہے کہ دور سے ہوا کا رنگ بھانپ لیا جائے اور یہ بھی کہنا ہی پڑے گا کہ ایک چیز کو خطرناک تسلیم کر لینے سے اس کا خطرہ دور نہیں ہوا کرتا۔

فتنوں کے سیلاب کا صرف اسلام سے خاتمہ

آج جب ہمیں اشتراکیت زور پکڑتی نظر آرہی ہے صرف ایک ہی چیز اس سیلاب کو روکنے کیلئے مؤثر نظر آتی ہے اور وہ ہے اسلام جسے ہم بھی اپنا کہتے ہیں یا یوں کہہ لیجئے کہ سٹالین کے کمیونزم کا سیلاب صرف محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اسلام سے رک سکتا ہے ہمارے موجودہ اندازے کے بموجب حالات کا بگاڑ اسلام سے سدھر سکتا ہے یا کمیونزم بگڑے ہوئے حالات پر چھا سکتا ہے اس لئے اس عالمگیر فتنے کا علاج اسلام کو عوام پر پیش کر کے کیجئے کیا یاد نہیں صدیق اکبرؓ نے اپنی زندگی کے آخری لمحات میں اپنے لئے پرانا کفن تجویز کیا جب نئے کفن کو کہا گیا تو اسلامی مساوات کے علمبردار نے کہا یہ سب میرے پیچھے رہنے والوں کے لئے ہے یقین رکھیں یہی اہل دنیا کی فلاح اور اطمینان کی صورت ہے ورنہ لاپرواہی اپنا رنگ لایا کرتی ہے اور ہر ایک چیز کو غیراہم سمجھنا ہی اس کی اہمیت کو بڑھا دیا کرتا ہے۔

عہد حاضر کے فتنے

(مولانا نورالحسن بخاری نے اپنی تقریر میں اس وقت کے فتنوں کی پوری تشریح کی ان میں مرزائیت، رفض، انکار حدیث جیسے فتنوں کا خصوصاً ذکر کیا آپ نے مرزائیت سے متعلق بہت سے

خدشات کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا) میں نہایت سنجیدگی اور وقت کے تقاضوں کے بموجب آپ کو اور ان حضرات اقتدار کو جو حالات پر غور کر کے فائدہ بخش نتائج اخذ کر سکتے ہیں یہ کہوں گا کہ یہ مملکت جن حالات کی پیداوار ہے اس کے پیش نظر ہمیں اس کے نیک و بد پر پوری طرح غور کرنے کی ضرورت ہے تاکہ اسے محفوظ رکھا جا سکے۔

تبلیغی سلسلوں کی ضرورت

(اسی سلسلے میں اہل اختیار کو مخاطب کرتے ہوئے مولانا نورالحسن بخاری نے فرمایا) آپ کو اپنی ذمہ داریوں کے احساس کی اشد ضرورت ہے آپ کا دین آپ کی دنیا سے جدا نہیں اس واسطے یہ کہا نہیں جا سکتا کہ یہ امور دائرہ عمل سے باہر ہیں اس وقت آپ کو بھی اور ہمیں بھی پوری طرح تبلیغی سلسلوں کی طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے تاکہ فتنوں کا انسداد ہو سکے اور یہ بات ظاہر ہے کہ اگر آپ کی ذات مملکت کے مفاد کی رہی اور آپ کو اپنے فرائض سے پوری ہمدردی رہی تو ہم آپ سے ہمدردی رکھتے ہیں ورنہ ہمیں آپ سے کسی قسم کی ہمدردی نہ ہوگی۔

فتنوں کی بھرمار

(آخر میں مولانا نورالحسن نے فرمایا) آج ایک فتنہ نہیں ہر چہار طرف فتنے ہیں ہوش میں آنے کی ضرورت ہے ورنہ وقت کا چکر سب کو پیس دے گا اسلام کا نور پیش کیجئے اور اس کے حامل وہی ہیں جو بوریوں پر بیٹھتے ہیں یہ بھی یقین رکھئے انہیں کسی قسم کے اقتدار کی ضرورت نہیں بلکہ ان کا مقصد صرف اسی لائحہ عمل کو دنیا کے سامنے پیش کر دینا ہے جو اہل عالم کی پریشانیوں کا حل رکھتا ہے۔

اکوڑہ خٹک علوم دینیہ کا گہوارہ: (مفتی عبدالقیوم پوپلزئی، مولانا بادشاہ گل بخاری)

مولانا نورالحسن صاحب کی تقریر کے بعد مولانا مفتی عبدالقیوم صاحب پوپلزئی

Khutbat Haqqania \ Khutbat Final

نے تقریر فرمائی جس کے بعد شیخ الحدیث مولانا عبدالحق صاحب کے فرمانے پر حضرت سید بادشاہ گل صاحب سجادہ نشین اکوڑہ سے دعا کرائی دعا سے قبل حضرت بادشاہ گل صاحب سجادہ نشین خانقاہ غوثیہ نے فرمایا مسلمانوں پر اور اہلیان اکوڑہ پر قدرت کا یہ فضل وکرم رہا ہے کہ ہمارا گاؤں ہمیشہ سے علوم دینیہ کا گہوارہ رہا ہے یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک بہت بڑی سعادت ہے کہ ہمارے چھوٹے سے گاؤں میں دارالعلوم حقانیہ قائم ہوا ہے جو صحیح معنوں مین قوم و مذہب اور ملت کی خدمت کر رہا ہے، میں اہل سرحد سے خصوصاً اپیل کرتا ہوں کہ اپنے تعاون سے اس دینی ادارے کو نوازیں تاکہ مذہب اسلام کا یہ سچا ادارہ شریعت محمدی ﷺ کی زیادہ سے زیادہ خدمات انجام دے سکے ان کے ارشادات کے بعد حضرت سید صاحب نے دعا فرمائی اور دارالعلوم کے اس پر رونق اور کامیاب اجتماع کی تیسری اور آخری نشست برخاست ہوئی۔

عظیم الشان اجتماع کا بخیر اختتام

یہ اجتماع اپنے افادی پہلوؤں، پر رونق ہونے اور نظم ونسق کے ہر لحاظ سے پوری طرح کامیاب رہا جس کا تمام تر سہرا کارکنان دارالعلوم، اہلیان اکوڑہ کی انتھک کوششوں اور ان کے اخلاص کے سر ہے ہم اس اجتماع کی کامیابی پر کارکنوں کو مبارک باد پیش کرتے وقت ان کے حسن انتظام کی داد دینا نہیں بھولیں گے کہ ان کے انتظام میں باقاعدگی اور نظم و ضبط پایا جاتا تھا مہمانوں کی کثیر تعداد کے لئے خورد ونوش اور ان کی ضروری آسائش کا پورا پورا انتظام کیا گیا تھا ہمیں واقعی یہ دیکھ کر حیرت ہوئی کہ مطبخ کے انتظام میں اڑتالیس کارکن پوری مستعدی سے اپنے فرائض انجام دے رہے تھے۔

دارالعلوم حقانیہ کے انتظامی پہلوؤں کے سلسلہ میں ہمیں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ

دارالعلوم کے تمام رقومات ڈاک خانہ کے سیونگ بنک میں بلا منافع جمع رہتی ہیں اور دارالعلوم کی طرف سے ہر خواہشمند کو حسابات کی جانچ پڑتال کی اجازت ہے۔

شعاعِ امید

۲۸۔ مئی ۱۹۵۰ء کو ہفت روزہ ''البلاغ'' پشاور کے مدیر مولانا سید الدین کوثر شیر کوٹی نے دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک کے اجلاس میں درج ذیل اشعار ارتجالاً کہہ کر پڑھے:

کیا کچھ یہ زندگی میں خرافات بڑھ گئی
یا یوں کہو کہ شورشِ آفات بڑھ گئی
امید کی کرن نظر آئی غبار میں
اس طرح استواری حالات بڑھ گئی
شاید کہ ظلمتوں میں کمی آہی جائے کچھ
اک روشنی سی زیرِ خرابات بڑھ گئی
ہیں آب تاب علم کی ضوباریاں شروع
اک بار پھر سے رونق حالات بڑھ گئی
کس کو خبر تھی ہوں گے اکوڑے کے یہ نصیب
قصبہ کی قدر حسب روایات بڑھ گئی
قسمت سے مدرسے کی یہ اک بات بڑھ گئی
سرحد کی سرزمین کی اوقات بڑھ گئی
تھا ''عبدحق'' کے بخت میں فیضان علم کا
بیجا نہیں کہ رفعت درجات بڑھ گئی

(ہفت روزہ البلاغ پشاور ۸/ جون ۱۹۵۰ء

بہ سرپرستی مولانا عماد الدین شیر کوٹی فاضل دیوبندؒ بہ ادارت مولانا سعید الدین شیر کوٹی)

Khutbat Haqqania \ Khutbat Final

روداد مشاعرہ
جلسہ دستار بندی ۱۹۵۰ء
دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

Khutbat Haqqania \ Khutbat Final

Khutbat Haqqania \ Khutbat Final

Khutbat Haqqania \ Khutbat Final

Khutbat Haqqania \ Khutbat Final

Khutbat Haqqania \ Khutbat Final

Khutbat Haqqania \ Khutbat Final

Khutbat Haqqania \ Khutbat Final

Khutbat Haqqania \ Khutbat Final

Khutbat Haqqania \ Khutbat Final

Khutbat Haqqania \ Khutbat Final

Khutbat Haqqania \ Khutbat Final

Khutbat Haqqania \ Khutbat Final

Khutbat Haqqania \ Khutbat Final

Khutbat Haqqania \ Khutbat Final

جلسہ دستار بندی ۱۹۵۵ء

دارالعلوم حقانیہ کا جلسہ دستار بندی

۱۳/اپریل ۱۹۵۵ء

Khutbat Haqqania \ Khutbat Final

اہل علم وفکر کی بارونق مجلس میں

دارالعلوم حقانیہ کے شاندار ماضی کو مرتب ومدون کرنے اور اسے ریکارڈ پر لانے کے سلسلہ میں ضروری ہے کہ ایسے تمام مواد، یادداشتوں، قلمی رپورٹوں، واردین وصادرین کی تفصیلات بالخصوص دارالعلوم کے ابتدائی دور کے جلسہ ہائے دستار بندی کی رودادیں جو اس وقت چھپ نہیں سکیں کسی نہ کسی طرح شائع کر کے محفوظ کی جائیں۔اس وقت ہمارے سامنے دارالعلوم کے ایک جلسہ دستار بندی ۱۹۵۵ء کی رپورٹ ہے اور یہ رپورٹ مولانا مفتی سیاح الدین صاحب کاکاخیل رکن اسلامی مشاورتی کونسل کے ہاتھ کی لکھی ہوئی معلوم ہوتی ہے۔

پہلی نشست

شیخ الحدیث غورغشتوی کی صدارت میں جلسہ کا آغاز

اکوڑہ خٹک ۱۳اپریل آج بعد نماز ظہر قریباً ڈھائی بجے دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک کا آٹھواں سالانہ جلسہ دستار بندی کا پہلا اجلاس حضرت شیخ الحدیث مولانا نصیر الدین صاحب غورغشتوی کی صدارت میں شروع ہوا اس عظیم الشان تاریخی جلسہ میں

سرحد کے تمام اضلاع ماوراء سرحد اور ملحقہ پنجاب کے سینکڑوں مستند علماء وفضلاء مدارس عربیہ کے مہتممین اور ہزاروں کی تعداد میں دین وعلم دین سے شغف رکھنے والے مسلمانوں نے شرکت کی تمام پنڈال حاضرین سے کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔

استاد الشعراء محترم شان گل صاحب کی پُرسوز نظم

تلاوت قرآن مجید مولانا قاری عبدالحلیم صاحب کاکاخیل فاضل حقانیہ نے کی ان کے بعد استاذ الشعراء محترم شان گل صاحب زیارت کاکاصاحب نے ایک نہایت دردوسوز سے بھری ہوئی نظم پڑھی جو دارالعلوم حقانیہ کے ان طلباء کی طرف سے دارالعلوم اور اس کے اساتذہ کرام کی خدمت میں پیش کی گئی تھی جو اس سال دورۂ حدیث سے فارغ ہوکر اپنے اپنے گھروں کو واپس ہو رہے تھے بعد ازاں حضرت مولانا عبدالحق صاحب مہتمم وشیخ الحدیث دارالعلوم حقانیہ نے مدرسہ کی روئداد اور گذشتہ سال کی آمد و خرچ کا حساب تفصیل کے ساتھ سنایا اور آئندہ کا میزانیہ اور دارالعلوم کی ضروریات پیش فرمائیں اس کے بعد حضرت شیخ الحدیث مولانا نصیر الدین صاحب، مولانا عبدالحق صاحب مہتمم دارالعلوم حقانیہ، مولانا بادشاہ گل صاحب مہتمم جامعہ اسلامیہ اکوڑہ خٹک اور مولانا عبدالغفور صاحب صدر مدرس دارالعلوم حقانیہ اور دوسرے بعض جید علماء کرام نے ان ۳۶ طالب علموں کی دستار بندی کی جو اس سال دورۂ حدیث پڑھ کر امتحان سالانہ میں کامیاب ہوگئے تھے اور ان میں سے ہر ایک کو انعام کے طور پر چند دینی کتابیں بھی مدرسہ کی طرف سے دی گئیں بعد ازاں مولوی رحمت اللہ صاحب مجروح نے جوان فارغ التحصیل طلبہ میں سے ایک تھے ان تمام ۳۶ طلبہ کی طرف سے ایک الوداعی نظم پڑھی اور قریباً سوا پانچ بجے یہ پہلا اجلاس بخیر وخوبی ختم ہوا۔

Khutbat Haqqania | Khutbat Final

دوسری نشست

پشتو مشاعرے کا آغاز مولانا سید گل بادشاہ طورو کی صدارت میں

حسب پروگرام بعد از نماز مغرب ۹ بجے تک ایک پشتو مشاعرہ مولانا سید گل بادشاہ صاحب صدر جمعیت العلماء سرحد کی صدارت میں منعقد ہوا اس مشاعرہ میں سرحد وماوراء سرحد کے بہت سے ممتاز وسربرآوردہ شعراء شریک ہوئے اس مشاعرہ کے اشعار اور پشتو ادب کے اس مظاہرہ سے حاضرین بہت محظوظ ہوئے بعض شعراء کو باذوق حضرات نے انعامات سے نوازا اور انہوں نے بڑے اخلاص کے ساتھ وہ انعامات دارالعلوم حقانیہ میں بطور چندہ پیش کئے۔

تیسری نشست

دارالعلوم حقانیہ کی اس ممتاز کانفرنس کا تیسرا اجلاس ساڑھے نو بجے حضرت شیخ الحدیث مولانا نصیر الدین صاحب غورغشتوی کی صدارت میں منعقد ہوا مولانا قاری محمد امین صاحب راولپنڈی اور قاری رشید احمد صاحب مردانی نے تلاوت قرآن مجید فرمائی اور محترم فضل الرحمٰن صاحب نے نعت پڑھ کر حاضرین کو محظوظ کیا۔

علم دین کی اہمیت: (مولانا عبدالحنان ہزاروی کا خطاب)

اس کے بعد پہلے حضرت مولانا عبدالحنان صاحب ہزاروی مہتمم مدرسہ امداد الاسلام اراولپنڈی نے تقریر کی آپ نے علم دین کی اہمیت، علمائے دین اور طلباء علوم دین کی ضرورت پر جامع الفاظ میں تبصرہ فرمایا۔

مٹھی بھر مغرب زدہ طبقہ: (مولانا غلام غوث ہزاروی کا خطاب)

ان کے بعد حضرت مولانا غلام غوث ہزاروی نے تقریر شروع کی، آپ

نے اس ملک میں عام مسلمانوں علماء کرام اور اہل دین طبقہ کے ساتھ انگریز کے تربیت یافتہ چند مٹھی بھر مغرب زدہ لوگوں کی طویل کش مکش کا ذکر کیا اور فرمایا کہ یہ لوگ ایڑی چوٹی کا زور لگا کر دیکھیں لیکن پاکستانی مسلمانوں کے دلوں سے وہ دین کی محبت اللہ و رسول کے ساتھ تعلق اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ قلبی عشق اور اطاعت کا داعیہ نکال نہیں سکیں گے فرمایا کہ ختم نبوت کی تحریک نے ثابت کر دیا کہ یورپ امریکہ کے اخبارات نے بلکہ خود عدالتی تحقیقات نے یہ تسلیم کر لیا ہے کہ پاکستان کے تمام مسلمان علماء کرام کے ساتھ ہیں اور حکومت نے اس موقع پر رائے عامہ کو کچلنے کی کوشش کی ہے۔

مولانا نے فرمایا کہ میں سمجھتا ہوں کہ یہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا معجزہ تھا کہ جن جن لوگوں نے ختم نبوت کے سلسلہ میں بے پرواہی برتی وہ ایک ایک کر کے اقتدار کے ان مسندوں سے اتارے جا رہے ہیں وہ وزیر نہیں رہے اور ایک یونٹ کے بعد اب مئی میں وہ تمام ایم این اے بھی غفرلہٗ ہو جائیں گے جنہوں نے کبھی اس سلسلہ میں کلمہ حق زبان سے نہیں نکالا اور انہیں ایک ریزولیوشن منظور کرنے کی توفیق نہیں ہوئی۔

قادیانیت کے بعد اب پرویزیت کا فتنہ

مولانا نے قادیانی فتنہ کی طرف توجہ دلانے کے ساتھ ساتھ منکرین سنت رسول اللہ کے نئے فتنے کا بھی ذکر کیا۔ غلام احمد قادیانی کے بعد غلام احمد پرویز کی مذموم کوششوں کو بیان فرماتے ہوئے آپ نے اہل سنت والجماعت کے لفظ کی تشریح کی اور فرمایا کہ خود قرآن مجید ہی سے یہ ثابت ہے کہ نجات کے لئے ضروری ہے کہ سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور جماعت صحابہ کرام کی پوری پوری پیروی کی جائے۔

Khutbat Haqqania \ Khutbat Final

رسوائے عالم مضمون کا تعاقب

آپ نے فرید جعفری ایڈیٹر پاکستان اسٹنڈرڈ کے اس رسوائے عالم مضمون کا بھی ذکر کیا جس کے خلاف آج تمام پاکستان میں سخت احتجاج کیا جا رہا ہے اور ہر جگہ سے اس کے خلاف کارروائی کرنے کا مطالبہ کیا جا رہا ہے، مگر نہ تو مسلم لیگ نے اس کا کوئی احتساب کیا اور نہ حکومت پاکستان نے ذرہ بھر توجہ کی، اس کے ساتھ ہی مولانا نے آغاخانیوں کے عقیدہ ونظریہ پر بھی تبصرہ کیا۔ آپ کی اس تقریر کا عام مسلمانوں پر بہت زیادہ اثر پڑ رہا تھا۔ تمام مسلمانوں نے نہایت ذوق وشوق کے ساتھ ہمہ تن گوش ہو کر آپ کی ارشادات گرامی کو سنا۔

مسلمانوں کا عملی اور اخلاقی رویہ: (مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادی کا خطاب)

آپ کے بعد حضرت مولانا قاضی احسان احمد صاحب شجاع آبادی نے تقریر فرمائی آپ نے مسلمانوں کو توجہ دلائی کہ آج کل عام طور سے ہمارا جو عملی اور اخلاقی رویہ ہے اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ گویا ہم خدا تعالیٰ کے وجود کے قائل نہیں ضرورت اس بات کی ہے کہ خداوند تعالیٰ کے ساتھ ایک زندہ تعلق قائم کیا جائے کہ اللہ تعالیٰ کے علم و قدرت اور اس کی حاکمیت کا ہر وقت ہمیں استحضار ہو جو ہمیں تمام بد اعمالیوں اور بد اخلاقیوں سے روک دے، اس سلسلہ بیان میں آپ نے اشتراکیت، قادیانیت اور پرویزیت کے فتنوں کا بھی ذکر کیا اور ان باطل گروہوں کی تردید کے سلسلہ میں چند اہم نکات اور اصولی باتیں بیان فرمائیں۔

آپ کی تقریر کا مجمع پر عام تاثر تھا، ایک ایک جملہ پر لوگ عش عش کر اٹھتے تھے، اور نعرہ تکبیر کی آوازیں بلند ہو رہی تھیں آخر میں آپ نے دارالعلوم حقانیہ کی امداد واعانت کی طرف توجہ دلائی اور لوگوں سے نہایت موثر انداز میں اپیل کی کہ وہ اس منبع علم وعرفان اور مرکز قرآن وسنت کو جاری مستحکم رکھنے کیلئے مالی امداد میں کبھی بھی دریغ نہ کریں۔

مسلم تہذیب وتمدن: (مولانا حمد اللہ جان کتوزئی کا خطاب)

آپ کے بعد مولانا حمد اللہ صاحب کتوزئی نے تقریر فرمائی اور مغربی تہذیب و تمدن اور مغرب کے غیر اسلامی علوم وفنون پر تبصرہ کیا اور مسلمانوں کو توجہ دلائی کہ مسلمان اپنی تہذیب وتمدن اور اپنے ان علوم وفنون کو باقی رکھنے کی کوشش فرمائیں جو وحی الٰہی سے ثابت اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ومروی ہیں آپ کی اس تقریر کے بعد قریباً ڈھائی بجے جلسہ بخیر وخوبی ختم ہوا اور مولانا عبدالحق صاحب مہتمم دارالعلوم حقانیہ نے دعا کی اور کل کا پروگرام سنایا گیا۔

چوتھی نشست

مفتی محمد نعیم لدھیانوی کی صدارت میں

۱۴ اپریل ۸ بجے چوتھے اجلاس کی کاروائی حضرت مولانا مفتی محمد نعیم صاحب لدھیانوی کی صدارت میں شروع ہوئی۔

مذہب ہی حقیقی امن وسکون کا ضامن ہے: (سید گل بادشاہ طوروی کا خطاب)

تلاوت قرآن مجید اور ایک نعتیہ نظم کے بعد مولانا سید گل بادشاہ صاحب طوروی نے تقریر کی آپ نے مذہب کی ضرورت پر ایک مدلل تقریر کی اور امریکہ کے مصنفین، بڑے بڑے رہنماؤں اور دنیا کے دوسرے مسلم اور ذہین لوگوں کے اقوال سنا کر ثابت کیا کہ مذہب ہی سے حقیقی امن وسکون اور دل کا اطمینان ہوسکتا ہے، پھر آپ نے فرمایا کہ اگر انصاف کی نگاہوں سے دیکھا جائے تو صرف مذہب اسلام ہی کے اصول وضوابط ایسے ہیں کہ ان کو صدق دل کے ساتھ عملاً اختیار کرنے سے حقیقی چین نصیب ہوسکتا ہے، پھر آپ نے انگریزوں کی ان مساعی مشمومہ کا تفصیلی ذکر کیا، جوانہوں

Khutbat Haqqania \ Khutbat Final

نے مسلمانوں کو تباہ وبرباد کرنے اور ان کی روحانی طاقت اور خداشناسی کی صحیح علیت کو سمجھنے کیلئے اختیار کر دی تھیں اور بتایا کہ کس طرح لارڈ میکالے کے نظام تعلیم نے ہماری قوم کے نوجوانوں کے دین وایمان پر ڈاکہ ڈالا اور ان کی روحانیت و مذہب کو نہایت بری طرح ذبح کر ڈالا۔

انگریزی تعلیم اور اخلاقی تباہی

آج کل سینماؤں اور فحاشی کے اڈوں کی رونق ایسے ہی نوجوانوں کی وجہ سے ہے اور دن بہ دن یہ بے حیائی بڑھتی ہی جارہی ہے اس کے بعد آپ نے پاکستان کے بڑے بڑے لیڈروں اور ماہرین تعلیم کہلانے والوں کے اقوال پیش کئے کہ وہ لوگ خود بھی جب کہنے پر آتے ہیں تو اس نظام تعلیم کی ان گنت خرابیاں بیان کرنے لگتے ہیں۔ مگر عملی طور پر سات سال کا طویل عرصہ ملتے بھی انہوں نے کچھ بھی نہیں کیا اور آپ دیکھ رہے ہیں کہ اسی نظام تعلیم کی وجہ سے آج کل نوجوانوں کی دینی اور اخلاقی حالت پہلے سے بھی بڑھ کر برباد ہو رہی ہے، فرمایا مجھے اپنی حکومت سے، ملک کے ایک وفادار شہری ہونے کی حیثیت سے یہ جائز شکایت ہے اور میں اس بھرے جلسہ میں اس کا اظہار کرنا ضروری سمجھتا ہوں کہ ہمارے سکولوں اور کالجوں میں ہماری قوم کے نونہالوں کو دینیات کی تعلیم سے بالکل محروم رکھا جارہا ہے۔

وزارتوں اور مسندوں پہ نازاں ہونا

مولانا ممدوح نے مزید فرمایا کہ ہمارے وزراء اور امراء اقتدار کے ان مسندوں پر نازاں نہ ہوں یہ سب آنی جانی چیزیں ہیں جو لوگ چند ماہ پہلے کوس لمن الملک بجارہے تھے اور اختلاف رکھنے والوں اور علماء کرام کو کچلنے اور فنا کرنے کی دھمکیاں دے رہے تھے وہ آج گوشہ گمنامی میں پڑے ہوئے ہیں اور کوئی پوچھتا تک بھی

نہیں جن کی خدائی پولیس کے سہاروں پر قائم تھی، آج وہ خودان سہاروں سے سہمے جا رہے ہیں، ان لوگوں کا یہ عبرتناک انجام موجودہ برسر اقتدار طبقہ کے لئے بھی ایک درس عبرت ہے ان پیش روؤں کے اس روز بد سے وہ اپنے لئے سبق حاصل کریں اور اپنی خدائی چھوڑ کر خدا تعالیٰ کے سامنے جھک جائیں اور اس موقع کو غنیمت جان کر اور اس کے دین کی نصرت وحمایت میں صرف کریں۔

نیکی پھیلانے کی کوشش

مولانا نے فرمایا علمائے کرام نے تو ہمیشہ اس ملک میں نیکی پھیلانے اور بدی مٹانے کی کوششیں کی ہیں لیکن حیرانی ہوتی ہے کہ اُن کے ان نیک مساعی کی قدر کرنے کی بجائے ان کو اس نیک کام سے روکا جا رہا ہے۔ آپ کے یہ ارشادات نہایت صبر و سکون اور قلبی توجہ کے ساتھ سنے گئے۔

جہاد فی سبیل اللہ: مولانا محمد حسین چنیوٹ کا خطاب

بعد ازاں مولانا محمد حسین صاحب خطیب جامع مسجد چنیوٹ نے تقریر کی اور فرمایا کہ ایمان باللہ اور جہاد فی سبیل اللہ فلاح و بہبود اور دائمی نجات کی کامیاب تجارت ہے۔

تعلیم کی اہمیت اور اسکی تاریخ: (مولانا مفتی محمد نعیم لدھیانوی کا خطاب)

ان کے بعد مولانا مفتی محمد نعیم صاحب لدھیانوی نے تقریر شروع فرمائی آپ نے علم دین کی اہمیت اور اس کی تاریخ پر سیر حاصل تبصرہ کر کے فرمایا کہ پاکستان لا الہ الا اللہ کے نعرہ بلند کرنے سے بنا، پاکستان بننے کے بعد ارباب اقتدار نے اپنے وعدوں کا کیا لحاظ رکھا، ملک میں کیسی فضا پیدا کی اور کیوں کی؟ فی الحال اس سے قطع نظر کرتے ہوئے میں

Khutbat Haqqania \ Khutbat Final

صرف یہ پوچھتا ہوں کہ لا الہ الا اللہ کا درس قوم نے سیکھا کہاں ہے؟ کیا کسی سکول اور کالج میں قوم کو یہ تعلیم دی گئی تھی یا مسجدوں اور مدرسوں کے ان ملاؤں ہی نے لا الہ الا اللہ پڑھایا اور ان کے سکھائے سبق سے آپ نے کام لیا، اب یہ بھی عرض کردوں کہ جس لا الہ الا اللہ نے ملک تقسیم کر کے پاکستان بنایا وہی لا الہ الا اللہ اس ملک میں اسلامی نظام بھی نافذ کرا دے گا اور انگریزی نظام کو درہم برہم بھی کرا سکتا ہے۔

محض جمہوریت اور رائے عامہ نہیں بلکہ قانون ساز اللہ تعالیٰ ہے

مولانا نے فرمایا اسلام میں محض جمہوریت اور رائے عامہ نہیں ہوتی بلکہ قانون ساز اللہ تعالیٰ ہی ہے مسلمانوں کا کام اسے صرف نافذ کرانا ہے، آج کہا جاتا ہے کہ مسلمان آزاد ہے واقعی مسلمان آزاد ہے یعنی جس طرح چاہے خدا اور رسول ﷺ کے احکام سے آزادی برت رہا ہے لیکن اسلام قیدی اور پابند ہے یعنی اسلام کے احکام پر عمل نہ کیا جاتا ہے نہ کرنے دیا جاتا ہے۔

اسلام قید مگر مسلمان آزاد

ہم چاہتے ہیں کہ یہاں مسلمان پابند ہو یعنی خدا تعالیٰ کا غلام بن کر رہے اور اسلام آزاد ہو اس کے نفاذ واجرا میں کوئی رکاوٹ نہ ہو، یہی ہمارا جرم ہے جو قابل معافی نہیں سمجھا جاتا اس کے بعد مولانا ممدوح نے نوجوانوں کو نہایت موثر انداز میں توجہ دلائی کہ اس نظام کہن کو بدلنے اور خدائی نظام کو اس پاک ملک میں لے آنے کے لئے اٹھ کر کوشش کرو اس نظام کو برپا کرنے کیلئے کتاب وسنت کے علم کی ضرورت ہے اور یہی علم دین ان مدارس ومکاتب میں اور علمائے کرام کی صحبت ومجالست سے حاصل ہوسکتا ہے، اس کے بعد آپ نے پاکستان سٹینڈرڈ کے رسوائے زمانہ مضمون کی تردید کی اور اس کے خلاف سخت احتجاج فرمایا۔

منکرین حدیث کا فتنہ: (مولانا غلام غوث ہزاروی کا خطاب)

آپ کے بعد مولانا غلام غوث صاحب نے ایک مبسوط تقریر فرمائی اور منکرین سنت کے عزائم پر تبصرہ کیا اور مسلمانوں کو اس فتنہ اور اس کے برے نتائج سے خبردار کیا آپ نے ارباب حکومت کو توجہ دلائی کہ اس قسم کی ذہنیت کی پرورش سے ملک میں یک جہتی ختم ہوتی ہے جو مملکت کے استحکام و بقا کیلئے نہایت مضر ہے، اس اجلاس میں مندرجہ ذیل دو قراردادیں بہ اتفاق آراء منظور ہوگئیں۔

قراردادیں

حج پالیسی کو غیر اسلامی پابندیوں سے پاک رکھا جائے

دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک کا یہ عظیم الشان سالانہ اجلاس پاکستانی گورنمنٹ کی پالیسی کو جو وہ دور فرنگی کی پالیسی کی روشنی میں فریضہ حج کے سلسلہ میں اختیار کئے ہوئے ہے اسلامی احکام کے صریح خلاف ورزی قرار دیتا ہے اور مطالبہ کرتا ہے کہ وہ حج پر سے کوٹہ وغیرہ کی تمام غیر اسلامی پابندیوں اور رکاوٹوں کو فوراً دور کرے اور قدیم معمول کے مطابق رمضان شریف سے قبل ہی حاجیوں کے جہاز روانہ کئے جائیں اہل اسلام کو مطمئن کریں اور اس فریضہ کی ادائیگی میں ہر قسم کی آسانیاں پیدا کرے۔

اخبار پاکستان اسٹنڈرڈ کی ہرزہ سرائی پر احتجاج

دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک کا یہ عظیم الشان سالانہ اجلاس پاکستانی گورنمنٹ کے اس طرز عمل کو انتہائی تشویشناک سمجھتا ہے کہ پاکستان اسٹنڈرڈ کی ہرزہ سرائی کے خلاف ملک بھر کے مطالبہ پر ابھی تک اس نے کوئی عملی اقدام نہیں کیا صوبہ سرحد کا عظیم الشان نمائندہ اجلاس مطالبہ کرتا ہے کہ اخبار مذکور اور اسکے مدیر کے خلاف سخت کارروائی کی جائے اور آئندہ کیلئے تحفظ ناموس رسالت و احترام سنت کیلئے ایسا قانون نافذ کیا جائے جس سے اس قسم کے تمام جرائم کا مکمل انسداد ہو جائے۔ (الحق: ج ۱۴، ش ۹، ۱۹۷۹ء)

Khutbat Haqqania \ Khutbat Final

جلسہ دستار بندی ۱۹۶۷ء

جلسہ دستار بندی جامعہ دارالعلوم حقانیہ

۸/۷ اکتوبر ۱۹۶۷ء

علماء اور اولیاء اللہ کی مجلس میں

۷۔۸/ اکتوبر ۱۹۶۷ء کو اکوڑہ خٹک کے دارالعلوم حقانیہ کی دستار بندی کا جلسہ تھا۔ جلسہ میں ملک کے اطراف واکناف سے آئی ہوئی اللہ تعالیٰ کی مخلوق ۲۵ سے ۳۰ ہزار تک موجود تھی ،اور ملک کے مشہور ومعروف علمائے کرام واولیائے عظام بھی تشریف فرما تھے بعض بیرونی ممالک کے قراء حضرات بھی تشریف لائے اور قرآن کریم کی تلاوت فرمائی حضرت مولانا عبدالحق صاحب مہتمم دارالعلوم کے اخلاص وللّٰہیت کا کیا کہیے! جنگل میں منگل بنا ہوا تھا چاروں طرف بجلی کے قمقموں سے جگمگ جگمگ ہو رہی تھی دارالعلوم کی مسجد میں چراغان تھا اور تمام حاضرین جلسہ کیلئے طعام وقیام کا انتظام حیران کن تھا وہ علماء وفضلاء کتنے خوش نصیب تھے جن کے سروں پر بزرگانِ دین نے دستاریں باندھیں اوران کے اعزاء واحباب نے پھولوں کے ہاروں سے ان کی دستار بندی کی خوشی منائی تین سو طلباء کو دستارِ فضیلت عطا کی گئی، یہ حضرات نہ صرف پاکستان بلکہ بیرون ممالک مثلاً افغانستان تک سے تعلق رکھتے تھے۔

حضرت مولانا ادریس کاندھلوی کا خطاب

جلسہ کا آغاز نمازِ ظہر کے بعد ہفتہ ۷/ اکتوبر کو ہوا جس میں حضرت مولانا محمد

Khutbat Haqqania \ Khutbat Final

ادریس صاحب کاندھلوی مدظلہٗ العالی شیخ الحدیث جامعہ اشرفیہ لاہور نے اہل سنت والجماعت کے موضوع پر ایک بصیرت افروز تقریر فرما کر موجودہ دور کے کئی فتنوں کا ایسے علمی انداز میں رد کیا کہ ملحدین امت کو گمراہ نہ کرسکیں گے ہمارے اکابر جذبات کی رو میں نہیں بہتے بلکہ دلیل دے کر بات کرتے ہیں (واضح رہے کہ حضرت کی یہ تقریر اور دیگر مشاہیر تقریر خطبات مشاہیر جلد سوئم میں شامل ہے)۔

مولانا عبدالحکیم صاحب کا خطاب

نماز مغرب کے بعد راولپنڈی کے حضرت مولانا عبدالحکیم ہزاروی صاحب کی تقریر پشتو زبان میں ہوئی اس وقت بھی جبکہ دارالعلوم میں باہر سے آنے والے تمام لوگوں کو کھانا دیا جاتا رہا، پنڈال کھچا کھچ بھرا ہوا تھا،اس نشست کی صدارت مشہور مخیّر اور جید عالم دین مولانا الحاج میاں مسرت شاہ کاکاخیل رکن مجلس شوریٰ دارالعلوم حقانیہ نے فرمائی،اسی نشست میں حضرت شیخ الحدیث مولانا عبدالحق مدظلہٗ نے دارالعلوم کے پچھلے ۶ سال کی تفصیلی کارگزاری پر مشتمل مفصل رپورٹ پڑھ کر سنائی جو ’’الحق‘‘ کے علاوہ الگ بھی چھپ چکی ہے۔

دوسری نشست کا آغاز مولانا عبداللہ درخواستی کی صدارت میں

دین کی بنیاد بزرگوں کے ادب پر ہے

جلسہ کی دوسری نشست ہفتہ نماز عشاء کے بعد تھی،آغاز جلسہ مولانا قاری سعید الرحمٰن صاحب خطیب جامع مسجد راولپنڈی کی تلاوت سے ہوا اس کے بعد جمعیۃ علماء اسلام کے امیر حافظ الحدیث حضرت مولانا عبداللہ درخواستی صاحب نے اپنے مخصوص انداز میں ارشادات فرمائے،آپ نے فرمایا کہ جو لوگ اس جلسہ میں موجود ہیں وہ رحمتوں سے جھولیاں بھر کر جائیں گے، دامن پھیلانے کی دیر ہے دامن بھرنے میں دیر

نہیں،رحمت کا دریا موج میں ہے، پھر فرمایا دارالعلوم حقانیہ میں قرآن وحدیث کی آواز بلند ہوتی ہے اورانشاء اللہ ہوتی رہے گی جس مدرسہ میں قرآن پڑھایا جاتا ہے وہ مدرسہ بھی شان والا،جس سینے میں قرآن آگیا وہ سینہ بھی شان والا آپ نے فرمایا ملک میں خدا کا دین قائم رہا تو ملک بھی بچ جائے گا اوراگر خدا کے دین کی بیخ کنی کی گئی تو ملک بھی مٹ جائے گا اس لئے اپنے دین اورملک کی حفاظت علماء پر عائد ہوتی ہے آپ نے مولانا عبدالحق صاحب کی کوششوں کوسراہا اورفرمایا کہ حدیث یار کی تکرار کرتے چلیں یہ ہی صراط مستقیم ہے آج ایسے لوگ بھی پیدا ہوگئے ہیں جنہوں نے اسلام کے اساسی ارکان اورمعتقدات پرحملہ کرنے کی سعی کی ہے، اس ضمن میں صحابہ کرامؓ بالخصوص حضرت عثمانؓ پرکیچڑ اچھالا جارہا ہے تاکہ اسلام کی یہ اساس قابل اعتماد نہ رہے آپ نے فرمایا دین کی بنیاد بزرگوں کے ادب پرہے اورطلبہ واہل علم کوبیش قیمت نصائح فرمائے حضرت درخواستی کو مدرسہ قاسم العلوم ملتان کیلئے جانا تھا اسلئے تبرکاً دوتین فضلاء کی دستار بندی کرکے رخصت ہوگئے۔

معیارعلم دین ہے نہ کہ دولت: (علامہ شمس الحق افغانیؒ کا خطاب)

حضرت درخواستی کے بعد جامعہ اسلامیہ بہاولپور کے شیخ التفسیر حضرت مولانا شمس الحق صاحب افغانی نے کیمونزم اوراسلام اورعلماء کے اتحاد واتفاق پربصیرت افروز تقریرفرمائی آپ نے فرمایا کہ علم دین کی فضیلت کا کوئی قائل ہو نہ ہومگر حقیقت یہی ہے کہ علم کی فضیلت مسلّم ہے آپ نے ایک بہت بڑے امیر کا قصہ سنایا کہ وہ دولت ہی کو ہرعروج کا معیار سمجھتا تھا مگرایک عورت کا بچہ بیمار تھا اس نے بچے کوآپ کے سامنے پیش کیا کہ اس پر دم کردیں آپ نے اس دولت مند کوفرمایا کہ بتا اس عورت نے بچہ کو تمہارے سامنے کیوں نہ پیش کیا؟ آخر میرے سامنے پیش اس لئے کیا کہ اس کوعلمِ دین

Khutbat Haqqania \ Khutbat Final

کی قدر معلوم ہے اور یہ سمجھتی ہے کہ اللہ کے نام میں برکت ہے،اگر تیری دولت مندی معیار ہوتی تو پھر علم دین کی طرف لوگ راغب نہ ہوتے۔

کمیونزم کا نظام مساوات یا خدائی نظام میں مداخلت

مولانا افغانی مدظلہٗ نے فرمایا کہ آج لوگ روٹی روٹی پکارتے ہیں اوراس روٹی کے مسئلے کوحل کرنے کیلئے یورپ نے ایڑی چوٹی کا زور لگایا مگر اقوام متحدہ کی رپورٹ شاہد ہے کہ آدھی دنیا کے انسان پھر بھی بھوکے ہیں،اگر خدائی نظام میں انسان دخیل ہونا شروع کردے تو پھر کام سنوارتے نہیں بگڑتے ہیں،آپ نے فرمایا کیمونزم میں جس مساوات کا پرچار کیا جاتا ہے وہ ناقابل عمل ہے اگر ہرکوئی لاکھ پتی بن جائے تو دنیا کے کام کون کرے؟ اگر ایک شخص کسی سے کہے کہ میرے کپڑے دھودو تو وہ کہے گا میں لاکھ پتی ہوں اورتم بھی لاکھ پتی ہو تم خود ہی دھولو،اسی طرح اگر کسی نے حجامت بنوانی ہو اورکہا جائے کہ میری حجامت بنادو وہ کہے گا کہ میں بھی لاکھ پتی ہوں تم بھی لاکھ پتی ،تم خود ہی حجامت بنالو،اللہ تعالیٰ نے دنیا کا نظام ہی ایسا بنایا کہ انسان انسان کے کام آئے مگر انسانوں نے خدائی نظام کے مقابلے میں اپنی طرف سے نظام بنانے شروع کردئے اورآخر الامر ناکامی ہی کا منہ دیکھنا پڑا حضرت مولانا نے دلائل کے ساتھ کافی سیر حاصل بحث فرمائی اورعالمگیر جنگوں کا تذکرہ فرماتے ہوئے موجودہ ویت نام کی جنگ کا بھی تذکرہ کیا۔

اہل علم کے مقام اورذمہ داریاں: (مولانا احتشام الحق تھانوی کا خطاب)

ان کے بعد متحدہ عرب جمہوریہ کے ایک جید قاری استاد عبدالرؤف نے اپنی مسحور کن تلاوت سے مجمع کو محو حیرت بنادیا تلاوت کے بعد خطیب پاکستان حضرت مولانا احتشام الحق صاحب تھانوی نے اپنے مواعظِ حسنہ سے حاضرین کو محفوظ فرمایا،قرآن حکیم

کی تلاوت اورآپ کے میٹھے اندازِ کلام سے مجمع پر سحر طاری تھا حضرت مولانا نے فرمایا کہ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک کے اس نورانی جلسہ میں شرکت میرے لئے باعث افتخار ہے، انہوں نے وقت کے تقاضوں کی روشنی میں اہل علم کے مقام اورذمہ داریوں پر گرانقدر خیالات کا اظہار کیا،آپ کے بلند پایہ ارشادات ڈیڑھ گھنٹہ تک جاری رہے۔

اسیر مالٹا مولانا عزیر گل کی شرکت

اس مجلس میں ہزاروں اہل علم کے علاوہ مشہور تاریخی شخصیت تحریک ریشمی رومال کے سرگرم رکن اور حضرت شیخ الہند کے محبوب شاگرد اسیر مالٹا مولانا عزیز گل کاکاخیل بھی شریک تھے۔

فتنوں سے بچاؤ کا ذریعہ: (مولانا علی جالندھری کا خطاب)

حضرت مولانا تھانوی کے بعد حضرت مولانا محمد علی جالندھری نے کئی دینی فتنوں پر اپنے مخصوص متکلمانہ انداز میں قرآن وسنت کی روشنی میں بحث فرمائی اورفرمایا کہ مسلمان کو اس فتنوں کی زد میں نہیں آنا چاہئے۔آپ کا طرزِ تقریر بھی دلائل ہی کی روشنی میں ہوتا ہے رات کا تیسرا پہر تھا اورجلسہ پوری طرح جما ہوا تھا حضرت مولانا محمد علی جالندھری کی مفصل اورمدلل تقریر سے حاضرین کو بہت فوائد حاصل ہوئے۔

مولانا عبدالہادی شاہ منصوری

جلسہ نماز فجر تک جاری رہا آخری نشست اتوار کی صبح شروع ہوئی۔ابتداء میں اس علاقے کے مشہور مفسر قرآن مولانا عبدالہادی صاحب شاہ منصور نے پشتو میں تقریر کی۔

دستار بندی اور اکابر کی دست شفقت: (قاری محمد امین راولپنڈی، مولانا عبیداللہ انور اور دیگر اکابر)

اتوار ۸؍اکتوبر بیشتر فضلاء کی دستار بندی کا دن تھا،غورغشتی کے شیخ الحدیث

Khutbat Haqqania \ Khutbat Final

حضرت مولانا نصیر الدین صاحب تشریف لائے حضرت شیخ الحدیث مولانا عبدالحق صاحب قدس سرہٗ، حضرت مولانا شمس الحق افغانی،حضرت مولانا محمد علی جالندھری، حضرت مولانا احتشام الحق تھانوی اورحضرت مولانا محمد ادریس کاندھلوی کرسیوں پر تشریف فرماتھے، مولانا قاری محمد امین صاحب خطیب ورکشاپی محلّہ راولپنڈی دستاریں پیش کرتے تھے، حضرت مولانا عبیداللہ انور صاحب دستار کے پیچ دے کر آخری پیچ حضرت مولانا نصیر الدین غورغشتوی صاحب کیلئے رہنے دیتے تھے، پھر فضلاء حضرات اکابر کے سامنے ہوجاتے جو اپنے دستِ شفقت سے ان فضلاء کے سروں پر پیار دیتے تھے اوروہ مبارکیں لیتے ہوئے سٹیج سے اتر جاتے۔

مولانا ادریس کاندھلویؒ کے دعائیہ کلمات

دستار بندی کے اختتام پر حضرت مولانا محمد ادریس صاحب کاندھلوی نے مندرجہ ذیل دعائیہ جملے ارشادفرمائے:

> ’’اللہ تعالیٰ یہ علم اوردین کا چشمہ جو دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک سے جاری ہوا ہے اس کو تادیر سلامت رکھیں جو اس چشمہ سے سیراب ہورہے ہیں اللہ تعالیٰ ان کومزید سیرابی نصیب فرمائیں،اللہ تعالیٰ مولانا عبدالحق صاحب اوران کے معاونین کو تادیر سلامت رکھیں اللہ تعالیٰ ان احباب کو جو پڑھ رہے ہیں یا آئندہ پڑھیں گے استقامت اورغنائے ظاہری وباطنی عطا فرمائے، اللہ تعالیٰ اس مدرسہ کوزندیقوں اورملحدوں کی دست بُرد سے محفوظ رکھے،ساری دنیا کی نعمتیں ایک طرف اوردین کا علم دوسری طرف،اللہ کے دین سے بڑھ کرکوئی بھی چیز نہیں،اللہ تعالیٰ کا طریقہ یہی رہا ہے کہ جن کو دین کا علم دیا ان کو دنیا کا مال نہ دیا اورجن کو دنیا کا مال دیا ان کوعلم دین سے محروم کردیا،اللہ نے فرعون کوتخت وتاج دیا اورموسیٰ کو دربدر پھرایا،نمرود کو بادشاہ

بنایا اورابراہیم علیہ السلام کو آگ میں ڈلوایا، عالم دین کو حقیر نہ سمجھنا چاہئے وہ بھی درویشی اورقناعت کریں، اللہ تعالیٰ اس مدرسہ اورمسجد کو آباد رکھیں، اورمسجد کا صحن اورمدرسہ کا درودیوار بڑے بڑے ایوانوں سے بہتر ہے، اللہ تعالیٰ ان کو تادیر قائم ودائم رکھیں۔'' آمین

مولانا عزیز الرحمان قاضی القضاۃ سوات اور دیگر اکابر

اس نشست میں علاقہ بھر کے علماء اکابر کے علاوہ بلوچستان، وزیرستان، بنوں، ڈیرہ، ریاست سوات، دیر، باجوڑ وغیرہ کے صالح بزرگ اور علماء موجود تھے، ریاست سوات کے علماء میں وہاں کے محکمہ قضاء کے صدر مولانا قاضی عزیز الرحمٰن صاحب بھی شامل تھے۔

عالم اکبر انسان ہے: (مولانا قاضی محمد زاہد الحسینی کا خطاب)

بعدازاں حضرت مولانا قاضی محمد زاہد الحسینی صاحب نے اردو اور پشتو میں ملی جلی تقریر فرمائی، آپ نے فرمایا: انسان اللہ تعالیٰ کا خلیفہ ہے جب تک انسان ہی درست نہ ہو کائنات درست نہیں ہوسکتی، اگر انسان درست رہے تو ساری کائنات درست رہتی ہے، انسان عالم اکبر ہے، اور کائنات عالم اصغر ہے، مثال دیتے ہوئے فرمایا کہ گاڑی کا انجن درست نہ ہو تو گاڑی بیکار ہے اور اگر انجن درست رہے گا تو گاڑی بھی درست رہے گی، آپ نے فرمایا کہ انسان خلاصۂ کائنات ہے اسلئے انسان کی اصلاح از حد لازمی ہے اور اصلاح ہوتی ہے قرآن وحدیث کے علوم اور اہل اللہ کی صحبت سے، آپ نے تزکیہ باطن پر زور دیا۔

مولانا عبیداللہ انور صاحب کے ارشادات عالیہ

آخر میں حضرت مولانا عبیداللہ انور صاحب امیر انجمن خدام الدین لاہور نے

Khutbat Haqqania \ Khutbat Final

اپنے ارشادات عالیہ سے حاضرین مجلس کو نوازا، آپ نے فرمایا کہ اس مدرسہ میں حاضر ہوکر دلی راحت ہوتی ہے، اوراس کی کامیابی کیلئے شب وروز دعا گو ہوں، مسجد کافی وسیع ہے مگر آج اس کی وسعتیں بھی حاضرین کیلئے تنگ نظر آتی ہیں، اتنے مہمانوں کو کھانا دینا اوراتنے بڑے جلسہ کا اہتمام کرنا کوئی معمولی بات نہیں، آپ نے فرمایا: اس مدرسہ کیلئے جو لوگ دامے درمے، قدمے سخنے اعانت فرماتے ہیں، وہ اس کو اپنی نجات اُخروی کا ذریعہ سمجھیں اور دارالعلوم میں لگائی ہوئی پائی پائی آخرت میں کام آئے گی۔

حضرت مولانا نے بانی دارالعلوم شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق صاحب کی صحت کیلئے بھی دعا فرمائی اوراسی طرح یہ جلسہ بہترین روحانی اوردینی برکات اورخوشگوار یادیں حاضرین کے دلوں پر ثبت کرتے ہوئے ختم ہوا۔

جلسہ دستار بندی ۱۹۹۷ء

خطبات

دارالعلوم حقانیہ کا جلسہ دستار بندی

۲۷ نومبر ۱۹۹۷ء

Khutbat Haqqania \ Khutbat Final

اہل علم و فضل کی مجلس میں

جلسہ دستار بندی سے شیخ الحدیث مولانا سمیع الحق مدظلہ کا مفصل خطاب

جامعہ حقانیہ کا جلسہ دستار بندی مورخہ ۲۷ نومبر ۱۹۹۷ء کو دارالعلوم کے وسیع گراؤنڈ میں منعقد ہوا جس میں پانچ سو سے زائد فارغ التحصیل علماء کی دستار بندی مشائخ اور اساتذہ کے ہاتھوں کرائی گئی جبکہ پچاس حفاظ کو سندیں دی گئی۔ جلسہ دستار بندی میں ملک و بیرون ملک کی کئی اہم شخصیات نے شرکت کی جن میں تحریک طالبان کے اہم رہنما اور امارت اسلامی افغانستان کے وزیر اطلاعات مولانا امیر خان متقی قابل ذکر ہیں وہ اپنے دوسرے اہم رفقاء کے ساتھ خصوصی طور پر اسی تقریب میں شرکت کیلئے دارالعلوم تشریف لائے تھے علاوہ ازیں جمعیت علماء اسلام کے نائب امیر مولانا عبدالغنی MNA، سینٹر حافظ فضل محمد، مولانا نور محمد ایم این اے نے بھی اس مبارک تقریب میں شرکت کی تقریب کا باقاعدہ آغاز نماز ظہر کے بعد ہوا تلاوت کلام پاک اور حمد و نعت کے بعد حضرت مہتمم مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ نے بخاری شریف کی آخری حدیث کی تشریح فرمائی اور فضلاء سے مفصل خطاب بھی فرمایا۔ مولانا سمیع الحق کی مفصل اہم اور پر مغز تقریر کے بعد افغانستان کے وزیر اطلاعات مولانا امیر خان متقی کو دعوت خطاب دی گئی اس موقع پر حاضرین جلسہ کا جوش و ولولہ دیدنی تھا آپ کی روح پرور اور ایمان افروز

تقریر کے دوران جب انہوں نے طالبان کی قربانیوں جذبہ ایثار، شوق
شہادت اور مخالفین کے ظلم وستم اور بربریت کی داستانیں سنائیں تو حاضرین
کے صبر وضبط کے تمام بندھن ٹوٹ گئے اور فرط جذبات سے دھاڑیں مار مار
کر رونے لگے ،اس جلسے میں تمام مقررین کے بیانات شامل خطبات کئے
جارہے ہیں۔ (س)

کانٹوں کا ہار

خطبہ مسنونہ کے بعد میرے بھائیو! آج آپ لوگوں کی نئی زندگی شروع ہو گئی۔آج آپکی آزمائش ہے آپ یہ نہ کہیں کہ ہماری دستار بندی ہوگئی آج جو ہار آپ کے گلے میں نظر آرہا ہے یہ پھولوں کا ہار نہ سمجھیں بلکہ حقیقت میں یہ کانٹوں کا ہار ہے آج ہم آپ لوگوں کو ایک میدان میں بھیج رہے ہیں آج تک تو طالب علم تھے اللہ تعالیٰ کا خصوصی رحمت آپ لوگوں کی طرف متوجہ تھی، ہر چیز اللہ تعالیٰ نے آسان بنا دیا تھا، کیونکہ آپ دین کے سپاہی تھے لیکن ایک سپاہی جب ٹریننگ سے فارغ ہو جاتا ہے تو وہ محاذ پر جاتا ہے۔

فراغت کے بعد ذمہ داریاں

آپ اسباق سے فارغ ہوگئے لیکن جہاد، عمل، دعوت، تربیت تزکیہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جو فرائض تھے وہ سب آپ لوگوں کی سر پر ہے شاعر کہتا ہے......

مکتب عشق کے دستور نرالے دیکھے
اس کو چھٹی نہ ملی جس نے سبق یاد کیا

یہ عشق کا مکتب ہے سبق جس نے یاد کیا اب اس کی چھٹی نہیں ہوگی، آپ روشنی کے ٹرانسفارمر ہیں۔ رسول اللہ صی اللہ علیہ وآلہ وسلم گنبد حضرا اور مدینہ طیبہ کے

Khutbat Haqqania \ Khutbat Final

پاور ہاؤس کے ساتھ براہ راست آپ کی نسبت قائم ہوگئی ان اساتذہ کے ذریعہ، سند کے ذریعے حضور علیہ السلام کے ذریعے ایک کنکشن لگ گیا اب پاور ہاؤس سے اگر سلسلہ کٹ جائے تو اندھیرا ہی ہوگا۔

اصل قوت

میرے بھائیو! آج امت کو روشنی کی ضرورت ہے آپ لوگوں کے خلاف ایک بہت بڑا میدان تیار ہو رہا ہے آج کفار کو معلوم ہوگیا ہے کہ اسلام کے بڑے گرڈ اسٹیشن یہی دینی مدارس ہیں یہی طالبان اور علماء ہیں آج کلنٹن اور یہود ونصاری سب کو معلوم ہے کہ یہ اصل قوت ہے اب جب ان کو دشمن معلوم ہوگیا تو انہوں نے بڑی تیاری کی ہے آپ لوگوں کو ختم کرنے کیلئے، کرش، کرنے کیلئے منصوبے تیار ہو رہے ہیں کہ یہ دہشت گرد ہیں یہ تخریب کار ہیں کیونکہ جہاد کا عظمت علماء اور طلباء نے افغانستان میں دکھا دیا اور اس جہاد کے اثرات چیچنیا، بوسنیا، کشمیر، فلسطین، مصر، شام ، الجزائر میں ابھرتے ہیں ایک وقت تھا انگریز کا غلبہ تھا ہم کہہ رہے تھے کہ مسجد میں بیٹھ کر قال اللہ قال الرسول ﷺ کا درس دیا کرو کیونکہ یہ بھی بہت بڑا کام تھا اب بھی اس کام کو جاری رکھیں گے لیکن اب ساری عالمی قوتیں آپ کے خلاف برسرپیکار ہیں ایسے وقت میں غفلت کرنا امت کے ساتھ بہت بڑا ظلم ہوگا مدرسہ، اساتذہ اور عالم اسلام کیساتھ غداری ہوگی اب آپ دوطرفہ محاصرہ میں ہیں ملک کے اندر بھی فتنے ہیں الحاد، تحریف، بدعات، قادیانیت، کیمونزم، لادین حکمران، لادین نظام ان سب کا مقابلہ آپ نے کرنا ہے۔

شیخ الحدیثؒ کی دعائیں

دوسری طرف یہودی اور عیسائی ایک بار پھر عالم اسلام کو غلام بنانا چاہتے ہیں عالم اسلام میں کسی جگہ اسلامی نظام کو برداشت نہیں کرنا چاہتے ہیں آج ہم آپ لوگوں کو

ایسے مورچہ میں بھیج رہے ہیں جہاں چومکھی لڑائی ہے اللہ تعالیٰ سے دست بدعا ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اس امتحان میں سرخرو فرمائیں جیسا کہ شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحقؒ ہمیشہ دعا کیا کرتے تھے کہ یا اللہ! ہمارے فضلاء کو پوری دنیا مین نمایاں کریں ہماری بھی یہی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ دارالعلوم کے ہر فاضل کو علم وعمل سے نوازے۔

اپنے نام کے ساتھ حقانی لکھنا بڑے امتیاز واعزاز

اب آپ کا فرض ہے کہ اپنے مادر علمی دارالعلوم حقانیہ کے ساتھ تعلق محبت اور رابطہ قائم رکھیں گے اس لیے میں ہمیشہ طلباء کو کہتا ہوں کہ اپنے ساتھ حقانی لکھا کرو کیونکہ حقانی نام ہے ایک امتیاز کا، ایک قوت کا، اجتماعیت کا دنیا پر ظاہر ہو رہا ہے کہ یہ ایک مدرسہ نہیں ہے بلکہ یہ عالم اسلام اور امت مسلمہ کا ایک مشترکہ سرمایہ ہے یہ افغانستان، ایران اور دیگر پڑوسی ممالک میں اصلاح اور انقلاب کیلئے ایک عظیم فوج تیار کر رہا ہے۔

شیخ الحدیثؒ کی پیشن گوئی

آج روس پریشان ہے طالبان کی حکومت کی وجہ سے پوری دنیا لرزہ براندام ہے اور الحمدللہ ثم الحمدللہ کہ آج تحریک طالبان میں دارالعلوم حقانیہ کے فضلاء کا بہت بڑا کردار ہے ہمیں اس پر فخر ہے کہ روئے زمین پر پہلی اسلامی حکومت ہے جو کئی صدیوں کے بعد قائم ہوئی ہے اس میں دارالعلوم حقانیہ کا بہت بڑا حصہ ہے حضرت شیخ الحدیث مولانا عبدالحق صاحبؒ اکثر فرط مسرت اور انبساط وافتخار سے بارگاہ ایزدی میں روتے تھے اور فرمایا کرتے تھے کہ مجھے یہ توقع تو تھی کہ میرے شاگرد بخاری شریف اور ترمذی شریف کو بغل میں اٹھائے ہوں گے مگر یہ خیال نہیں تھا کہ میرے شاگردوں کے بغل میں بخاری شریف اور گردن میں کلاشنکوف اور سکڈ میزائل ہوگی اس وقت کے چند طلباء جو آج بھی زندہ ہیں کہہ رہے ہیں کہ حضرت شیخ الحدیثؒ نے ہمیں کہا تھا کہ انشاء اللہ آپ

Khutbat Haqqania \ Khutbat Final

لوگوں کی حکومت ہوگی اس وقت یہ تصور بھی نہیں تھا کہ طلباء اور علماء افغانستان جیسے ملک میں حکمران بنیں گے لیکن یہ اللہ تعالیٰ کا فضل وکرم اور حضرت شیخ الحدیثؒ کی دعاؤں کی برکت ہے کہ آج پوری دنیا میں ایک خالص اسلامی حکومت قائم ہے۔

امارت اسلامی ایک منفرد حکومت

آج دارالعلوم حقانیہ اور دیگر دینی مدارس وخانقاہوں کی برکت سے ایک عظیم اسلامی حکومت کی داغ بیل ڈالی گئی جو کہ امن وامان اور نظم ونسق کے اعتبار سے ایک منفرد حکومت ہے آج اسی افغانستان کے نوزائیدہ مملکت اور طلباء کرام کے خلاف پورا عالم کفر اور لادینی قوتیں اور سابقہ افغان بھگوڑے سازشوں میں مصروف ہیں اور آج کلنٹن اور یلسن کو ان ہی دینی مدارس سے خطرہ ہے روس کے سارے ایٹم بم ناکارہ ہو گئے اور ان کی نظروں میں ہر طالب علم ایٹم بم سے بڑھ کر ہے اور شہید کا خون بھاری پانی سے بھاری اور قیمتی ہے اس کی تازہ ترین مثال تحریک طالبان کی لازوال قربانیاں اور ناقابل فراموش کارنامے ہیں طالبان تحریک ہی کیوجہ سے آج ہمارے حکمران لرزہ بر اندام ہیں کہ یہ اسلامی انقلاب اور یہ تحریک تو دنیا بھر میں پھیل رہی ہے اور خصوصاً پاکستان تو اس کی مکمل زد میں ہے اور میرا یقین ہے کہ انشاء اللہ عنقریب پاکستان میں بھی اسی طرز کا انقلاب آئیگا اور یہاں کے مدارس اور خانقاہوں کے زیر تربیت طلبہ وعلماء اس انگریز کے فرسودہ نظام سے چھٹکارا حاصل کریں گے۔

مسلمانوں پر ظلم وستم

آج پوری دنیا میں مسلمانوں کے خلاف ظلم کا بازار گرم ہے طالبان کے بارے میں امریکہ اور یورپ کے دوہرے معیار اور شرمناک کردار سب پر عیاں ہے افغانستان میں تین ہزار طلبہ کے اجتماعی قبر دریافت ہوئیں طالب علموں کی زبانیں نوچ

نوچ کر کاٹ دیجاتی ہیں مگر یہ لوگ خاموش ہیں مگر محصور علاقہ کی غذائی ناکہ بندی کا جھوٹا الزام لگا لگا کر شور مچاتے نہیں تھکتے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ طالبان کی اس حکومت کو مستحکم بنائیں اور جو علاقے مقبوضہ ہیں اللہ تعالیٰ اس کو بھی آزاد فرمائیں۔

دارالعلوم حقانیہ چھاؤنی اور مرکز طالبان

آخر میں عام مسلمانوں سے ایک اپیل کروں گا کہ دارالعلوم حقانیہ ایک بہت بڑا مرکز اور چھاؤنی ہے اور یہ وضاحت بھی کرنا چاہتا ہوں کہ یہ لوگوں کی امداد سے چل رہا ہے یہ کارخانہ علوم نبوت عام مسلمانوں کے ایک اور دو روپیہ سے چل رہا ہے ہم حکومتوں کی امداد اور فنڈز قبول نہیں کرتے ہیں دارالعلوم کے ساتھ کسی حکومت اور بادشاہ کی امداد نہیں ہے یہ خالص اللہ کا فضل و کرم اور مسلمانوں کی امداد سے رواں دواں ہے مگر آجکل اقتصادی حالات انتہائی خراب ہیں میں پہلی بار یہ بات کر رہا ہوں کہ دارالعلوم بھی بڑے مشکلات میں ہے اقتصادی اور مالی لحاظ سے یہ اتنا بڑا سلسلہ لاکھوں روپیہ کا ماہوار خرچہ ہے یہ اللہ کے فضل سے پورا ہو رہا ہے مگر آپ بھی ایک ذمہ داری محسوس کریں کہ یہ آپ لوگوں کی ایک دینی چھاؤنی اور قرآن وسنت کا سرچشمہ ہے اپنے علاقوں میں لوگوں کی توجہ دارالعلوم کی طرف دلائیں اور ان کو سمجھائیں کہ یہ امداد عام خیرات، زکوٰۃ کی طرح نہیں ہے کہ کسی نے کھایا اور ہضم ہو گیا بلکہ یہ ایک سلسلہ ہے تاقیامت جہاد اور تعلیمات نبوی کی ترویج کیلئے اور صدقہ جاریہ ہے تو آپ یہ فریضہ سمجھیں میرا یہ پیغام ہر کوئی اپنا حلقہ اثر میں پہنچا دے کہ دارالعلوم حقانیہ کو ہر موقع پر یاد رکھیں، تاکہ ہم اس سلسلہ کو مزید بڑھا سکیں وسط ایشیا سے سینکڑوں لوگ آرہے ہیں مگر ہم وسائل کی کمی کی وجہ سے زیادہ نہیں رکھ سکتے ہیں، اپنے اساتذہ اور ادارہ سے تعلق قائم و دائم رکھیں۔ واخر دعوانا أن الحمد لله رب العالمين

Khutbat Haqqania \ Khutbat Final

خطاب

حضرت مولانا امیر خان متقی صاحب

تعارف

تحریک طالبان افغانستان کے اہم کارکن اور طالبان دور کے وزیر اطلاعات وثقافت

شوق شہادت
اور مخالفین کے ظلم و بربریت کی داستان

امارتِ اسلامیہ افغانستان کے وزیر اطلاعات ملا امیر خان متقی کا خطاب

دارالعلوم حقانیہ کو خراج تحسین

خطبہ مسنونہ کے بعد! میرے معزز علماء کرام وطلباء عظام! الحمدا للہ یہ بہت بڑے افتخار کی بات ہے کہ ۱۴۰۰ سال بعد بھی ہمارے ان بھائیوں نے سینکڑوں کی تعداد میں قرآن و حدیث کی تعلیم حاصل کی دارالعلوم حقانیہ اور قائد شریعت حضرت مولانا عبدالحق ؒ اور قائد جمعیت حضرت مولانا سمیع الحق صاحب کی بے پناہ خدمات ہیں میرے پاس ایسے الفاظ نہیں ہیں کہ میں انکو خراج تحسین پیش کروں......

پشت دوتائے فلک راست شد از خرمے
تاچوں تو فرزند زاد مادر ایام را
حکمت محض است اگر لطف جہاں آفریں

Khutbat Haqqania \ Khutbat Final

خاص کند بندہ مصلحت عام را
وصف تراگر کند ور نکند اہل فضل
حاجت مشاطہ نیست روئے دلارام را

میرے بھائیو! ہم اگر مولانا صاحب کو خراج تحسین پیش کریں یا نہ کریں دارالعلوم حقانیہ وہ عظیم دینی مرکز ہے کہ اس میں نہ صرف پاکستانی طلباء تعلیم حاصل کرتے ہیں بلکہ افغانستان میں بھی اکثر یہی طلباء کرام ہیں جو کہ اس جامعہ سے فارغ التحصیل ہیں جنہوں نے وہاں اسلامی نظام نافذ کیا ہے اور قرآن کریم کے نظام کے نفاذ میں مصروف ہیں یہی طلباء کرام ہیں جنہوں نے محاذ جنگ بھی گرم کر رکھا ہے اور اللہ تعالیٰ کے دین کی نفاذ کیلئے شب و روز کوشاں ہیں الحمدللہ اس جامعہ نے بہت سخت اور نازک مراحل میں شیخ الہندؒ اور مولانا حسین احمد مدنیؒ اور دیوبند کی دیگر اکابر کی تاریخ زندہ رکھی ہے الحمدللہ اس جامعہ سے لوگ درس وتدریس وسیاست کیلئے بھیجے جاتے ہیں اور خصوصاً محاذ جنگ کیلئے بھیجے جاتے ہیں نظام حکومت چلانے کیلئے یہیں سے علماء کرام جاتے ہیں اور دعوت وتبلیغ میں اسی مدرسہ کے لوگ مصروف عمل ہیں افغانستان کے طویل جہاد اور حالیہ تحریک طالبان میں جامعہ حقانیہ کا کردار روح رواں اور شہ رگ کی مانند ہے آج نہ صرف افغانستان بلکہ پوری دنیا میں جامعہ کے دینی، روحانی اور جہادی اثرات ظاہر ہو رہے ہیں آج پوری دنیا میں کوئی ایسا خطہ نہیں جہاں مکمل اسلامی نظام نافذ ہو سوائے افغانستان کے جہاں جامعہ حقانیہ اور طالبان کی برکت سے مکمل اسلامی نظام رائج اور نافذ ہے میں اللہ تعالیٰ سے دست بدعا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اس جامعہ کو مزید ترقی دے اور ہمیں توفیق دے کہ ہم افغانستان سمیت تمام دنیا میں اسلامی نظام کیلئے کوشاں رہیں اور اللہ کی زمین پر اللہ کا نظام نافذ کریں آج ۱۴۰۰ سال بعد بھی طالبان

نے ثابت کر دیا کہ طالبان اگر ایک طرف درس و تدریس کر سکتے ہیں تو دوسری طرف نظام حکومت بھی چلا سکتے ہیں۔

نام نہاد انسانی حقوق والوں کا مسلمانوں کے بارے میں دوہرا معیار

بھائیو! آج پوری دنیا میں ضعیف، کمزور اور مظلوم قوم مسلمان ہے اس لئے کہ مسلمانوں نے جہاد کو چھوڑا ہے آج فلسطین میں مسلمانوں پر ظلم کیا جا رہا ہے کشمیر میں مسلمان ذلیل ہو رہے ہیں لیکن کوئی سننے والا نہیں ہے اگر دنیا میں کوئی لادین طبقہ یا ایک لادین شخص کے ساتھ کوئی معمولی سی ایک کڑوی بات بھی کرے تو پوری دنیا اٹھتی ہے اور چیختی ہے، لیکن اگر مسلمانوں کے تاریخی مرکز بیت المقدس پر یہودی قابض ہوتے ہیں، ہندوستان میں بابری مسجد جیسے مقدس عبادت گاہ کو مسمار کیا جاتا ہے یا افغانستان میں ہزاروں طالب علم جام شہادت نوش کرتے ہیں مگر کوئی ایک شخص ایسا نہیں ملتا کہ وہ کہے کہ یہ ظلم کیوں کیا جا رہا ہے؟ یہ سب کچھ ہمارے ساتھ اس لئے کیا جا رہا ہے کہ ہم نے جہاد کو چھوڑا ہے آج افغانستان میں طالبان نے اسلامی نظام نافذ کیا ہے آج اگر طالبان ایک آدمی پر حد قصاص جاری کر لیتے ہیں تو پوری دنیا چیختی ہے کہ یہ ظلم ہو رہا ہے مگر دوسری طرف دو ہزار معصوم طالب علموں کو شبرغان میں ملحدین اور کمیونسٹ بے دردی سے شہید کر لیتے ہیں اور انکے ساتھ وہ سلوک اور ظلم کیا جاتا ہے کہ انسانی تاریخ میں اسکی مثال نہیں ملتی آج ہمارے اوپر یہ الزام لگایا جاتا ہے کہ طالبان نے ہزارہ جات پر ناکہ بندی کی ہے اور وہاں کے لوگ تکلیف میں مبتلا ہیں یورپ رات دن اس کے متعلق پروپیگنڈہ میں مصروف ہے لیکن شبرغان میں دو ہزار طالب علم شہید کیے جاتے ہیں تو انسانی حقوق کے علمبرداروں کو انکی کوئی پرواہ نہیں ہوتی اگر وہاں طالبان بھوک اور پیاس سے شہید ہوتے ہیں تو یہ انسانی حقوق کی خلاف ورزی نہیں۔

Khutbat Haqqania \ Khutbat Final

پنج شیر جیل میں حافظ قرآن کی زبان نہ کاٹنے کی التجا

پچھلے دنوں ہمارا ایک ساتھی پنج شیر کے جیل سے نکل کر آیا وہ کہہ رہا تھا کہ میرے ساتھ نوجوان حافظ قرآن جیل میں تھا وہاں جیل میں جو نگران تھے وہ اس کے زبان پر بجلی کا کرنٹ دے رہا تھا اس طالب علم نے ان سے کہا کہ میرے ہاتھ کاٹ دو، میرے پاؤں کاٹ دو جسم کا جو بھی حصہ آپ مناسب سمجھتے ہیں کاٹ دیں مگر زبان کو کچھ نقصان مت پہنچائیں کیونکہ میں نے چھ سال میں بڑی مشکل سے قرآن کریم حفظ کیا ہے اور میری خواہش ہے کہ زندگی بھر قرآن کریم کی تلاوت کرتا رہوں مگر ان ظالموں نے اس معصوم طالب علم کی بات نہ سنی اور بالآخر انکی زبان کو کرنٹ دیکر جلا دیا لیکن میں ان ظالموں کو کہنا چاہتا ہوں کہ اگر آپ ایک طالب علم کو قرآن کریم کی تلاوت سے منع کرتے ہیں تو یہاں دارالعلوم حقانیہ جیسے اداروں میں ہزاروں حفاظ اور تیار ہو جائینگے۔

شہید جان بلب طالب علم کا پیغام

میرے بھائیو! اس میں شک نہیں کہ تمام کفری دنیا مسلمانوں کے خلاف متحد اور متفق ہے وہ مسلمانوں کی آزادی نہیں چاہتی لیکن میں آپ لوگوں سے درخواست کرتا ہوں کہ آپ نے اتنی تکالیف برداشت کیں اب اپنی محنتوں کو ضائع نہ کریں شبرغان میں آج جہاں دو ہزار طالب علموں کی قبریں مل گئی ہیں ان طالب علموں میں سے ایک زندہ بچ جانے والا طالب علم کہہ رہا تھا کہ ایک قطار میں سینکڑوں طلباء کو کھڑا کر کے کلاشنکوفوں کے برسٹ چلاتے اور ایک ہی وار میں سینکڑوں طالب علم شہید کئے گئے وہ کہہ رہا تھا کہ میں بھی گر گیا اور گرنے کیوجہ سے بچ گیا جب وہ چلے گئے تو ایک طالب علم نے آواز دی

کہ کوئی اور زندہ بچا ہے میں اٹھ گیا اور اسکے پاس گیا اس کو دیکھا تو وہ زخمی تھا میں نے اس سے کہا کہ اب کیا کرینگے تو اس نے جواب میں کہا کہ آپ جائیں یہاں سخت گرمی ہے پانی کا کوئی انتظام نہیں ہے نہ کوئی سایہ ہے ایسا نہ ہو کہ آپ بھی اس شدید گرمی اور پیاس سے شہید ہو جائیں میں نے ان سے رخصت لی اور چند قدم لئے تو انہوں نے مجھے واپس بلایا اور کہا کہ طالب علموں کو میرا اسلام کہہ دو اور یہ بھی کہا کہ ہمارے خون کے ساتھ غداری نہ کرنا۔

جہاد فی سبیل اللہ کی ترغیب

میرے بھائیو! اس طالب علم نے آپ لوگوں کو پیغام بھیجا ہے اس نے اپنے والدین یا اپنی بیوی یا اپنے رشتہ داروں کے نام کوئی پیغام نہیں بھیجا ہے ان شہداء کی نظریں آپ پر ہیں، آج ہم بہت بڑے امتحان میں مبتلا ہیں ہزاروں طالب علم شہید ہو گئے طلباء نے بہت قربانیاں دیں آج بعض طالب علم مایوسی کے شکار ہیں اور کہتے ہیں کہ تحریک طالبان میں برے لوگ داخل ہو گئے ہیں میں آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ آپ لوگ آئیں اور ان برے لوگوں کو نکال دیں اور اللہ کی دین کی حفاظت کریں۔

بھائیو! طالب علموں کے ساتھ تو صرف ایک سر تھا جو انہوں نے اللہ کے حضور پیش کیا اور خدا کی زمین پر خدا کا نظام نافذ کیا اب اس خون کی لاج آپ لوگوں نے رکھنی ہے اور اللہ تعالیٰ ہم سب کا حامی و ناصر رہے۔

Khutbat Haqqania \ Khutbat Final

خطاب
شیخ الحدیث مولانا عبدالغنی صاحبؒ

تعارف

مولانا دارالعلوم حقانیہ کے سابقین فضلاء اور حضرت شیخ کے قابل اور قریب ترین شاگردوں میں سے ہیں۔ بلوچستان جمعیۃ کے سرکردہ رہنما اور چمن کے جامعہ اسلامیہ کے بانی اور شیخ الحدیث رہے۔ اپنے شیخ کے درسی آمالی کو بڑے اچھے انداز میں قلمبند کیا۔ آل پاکستان فقہی مجلس کے امیر، قومی اسمبلی کے دو مرتبہ رکن رہ چکے ہیں۔ ۲۶ اکتوبر ۲۰۱۱ء کو ٹریفک حادثے میں شہید ہوئے۔

موجودہ نظام سے
اسلامی انقلاب کی توقع نادانی

جمعیت کے نائب امیر مولانا عبدالغنی ایم این اے کا خطاب

دارالعلوم حقانیہ ایک مثالی اور فیض یافتہ ادارہ

مجھے اس پر فخر ہے کہ میں بھی اس دارالعلوم کا فاضل ہوں۔ مادر علمی دارالعلوم حقانیہ پوری دنیا میں سورج جیسے روشن ہے اور اس کا زندہ مثال یہ ہے کہ کچھ عرصہ پہلے مہتمم دارالعلوم دیوبند مولانا محمد اسعد مدنی کی دعوت پر ہم دیوبند گئے۔

مشرق ومغرب میں فیض رسانی کا ادارہ

دارالعلوم دیوبند کے چند طالب علموں نے مجھ سے پوچھا کہ اگر ہم چاہیں کہ فنون پڑھنے کیلئے پاکستان آجائیں تو کیا کوئی ماہر استاد آپ کو معلوم ہے، آپ ہماری رہنمائی کر سکتے ہیں۔ میں نے ان کو کہا کہ دارالعلوم حقانیہ ہمارے پاس ہے الحمدللہ اس میں بڑے ماہر اساتذہ ہیں، یہ اللہ تعالیٰ کا فضل وکرم اور استاد محترم شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے دعاؤں کی برکت ہے کہ آج پوری دنیا میں

Khutbat Haqqania \ Khutbat Final

دارالعلوم ایک مثالی اور فیض یافتہ ادارہ ہے، انشاء اللہ دارالعلوم کے اپنے ساتھ وابستہ مشرق ومغرب کو فیض رسانی کیلئے کامل واسطہ بنے گا۔

علم کا استعمال برائے اسلامی نظام

موجودہ حالات کے بارے میں اتنا گزارش کرونگا کہ امام بخاری نے اس باب میں یہ ثابت کر دیا ہے کہ علم علیحدہ ایک صفت اور نعمت ہے لیکن یہ صفت اس وقت کارگر ثابت ہوسکتا ہے کہ اس کا استعمال اسلامی نظام کے نفاذ کیلئے ہو جائے۔ اگر اس کا استعمال اس کیلئے ہو کہ میں محدث بنوں، مفسر بنوں تو علم فقط اس کے سینہ میں ہوگا، کتب خانہ میں ہوگا، اور اگر علم اسلامی نظام کیلئے واسطہ ہو جائے تو پھر یہ کارگر ثابت ہوسکتا ہے، اسلامی نظام کے نفاذ کیلئے مختلف طریقے ہیں، ایک پاکستان کا انتخابی طریقہ ہے جمہوری دائرہ میں مغرب کی رہنمائی میں اس سے اسلامی نظام کی توقع نادانی اور خوش فہمی ہے، اسلامی نظام کی نفاذ کے لیے قرون اولیٰ کے طریقہ کو اپنانا ہوگا اور وہ جہادی عمل ہے۔

تحریک طالبان اسلامی انقلاب کا عملی نمونہ

طالبان افغانستان نے عملی طور پر پوری دنیا کو دکھا دیا کہ اسلامی انقلاب آج بھی برپا ہوسکتا ہے اور یہ بھی ثابت کر دیا کہ انقلاب دینی مدارس کے طلباء اور علماء ہی کے ذریعہ آسکتا ہے، امام بیہقیؒ نے لکھا ہے کہ ۴۲۵ھ میں عرب میں بھی ایسے لوگ پیدا ہو گئے تھے جیسے چند سال پہلے کابل پر یلغار کرنے والوں کو آپ نے دیکھا، میں طالبان کو ایک تجویز دیتا ہوں کہ وہ ہر ضلع میں ایک مدرسہ قائم کریں اور اس کو ایسا بنائیں کہ ۶ مہینے طالب علم جہاد مصروف رہے اور ۶ مہینے ان مدارس میں، ماہر اساتذہ کا اہتمام کریں۔

پیغام

بموقعہ جلسہ دستار بندی

امیر المومنین **ملا محمد عمر مجاہد** حفظہ اللہ
امیر المؤمنین و بانی تحریک طالبان افغانستان

تعارف

فقیر منش، درویش صفت، زیرک، باصلاحیت سیاستدان، اور عظیم مجاہد تحریک طالبان افغانستان کی نشاۃ ثانیہ کے کرتا دھرتا، گزشتہ نصف اور موجودہ صدی کے سب سے اہم شخصیت و کردار، علَم جہاد بلند کر کے چارسو سرزمین جہاد افغانستان میں کامیابی کے جھنڈے گاڑ دیئے۔ بہت عرصہ بعد اسلامی دنیا میں امیر المؤمنین کے لقب سے شہرت حاصل کی۔ راقم اور دارالعلوم حقانیہ سے عقیدت کا رشتہ رکھتے ہیں۔ اس لئے دارالعلوم حقانیہ نے انہیں اعزازی ڈگری سے نوازا۔

Khutbat Haqqania \ Khutbat Final

امیر المومنین کا پیغام طلباء کرام کے نام

تحریک طالبان کی تقویت

امیر المومنین کا پیغام دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک کے سالانہ عظیم الشان اجتماع میں افغان وزیر اطلاعات رکن عالی شوری جناب ملا امیر خان متقی نے پڑھ کر سنایا ذیل میں حضرت امیر المومنین کا پیغام لفظ بہ لفظ نقل کیا جاتا ہے۔

اسلام کے دفاع اور طالبان اسلامی تحریک کی تقویت کیلئے اپنی نگرانی میں ایک ہزار طلبہ کی تعلیم کے لیے مدرسے کے قیام کا اعلان کرتا ہوں جس کے تمام طلبہ ہر وقت مسلح ہوں گے اور جو تعلیمی مصروفیات کے علاوہ دین سے انحراف کرنے والوں سے نمٹنے کے لئے اور اسلام کے خلاف کسی بھی شورش کو کچلنے کے لئے ہمہ وقت مستعد ہوں گے۔

داخلے کی شرائط حسب ذیل ہوں گے

(۱) نصب العین خالص رضا الٰہی ہو اور نیت میں کسی قسم کا فتور نہ ہو۔

(۲) جرات مند، نڈر اور دلیر ہو۔

(۳) صبر واستقامت کے اعلیٰ اوصاف سے متصف ہو اور اطاعت شعار ہو۔

(۴) بدتمیز و بداخلاق نہ ہو۔

(۵) کم از کم درجہ خامسہ تک علمی قابلیت رکھتے ہوں۔

انتباہ

افغانستان میں رائج شمسی ہجری سال کے مطابق ۱۔۹۔۱۳۷۶ سے قندھار میں دفتر امارت کے صدر دروازے پر اپنا نام درج کروائیں۔

تعداد پوری ہونے پر ریڈیو 'صدائے شریعت کابل' کے ذریعے اطلاع کردی جائے گی، داخلے کے خواہش مند طلبہ کو تاکید کی جاتی ہے کہ وہ اچھی طرح غور کر کے نام لکھوائیں کیونکہ داخلہ ہوجانے کے بعد تمام قوانین کی پابندی لازم ہوگی۔

والسلام

خادم اسلام

امیر المومنین ملا محمد عمر مجاہد

Khutbat Haqqania \ Khutbat Final

خطاب

مولانا نور محمد شہید (ایم این اے)

تعارف

مولانا جنوبی وزیرستان کے بااثر عالم دین مذہبی، سماجی اور سیاسی امور میں بھی چیف آف وزیرستان کہلاتے ہیں۔ وانا میں جامعہ وزیرستان کے نام سے مدرسہ اور جامع مسجد کی خدمات انجام دے رہے ہیں۔ قومی اسمبلی کے ممبر رہے، بھٹو کے دور میں کئی علاقائی مسائل پر ٹکر لینے سے معتوب ہوگئے۔ کئی سال تک قید و بند میں رہے، اکثر بیٹے حقانیہ سے فارغ التحصیل ہیں۔ مولوی تاج محمد اب اپنے مدرسہ میں اعلیٰ کتابیں پڑھاتے ہیں۔ افسوس ۱۳ رمضان ۱۴۳۱ھ کو ایک خودکش حملے میں ساتھیوں سمیت دورہ قرآن سے فراغت کے بعد مسجد میں شہید کردئے گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

موجودہ سسٹم
ہر شعبہ زندگی میں ناکام

جلسہ دستار بندی سے مولانا نور محمد صاحب ایم این اے وزیرستان کا خطاب

اب آخری سہارا اسلامی نظام ہی رہ گیا ہے

اس وقت جو نظام جاری ہے پاکستان اور ان کے اطراف میں اب اس بات پر اہل اقتدار اور اہل الرائے متفق ہیں کہ پاکستان میں جمہوریت کی شکل میں جو نظام ہے یہ ہر شعبہ میں ناکام ہوگیا ہے، اس ملک میں مارشل لاء آزمایا گیا، اس ملک میں اسلامی سوشلزم اور اسلامی جمہوریت کا تجربہ کیا گیا۔ صدارتی اور پارلیمانی نظام بھی آزمائے گئے لیکن سب ناکام ہوگئے، یہ سب تجربے سوائے بربادی کے کچھ بھی نہ دے سکے۔

Khutbat Haqqania \ Khutbat Final

آخری سہارا

اب آخری سہارا اسلامی نظام ہی رہ گیا ہے، شاید اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو اس پر مجبور کر رہا ہے کہ اس ملک میں خالص اسلامی نظام نافذ کریں، کیونکہ ملک کی بقاء اور سالمیت اسی پر موقوف ہے، قرآن وسنت کی اساس پر مکمل اسلامی نظام کی نفاذ کیلئے ماحول اور فضاء ہموار ہے، اس وقت اتحاد کی ضرورت ہے، افغانستان میں طالبان کیوں کامیاب ہوگئے، وہ بھی ہمارے جیسے لوگ ہیں لیکن وہاں کے طالبان متحد ہوگئے اس لیے اپنے مشن میں کامیاب ہوگئے، امت کی وحدت کیلئے اسلامی نظام کی نفاذ ضروری ہے۔ میں آخر میں سب فضلاء کو مبارک باد دیتا ہوں۔

جلسہ دستار بندی ۱۹۹۸ء

خطبات

دستار بندی جلسہ وختم بخاری

جامعہ دارالعلوم حقانیہ ۱۹ نومبر ۱۹۹۸ء

Khutbat Haqqania \ Khutbat Final

ایمان افروز مجلس میں

دارالعلوم حقانیہ کی سالانہ ۵۳ ویں دستار بندی کی تقریب بڑے جوش و جذبے کے ساتھ ۱۹ نومبر بروز جمعرات منعقد ہوئی، دستار بندی کیلئے مدرسہ کی جانب سے نہ تو کوئی اشتہار چھپتا ہے اور نہ کوئی اور ذریعہ شہرت لیکن مادر علمی کیساتھ علماء وطلباء بالخصوص عوام کی محبت و اخلاص کا یہ نتیجہ ہوتا ہے کہ دستار بندی سے ایک دن قبل عصر کو دارالعلوم میں لوگوں کا ایک سیلاب اُمڈ آیا اور دارالعلوم اپنی کشادگی کے باوجود اپنی تنگ دامنی پر شکوہ کناں تھا ۱۹ نومبر کا دن دارالعلوم کے فضلاء کیلئے خوشی کیساتھ ساتھ غم کا دن نظر آ رہا تھا ایک تو اساتذہ اور مادر علمی سے فراق اور دوسرا عملی میدان میں باطل کے مقابلے کیلئے نکلنا اور لادینی قوتوں کے خلاف سینہ سپر ہونا لیکن دارالعلوم کے فضلاء کو اللہ تعالیٰ نے ہر شعبہ میں مقبولیت سے نوازا ہے اور ہر میدان میں انکے کارنامے روز روشن کی طرح عیاں ہیں دارالعلوم کی جامع مسجد کے سامنے وسیع صحن میں انتظامیہ کی جانب سے سٹیج کا انتظام کیا گیا تھا اور یہ کام دارالعلوم کے شعبہ حفظ کے طلباء اور اساتذہ نے بطریق احسن سرانجام دیا سٹیج کی تکمیل کے علاوہ دارالعلوم کے فضلاء اور ان کے مہمانوں کیلئے سٹیج کے سامنے الگ جگہ کا انتظام کیا گیا تھا دستار بندی کی رات دارالعلوم میں ایک عجیب منظر اور پرنور

سماں تھا علماء وطلباء کے اس عظیم نورانی اجتماع پر گویا آسمان سے انوار کا نزول محسوس ہو رہا تھا علی الصباح دارالعلوم کے چاروں اطراف سے لوگوں اور گاڑیوں کا ایک تانتا بن گیا تھا اور عوام کی ایک بہت بڑی تعداد مادر علمی کی طرف سے رواں دواں تھی حاضرین کی صحیح تعداد کا اندازہ لگانا مشکل ہے لیکن دستار بندی کے دوران تا حد نگاہ سر ہی سر نظر آرہے تھے گاڑیوں کی کثرت کی وجہ سے تقریباً روڈ کے دونوں اطراف میں ایک کلومیٹر تک گاڑیاں ہی گاڑیاں نظر آرہی تھیں۔ ایسے دینی جلسوں اور جم غفیر میں شر پسند عناصر کی طرف سے خطرہ کا احتمال بھی زیادہ ہوتا ہے اور خاص کر موجودہ حکومت تو مدارس عربیہ کے خلاف درپے آزاد ہے اور ان مدارس پر امریکہ کے ایما پر دہشت گردی جیسا گھناونا الزام عائد کرتے ہیں تو اس قسم کے خطرات سے نمٹنے کیلئے دارالعلوم کی حساس جگہوں پر دارالعلوم کے طلبہ نے سیکورٹی کے انتظامات سنبھال لیے تھے چار مسلح طلبہ سٹیج پر کھڑے تھے اس کے علاوہ دارالعلوم کے مین گیٹوں اور اونچے مقامات پر بھی دارالعلوم کے چاق و چوبند طلبہ نے سیکورٹی کے فرائض انجام دیے اور اللہ کے فضل وکرم سے اور اساتذہ کی خصوصی دعاؤں سے دستار بندی کی یہ بڑی تقریب ہر قسم کے شر پسند عناصر کے شر سے محفوظ رہی۔

امارت اسلامی افغانستان کے وفد کی شرکت

دستار بندی میں لوگوں کے ایک جم غفیر کے علاوہ امارت اسلامی افغانستان کے علماء کے ایک بڑے سرکاری وفد نے بھی شرکت فرمائی جو حضرت مولانا مسلم حقانی وزیر حج و اوقاف کی سربراہی میں آیا تھا وفد مین وزیر صحت ملا محمد عباس، وزیر پلان مولانا قاری دین محمد، نمائندہ سرحد مولانا عبدالقدیر حقانی شامل تھے اسکے علاوہ افغانستان کے ایک سابق اور معروف جہادی کمانڈر حرکت انقلاب اسلامی کے سربراہ مولوی محمد نبی محمدی

Khutbat Haqqania \ Khutbat Final

مدظلہ نے بھی خصوصی شرکت کی افغان علماء کے علاوہ پاکستان کے دور دراز علاقوں سے جید علماء و مشائخ نے بھی دارالعلوم کے دستار بندی میں شرکت کو اپنے لیے باعث فخر سمجھا بالخصوص دارالعلوم حقانیہ کے مفتی اعظم، محدث کبیر شیخ الحدیث حجرت مولانا مفتی فرید مدظلہ العالیٰ نے بیماری کے باوجود اپنی آمد سے مجلس کو چار چاند لگا دیئے اس کے علاوہ پریس اور ارباب صحافت اور متعدد روزناموں کے ایڈیٹروں نے بھی جلسہ میں شرکت کی جسمیں روزنامہ اوصاف کے ایڈیٹر جناب حامد میر صاحب اور پشتو روزنامہ وحدت کے ایڈیٹر جناب پیر سفید شاہ قابل ذکر ہیں۔

دستار بندی کے اغاز کیلئے جامعہ کی طرف سے ظہر ایک بجہ کا وقت مقرر کیا گیا تھا لہٰذا تمام حاضرین طعام و نماز سے فراغت کے بعد جلسہ گاہ تشریف لائے جلسہ کا آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا دارالعلوم کے نائب مہتمم حضرت مولانا انوار الحق صاحب نے آغاز میں اپنے استقبالیہ کلمات میں مہمانوں کا شکریہ ادا کیا تلاوت کلام کے بعد ختم بخاری شریف کیلئے دارالعلوم کے مہتمم حضرت مولانا سمیع الحق مدظلہ العالیٰ جب سٹیج پر رونق افروز ہوئے تو تمام طلباء اور حاضرین جلسہ اور سٹیج پر بیٹھے ہوئے علماء اور مہمانوں نے احتراماً کھڑے ہوکر مولانا کا استقبال کیا۔

مولانا سمیع الحق کا درس

حضرت مولانا سمیع الحق صاحب نے بخاری شریف کے آخری حدیث کلمتان حبیبتان الخ کی دلنشین علمی، تحقیقی اور موجودہ دور کے تقاضوں کے مطابق تشریح فرمائی اور فضلاء طلبہ کرام کو مفید ہدایتیں دیکر ان کی ترقی کیلئے بارگاہ ایزدی میں دعا کی آپ نے ملکی اور خصوصاً افغانستان اور عالم اسلام کے سیاسی حالات پر بھی تفصیلی اظہار خیال فرمایا آپ کی تقریر کی تلخیص پیش کی جارہی ہے۔

عالم اسلام میں استعمار کے خلاف بیداری کی لہر: (مولانا سمیع الحق کا خطاب)

آج عالم اسلام پر دشمنوں کے مسلط کردہ استعماری اور سامراجی نظام دم توڑ رہے ہیں اور پورے عالم اسلام میں غیروں کے شکنجوں کو توڑنے کی لہریں اٹھ رہی ہیں اور ملت مسلمہ کو اسلام دشمنوں سے فیصلہ کن معرکہ درپیش ہے ایسے حالات میں افغانستان میں قائم ہونے والا اسلامی نظام دنیائے کفر کا نشانہ بنا ہوا ہے اور پوری ملت اور اسلامی دنیا کا فرض ہے کہ اسکی حفاظت و دفاع کیلئے اٹھ کھڑی ہو کیونکہ یہ مسئلہ طالبان کی حمایت اور مخالفت کا نہیں بلکہ اس مقدس نظام کا ہے جسے دشمن ایک لمحہ برداشت نہیں کرسکتا۔

جمہوری اور لادینی سیاست دم توڑ چکی ہے

آج عالم اسلام اور پاکستان اسلامی انقلاب کے طرف بڑھ رہا ہے نام نہاد جمہوری اور لادینی سیاست دم توڑ چکی ہے، سوشلزم اور کمیونزم کے منافقانہ لبادے چاک ہو چکے ہیں اور مروجہ پارلیمانی راستے اصل منزل سے مسلمانوں کو دور کرتے جارہے ہیں اسے حالات میں دینی قوتوں نے آگے بڑھ کر یہ خلاء پر کرنا ہے علماء اور دینی طبقوں کو باطل سے چومکھی جنگ لڑنے کے لئے تیار رہنا چاہئے میری افغانستان میں برسر اقتدار طالبان سے درخواست ہے کہ آپ صدیوں بعد قائم کیے جانے والے اسلامی نظام اور ملک کو ایک مثالی فلاحی ریاست بنانے کے بہت نازک تجربہ سے گزر رہے ہیں اور گویا کہ یہ پل صراط پر گزرنا ہے اس کے لیے آپ کو ہر قدم پھونک پھونک کر اٹھانا ہوگا اور انتہائی توازن، میانہ روی، اعتدال اور حضور ﷺ کے اختیار کردہ حکمت عملی سے کام لینا ہوگا ورنہ آپکی معمولی غلطی کا خمیازہ صدیوں تک اسلامی دنیا کو بھگتنا پڑے گا

Khutbat Haqqania \ Khutbat Final

اسلامی تشخص اور اقدار کی حفاظت

یہاں پاکستان کا اسلامی تشخص اور دینی اقدار مدارس دینیہ کے دم خم سے زندہ ہے پاکستان کے نظریاتی تشخص کیلئے یہ مدارس ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتے ہیں دینی حمیت اور جہاد کی سپرٹ ان مدارس میں پڑھائے جانے والے علوم کی وجہ سے باقی ہے اس لئے امریکہ، یورپ اور غیر مسلم اقوام مدارس کے اس نظام کو تہ و بالا کرنا چاہتے ہیں اور پاکستان میں اسلامی انقلاب کو برداشت نہ کرنے والی قوتیں ان کی آلہ کار بن رہی ہے اس کیلئے پوری قوم کو اس کی پشت پناہی کرنی ہوگی، پاکستان مین شریعت کے نفاذ کی باتیں ایک عظیم اسلامی انقلاب کا راستہ روکنے کیلئے کی جارہی ہیں، حکمران جب تک امریکہ کی غلامی کی بیڑیاں توڑ کر آزادی کی راہ اختیار نہیں کریں گے یہاں ان کے ہاتھوں شریعت کا نفاذ امر محال ہے، مولانا سمیع الحق نے کہا کہ دارالعلوم حقانیہ اور اس جیسے بڑے مدارس خالص مسلمانوں کے امداد پر چل رہے ہیں کسی بھی بیرونی قوتوں اور حکومتوں کی یا پاکستانی گورنمنٹ کا اس کے ساتھ ایک پائی امداد بھی نہیں ہے ایسے تمام پروپیگنڈے ان اداروں کے عظیم کردار کو مسخ کرنے کیلئے کئے جارہے ہیں۔

خطاب

حضرت مولانا **محمد مسلم حقانی** صاحب

وزیر حج و مذہبی امور امارت اسلامیہ افغانستان

تعارف

جامعہ دارالعلوم حقانیہ کے ہونہار فاضل جید عالم، جہادی جذبے سے سرشار، طالبان کے دور حکومت میں حج واوقاف کے وزیر رہے۔

Khutbat Haqqania \ Khutbat Final

شہداء کی روحیں

حقانیہ کے فضلاء کی راہیں تک رہی ہیں

دریائے آمو کے کناروں پر اسلام کا نفاذ دارالعلوم حقانیہ کی برکت

ختم بخاری شریف کے بعد تقاریر کے سلسلے میں سب سے پہلے مقرر افغانستان کے جید عالم اور دارالعلوم حقانیہ کے قابل فخر فاضل مولانا محمد مسلم حقانی تھے، آپ نے اپنے فاضلانہ خطاب میں اس صدی کی عظیم تحریک طالبان پر تفصیلی روشنی ڈالی اور فارغ التحصیل ہونے والے طلبہ کو بیرونی کفریہ طاقتوں کے سازشوں سے آگاہ کیا، مولانا مسلم حقانی کا مجاہدانہ خطاب شامل خطبات کیا جارہا ہے۔

الحمدللّٰہ وکفی والصلوٰۃ والسلام علی عبادہ الذین اصطفی امابعد أعوذ باللّٰہ من الشیطٰن الرجیم **بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ قال اللّٰہ تعالیٰ یٰاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰہَ یَنْصُرْکُمْ وَیُثَبِّتْ اَقْدَامَکُمْ** (محمد:۷)

ایک علمی محفل

اس مبارک علمی محفل میں تمام اساتذہ کرام کی موجودگی میں میرا تقریر کرنا تو بے ادبی ہے لیکن دارالعلوم حقانیہ کے مسئولین کی طرف سے مجھے دعوت دی گئی اس لئے تعمیل حکم کے طور پر آپ حضرات کے سامنے چند معروضات پیش کرتا ہوں۔

امیر المومنین کی حقانیہ آنے کی خواہش اور پیغام

سب سے پہلے تو اپنے اساتذہ کرام، فضلاء کرام اور عام مسلمانوں کو جناب امیر المومنین ملا محمد عمر صاحب کی طرف سے سلام اور نیک خواہشات آپ لوگوں تک پہنچاتا ہوں انہوں نے یہاں آپ لوگوں کے پاس مجھے بھیجتے وقت فرمایا کہ میرے طرف سے دارالعلوم کے تمام مسئولین اساتذہ کرام اور فضلاء وطلبہ کو سلام عرض کریں اور ساتھ یہ بھی کہدیں کہ میرا تو بہت جی چاہتا ہے کہ آپ کے ساتھ اس مادر علمی دارالعلوم حقانیہ جاؤں اور آپ لوگوں کیساتھ ملاقات کرسکوں، لیکن مصرفیات کی وجہ سے خود حاضر نہیں ہو سکتا اور پھر انہوں نے مجھے بطور نیابت اور نمائندگی کے لئے یہاں بھیجا۔

دشت لیلیٰ کے معصوم شہداء

معزز فضلاء کرام! آپ کو دستار فضیلت مبارک ہو، اب آپ پر بھاری ذمہ داری آگئی اور حضرت شیخ الحدیثؒ اور دیگر اساتذہ وشیوخ نے آپ لوگوں کو ایک عظیم امانت سپرد کی، انہوں نے آپ کو اللہ کا دین سونپا، آپ کا اصل امتحان اب شروع ہونے والا ہے اور آج آپ امتحان کے عملی میدان کو جارہے ہیں، وہاں امریکہ کے کروز میزائل بھی آپ پر لگیں گے اور ایران کی فوجی مشقیں بھی آپ کیخلاف شروع ہیں، آج آپ عمل کے میدان میں جارہے ہیں تاکہ اللہ کے احکامات خدا کی زمین پر عملاً نافذ کریں، آج دشت لیلیٰ اور حیرتان کے ہزاروں معصوم شہداء کی روحیں آپکی منتظر ہیں کہ دارالعلوم حقانیہ کے فضلاء آئیں گے اور جس پاکیزہ ہدف کیلئے ہم نے خون دیا ہے یعنی اللہ کے نظام کے نفاذ اور خدا کی شریعت کی ترویج کیلئے، اب یہ ہدف آپ لوگ پورا کریں گے۔

Khutbat Haqqania \ Khutbat Final

فضلاء دارالعلوم حقانیہ کی قربانیاں

گذشتہ سال انہی دنوں میں ہزاروں طلبہ، فضلاء اور حفاظ قرآن شہید کر دیئے گئے اور انہوں نے خدا کے دین کی خاطر اپنے سروں اور جانوں کی قربانیاں پیش کیں، انہیں قربانیوں کی بدولت آج وہاں افغانستان میں اسلامی نظام نافذ اور اسلامی شریعت حاکم ہے اور اسلام کا سفید پرچم پوری آب وتاب کے ساتھ لہرا رہا ہے۔ افغانستان میں نفاذ اسلام تمام عالم اسلام کیلئے باعث فخر ہے، الحمدللہ یہ ان مشائخ عظام کی محنتوں کا ثمرہ ہے اور حضرت شیخ الحدیث مولانا عبدالحق صاحب نوراللہ مرقدہ کی شبانہ روز محنتوں کا نتیجہ ہے ان لوگوں کی خدمات آج مزار شریف میں نظر آرہی ہیں، آج دریائے آمو کے کناروں پر اسلام نافذ ہے اور یہ دارالعلوم حقانیہ کی برکت ہے۔

عالم کفر پر دہشت طاری ہے: نفاذ اسلام سے عالم کفر کا خوف

محترم فضلاء کرام! آج ان فضلائے کرام مجاہدین نے قربانیاں دی ہیں، آج تمام عالم کفر آپ کی طرف متوجہ ہے، اب آپ کا مقابلہ امریکہ سے ہے، آج تمام کفار پر لرزہ طاری ہے حالانکہ ہمارا صرف اپنے ملک کے ساتھ کام ہے، اپنی ہی سرزمین میں ہم شریعت نافذ کررہے ہیں، ہم نے کسی پڑوسی ملک پر تعرض نہیں کیا ہے اور نہ ہم نے کسی کے اندرونی معاملات میں مداخلت کی ہے، ایران جو کہ اپنے آپ کو اسلام کا بہت بڑا چیمپئن اور ٹھیکیدار کہتا ہے وہ بھی برداشت نہیں کرتا کہ افغانستان میں اسلام نافذ ہو۔ ہمارے اساتذہ اور مشائخ نے ہمیں جو امانت سونپی ہے ہم اپنی ذمہ داریاں احسن طریقہ سے نبھائیں گے اور ہم خدا کے ساتھ یہ عہد و پیمان کرتے ہیں کہ جس قانون کیلئے حضرت عمرؓ اور دیگر صحابہ کرام اور علماء امت نے خون کے نذرانے دیئے تھے وہ قانون ہم

نافذ کرکے دم لیں گے اور شہداء کے مقدس خون کی لاج رکھیں گے، ہم اپنے اساتذہ اور مشائخ سے یہ درخواست کرتے ہیں کہ وہ ہمیں اپنی مستجاب دعاؤں میں نہ بھولیں۔

سابقہ جہادی لیڈروں کا سوء عاقبت

بہت ہی افسوس کا مقام ہے کہ روس کے ساتھ لڑنے والے (سابقہ جہادی کمانڈر) ماضی میں دارالعلوم حقانیہ کے سٹیج پر تقریر کرنے والے اب ماسکو میں بیٹھ کر مجاہدین کے خلاف منصوبے بنا رہے ہیں اور تمام عالم کفر کو دعوت دیتے ہیں کہ تحریک طالبان کے خلاف ہمارے ساتھ تعاون کریں لیکن اللہ کا فرمان ہے "یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰهَ یَنْصُرْکُمْ وَیُثَبِّتْ اَقْدَامَکُمْ (محمد:۷) کہ اگر آپ نے اللہ کے دین کی حمایت کی تو میں آپ کو خارق العادات فتوحات دوں گا، جیسا کہ طالبان کو فتوحات اور محیر العقول کامیابیاں مل رہی ہیں، آج دنیا حیران ہے کہ تمام عالم کفر اور ماہر افواج مخالفین کے ساتھ ہے اور پھر بھی یہ لوگ مٹھی بھر طلباء سے شکست پر شکست کھاتے جارہے ہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ اللہ جل جلالہ حي و قیوم ذات ہے جس نے نوحؑ کو طوفان نوح سے نجات دی وہی ذات طالبان کے ساتھ ہے حضرت ابراہیمؑ پر جس ذات نے آگ کو گلزار بنایا اور جس ذات نے سلیمان علیہ السلام کے تخت کو ہوا میں اڑایا تھا آج بھی اُسی خدا کی نصرتیں طالبان اور حق کی جماعت کے ساتھ ہیں۔

فضلاء حقانیہ کی شہادت کی خلعت فاخرہ سے سرفرازی

محترم فضلاء! آج تمام عالم اسلام کی امیدیں آپ سے وابستہ ہیں۔ آپ میدان عمل میں جائیں اور اپنے اساتذہ ومشائخ کی عزتیں اوج پر پہنچائیں۔ بہت سے فضلاء نے جنکی گذشتہ سال یہاں پر دستار بندی ہوئی تھی اسی سال وہ شہادت کی خلعت فاخرہ سے سرفراز ہوئے اور اپنے رب کے پاس بہترین حالت میں پہنچ چکے ہیں مِنَ

Khutbat Haqqania \ Khutbat Final

الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ فَمِنْهُمْ مَّنْ قَضٰى نَحْبَهٗ وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّنْتَظِرُ وَمَا بَدَّلُوْا تَبْدِيْلًا (الاحزاب:۲۳) دارالعلوم حقانیہ کے بانی شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ اور دیگر اساتذہ و مشائخ نے ہمیں جہادی دروس اور خصوصاً بخاری شریف میں کتاب المغازی کا درس دیا تھا اور اسکے نتیجے میں ہم محاذ جنگ پر گئے اور کامیاب وکامران ہوئے، یہ اللہ تعالیٰ کا ہم پر بہت بڑا کرم ہے، اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو اسلام اور شریعت کے قانون سے بہرہ ورفرمائیں۔

پاکستان اور افغانستان میں حقانیہ کی ناقابل فراموش خدمات

پاکستان اور افغانستان میں علماء اور بالخصوص دارالعلوم حقانیہ کی جتنی خدمات ہیں وہ ناقابل فراموش ہیں، وہ ہم کبھی بھی بھول نہیں سکتے، ہم ہمیشہ اپنے مشائخ و اساتذہ اور اپنی مادرعلمی دارالعلوم حقانیہ کیلئے دست بدعا ہیں اور ہم سے جتنا تعاون ہو سکے گا ہم اس سے دریغ نہیں کریں گے اور اس مادرعلمی کی تعمیر وترقی کیلئے شبانہ روز محنت کریں گے۔ ہم پاکستانی عوام کے بے حد شکرگزار ہیں جنہوں نے ہماری بہت بڑی خدمت کی۔ اللہ تعالیٰ دنیا وآخرت میں اس کا اجر ان کو مرحمت فرمادے اور اس ملک کو بھی اسلام اور شریعت کا قلعہ بنادے۔

(الحق ج۳۴، ش۳، دسمبر ۱۹۹۸ء)

خطاب

جناب حامد میر

تعارف

جیو ٹی وی کے شہرۂ آفاق اینکر، جنگ کے کالم نگار، انتھک محنتی، معاملات اور حوادث وخبر کی تہہ تک پہنچ کر حقائق کو بے نقاب کرنے کے ماہر، سخت ترین خطرات افغانستان میں ہوں یا لبنان وغیرہ میں بے خطر کود پڑنا اِن کی کمزوری یا بہادری ہے؟ عرصہ سے اپنے پروگرام کیپٹل ٹاک جیو کے ذریعہ میڈیا کی سکرین پر نمایاں ہیں۔

Khutbat Haqqania \ Khutbat Final

لادین لوگوں کے سامنے

طالبان کی حمایت

طالبان کے عظیم دشمن

اسکے بعد سٹیج سیکرٹری نے پاکستان کے بے باک، نڈر اور تحریک طالبان کے پر جوش حامی، مشہور صحافی روزنامہ ''اوصاف'' کے ایڈیٹر جناب حامد میر کو خطاب کی دعوت دی تو انہوں نے اپنے پر جوش خطاب میں طالبان افغانستان کی حمایت کر کے ایک منطقی انداز میں یہ ثابت کر دیا کہ عصر حاضر میں امریکہ اور ایران طالبان کے عظیم دشمن ہیں اور ان کی یہ دشمنی طالبان کیساتھ نہیں بلکہ پوری امت مسلمہ کیساتھ ہے، یہاں صوبہ سرحد اور دارالعلوم حقانیہ میں طالبان کی حمایت کرنا آسان ہے لیکن ملک کے دارالحکومت اور بڑے بڑے لادین لوگوں کے درمیان طالبان کی حمایت کرنا بڑا مشکل کام ہے، الحمدللہ آپ کی دعاؤں سے میں نے وہ بڑا محاذ تنہا سنبھالا ہوا ہے، میں آج خود کو انتہائی مطمئن اور مسرور سمجھ رہا ہوں کیونکہ میرے پیچھے ہزاروں علماء وطلباء اور دارالعلوم حقانیہ جیسا ادارہ موجود ہے۔

حقانیہ کی مالی مشکلات: (مولانا شیر علی شاہ کا خطاب)

جناب حامد میر صاحب کے موثر خطاب کے بعد دارالعلوم حقانیہ کے شیخ

الحدیث اور عظیم مجاہد مولانا سید شیر علی شاہ صاحب مدنی مدظلہٗ نے دارالعلوم کی تاسیس اور دارالعلوم کے شعبہ جات اور انتظامی امور پر تفصیل سے روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ اس وقت دارالعلوم شدید مالی بحران سے دوچار ہے اور اسکے ساتھ نہ تو حکومت کسی قسم کا مالی تعاون کرتی ہے نہ ہم سرکاری امداد قبول کرتے ہیں آپ لوگ کر سکتے ہیں تو کریں، شیخ صاحب کے تقریر کے بعد وقت کے اختصار کیوجہ سے دستار بندی کا آغاز کیا گیا اور دارالعلوم کے چارسو پچیس (۴۲۵) طلبہ دورہ حدیث اور درجہ حفظ و تجوید کے چھپن (۵۶) طلباء کو دستار فضیلت سے نوازا گیا۔

اختتامی دعا: (مولانا محمد نبی محمدی)

تقریب دستار بندی کے بعد یہ مبارک محفل امیر ''حرکت انقلاب اسلامی افغانستان'' عظیم مجاہد رہنما حضرت مولانا محمد نبی محمدی مدظلہٗ کی طویل دعا کیساتھ اختتام پذیر ہوئی۔

صاحبزادوں کی دستار بندی

تقریب میں نائب مہتمم حضرت مولانا انوار الحق صاحب مدظلہٗ کے صاحبزادے حافظ سلمان الحق حقانی اور ناظم اعلیٰ الحاج مولانا اظہار الحق صاحب مدظلہٗ کے صاحبزادے حافظ عرفان الحق حقانی کی بھی دستار بندی کی گئی، اس طویل اور پرہجوم جلسہ میں یہ بات نمایاں طور پر نظر آرہی تھی کہ طلبہ اور عوام نے نظم وضبط کا بہترین مظاہرہ کیا اور آخر تک سامعین اپنے جگہوں سے نہیں ہلے، جلسہ میں تقاریر کے ساتھ ساتھ نعت خوان حضرات نے اپنے زریں کلام سے جلسہ کی رونق کو دوبالا کر دیا تھا بالخصوص افغانستان کے نامور نعت خوان محمد دین شاہ اور خیال بادشاہ کی نظموں سے لوگ بہت زیادہ محظوظ ہوئے، جلسہ کے اختتام کے بعد طلبہ اپنے اپنے گھروں کو چلے گئے البتہ وفاق المدارس کے امتحان دینے والے طلبہ مدرسہ میں ہی رہ گئے۔

Khutbat Haqqania \ Khutbat Final

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دَ عرفان الحق دَستاربندی سِهرا

دَ اِظهار[1] حؤئے عرفان [2] دا دے نن فارغیږی
دزړګی ئے ارمان دادے نن پوره ګیږی
کاش چه شیخ [3] د شیخینو م نن وے ژوندے
اللّٰه! روح به ئے قبر کښ نن خوشحالیږی
په هر ځائے کښ چه ګورئ د شیخ برکات دی
حقّانی فرزندان نن کابل کښ جنګیږی
حقّانی قوتونه دَ بَاطِل مُقابل دی
هر میدان کښ باطل باندے دوئ غُو ته کیږی
په الحق خاندان کښ خندا خوشحالی ده
موراو پلار لوئے واړه درته ټول خوشحالیږی
دے قائد [4] مو خوشحاله ډیر پدے باندے زیات
دوه وریرونه ئے نن عَالِمان چه جوړیږی
حاجی ګل [5] دے خوشحاله خدائے د کړی ټے نصیب
خوشحالئ نه جامو کښ دے نن نهٔ ځایږی
د راشد او حامد [6] دواړو نن خوشحالی ده
دووئ صف کښ عرفان او سلمان [7] شامیلږی
کهٔ لقمان [8] کهٔ حسیب [9] دے په دے دی خوشحاله
چه زمونږ رور عرفان دا دے نن مُلا کیږی
په تیتئ ژبه ګوره سنّی [10] ته چه وائی
چه درورم په غاړه سهرے دی پړقیږی
ترخیوال [11] وائی تراوسه ځوانی بیفکری وه
لوئے لوئے پیتی په سر مو د نن نه باریږی

نَشَدَهٗ وَ کَتَبَهٗ: نورالاسلام حقانی رجب المرجب ۱۴۱۹ھ

---

[1] مولانا حاجی اظہار الحق مدظلہ [2] مولانا عرفان الحق حقانی اطال اللہ عمرہ [3] شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحقؒ [4] شیخ الحدیث حضرت مولانا سمیع الحق مدظلہ [5] حاجی اظہار الحق صاحب [6] صاحبزادگان قائد محترم۔ مولانا حامد الحق اور مولانا راشد الحق سلمہما [7] مولانا سلمان الحق فرزند حضرت مولانا انوار الحق مدظلہ [8]، [9] صاحبزادگان مولانا حاجی اظہار الحق۔ مولانا لقمان الحق حقانی اور حسیب الحق حقانی [10] فرزند مولانا حاجی اظہار الحق۔ محمد عمیر الحق سنی (شہید) [11] محرر دفتر اہتمام (مولانا) نورالاسلام کا تخلص

جلسہ دستار بندی 2015

دارالعلوم حقانیہ کا جلسہ دستار بندی

۱۴رمئی ۲۰۱۵

Khutbat Haqqania \ Khutbat Final

جامعہ حقانیہ
کی جلسہ دستار بندی کی رونق افروز مجلس

۱۴مئی جمعرات بعد از ظہر برصغیر پاک و ہند میں دارالعلوم دیوبند کے بعد جنوبی ایشیاء کی عظیم الشان بین الاقوامی آزاداسلامی یونیورسٹی، مرکز علم ورشد وہدایت جامعہ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک کی سترویں(۷۰) دستار بندی کی تقریب اورختم صحیح بخاری کا سالانہ اجتماع تھا، احقر پراللہ تعالیٰ کے بے پناہ انعامات واحسانات میں سے ایک یہ بھی ہے کہ عظیم مادرعلمی، شجرسایہ دار کے پڑوس مرکزعلم و دانش جامعہ ابوھریرہ میں درس وتدریس،تعلیمات کی نظامت اور القاسم اکیڈمی کے حوالے سے تکوینی طور پر خدمت کے مواقع دیے گئے، جن کی برکت سے وقتاً فوقتاً دارالعلوم حقانیہ اور اس کے مشائخ کے فیض سے بہرہ ور ہونے کے مواقع ملتے رہتے ہیں''ساعتے با اہل حق'' کا سلسلہ علم و ادب اسی شجرہ سایہ دار کا ثمرۂ شیریں ہے جس سے ایک دنیا محظوظ ہورہی ہے۔والحمد للہ علی ذلک۔

اجتماع کے روز ظہر کے بعد احقر جیسے ہی اکوڑہ خٹک کی پرنور فضاؤں میں

داخل ہوا تو خوشحال خان خٹک ڈگری کالج سے لے کر خوشحال خان خٹک لائبریری تک سڑک کے دونوں کنارے گاڑیوں سے بھرے ہوئے تھے، عوام دور دراز سے اپنے محبوب مرکز، قدیم فضلاء اپنی مادرِ علمی، عامۃ المسلمین حصولِ دعا اور فضلاء کے اقارب و رشتہ دار تبریک اور تقریب ختم بخاری و دستار بندی میں شرکت کے لیے آرہے تھے، تقریب ختم بخاری ہو یا حقانیہ کا اجتماع دستار بندی، محبین ومخلصین اور والہین بڑے عاشقانہ اور والہانہ انداز میں دور دراز سے آتے اور اپنی عشق ومحبت کی ریت نبھاتے ہیں، اکوڑہ خٹک کی سرزمین چہار جانب کی راستیں، بڑی سڑکیں اور چھوٹی گلیاں، ہر محلے کی مسجد اور اکوڑہ کے گرد ونواح کے تمام ڈیرے اور بیٹھکیں دارالاضیاف کا منظر پیش کر رہی تھیں علمی، دینی، روحانی جشن اور عید کا سماں تھا۔ خود دارالعلوم حقانیہ کے احاطوں اور وسیع وعریض صحنوں میں تل دھرنے کی جگہ نہیں تھی۔

گزشتہ رات سے قافلے کاروانوں کی شکل میں اکوڑہ خٹک پہنچ رہے تھے، جی ٹی روڈ کے دونوں اطراف کو اپنی کشادگی کے باوصف تنگ دامنی کی شکایت تھی، سٹیج زیر تعمیر جامع مسجد شیخ الحدیث مولانا عبدالحقؒ کے تہہ خانے کے چھت پر بنایا گیا تھا، سٹیج پر اکابر ومشائخ عظام وصلحا اور دارالعلوم کے معاونین کے لیے نہایت سلیقے سے کرسیاں سجائی گئیں تھیں، ادنیٰ خادم سے لے کر سینئر استاد تک تمام اپنی اپنی ذمہ داریاں نبھا رہے تھے، احقر سٹیج پر پہنچا، پیچھے ایک کرسی ملی اور اس پر بیٹھ گیا اور اس بارونق و پرنور تقریب کے انوارات سے محظوظ ہوتا رہا۔

مشائخ دارالعلوم میں سے سب سے پہلے جو مقدس ہستی سٹیج پر جلوہ افروز ہوئی وہ شیخ الحدیث مولانا مغفور اللہ صاحب کی تھی۔ حضرت مولانا محمد یوسف شاہ حقانی حسب

Khutbat Haqqania \ Khutbat Final

سابق سٹیج سیکرٹری کے فرائض انجام دینے کے لیے سٹیج پر موجود تھے۔ موسم انتہائی گرم تھا، فضلاء زیرتعمیر مسجد کے تہہ خانے میں تشریف فرما تھے، اس طرح کہ سٹیج کا نظارہ کرسکتے تھے، عوام وشرکاء بھی ان کی دید سے بہرہ ور ہو رہے تھے، شیخ الحدیث مولانا سمیع الحق مد ظلہ، اضیاف، مشائخ اور اکابر کے ہمراہ سٹیج پر تشریف لائے، فضلاء اور شرکاء ان کے اعزاز واکرام کے لیے اٹھ کھڑے ہوئے، حضرت مولانا مدظلہ نے ہاتھ اٹھا کر سب کو خوش آمدید کہا اور بیٹھنے کی تاکید فرمائی۔

احقر اپنے محسن استاد شیخ الحدیث مولانا عبدالقیوم حقانی کی تلاش میں تھا، جب نظر نہ آئے تو فون کیا، فرمایا: میں شیخ الحدیث مولانا انوارالحق مدظلہ کے ہمراہ آرہا ہوں، تھوڑی دیر دونوں حضرات محبین کے ہجوم میں تشریف لائے اور اپنی اپنی نشستوں پر تشریف فرما ہوئے۔

مولانا محمد یوسف شاہ حقانی نے مائیک سنبھالا اور تلاوت کلام پاک کے لیے دارالعلوم کے دورۂ حدیث کے طالب علم مولانا قاری اسد اللہ حقانی کو دعوت دی، قاری صاحب نے اپنی مسحورکن آواز میں تلاوت فرمائی۔ سٹیج پر جتنی بھی کرسیاں رکھی گئی تھیں کم پڑ گئیں، لہٰذا صفیں بچھا دیں گئیں اور آنے والے دیگر مہمانوں کو وہاں بٹھایا جاتا رہا، سٹیج پر جس طرف بھی نظر اٹھی، ارباب علم ودانش نظر آئے، محدثین، مفسرین، عمائدین، زعمائے قوم وملت، علماء اور اولیا کا نورانی منظر تھا اور تاحد نگاہ حاضرین کی والہانہ نگاہیں تھیں، علم وروحانیت کا جلوۂ جہاں آرا سے تاحد نگاہ حاضرین لطف اندوز ہو رہے تھے۔

میرے قریب مولانا میاں آیاز احمد حقانی اور روزنامہ آج پشاور کے مشہور کالم نگار جناب فصیح الدین صاحب تشریف فرما تھے، ''خامہ بہ جوش'' ان کے کالم کا ٹائٹل

ہے، اسی نام سے ان کے مضامین اور کالموں کا مجموعہ بھی شائع ہوا۔ ’’مکاتیب مشاہیر‘‘ پر ان کا ایک مفصل مضمون بھی علم و ادب، قلم و کتاب سے شغف رکھنے والے حضرات سے داد و تحسین وصول کر چکا ہے۔

تقریب کا باقاعدہ آغاز ہو چکا تھا، تلاوت و نظم و نعت کے بعد وفاق المدارس کے نائب صدر اور جامعہ دارالعلوم حقانیہ کے نائب مہتمم شیخ الحدیث حضرت مولانا انوار الحق مدظلہ صاحب کو دعوت خطاب دی گئی انہوں نے حمد و صلوٰۃ کے بعد فرمایا:

خطبہ استقبالیہ: (شیخ الحدیث مولانا انوار الحق مدظلہ)

معزز علمائے کرام، مہمانان گرامی اور میرے عزیز طلبہ! الحمدللہ جامعہ دارالعلوم حقانیہ کا یہ سالانہ اجتماع ہر گذشتہ سال سے عظیم تر ہوتا ہے وللآخرة خير لك من الأولى آپ دور دراز سے تشریف لائے ہیں میں آپ کو دارالعلوم حقانیہ اور اس کے خدام بالخصوص حضرت مہتمم صاحب مدظلہ العالی کی طرف سے خوش آمدید کہتا ہوں۔

آج بین الاقوامی ختم بخاری اور دستار بندی ہے، دارالعلوم کی یہ اجتماع عالمی اجتماع ہے، شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق ؒ کے دور میں دو دورات پروگرام ہوتا اکابر ، مشائخ تشریف لاتے مگر پھر جگہ کم پڑ گئیں تو پھر عصر کے بعد ختم ہوتا اور مٹھائی تقسیم ہوتی پھر جب افغان مجاہدین کے مدرسوں سے فضلاء آتے پگڑیاں باندھے ہوئے شیخ الحدیثؒ صرف ان کے سر پر ہاتھ رکھتے اس سے یہ سلسلہ چلا جو آج تک جاری ہے، ہم بھی ان شاءاللہ! پچاس سالہ دستار بندی کریں گے ان شاءاللہ دارالعلوم دیوبند کی طرح۔

آج ستّرویں دستار بند کی تقریب ہے۔ میں آپ سب کا شکر گزار ہوں کہ اس گرمی میں تشریف لائے، اس مجمع میں بہت بڑے بڑے علماء ہیں، دارالعلوم کے قدیم فضلاء ہیں، ہم ہر ایک سے فرداً فرداً نہیں مل سکے، آپ کا بہت بڑا حق ہے میں

Khutbat Haqqania \ Khutbat Final

اپنی طرف سے اور حضرت مولانا مدظلہ کی طرف سے آپ سب سے معافی مانگتا ہوں ہمیں درگذر فرمائیں۔

جامع مسجد کا جو کام شروع ہوا ہے اور جو چھت ڈالا گیا ہے یہ اس کا چوتھائی حصہ بھی نہیں۔ دستار بندی کی تقریب کے لیے جگہ کی تعین کا مسئلہ تھا، کبھی عیدگاہ کا فیصلہ ہوتا اور کبھی دوسری جگہوں کا انتخاب ہوتا مگر اللہ تعالیٰ کو یہاں کرانا منظور تھا کہ شہدائے بالاکوٹ جہاں سے گذرے تھے یہیں دستار بندی بھی ہوں۔

دین اسلام کی حقانیت اور حقانیہ کی عظمت، وسعت کار، اعتدال اور مشن سے وابستگی کا ثمرہ تمہارے سامنے ہے، وقت بہت مختصر ہے، اگر ہر فاضل کی پگڑی باندھنے کا اہتمام کیا جائے تو نہ ختم بخاری ہو سکے اور نہ کسی شیخ کا بیان ہو سکے۔ اللہ تعالیٰ نے پوری دنیا کو یہ منظر دکھانا تھا، شیخ الحدیث مولانا عبدالحقؒ نے کمالِ اخلاص کے ساتھ جس تعلیمی مشن اور عظیم مرکز حقانیہ کی بنیادی رکھی تھی وہ آج ایک عالمی تحریک بن چکا ہے، مغرب کی آنکھوں کا کانٹا ہے اور اہل اسلام کی امیدوں اور توقعات کا مرکز ہے، علم کے حوالے سے، طلبہ کے رجوع کے حوالے سے اور اہل اسلام کے اعتماد کے حوالے سے دنیا بھر کے علماء اسے دیوبند ثانی قرار دیتے ہیں۔

ابھی چند دنوں پہلے وفاقی وزیر اطلاعات پرویز رشید کا بیان چینلوں نے نشر کیا۔ آپ سب نے سنا ہوگا اس نے جو ہذلیات کہی مدارس کو جہالت کے اڈے کہا۔ میں کہتا ہوں یہ اس کا بیان نہیں یہ نواز شریف کا بیان ہے۔ وزیر اطلاعات کسی بھی حکومت کا اور بالخصوص وزیر اعظم و صدر کا نمائندہ و ترجمان ہوتا ہے۔ حالات انتہائی سنگین ہے، سب کو بیدار ہونا ہوگا۔ آج پندرہ سو فضلاء کی دستار بندی پرویز رشید کے ہفوات کا عملی جواب ہے اور جو لوگ مغرب کے کاسہ لیس بن کر شمع رسالت کو بجھانا چاہتے ہیں، حقانی برادری اور

حقانی فضلاء اور دارالعلوم دیو بند کے روحانی اپنا آخری دم تک نورِ علم کے فروغ کا جہاد جاری رکھیں گے۔

ہماری یہ قدیم مسجد بہت تنگ پڑ گئی تھی، مجبوراً ہم نے اس نئے مسجد کے بنانے کا فیصلہ کیا، اتنا بڑا کام کسی کے بس میں نہیں کوئی حکومتی تعاون اور این جی اوز ادھر متوجہ نہیں ،آپ جیسے اہل خیر کے تعاون ،دعاؤں ،سرپرستی اور بھرپور نصرت کا ثمرہ ہے کہ گزشتہ سال جہاں بنیاد رکھ رہے تھے آج وہاں وسیع وکشادہ تہہ خانہ کی چھت پر صحیح بخاری کا ختم ہورہا ہے اور ایک سال میں اس کی تعمیر پر ڈھائی کروڑ سے زیادہ مصرف لگ چکا ہے ہم نہیں ہونگے لیکن علماء ،محدثین ، اولیاء اور مشائخ کا یہ مرکز صدقہ جاریہ کے طور پر جاری رہے گا اور ہم اپنے آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں کہ بعض مخیرّ خواتین اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ عرب بنا رہے ہیں،خواتین اپنے زیورات بھیج رہی ہیں اور نام بھی ظاہر نہیں کرتی، ایک خاتون یہاں سے گزر رہی تھی تو مزدوروں کو دیکھا کہ سردی میں کام کر رہے ہیں تو گھر گئی اور ان کے لیے چائے اوربسکٹ وغیرہ لے آئی، غرض جس سے جتنا بھی ہوسکتا ہے تعاون کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ سب کو اپنے لازوال نعمتوں سے سرفراز ے۔

اس میں کسی عرب ملک یا عرب شیخ کا بھی حصہ نہیں ہے اور کسی این جی اوز کا بھی حصہ نہیں ہے، کسی خان، نواب، سردار، ملک اور چوہدری نے بھی کسی ایک حصہ کی تعمیر کا ذمہ نہیں لیا، ہمارے پیچھے اللہ تعالیٰ کے خزانے ہیں، کوئی سیمنٹ بھیج رہا ہے تو کوئی سریا۔فقراء ، مساکین ،اور حقانی فضلاء اور عامۃ المسلمین کے تعاون سے تکمیل پذیر ہورہی ہے۔

Khutbat Haqqania \ Khutbat Final

میں آپ سب سے اپیل کرتا ہوں کہ دارالعلوم اور اس کے زیرِ تعمیر مسجد میں چندہ دیں ایک بار پھر آپ سب کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ اس گرمی میں تشریف لائے۔

وآخر دعوانا أن الحمد للّٰه رب العالمين

قراردادیں اور مختصر خطاب: (مولانا حامد الحق حقانی)

شیخ الحدیث مولانا انوارالحق مدظلہ کے خطاب کے بعد مولانا حامد الحق حقانی صاحب مدرس جامعہ دارالعلوم حقانیہ کو قرارداد پیش کرنے کی دعوت دی گئی۔

انہوں نے فرمایا یہ عظیم الشان اجتماع نواز شریف حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ پرویز رشید جس نے شعائر اللہ کی توہین کی ہے اور دینی مدارس کو جہالت کے فیکٹریاں کہا ہے وہ فوری طور پر برطرف کیا جائے، دوسری قرارداد گذشتہ دنوں دارالعلوم حقانیہ کے قدیم فاضل شیخ الحدیث مولانا امیر حمزہ خطیب ومہتمم دارالعلوم تقویٰ نوشہرہ کو بے دردی سے شہید کیا گیا ہے ابھی تک ان کے قاتل دھندناتے پھرتے ہیں یہ عظیم اجتماع صوبائی و وفاقی اور I.G.P خیبر پختونخوا سے مطالبہ کرتی ہے کہ قاتلوں کو گرفتار کر کے کیفرِ کردار تک پہنچایا جائے۔مجمع نے ہاتھ اٹھا کر مولانا حامد الحق حقانی کی قراردادوں کی تائید کی۔

حضرت مولانا عبدالقیوم حقانی صاحب کا خطاب

قرارداد پیش کرنے کے بعد شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالقیوم حقانی مدظلہ کو دعوت خطاب دی گئی،مولانا حقانی نے خطبۂ مسنونہ کے بعد فرمایا:

شیخ الحدیث مولانا سمیع الحق مدظلہ! مولانا انوارالحق مدظلہ! دیگر مشائخ عظام! اضیاف کرام! فضلاء طلبہ معاونین اور ملک بھر سے سرپرستی کرنے والے بزرگو!

بغیر کسی تمہید کے عرض کرتا ہوں، شیخ الحدیث حضرت مولانا انوارالحق مدظلہ نے تمام حالات کا نقشہ آپ کے سامنے پیش کیا، جامعہ دارالعلوم حقانیہ اور پاکستان بھر کے دینی مدارس علوم و معارف کے قلعے، علماء و فضلاء کی تربیت گاہین اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مشن کی مضبوط اور مستحکم چھاونیاں ہیں، یہ روز اول سے قائم ہے، قائم رہے گی اور تا ابد حق کا پرچم لہراتا رہے گا...... انشاءاللہ

یہ عظمت عزیمت کے مضبوط پہاڑ ہیں، جو بھی ان پہاڑوں سے ٹکراتا ہے اپنا سر پھوڑتا ہے، ان کی عظمت اور استقامت میں بال برابر بھی فرق نہیں لا سکتا......

ہم نے دیکھا ہے وہ بت توڑ دیئے جاتے ہیں
جس میں ہوتا ہے انداز خدائی پیدا

جامعہ دارالعلوم حقانیہ نے آج کے اجتماع کے لیے نہ تو کوئی اشتہار چھاپا، نہ دعوت نامے بھیجے، مگر بایں ہمہ مخلصین و محبین کا ٹھاٹھیں مارتا ہوا یہ سمندر اس بات کی شہادت ہے کہ دنیا کی کوئی طاقت اہل ایمانی سے دینی مدارس بالخصوص جامعہ حقانیہ کی محبت نہیں کھرچ سکتی۔

دوسری بات اپنے فارغ التحصیل ہونے والے فضلاء سے کہوں گا، اے فضلاء! آپ اپنے مادر علمی سے جانے والے ہیں، اس کے در و دیوار کو چھوڑنے والے ہیں، اپنے مشائخ سے جدا ہونے والے ہیں، اپنے شفیق اساتذہ کا دامن شفقت آپ کے ہاتھ سے چھوٹ رہا ہے، اس لیے یہ آخری موقع ہے اپنے ان مشائخ کی دید سے پیاسی آنکھوں کو سیراب کرلو۔ پھر یہ ساعتیں ہاتھ نہیں آئے گی۔ سب کچھ مل جائے گا مگر شیخ الحدیث مولانا سمیع الحق، شیخ الحدیث مولانا انوارالحق اور دیگر حقانی مشائخ کی نگاہیں،

Khutbat Haqqania \ Khutbat Final

دامن شفقت اور مادر علمی کا یہ پرنور دامن پھر نہیں ملے گا۔ لیکن میں آپ سب کی خدمت میں دارالعلوم حقانیہ اور اس کے عظیم مشائخ کی طرف سے عرض کرتا ہوں......

خیر کچھ پروا نہیں جاؤ خدا حافظ مگر
بھول مت جانا ہمیں غیروں سے رشتہ جوڑ کر

(مولانا حقانی کے ان جملوں کلمات سے فضلاء دھاڑیں مار کر رو رہے تھے اس شعر پر طلبہ کی چیخیں نکل گئیں۔ یہ منظر بہت دیدنی تھا)

حاضرین مکرم! جامعہ دارالعلوم حقانیہ کے حوالے سے ایک عظیم تاریخ دستاویز مرتب ہو کر منظر عام پر آگئی ہے "مولانا سمیع الحق حیات و خدمات" کے عنوان سے جامعہ حقانیہ کا ملک وملت کی خدمات، نفاذ شریعت کی جدوجہد، پارلیمنٹ میں غلبۂ اسلام کی تحریک جہاد افغانستان، فرق باطلہ کا تعاقب اور اتحاد امت کے حوالے سے مساعی جمیلہ کا حسین تذکرہ ہے، جو دو جلدوں پر مشتمل ہے آج کے اجتماع کے موقع پر جامعہ حقانیہ سے اسے ایک عظیم تحفہ سمجھ کر قبول فرمائیں۔

مولانا حقانی مدظلہ کے پر جوش، ولولہ انگیز خطاب کے بعد "ختم بخاری" شروع ہوئی، شیخ الحدیث مولانا سمیع الحق مدظلہ نے بخاری شریف کے آخری حدیث کا درس دیا، جسے صاحبزادہ محمد اسامہ سمیع نے قلمبند کیا ذیل میں وہی تقریر من وعن اگلے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں:

حدیث نبوی ﷺ کی اہمیت ومقام ومرتبہ
پرفتن اور پُر آشوب دور میں فضلاء حقانیہ کی ذمہ داریاں

جامعہ دارالعلوم حقانیہ کی سالانہ جلسہ دستار بندی اور ختم بخاری شریف
کی تقریب سے مولانا سمیع الحق مدظلہ کا خطاب

سماع حدیث کیلئے سفر کی صعوبتیں برداشت کرنا

میرے محترم دوستو بزرگو اور بالخصوص عزیز طالب علم بھائیو ! آج الحمد للہ ہزاروں لاکھوں کی تعداد میں ملک بھر کے گوشے گوشے سے آپ سب حضرات نے بڑی مشقتیں اور سفر کی صعوبتیں برداشت کرکے یہاں پہنچے ہیں، یہ سفر آپ کا نبی کریم ﷺ کے احادیث کے اختتامی تقریب کیلئے ہے، امام بخاریؒ نے احادیث کی جو کتاب مرتب کی اس کتاب کی یہ آخری حدیث ہے، حدیث نبی کریم ﷺ کے اعمال ان کے افعال ان کے اقوال کو کہتے ہیں، جو چیزیں حضور اقدس ﷺ کی ذات کیطرف منسوب ہے، اس کو مستقل عظیم الشان طریقہ سے اللہ تعالیٰ نے مدون ، مرتب اور محفوظ کیا قرآن کریم اللہ تعالیٰ کا کلام ہے اور اسے وحی جلی کہتے ہیں، اس کو قرآن کی شکل میں اللہ نے محفوظ کرایا۔

Khutbat Haqqania \ Khutbat Final

حدیث نبوی ﷺ کی حفاظت

حدیث حضور ﷺ کے اقوال اور ارشادات ہیں اللہ تعالیٰ نے اور انبیاء کے ارشادات اور اقوال کو محفوظ نہیں فرمایا، نبی کریم ﷺ آخری نبی تھے اور یہ آخری امت ہے، اور اسلام آخری دین ہے ، اس وجہ سے اسکی ہر ہر چیز اللہ تعالیٰ نے محفوظ فرمائی ، تو حضور ﷺ کے جو الفاظ ہے وہ بھی وحی ہے، کیونکہ وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ○ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى (النجم:۳۔۴) وہ بھی وحی ہے جو اسکو بھیجی گئی تو اس کی حفاظت اللہ تعالیٰ نے محدثین کے ذریعہ فرمائی ، اس کیلئے اللہ تعالیٰ نے ہزاروں محدثین کھڑے کئے ان کی زندگیاں اسی میں گزر گئی۔

صحیح بخاری کا مرتبہ ومقام

اس میں ایک عظیم محدث محمد بن اسماعیل بخاریؒ ہے، امام بخاری رحمہ اللہ کی اس کتاب کو پوری امت نے یہ درجہ دیا ہے، کہ کائنات میں اللہ کی کتاب کے بعد آسمانوں کے نیچے یہ أصح الكتب بعد كتاب الله ہے اس کے انتخاب میں بڑی مصیبتیں، تکلیفیں اور بڑی احتیاط برتی گئی ہے، چھ لاکھ احادیث امام بخاریؒ نے جمع کئے پھر ان چھ لاکھ میں انتخاب کیا مختلف کسوٹیوں پر پرکھ رہے تھے ان کے سخت ترین معیار تھے جب کوئی حدیث اس معیار پر اترتا تھا، ہر حدیث کے لئے غسل فرماتے پھر نفل پڑھتے ، پھر دعا کرتے کہ یہ بالکل قطعی اور صحیح حدیث ہو تب جاکر اس حدیث کو شامل فرماتے تھے، چھ لاکھ احادیث میں تقریباً ساڑھے سات ہزار کا انتخاب فرمایا پھر تعلیقات اس میں شامل کئے تو مجموعہ کے نو ہزار احادیث کا انتخاب چھ لاکھ سے ہوا اللہ تعالیٰ نے اس کتاب کو پھر قبولیت دی۔

صحیح بخاری کے بارے میں امام مروزیؒ کا خواب

امام محمد ابن مروزیؒ فرماتے ہیں کہ میں رکن یمانی اور حطیم کے درمیان بیٹھا ہوا تھا مراقبہ کیا، آنکھ لگی خانہ کعبہ میں مجھے حضور اقدس ﷺ خواب میں نظر آئے اور حضور اقدس ﷺ نے فرمایا کی اِدھر اُدھر کی کتابیں کب تک پڑھتے رہو گے میری کتاب کیوں نہیں پڑھتے ؟ محمد مروزیؒ نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ! میری جان آپ پر قربان ہو آپ کی کتاب کونسی ہے..؟ تو حضور اقدس ﷺ نے بشارت دیتے ہوئے فرمایا کہ الجامع الصحیح للامام البخاری امام بخاری کی کتاب میری کتاب ہے، تو اسی بخاری کی تقریب میں آپ کا آنا اللہ کا بہت بڑا کرم ہے، اس وقت آپ طالب علم کی حیثیت سے آئے ہیں، حدیث سننے کے لئے آنے والا شخص طالب علم ہی ہوتا ہے، حدیث کا ایک حرف کیوں نہ ہو حضور ﷺ نے فرمایا کہ: من سلك طريقاً يلتمس فيه علماً سهل الله له طريقاً الىٰ الجنة ، اگر کوئی گھر سے چلتا ہے کہ علم دین کی کوئی بات سمجھ میں آجائے تو اللہ تعالیٰ اس آنے جانے کے بدلے جنت کا راستہ اس کیلئے آسان کر دیتا ہے، اللہ آپ سب کا یہاں آنا اس حدیث کا مصداق بنادے آپ اپنے بچوں کی حوصلہ افزائی کیلئے آئے ہیں ان نوجوانوں نے پوری زندگیاں اور جوانیاں اللہ کے دین کیلئے وقف کیں اور نور نبوت حاصل کیا۔

دینی مدارس نور کے سرچشمے ہیں

یہ جہالت کی یونیورسٹیاں نہیں ہیں یہ نور کے سرچشمے ہیں یہ محمد عربی ﷺ کے اور اللہ کے نور ہیں یُرِيْدُوْنَ لِيُطْفِـُٔوْا نُوْرَ اللّٰهِ بِاَفْوَاهِهِمْ پرویز رشید ٹائپ کے لوگوں کی اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں پوری وضاحت کی ہے، کہ اللہ کے دین کا جو شمع جل رہا ہے

Khutbat Haqqania \ Khutbat Final

تو اس نور کے بجھانے کی کوشش کرتے ہیں لیکن یہ نہیں بجھا سکیں گی وَاللّٰهُ مُتِمُّ نُوْرِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ(الصف:۸) چمگادڑ والی بات ہے شاعر کہتا ہے......

گر نہ بیند بروز سپرہ چشم

چشمہ افتاب راچہ گناہ

چمگادڑ کو اگر دن کو روشنی نظر نہیں آتی تو اس میں دن کا کیا گناہ ہے، کیونکہ وہ دن کو نکل نہیں سکتا رات کے اندھیروں میں زندہ رہتا ہے، تو کچھ لوگ یہاں اندھیروں میں پیدا ہوئے ہیں اور اندھیروں ہی میں زندہ رہ سکتے ہیں انکے لئے روشنی موت ہے، یہ جہل کی یونیورسٹیاں نہیں بلکہ قال اللہ اور قال الرّسول ﷺ اور انوار الٰہیہ کے سرچشمے ہیں، اس کے بغیر ہر چیز جہل ہی جہل ہے، کیونکہ نور صرف وحی ہے، اور جو چیز وحی سے آراستہ نہ ہو اور جس چیز کے ساتھ وحی کی روشنی نہ ہو وہاں آنکھیں کام نہیں کرتی ہے۔

وحی الٰہی کے بغیر سب علوم وفنون بے کار

عقل بھی ضروری چیز ہے، سائنس بھی ضروری ہے، فلسفہ بھی ضروری ہے لیکن یہ سب آنکھیں ہیں اور ظاہری اشیاء ہیں لیکن قرآن وسنت اور وحی نور ہے، اب آپکی آنکھیں بہت بڑی بڑی ہیں نظر بہت زبردست ہے لیکن کیا آپ رات کو دیکھ سکتے ہیں ......؟ نہیں، آپ رات کو کچھ نہیں دیکھ سکتے جب تک سورج، جب تک چاند، جب تک موم بتی اور جب تک چراغ اس کے ساتھ نہ ہو تو کچھ دکھائی نہیں دے گا ، تو عقل اور فلسفہ اور سائنس بھی وحی کے بغیر بے کار ہے یہ ٹارچ اس کے ساتھ لگا دو تو ہر چیز کار آمد ہو جائے گی اور روشنی نہ ہو تو ہر چیز ہلاکت کی طرف لے جائے گی آج سائنس اور فلسفہ نے مغربی دنیا کو کیا دیا......؟ ہلاکت اور تباہی کے گڑھے میں پہنچا دیا اور اسفل السافلین کی طرف پہنچ گئے ، کیونکہ انکے علم وفلسفہ کے ساتھ قرآن وسنت کی روشنی نہیں ہے، آپ

ان علماء کی عزت افزائی کیلئے آئے ہیں، کہ مغربیت کے دور، مادیت کے دور، سیکولزم کے دور، مادہ پرستی کے دور میں اللہ نے ان نواجونوں کو منتخب کیا، کہ سب کچھ چھوڑ دے زندگی وقف کرے میرے علوم اور میرے قرآن وسنت کیلئے یہ ایسے قدوسی طبقہ ہے کہ انکا انتخاب الیکشن سے نہیں ہوا یہ ڈیڑھ ہزار افراد جو آج نکل رہے ہیں اور شمع اسلام کا ہاتھ میں لیکر نکلے گئے ان کا انتخاب خود اللہ تعالیٰ نے کیا ہے، الیکشن سے اور ووٹوں سے نہیں ہوتا......

این سعادت بزور بازو نیست
تانہ بخشند خدائے بخشندہ است

دینی مدارس میں داخلہ انتخاب الٰہی

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے، اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَةَ عَلَى السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ الْجِبَالِ فَاَبَيْنَ اَنْ يَّحْمِلْنَهَا وَ اَشْفَقْنَ مِنْهَا وَ حَمَلَهَا الْاِنْسَانُ اِنَّهٗ كَانَ ظَلُوْمًا جَهُوْلًا (الاحزاب : ۷۲) اللہ کی امانت سے سب نے منہ موڑ لیا، آسمانوں نے بھی، زمینوں نے بھی، پہاڑوں نے بھی، کہ یا اللہ! ہم یہ اٹھا نہیں سکتے وَ حَمَلَهَا الْاِنْسَانُ ان بچوں نے، دینی مدرسوں کے علماء وفضلاء نے اس امانت کو اٹھایا، اللہ ہمیں سمجھائے، کہ یہ وہ طبقہ ہے کہ انتخاب الٰہی سے منتخب ہوئے، اور یہ ہزاروں علماء جو کوئی آپکے رشتہ دار ہیں، متعلقین ہیں اور یہ علماء اساتذہ بھی وہ اپنی سعادت اور آپکی حوصلہ افزائی کیلئے آئے ہیں، یہ بھی اس وقت طالب علم ہیں، اللہ تعالیٰ نے جو مقامات طلب علم کیلئے مقرر کئے ہیں، فرشتے اپنے پَر بچھاتے ہیں، پرندے فضاؤں میں، مچھلیاں سمندروں میں اور حشرات الارض اپنی بلوں میں دعا کرتے ہیں، یہ حدیث ہے حدیث کے الفاظ ہیں کہ ان طلباء کیلئے یہ سب مخلوقات دعائیں کرتے ہیں کیونکہ انکی مدرسے علم الٰہی دیتا ہے، نبی

Khutbat Haqqania \ Khutbat Final

کریم ﷺ کی وراثت زندہ ہے، اور وراثت جب تک محفوظ ہے، تو دنیا قائم رہے گی ان کا بڑا مقام اور فضیلت ہے۔

کفار کے نزدیک دینی مدارس کے غلبہ کی اہمیت

اس وقت تمہاری اہمیت اللہ اور رسول ﷺ نے کافروں پر بھی واضح کردی ہے، جو کافر آپکو حقیر سمجھتے تھے، آپکا مذاق اڑاتے تھے کہ یہ مفت خور ہیں یہ قوم وامت پر بوجھ ہیں یہ کسی کام کے نہیں، یہ تو معاشی ترقی نہیں دے سکتے، یہ تو بم نہیں بنا سکتے یہ تو کارخانے نہیں چلا سکتے وغیرہ وغیرہ۔ یہ مادہ پرستوں کی سوچ تھی، تو آج امریکہ اور انگریز اور یورپ سارے ایک ہوئے ہیں سیمنار یں کر رہے ہیں، مذاکرات ہو رہے ہیں، پچھلے پندرہ سال سے اس موضوع پر کہ یہ مسلمان کیوں ختم نہیں ہوتے، مسلمانوں کا یہ جذبہ کیوں قائم ہے، مسلمان کیوں سرینڈر نہیں ہوتے مسلمانوں کے حکمران ہمارے جولیوں میں گر گئے ہیں، مسلمانوں کے افواج ہمارے لئے استعمال ہو رہے ہیں، مسلمانوں کی سیاسی بے دین جماعتیں دوڑ لگائی ہوئی ہیں، کہ امریکی آقا کی خوشنودی حاصل کریں تو امریکی کہتا ہے کہ ہمارا منصوبہ کیوں ناکام ہو رہا ہے، افغانستان سے کیوں ذلیل ہو کر گئے، افغانستان میں سوپر پاور سویت یونین کیوں تہس نہس ہوا اس کا تجزیہ کر رہے ہیں۔

میڈیا پر اسلام کی صداقتوں کا مذاق اڑانا

میڈیا پر بیٹھ کر ساری ساری رات اسلامی صداقتوں کا مذاق اڑا رہے ہیں، کہ کافر خوش ہو جائیں وہ یہ سوچتے ہیں کہ ہم اس نتیجہ پر پہنچ گئے کہ پوری دنیا کے امت مسلمہ میں جب تک یہ مدرسوں کا نظام ہے، اور جب تک یہ طالب علم ہیں تو ہمارے عزائم مسمومہ قائم نہیں ہونگے وہ سارے اکھٹے ہوگئے ہیں، کفر ملت واحدہ بن گیا ہے، سوشلزم اور سیکولرازم اور کیپٹل ازم والوں نے سارے اختلافات ختم کردئے ہیں،

یہودیوں نے عیسائیوں کو معاف کردیا کہ چلو ہمارا نبی پھانسی پر چڑھا تھا لیکن ہم نے آپکو معاف کردیا مشرق بھی ساتھ ہے ، مغرب بھی ساتھ ہے اور بھارت بھی ساتھ ہے، آخر کیوں......؟ صرف تمہاری وجہ سے وہ ایک ہوگئے ہیں، اب تم ایٹم بم سے بھی زیادہ قوی قوت ہو اس کی حقیقت سمجھ لو......

اگر باخبر اپنی شرافت سے ہوجائے
تیری سپاہ ہے انس وجن تو ہے امیر جنود

علم کی دولت کا حصول

اس کائنات کی خلافت اللہ نے آپ کیلئے لکھی ہے تو آپ بڑے خوش قسمت ہیں، حدیث کی باریکیاں تو آپکو اساتذہ کرام نے بیان کی ہونگی میں مختصر ترجمہ کروں گا، آپ حضرات ایک موڑ پر پہنچ گئے ہیں، ایک مرحلہ سے دوسرے مرحلہ میں داخل ہو رہے ہیں، اور وہ مرحلہ ہے، کہ آپ اب طالبعلم نہیں رہے، اب آپ نے دنیا کو یہ پیغام آگے پہنچانا ہے، آپ نے یہ علم دولت کے لئے حاصل نہیں کیا، وزارتوں اور ممبری کیلئے حاصل نہیں کیا، اور اگر آپ نے یہ دین خطیب بننے کیلئے حاصل کیا، بہت بڑا شیخ الاسلام بننے کیلئے حاصل کیا کہ تو بڑا محدث بنے گا اور بڑا نام ہوگا مصنف ہوگا، تو آپکا یہ سارا عمل ضائع ہوگیا، پھر اللہ کے نظر میں اس عمل کی کوئی اہمیت نہیں ہوگا ، بلکہ آپ کے حصول علم کا مقصد کہ اللہ کی رضا حاصل کرکے نبی کریم ﷺ کے وراثت کو دنیا تک پہنچانا ہے، نضّر اللہ امرأً سمع مقالتی فوعاها فحفظها ثم اداها کما سمعها آپ نے تو دارالعلوم میں حدیث پڑھ لی پھر آپ نے یاد بھی کرلی الحمدللہ، جس طرح سنا ہے اسی طرح آپ نے پہنچانا بھی ہے، آپ کے رشتہ دار خوشیاں منا رہے ہیں کہ الحمدللہ آج آپ علم کی دولت سے مالامال ہوگئے لیکن ہم اس کے ساتھ غم زدہ بھی ہیں، ہمارا دل

Khutbat Haqqania \ Khutbat Final

آپ کی جدائی سے خون کے آنسو رو رہا ہے آپ کو خود بھی اپنی مادر علمی سے جانے پر افسوس ہوگا۔

اس کو چھٹی نہ ملی جس نے سبق یاد کیا

یہ سخت ترین دن ہے آپکی زندگی میں اب امتحان شروع ہوگا کہتے ہیں کہ میں فارغ ہوگیا، کیسے فارغ ہوا......؟ فارغ تو آپ دارالعلوم میں تھے اب تو مصروف ہوگئے، دارالعلوم میں مفت کھاتے، مفت پیتے، مفت کتابیں، مفت اساتذہ غرض یہ کہ آپ آزاد اور فارغ تھے، صرف قرآن وحدیث میں مگن تھے لیکن آج آپ مصروف ہوگئے، آج سے آپکی ڈیوٹی لگ گئی اور ڈیوٹی بڑی سخت ہے، وارث رسول کی ڈیوٹی پہلی بھی سخت تھی، لیکن اس دور میں پورا عالم کفر ایک ہوگیا ہے، اور انکی آنکھوں میں تم چبھ رہے ہو، مدرسے انکو کھٹک رہے ہیں، اور مدرسہ ان کے دلوں کے لئے ناسور بن گیا ہے، وہ کہتے ہیں کہ جب تک یہ مدرسے سر پر ہیں یہ علماء ہیں، تو میرے مقاصد پورے نہیں ہوں گے تہذیب محمدی ﷺ ختم نہیں ہوگا۔

تہذیبوں کا تصادم

دو تہذیبوں کا ٹکراؤ ہے اور اس کے مقابلہ میں آپ جو تہذیب لئے ہوئے ہیں، اس تہذیب کو اٹھانا ہے، میرے فضلاء بھائیوں! دنیا میں ایک کھیل ہوتا ہے، آج کل اولمپکس Olympic کھیل کی شمع ہوتی ہے، اس میں آگ جلتی رہتی ہے، جس کو ایک گروپ اٹھا کر بھگا کر لے جاتے ہیں کہ دنیا کی آخری سرے تک وہ شمع پہنچائیں گے، آپ کھیل دیکھتے ہیں، تا کہ دوڑ لگی رہتی ہے، بارش برستی ہے، طوفان آتا ہے، وہ کہتے ہیں کہ یہ شمع بجھ نہ جائے، جب تک میں دوسروں کو پہنچا نہ دوں، جب اولمپکس والے ایسا کرسکتے ہیں تو محمد عربی ﷺ کے شمع کیلئے کتنی بھاگ دوڑ کی ضرورت ہے، آپ اس کو لے

کر بھاگیں گے روس جائینگے ،چین جائینگے ،امریکہ جائینگے ،ہندوستان جائینگے اور اس شمع کی روشنی پہنچائینگے ہم انکے دشمن نہیں بندوق لیکر نہیں جائینگے ہم ٹینک لیکر نہیں جائینگے ،ہم شمع رسالت کا مشعل لے کر جائینگے ،ہمیں ان لوگوں سے غیرت سیکھنی چاہئے ، یہ نور ہدایت ہے اس نور ہدایت کیلئے آپ کو بہت بڑی جنگ لڑنی پڑے گی ہر ہر محاذ پر، پہلے علاقہ کی اصلاح کرنی تھی ، بدعات سے لوگوں کو بچانا تھا،رسومات ورواجِ کی جاہلیت سے دیہات بھرے ہوئے تھے ان کا خاتمہ آپ نے کیا۔

عالم اسلام پر عالم کفر کی یلغار

اب تک پورا عالم کفر بھی آپکے خلاف یلغار کر چکا ہے، پورے عالم کفر نے اپنے ٹینک آپکے کئے ہوئے ہیں، پروپیگنڈوں کے سہارے عالم کفر کا میڈیا آپ کے خلاف لگا ہے، صرف آپکے خلاف نہیں بلکہ آپکی صداقت، حقانیت اور دین کے خلاف صف اراء ہو کر حملہ اور ہے، وہ حجاب سے مذاق کرتے ہیں، وہ ہماری انسانی حقوق نہیں مانتے وہ ہمارا حدود وقصاص، وہ ہمارے وراثت کے قوانین اور ہمارے ناموسِ رسالت کا عقیدہ نہیں مانتے ،اسکو کوئی پیغمبر تو نہیں آئے گا آپ ہی نبوت کے خاتمے کے لئے ہیں، ان ساری باتوں کا توڑ کرنا ہوگا تحریر سے، تقریر سے، میڈیا سے، حجت سے، برہان سے، ہم اس کے قائل نہیں کہ یلغار کریں، ہم اپنے پیغام کو جمہوری طریقہ سے آپکی یونیورسٹیوں، آپکے کالجوں، اور آپ کے پارلیمنٹ میں پہنچائیں گے ، ہمارے خلاف پروپیگنڈہ نہ کرو ہماری بات سنو! آپ اعتراضات کریں ہم اسکا ازالہ کریں گے ،حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حجت و برہان سے کفر کا مقابلہ کیا، ابراہیمؑ نے کبھی بندوق نہیں اٹھایا، لیکن انکا جو انداز تھا، حجت بازی کے طریقوں سے انکو سمجھایا، وَتِلْكَ حُجَّتُنَآ اٰتَيْنٰهَآ اِبْرٰهِيْمَ عَلٰي قَوْمِهٖ ۭ نَرْفَعُ دَرَجٰتٍ مَّنْ نَّشَاۗءُ ۭ اِنَّ رَبَّكَ حَكِيْمٌ عَلِيْمٌ (الانعام: ۸۳) ہم نے حجت دیا تھا،جسکو نبی کریم

Khutbat Haqqania \ Khutbat Final

ﷺ نے آپکے اور میرے سپرد کیا، یہ تو بڑا عظیم مسئلہ ہے، دشمن نے ہماری آزادی برداشت نہیں کی، ہماری ثقافت پسند نہیں، ہماری تہذیب پسند نہیں ہے، دشمن کو ہماری اقتصادیات اور معاشیات نے پورے عالم کفر کو امتحان میں ڈالا ہوا ہے۔

فرقہ واریت سے اجتناب

دشمن ہمیں لڑا رہا ہے، عراق اور شام سے شروع ہو کر مصر اور ایک ایک ملک کو خانہ جنگی میں ڈال دیا ہے، ہمیں اس خانہ جنگی سے بچنا ہے، ہمیں عیسائی اور یہودی دشمن کا مقابلہ کرنے کیلئے فرقہ وارانہ تعصّبات سے نکلنا ہے، ہمیں لسانی عصبیتوں سے نکلنا ہے، ہمیں کہا گیا، لا فضل لعربي على عجمي ولا لأبيض على الأسود، ہمیں رنگ ونسب اور نسل کے بتوں کو مٹانا ہوگا، کیلئے دشمن ہمارے اندر عصبیت پیدا کر رہا ہے، ہم مفت میں ایک دوسرے کا خون بہا رہے ہیں، آپ نے لوگوں کو سمجھانا ہے کہ یہ سارے مسائل مذاکرات سے حل ہونگے ، سیاسی طریقوں سے، بموں سے، دھماکوں سے حل نہیں ہوں گے، اس وقت سیاسی میدان میں بھی عالم اسلام قدم قدم پر آپکا محتاج ہے، آپ کے جو سیاست دان اور لیڈر ہے، انہوں نے قوم کو ہلاکت کی طرف پہنچادیا ، یہ بے ضمیر جہالت میں ڈوبے ہوئے حکمران اور وزیروں نے ملک کو لوٹا ہے، ملک کو تباہ کیا ہے، تمام مسائل انہی کی وجہ سے ہیں، ان تمام مسائل کا حل اللہ تعالیٰ کے دین اور اس کے نفاذ میں ہے، ان حکمرانوں نے اتفاق کیا ہوا ہے، اور یہ عزم کیا ہوا ہے، کہ ہم اپنے ملک میں اسلام نہیں آنے دیں گے، جمہوریت تباہی ہے ۔علامہ اقبالؒ نے جو کہا یہ استبداد آج ہم دیکھ رہے ہیں پچاس سال سے اس طریقہ سے بھی ہم شریعت کیلئے جدجہد کر رہے ہیں، بیس پچیس سال میں نے سینٹ میں جنگ لڑی پُرامن طریقہ سے ہمارے اکابرین نے پارلیمنٹ میں جنگ لڑی لیکن پچاس پچپن سال سے ایک حرف ایک شوشہ بھی اسلام کا

انہوں نے یہاں نافذ ہونے نہیں دیا، کہ اس جمہوریت کی ڈھونک میں اللہ کا دین نافذ کرنا ہوگا۔

اپنے نام کے ساتھ ''حقانی'' کا لقب لگانا

آج ہم آپ کو اپنی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلاتے ہیں، ایک لمحہ بھی آپکا آرام حرام ہے، جس طرح رسول اللہ ﷺ ساری ساری رات کھڑے رہتے تھے، پاؤں میں سوجن آجاتی تھی ،اور فرماتے ہیں، کہ آپ پتنگوں کی طرح آگ میں کود رہے ہیں، میں ایک ایک کے پیچھے بھاگ بھاگ کر اسے کمر سے پکڑ کر اسے بچاتا ہوں، ہر حقانی کو یہی کردار ادا کرنا ہوگا سب فضلاء ہمارے بھائی ہیں،لیکن حقانیہ کے فضلاء کو اللہ نے یہ شناخت دی ہے، پوری دنیا کی کفر کو کھٹک رہا ہے،حقانی لفظ وہ حقانی نیٹ ورک سے بڑ بڑا کر اٹھتا ہے،تو حقانی اس وقت ایک تحریک ہے،آپ اللہ کی رضا کیلئے منظّم طریقہ سے انشاء اللہ آپ میرے ساتھ عہد کریں کہ آپ سب اپنے نام کے ساتھ حقانی لکھیں گے، آج کے بعد آپ سب حقانی ہیں،تو حق کا پیغام پہنچانا حقانیت کو نافذ کرنا اور حقانیت کو پیش کرنا ان شاء اللہ یہ آپ کا کام ہوگا۔

حدیث شریف کے ترجمہ سے پہلے ہمیشہ آپ سے ایک عہد لیتا ہوں جو فضلاء حقانیہ ہے، وہ اٹھ کر میرے ساتھ یہ الفاظ پڑھیں ،حلف وفاداری ہے اور حلف کیلئے اٹھنا پڑتا ہے، ہم اسمبلیوں میں بھی اٹھتے ہیں۔

مرتبین: مولانا سید حبیب اللہ شاہ حقانی

صاحبزادہ محمد اُسامہ سمیع

Khutbat Haqqania \ Khutbat Final

حضرت شیخ الحدیث مولانا عبدالحق کو پشاور یونیورسٹی کی طرف سے ڈاکٹریٹ کی اعزازی ڈگری

پشاور یونیورسٹی کی طرف سے
حضرت شیخ الحدیث مولانا عبدالحق مدظلہٗ کی خدمت
میں ڈاکٹریٹ کی اعزازی ڈگری

۳۱/ اکتوبر ۱۹۷۸ء مطابق ۲۸/ ذیقعدہ کا دن متعلقین دارالعلوم حقانیہ کے لئے خصوصاً اور ملک کے دینی و علمی حلقوں کے لئے عموماً خوشی اور اعزاز و افتخار کا دن رہے گا کہ آج پاکستان کے ممتاز ترین تعلیمی مرکز پشاور یونیورسٹی نے دارالعلوم حقانیہ کے بانی و مہتمم حضرت شیخ الحدیث مولانا عبدالحق مدظلہ کی خدمت میں ان کے شاندار تعلیمی خدمات اور امتیازی کارناموں کے اعتراف کے طور پر ڈاکٹریٹ کی ممتاز ڈگری پیش کی، پشاور یونیورسٹی پچھلے ڈیڑھ سال سے یہ فیصلہ کر چکی تھی مگر حضرت شیخ الحدیث مدظلہٗ اپنی طبعی افتاد کی بناء پر یونیورسٹی کی اس خواہش کو ٹالتے رہے مگر اس دفعہ اصرار کی بناء پر آمادہ ہو گئے، یہ تقریب یونیورسٹی کے وسیع اور شاندار کانوکیشن ہال میں منعقد ہوئی، جو یونیورسٹی کے طلباء و طالبات، ممتاز دانشوروں، سکالروں، پروفیسروں اور حکومت کے اہم شعبوں کے سربراہوں اور معزز مہمانوں سے بھرا ہوا تھا تقریب کی صدارت صوبائی گورنر

Khutbat Haqqania \ Khutbat Final

لیفٹیننٹ جنرل فضل حق صاحب نے کی جو یونیورسٹی کے چانسلر بھی ہیں، رواج کے مطابق حضرت شیخ الحدیث کو گورنر اور سنڈیکیٹ کے ممبران کے ساتھ جلوس کی شکل میں ڈائس پر لانا تھا جسے آپ طبعاً پسند فرماتے مگر آپ کی ضعف و علالت کی بناء پر پہلے ہی سے آپ کو ڈائس پر بٹھا دیا گیا، اس موقع پر حضرت شیخ الحدیث کے علاوہ ایک نامور جرمن مستشرق خاتون ڈاکٹر اینی میری شمل کو بھی ڈگری دی گئی، جنہیں مشرقی علوم بالخصوص مولانا رومی اور اقبالیات پر دسترس حاصل ہے۔

مولانا عبدالحق صاحب کی حیات و خدمات: (جناب اسمٰعیل سیٹھی کا خطاب)

ڈگری دینے سے قبل پشاور یونیورسٹی کے علم دوست وائس چانسلر جناب اسمٰعیل سیٹھی صاحب نے حضرت شیخ الحدیث کے مختصر مطبوعہ سوانح اور خدمات سے انگریزی میں روشناس کیا اور کہا کہ ''مولانا عبدالحق حقانی نے ابتدائی تعلیم اپنے گھر پر اپنے بزرگوں سے حاصل کی اس کے علاوہ موصوف مجاہد حاجی صاحب ترنگ زئی سے بھی فیض روحانی حاصل کیا، درس نظامی کی سند دارالعلوم دیو بند سے حاصل کی، پھر بطور مدرس اپنے مستقبل کا آغاز دیو بند سے کیا اور ہزاروں طالب علموں نے وہاں مولانا سے فیض حاصل کیا، مولانا صاحب نے ۱۹۴۷ء میں دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک کی بنیاد رکھی، انہوں نے بہت سے اسلامی کتابیں لکھیں، مولانا صاحب سوشل ریفارمر (سماجی مصلح) کی حیثیت سے بھی بہت خوب پہچانے جاتے ہیں، مولانا صاحب کی خدمات اسلام کی تدوین و ترویج معاشرے کی اصلاح اور تعلیمی ترقی میں بہت نمایاں ہیں، مولانا عبدالحق صاحب کی ان گوناگون ناقابل فراموش خدمات کو دیکھتے ہوئے سنڈیکیٹ آف پشاور یونیورسٹی نے فیصلہ کیا ہے کہ مولانا صاحب (Doctor of Divinity) دکتور الٰہیات کی ڈگری پانے کے مستحق شخصیت ہیں''۔

مولانا عبدالحق کوخراج تحسین: (جنرل فضل حق)

اس کے بعد صوبائی گورنر لیفٹیننٹ جنرل فضل حق صاحب نے مختصر الفاظ میں مولانا مدظلہ العالی کوخراج تحسین پیش کیااور مصافحہ کے بعد مولانا کو چاندی کے منقش کیس میں ڈگری پیش کی اور ہال حاضرین کے زبردست تالیوں سے کافی دیر تک گونجتا رہا۔

سائنس حقیقتوں کا موجدنہیں: (شیخ الحدیث مولانا عبدالحق کا خطاب)

اس کے بعد منتظمین کی خواہش پر مولانا مدظلہ نے حسب ذیل مختصر تقریر فرمائی اور دعائیہ کلمات سے اختتام کے بعد گورنر صاحب نے تقریب کے اختتام کا اعلان کیا، مولانا کی تقریر یہ ہے۔

نحمدهٗ و نصلی علی رسوله الکریم محترم بزرگو! میرے پاس الفاظ نہیں کہ چانسلر صاحب وائس چانسلر صاحب، سنڈیکیٹ کے ممبران، اساتذہ، طلبہ اور آپ سب حاضرین کا شکریہ ادا کرسکوں کہ مجھ جیسے ادنیٰ ترین طالب علم کو ایسے اونچی جگہ پر جہاں علماء اور فضلاء کا اجتماع ہے اور جو پاکستان کے ممتاز اور عظیم تعلیمی یونیورسٹی ہے حاضر ہونے کا موقع دیا اور ایسے اعزاز سے نوازا، حضرات! یہ علم کا مرکز ہے ہم اور آپ سب طالب علم ہیں اور علم کو اللہ نے بڑی فضیلت دی ہے ہم سب کے دادا حضرت آدم علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے خلیفہ بنایا تو علم کی وجہ سے، وہ اپنے وقت کے سائنس کے بھی عالم تھے وَعَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ کُلَّهَا (البقرة:۳۱) اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم کو حقائق وخواص اشیاء کا علم دیا سائنس بھی حقیقتوں کا موجد نہیں ہے مظہر ہے، مخفی چیزوں سے پردہ ہٹانا اس کا کام ہے انکشاف وظہور۔ اصل کام تو اللہ تعالیٰ کا ہے جو ہر چیز کے موجد ہیں، علماء نے کہا ہے کہ موجودہ زمانے کی سائنس سے قرآن کی تائید ہورہی ہے پہلے جب کہا جاتا تھا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم شب معراج کو آسمانوں کی طرف گئے تو یہ فلاسفر مذاق

Khutbat Haqqania \ Khutbat Final

اڑاتے تھے مگر جدید سائنس نے ثابت کر دیا کہ انسان جب چاند ستاروں، زہرہ اور مریخ تک پہنچ سکتا ہے تو ایک نبی روحانی اور خدائی طاقت کے ذریعہ آسمانوں سے بھی یقیناً اوپر جا سکتا ہے جب کہا جاتا کہ عرش معلی کی بات حضور اقدس ﷺ سن رہے ہیں تو لوگ مذاق اڑاتے کہ مولوی کیسی بات کرتا ہے مگر اب راکٹ میں سوار فلکیات کے اونچے مقامات پر چاند پر جانے والے افراد کو زمین سے ہدایات دی جاتی ہیں۔

علم کی اہمیت قرآن کی روشنی میں

محترم بزرگو! علم ایک ایسی چیز ہے کہ جس کی اہمیت وحی متلو یعنی قرآن مجید سے واضح ہو جاتی ہے کہ اسکا سب سے پہلا لفظ اِقْرَاْ ہے یعنی پڑھ، اللہ کا نام لے کر پڑھ قرآن مجید میں وحدانیت کا مسئلہ بھی ہے، معاشیات کا مسئلہ ہے، اخلاقیات بھی ہیں مگر اللہ کا پہلا فرمان ہے اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَ (العلق:۱) اور اسی علم کی وجہ سے طالوت کا انتخاب ہوا تو مخالفین نے کہا کہ یہ تو کم تر قبیلے والا ہے اور غریب ہے اس کو خلافت کیسے دی گئی؟ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ وَزَادَهٗ بَسْطَةً فِی الْعِلْمِ وَالْجِسْمِ (البقرة) علم میں اللہ نے انہیں وافر حصہ دیا تھا تو معلوم ہوا کہ مدار فضیلت اور مدار خلافت علم ہے بَسْطَةً فِی الْعِلْمِ خداوند کریم ہمیں توفیق دے کہ ہم سب اپنی اجتماعی اور انفرادی زندگی علم حقیقی قرآن مجید کے مطابق کر دیں۔

جب دین آئے تو ہر چیز مسخر ہوگی

محترم بھائیو اور بزرگو! اگر دین آگے آئے گا تو یقیناً ہر چیز مسخر ہو جائے گی واقعات آپ کے سامنے ہیں، دریائے نیل ہر سال خشک ہو جاتا تھا مسلمانوں نے قبضہ کیا تو دیکھا کہ ایسے موقع پر لوگ جاہلیت کی رسم کے مطابق ایک نوجوان خوب صورت عورت کو اچھے کپڑے پہنا کر دریا کی گہرائیوں میں ڈبو دیتے تھے، جان کا نذرانہ پیش

کرتے کہ دریا چڑھ جائے، حاکم وقت حضرت عمرو بن العاص کو بتایا گیا تو فرمایا ہم تو اسلام کے ماتحت حکومت چلا رہے ہیں مجھے دیکھنا ہے کہ ایسا کرنا اسلام میں جائز ہے یا ناجائز، تو حضرت امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کو اطلاع دی گئی کہ یہاں ایسا جاہلانہ رسم جاری ہے، حضرت عمرؓ نے دریائے نیل کے نام ایک مختصر چٹھی لکھ کر بھیج دی لکھا کہ:

ان كنت تجرى بامر الله فاجر والا فلا حاجة لنا اليك

''اگر اللہ کی مرضی سے چلتا ہے تو بہتے رہو ورنہ ہمیں کوئی حاجت نہیں''

چٹھی کو دریا میں ڈالا گیا تو اسی وقت دریائے نیل میں طغیانی آ گئی حضرت علاء حضرمیؓ صحابی ہیں فوج کے ساتھ ایسے علاقے میں پھنس گئے جہاں پانی نہ تھا لوگ پیاسے تھے وضو کا انتظام نہیں تھا فرمایا تیمّم کر کے نماز پڑھو اور اللہ کی بارگاہ میں دعا کرو کہ یا اللہ! ہم آپ کی راہ میں دین کی اشاعت اور مضبوطی کے لئے لڑ رہے ہیں یا اللہ! ہمیں پانی عطا فرما اسی وقت زمین سے پانی کے چشمے اُبل پڑے تو دین مخدوم ہے اور دنیا خادم ہے اس دین کے لئے اللہ اور اللہ کے احکام اور رسول اللہ ﷺ کے احکام ماننے کیلئے اللہ نے حضور ﷺ کو بھیجا اگر اس کی پیروی کی جائے تو یقیناً یقیناً ہر چیز ہمارے لئے مسخر ہو جائے گی وَسَخَّرَ لَكُم مَّا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا (الجاثیہ:۱۳) ہر چیز مسخر ہو گی۔

جو دین کی خدمت کرے گا وہ معزز ہے

محترم بھائیو! ایک وقت وہ تھا کہ عوام دین کو چاہتے تھے مگر حکومت انگریزوں کی تھی وہ نہیں چاہتی تھی، ہندو نہیں چاہتے تھے کہ دین آ جائے بابو حکمران نہیں چاہتے تھے مگر اب تو اللہ تعالیٰ نے فضل کیا ہمارے جنرل ضیاء الحق صاحب اور حکومت کے دیگر زعماء اور لیڈر سب اپنی تقاریر کا آغاز بسم اللہ سے کرتے ہیں اور اسلام کا ذکر کرتے

Khutbat Haqqania \ Khutbat Final

ہیں استحکام دین اور دین پر چلنے کی ہدایات دیتے ہیں کہ اجتماعی اور انفرادی زندگی میں دین کو اپنایا جائے تو فضا بہت سازگار ہے اور انشاء اللہ یہی آپ لوگ جو فضلاء ہیں اور جو طلباء ہیں اور منتظر ہیں آگے چل کر کرسیوں پر بیٹھیں گے، باگ دوڑ سنبھالیں گے تو آپ لوگ دین سے آراستہ ہو کر دین کی بڑی خدمت کر سکیں گے اور اگر دین کی خدمت کریں گے تو انشاء اللہ یہ پاکستان بھی مستحکم ہو گا تمہاری بات کا بھی وزن ہو گا اور اقوام عالم میں تمہاری قدر ہو گی آخر میں یہ گناہ گار ایک بار پھر آپ سب کا شکریہ ادا کرتا ہے جس کے لئے میرے پاس الفاظ نہیں کہ مجھ جیسے بوڑھے بیمار گمنام شخص کو یہاں کھینچ لائے اور اتنے بڑے اعزاز سے نوازا۔

واخر دعوانا أن الحمد لله رب العلمين

دارالعلوم حقانیہ میں شکریہ کی تقریب

حضرت شیخ الحدیث کے اعزازی ڈگری کی خبر سے دینی حلقوں میں خوشی کی لہر دوڑ گئی اور گوشے گوشے سے مبارک باد کے پیغام آنے لگے کہ یہ صرف حضرت شیخ الحدیث کا نہیں بلکہ دارالعلوم دیوبند کے فضلاء بلکہ درس نظامی کے ہر فارغ التحصیل عالم کی علمی عظمت و اہلیت کا اونچی سطح پر ایک اعتراف تھا، اس سلسلہ میں ۱۲ نومبر کو دارالحدیث میں طلباء و اساتذہ دارالعلوم حقانیہ کا ایک اجلاس ہوا جس میں ایک طرف حضرت شیخ الحدیث مدظلہٗ کو مبارک باد دی گئی اور دوسری طرف ایک قرارداد کی شکل میں پشاور یونیورسٹی کے ارباب بست و کشاد، وائس چانسلر اور سنڈیکیٹ کے تمام ممبران کو علوم دینیہ کی اس قدر شناسی پر زبردست خراج تحسین پیش کیا گیا اور اسے دارالعلوم حقانیہ اور پشاور یونیورسٹی کے باہمی علمی روابط کے استحکام کا ذریعہ قرار دیا گیا، اس موقع پر مولانا سمیع الحق صاحب، مولانا عبدالحلیم صاحب صدر المدرسین اور مولانا محمد علی صاحب

اساتذہ دارالعلوم نے خطاب کیا، اس تقریب میں دارالعلوم حقانیہ کے دورۂ حدیث کے طالب علم مولانا سعید الرحمان نعمانی کو جو پچھلے سال پورے ملک میں وفاق المدارس کے امتحانات میں فرسٹ آئے، مبارک باد دی گئی اور دارالعلوم کی طرف سے گراں قدر کتابوں کا تحفہ بطور انعام دیا گیا۔

مجلس شوری میں اعزازی ڈگری پر خوشی کا اظہار

۲۹ نومبر دارالعلوم حقانیہ کی مجلس شوریٰ کا سالانہ اجلاس جدید کتب خانہ کے شاندار ہال میں منعقد ہوا، اجلاس کی صدارت ریٹائرڈ کرنل عبدالجبار خان صاحب مردان نے کی۔ اجلاس میں ملک بھر سے دارالعلوم کے ارکان شوری نے شمولیت کی، تلاوت قرآن پاک کے بعد دارالعلوم کے بانی و شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق صاحب مدظلہٗ نے اپنی دعائیہ کلمات سے اجلاس کا افتتاح فرمایا، آپ نے دارالعلوم سے وابستہ وفات پانے والے بعض اراکین، معاونین اور علمی دنیا کے اہم دینی و علمی شخصیات کی وفات پر دعائے مغفرت کی اور اظہار تعزیت کیا گیا، اس کے بعد حضرت شیخ الحدیث صاحب مدظلہٗ کی ضعف و علالت کی وجہ سے مولانا سمیع الحق صاحب نے سالانہ کار گذاری مصارف اور مدات آمدنی وغیرہ پر مفصل رپورٹ پیش کیا، آپ نے کہا کہ سال گذشتہ دارالعلوم کو مختلف مدت سے چھ لاکھ اٹھاون ہزار اکیس روپے اکسٹھ پیسے کی آمدنی ہوئی جبکہ مختلف تعلیمی و تنظیمی اور تعمیری شعبوں پر پانچ لاکھ ترپن ہزار نو سو ننانوے روپے اُٹھتیس پیسے خرچ ہوئے، سال رواں کیلئے آپ نے سات لاکھ ستر ہزار چھ سو اُناسی روپے بتیس پیسے کا میزانیہ پیش کیا، زیر نظر میزانیہ میں فنڈ کی رو سے اگرچہ دو لاکھ انتیس ہزار تین سو انیس روپے کا خسارہ تھا، مگر اجلاس نے توکلاً علی اللہ متوقع آمدنی کی رو سے میزانیہ کی منظوری دی، ارکان شوریٰ نے دارالعلوم کے ہر شعبہ کے بڑھتے ہوئے

Khutbat Haqqania \ Khutbat Final

ترقیات پر خداوند تعالیٰ کا شکریہ ادا کیا، مجلس شوریٰ نے حضرت شیخ الحدیث صاحب کو ڈاکٹریٹ کی اعزازی ڈگری دینے پر پشاور یونیورسٹی کے اس اقدام کو سراہا اور قابل تقلید قرار دیا، اجلاس کئی گھنٹے جاری رہنے کے بعد دعا پر اختتام پذیر ہوا۔

خطاب

جناب عمران خان

تعارف

پاکستانی سیاست دان ، پاکستان کرکٹ ٹیم کے سابق کپتان، شوکت خانم میموریل ہسپتال کے بانی اورتحریک انصاف کے سربراہ، ۲۵ نومبر۱۹۵۲ء میں اکرام اللہ خان کے گھر پیدا ہوئے۔کرکٹ سے سیاست تک صبر آزما مراحل سے گزر کر بالآخر اپنی پارٹی پاکستان تحریک انصاف کوقومی سطح پر ایک بڑی جماعت کے طور پر منوایا،''تبدیلی'' کے نام پر پاکستانی نوجوانوں کو متاثر کیا، پاکستان میں ڈرون حملوں کی صورت میں عالمی جارحیت کے خلاف ہمارے مؤقف کی تائید کی۔

Khutbat Haqqania \ Khutbat Final

امریکی غلامی یا بدترین بت پرستی

تحریک انصاف پاکستان کے سربراہ جناب عمران خان کی دارالعلوم آمد اور استقبالیہ سے خطاب

۲۳/اپریل ۲۰۱۱ء وتحریک انصاف پاکستان کے سربراہ جامعہ دارالعلوم حقانیہ تشریف لائے تھے،مولانا سمیع الحق مدظلہ سے طویل نشست کے دوران ملکی حالات اور امریکہ کے بڑھتے ہوئے اثر ورسوخ پر تفصیل سے گفت وشنید ہوئی،بعد میں جناب عمران خان نے ایوان شریعت ہال میں طلباء اورعلاقے کے بڑے مجمع سے خطاب فرمایا جسے استادی مکرم شیخ الحدیث مولانا سمیع الحق مدظلہ کے صاحبزادے محمد اسامہ سمیع نے قلمبند کرکے مرتب کیا،دراصل یہ تقریر خطباتِ مشاہیر جلد چہارم (مشاہیر پاکستان) کا حصہ بننا تھی مگر اس تقریر کے ملنے میں تاخیر ہوئی اسی بناء پر اب ریکارڈ پر لانے کیلئے جلد۱۰ میں شامل کی جارہی ہے۔(اسلام حقانی)

پاکستانی حکمرانوں کی امریکی غلامی پر رضا مندی

جناب مولانا سمیع الحق صاحب! میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے آج مجھے جامعہ حقانیہ میں تشریف لانے کی دعوت دی اور مجھے موقع دیا اپنے بھائیوں سے

بات کرنے کا، میں صرف ایک چیز پر بات کرنا چاہتا ہوں۔ چاہے انسان کی داڑھی ہو یا نہ ہو لیکن جب ایک بار لا الہ الا اللہ جس دل میں راسخ ہو جاتا ہے تو وہ کبھی بھی کسی بت کی پوجا نہیں کرتا۔ لیکن بدقسمتی سے آج پاکستان میں بدترین قسم کی بت پرستی ہو رہی ہے کہ امریکہ کے بغیر ہم کس طرح زندہ رہیں گے ہم امریکہ کی غلامی پر راضی ہو گئے ہیں لیکن حقیقت میں یہ بدترین قسم کی بت پرستی ہے۔ جو انسان لا الہ الا اللہ کا مطلب سمجھتا ہے وہ سچ پہ کھڑا ہو کر کبھی بھی کسی جھوٹے خدا کے سامنے نہیں جھکتا اور قرآن ایک کی آیت میں ہے اللہ تعالیٰ مسلمانوں سے واضح طور پر کہتا ہے کہ جب آپ عورتوں اور بچوں پر ظلم دیکھتے ہیں تو ان کے لیے اپنی آواز کیوں بلند نہیں کرتے اور انکے لئے کیوں اٹھ کھڑے نہیں ہوتے......؟ آج ہمارے قبائلی علاقے میں ظلم کے سارے ریکارڈ ٹوٹ چکے ہیں۔ ہم نے شروع سے آواز بلند کی تھی لیکن ان لوگوں نے مجھے طالبان خان کی لقب سے نوازا عمران خان نہیں یہ طالبان خان ہے، پھر سپریم کورٹ کے اندر ہم نے کیس دائر کیا لیکن کوئی نتیجہ سامنے نہیں آیا۔ آخر میں ہم نے یہ فیصلہ کیا کہ اس ملک کے حکمران جو سب سے بڑے منافق ہیں ان کے خلاف نکلنا پڑے گا۔

ہماری صفوں میں میر جعفر اور میر صادق کی موجودگی

یاد رکھیئے! قرآن میں منافق کا درجہ کافر سے زیادہ نیچے ہیں کیونکہ منافق اندر کے اندر اسلام کو ختم کر دیتا ہے، میر جعفر اور میر صادق کون تھے......؟ وہ بھی اسلام کے باطنی دشمن تھے جو اسلام کے نشانات مٹانے کے درپے تھے، اور جنہوں نے کفر کا ساتھ دیا تھا جیسے کہ آپکے حکمران اسی پوزیشن میں ہے مولانا سمیع الحق نے جو بات کی کہ ان میں اور میر جعفر اور میر صادق میں کیا فرق ہے......؟ سب نے ذاتی مفادات کیلئے ملک کو غلام بنایا ہوا ہے۔ میں امریکہ کو اور مغرب کو اندر سے جانتا ہوں۔ اگر امریکہ اور

Khutbat Haqqania \ Khutbat Final

برطانیہ کے لوگوں کو پتہ چل جائے کہ ان ڈرون اٹیکس میں کتنے بے قصور لوگ مارے جا رہے ہیں آپ یقین نہیں کریں گے کہ ادھر سے بڑے بڑے مظاہرے انکے اپنے ہی ملکوں میں ہونگے، انکو پتہ ہی نہیں کہ دنیا میں کیا ہو رہا ہے کیونکہ امریکہ کے ساتھ مسلمانوں کے اپنے حکمراں ملے ہوئے ہیں۔

ایک جنرل نے کہا کہ جو مرتا ہے ڈرون اٹیکس میں یہ سب دہشت گرد ہیں، اتنا جھوٹ جسکی کوئی انتہاء نہیں وہ صرف ڈالروں کی پوجا کیلئے اپنے لوگوں کا خون بیچ رہے ہیں۔ ہمارے وزیر اعظم اور صدر نے امریکہ کو کھل کر اجازت دی ہوئی ہے ڈرون اٹیکس کی، اپنے لوگوں سے منافقت کرتے ہیں کہ ہم مذمت کرتے ہیں۔

قبائلی علاقوں پر ڈرون حملے اور حکمرانوں کی رضامندی

ہم نے اپنے لوگوں پر اور قبائلی لوگوں کے اوپر اتنی ظلم روا رکھی ہے اور ڈرون حملوں کی کھلی اجازت دی ہے جس سے قبائلوں کے لوگ آگ میں جھلستی ہیں اور بڑی تکلیف میں ہیں حالانکہ یہ ظلم کی انتہا ہے، پر یہ وہ قبائلی لوگ ہے جنہوں نے ۱۹۴۸ء میں اپنی جان کی قربانیاں دے کر کشمیر کو آزاد کروایا، اگر قبائل کے یہ غیور مسلمان نہ ہوتے تو آج آزاد کشمیر آزاد نہیں ہوتا لیکن ہم ان قبائلی علاقوں میں امریکہ کے اشارے اور کہنے پر ملٹری آپریشن کر رہے ہیں اور ڈرون اٹیکس کی اجازت دے رکھی ہے، جب تک پاکستانی قوم اپنے حقوق کی دفاع نہیں کریں گی تو ان حکمرانوں سے کوئی امید نہ رکھیں۔ یہ دھرنا دو وجہ سے ہم کر رہے ہیں۔ ایک تو پیغام اپنے حکمرانوں کو پہنچا رہے ہیں کہ آپکی منافقت اب اس قوم کو قبول نہیں ہے۔ ہم آپکو نہیں مانتے اور لوگوں سے سچ بولیں۔ اگر آپ چاہیں تو کل ہی یہ ڈرون اٹیکس بند کر سکتے ہیں اور دوسری بات یہ ہے کہ ہم امریکہ پر یہ بات واضح کر رہے ہیں کہ امریکہ کی بھی اس وقت بھاری نقصان ہو رہی ہے

انکی عوام کی اربوں ڈالر ٹیکس خرچ ہورہے ہیں اور وہ جنگ ہار رہے ہیں یہ جنگ کسی بھی صورت میں نہیں جیت سکتے ان مملک کو بھی جو وہاں چھوٹے چھوٹے ملکوں کی صورت میں موجود ہیں ان کو بھی پھنسادیا ہے اور ان لوگوں کو ہم کہتے ہیں کہ یہ حکمرانوں کا منافق ٹولہ اپنے ڈالروں کے پیچھے ہیں ان کا پیسہ باہر پڑا ہے ان کی جائیداد باہر پڑی ہے ان کے بچے باہر ہیں۔ان کو کیا فکر کہ پاکستان میں کیا ہورہا ہے۔اس لیے اس دھرنے کے ذریعے ان کو بھی اور امریکیوں کو بھی پیغام پہنچا رہے ہیں۔

دھرنوں میں شرکت کی اپیل

میں مولانا صاحب ! آپ سے یہ درخواست کرتا ہوں کہ جتنے بھی آپ کے لوگ شرکت کرسکتے ہیں اس میں شرکت کریں شرکت کرنا اس لئے بھی ضروری ہے کہ اگر ہم نے اپنے ملک کو آزادی دلانا ہے اور جانوروں کی طرح نہیں لڑنا ہے چونکہ جانوروں کی کوئی حقوق نہیں ہوتی صرف انسانوں کے حقوق ہوتے ہیں۔اگر انسان اپنے حق کیلئے کھڑا نہیں ہوسکتا تو اس میں اور جانوروں اور بھیڑ بکریوں میں کوئی فرق نہیں ہوتا۔اس لئے اللہ نے جہاد فرض کیا ہے ،کہ آپ ظلم اور نا انصافی کا مقابلہ کریں ظلم اور نہ انصافی کے سامنے خاموش نہ رہیں۔ انشاء اللہ دو دن ہم پشاور میں دھرنا دیں گے۔اور یہ پہلا قدم ہے کل شام کو دھرنا جب ختم ہوگا پھر آپکے سامنے اپنا اگلا لائحہ عمل طے کریں گے اور وہ انشاء اللہ اس سے بہت بڑھ کر ہوگا۔ کیوں کہ ہم نے اب یہ ظلم مزید قبول نہیں کرنا ہے، اس ظلم کے خلاف ہم نے جنگ کا اعلان کرنا ہے کل یہ اس جنگ کا پہلا قدم ہوگا، مولانا صاحب! میں آپ اور سب کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور میں امید رکھتا ہوں کہ اس جنگ میں آپ ہمارے ساتھ شامل رہیں گے۔

Khutbat Haqqania \ Khutbat Final

خطاب

الشیخ عبدالعزیز العمار

مستشار وزارة شئون الاوقاف والحج

تعارف

اسلامی ملک سعودی عرب کے وزارت مذہبی اُمور اوقاف و حج کے مشیر، ممتاز عالم دین ، ادبی، قلمی اور مطالعاتی ذوق رکھنے والی شخصیت ،موصوف مولانا حامد الحق حقانی کے جامعۃ الامام محمد بن سعود ریاض (یونیورسٹی) میں استاذ بھی رہے۔

نحن هداة ودعاة الى الهدى والسلام

کلمة ألقاها الشیخ عبدالعزیزالعمارحین قدومه الی الجامعة الحقانیة

۲۹ جمادی الثانی ۱۴۳۶ھ الموافق ۲۰ اپریل ۲۰۱۵ بروز پیر برادر اسلامی ملک سعودی عرب کے وزارت مذہبی اُمور اوقاف وحج کے مشیر، ممتاز عالم دین، ادبی، قلمی اور مطالعاتی ذوق رکھنے والی شخصیت شیخ عبدالعزیز العمار دارالعلوم حقانیہ تشریف لائے، موصوف مولانا حامد الحق حقانی کے جامعۃ الامام محمد بن سعود ریاض (یونیورسٹی) میں استاذ بھی رہے ۔مکتب الدعوۃ پاکستان کے سربراہ شیخ محمد سعد الدوسری بھی ان کے ہمراہ تھے ۔موقر مہمان نے اس موقع پر دارالعلوم کے جملہ شعبوں کا نہ صرف تفصیلی معائنہ کیا بلکہ اس میں خصوصی دلچسپی کا اظہار بھی فرمایا اس کے بعد دارالعلوم کے ایوان شریعت ہال (دارالحدیث) میں دفاع حرمین شریفین کے بارے میں منعقدہ عظیم الشان کانفرنس میں بھی شرکت فرمائی۔کانفرنس سے شیخ الحدیث حضرت مولانا سمیع الحق رئیس جمعیۃ علماء اسلام پاکستان نے خطبہ استقبالیہ بھی پیش کیا، اس کے علاوہ شیخ محمد سعد الدوسری اور دارالعلوم کے شیخ الحدیث ،مدینہ یونیورسٹی کے گولڈ میڈلسٹ مولانا ڈاکٹر سید شیر علی شاہ نے بھی حرمین شریفین سے جذباتی وابستگی کا اظہار کرتے ہوئے عربی خطاب فرمایا، مہمان ذی وقار کا خطاب جلد دوم (مشاہیر عالم اسلام) کا حصہ بننا تھا لیکن تاخیر سے ملنے پر اِسی جلد کا حصہ بنایا جارہا ہے۔

Khutbat Haqqania \ Khutbat Final

بسم الله الرحمن الرحیم الحمد لله رب العالمین والصلوٰة والسلام علیٰ سیدنا وحبیبنا محمد النبی علیه الصلاة و السلام وعلیٰ اٰله وصحبه وعلیٰ من تبعهم باحسان الیٰ یوم الدین ـالسلام علیکم ورحمة الله وبرکاته! فضیلة الشیخ الکبیر سمیع الحق بن الشیخ عبدالحقؒ واصحاب الفضیلة والمشائخ والعلماء أبنائی الطلاب!

دور الجامعة الحقانیة فی المجتمع

انه لیوم طیب وسعید ان ازور هذه الجامعة العریقة اللتی عرفتها منذ سنین طویلة وأنا معرفتی باتصالی بفضیلة الشیخ سمیع الحق الذی وقف نفسه للعلم والعلماء وله الآثار الواضحه البینة الطیبة فی هذه المجتمع ـ

أبنائی أنا أسعدأیامی حینماأزور الجامعات وأزورالعلماء وهذه الجامعة العریقة اللتی تعتبر قریبة بجامعة دارالعلوم دیوبند حیث نجد لها آثاراً طیبة فی باکستان وفی افغانستان وفی غیرها من الدول ـ

الجامعة الحقانیة هی حقانیة السنة

أبنائی الطلّاب! أنتم سعداء لانکم تعیشون مع القرآن والسنة فی طول هذا الیوم وفی طول الشهر وفی طول السنة بکل شغف مع القرآن و السنة وهذا فضل قد آتاکم الله سبحانه وتعالی ، اننی حینما دخلت الجامعة ورأیت الطلاب یحفظون القرآن ،وهم یعیشون مع کلام اللهعزوجل ثم ذهبنا الیٰ دارالحدیث ورأینا الطلاب الذین یعیشون مع السنة المشرفة،قلت فی نفسی إن هذه هی الحیاة الحقیقیة هذه هی الحیاة الصحیحة ،هذه التی خلقنااللّٰه سبحانه وتعالیٰ لها ،قال تعالیٰ "وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون "فهذه عبادة أن

تعيش مع الهدى ،الهدى هو القرآن والسنة ،ومن اهتدىٰ بالقرآن والسنة سار علىٰ الطريق وعرف الحق ،فأنتم تنتسبون الىٰ جامعة هى حقانية السنة ان كان اسمها الحقانية فاننى أقول ان هذه الجامعة هى حقانية السنة،لأنها ولله الحمد نشرت السنة القولية ونشرت السنة الفعلية ونشرت الصوفية حينما أجد هذه الوجوه الطيبة أعيش سعيدا،لأننى أعلم أن هذا الدين دين مستقيم طيب يعيش مع كتاب الله وسنة الرسول ﷺ ،من تربى بالقرآن ومن تربى بالسنة ،سارعلىٰ الطريق الصحيح وعاش الحياة الكريمة السعيدة التى امرنا الله أن نقتدى بهذا الهدى الذى هو القرآن والسنة فحقانية السنة لها فضل كبير فى باكستان وخارج باكستان رحم الله من أسسها وأنشأها وبعث الله فى من رعاها وسعىٰ الىٰ الحفاظ عليها ،أقول سعى الىٰ الحفاظ عليها لأنه۔ لاشك فيه۔ هناك تيارات تأسه السنة وتأسه من يتمسك بالكتاب والسنة فنسأل الله تعالىٰ أن يجزى فضيلة الشيخ سميع الحق واخوانه من المشائخ الجزاء فى الجنة لأنهم قد قاموا بحماية هذه الجامعة والدفاع عنها۔

الوصية للطلاب

ووصيتى للطلّاب أن تتّصفوا بأوصاف طلبة العلم، أولاً: الاخلاص، لانما الأعمال بالنيات وثانياً:أن تحترموا وأن تنظروا الى المجتمع نظرة احترام وتصلحوه بعيداً عن التطرف والغلوفمنهج المدرسة الذى أخذ من الكتاب والسنة من ديوبند منهج معتدل متوسط، يقوم علىٰ الاعتدال والنظرة الواقعية العقلانية البعيدة عن التطرف۔

نحن نجد۔ ولله الحمد ۔أن العلماء فى المملكة العربية السعودية

Khutbat Haqqania \ Khutbat Final

والعلماء فى ديوبنديسلكون فى طريق واحد الذى هوطريق القرآن والسنة واحترام المدارس وعدم الشذوذ عنها واحترام العلماء والاهتمام بتعليم المجتمع۔ نحن حينما نتعلم فى هذه الجامعة اونتعلم فى غيرهاونأخذ هذا العلم فيجب أن ننشره وقد وتكم فضيلة الشيخ الذى درس فى مدينة مصطفىٰ ﷺ وجاء هنا ونشر العلم وكان له منهج طيب مبارك فنسأل الله تعالىٰ له الجزاء الأوفىٰ۔

أئمه المذاهب ألاربعة طلاب مدرسة واحدة

والمنهج المعتدل الذى يجب أن نسير عليه هو احترام العلماء ،واحترام السنة واحترام المذاهب الأربعة التى نحن ننتسب اليها وكنت قلت لاخوان لكم فى كراتشى قبل ايام: نحن امة واحدة لاشئى يفرّقنا،من يقول أن هناك مذاهب أربعة ومدارس أربعة أقول لكم فى كل مكان ليس هناك مدارس أربعة ،هناك مدرسة واحدة اسمها الكتاب و السنة ،ولهما أربعة أبواب: باب أبى حنيفة ،وباب الشافعى،وباب أحمد ،وباب مالك لأن الداخل واحد والدخل هذه المدرسة لاينبغى أن يقال أخذ من أبى حنيفة أو من أحمدبل أخذالكتاب والسنة من أنا قلت قبل أيام أن آراء أبى حنيفة فى مصنف ابن أبى شيبة لم يخرج عن أقوال الأئمة ،ولم يخرج عن قول حماد الذى يأخذ عن الصحابى الجليل عبدالله بن مسعود ، نأتى الىٰ الأمام مالك وناتى الىٰ الامام أحمد كل الآراء قد ركدت فى مدرسة المدينة ومدرسة عمر بن الخطاب والصحابة والأمام أحمد،والامام،يرجعون الىٰ مدرسة واحدة،وهذا من الطبيعى،حتىٰ اختلفت الاقوال فى مذهب من مكان الىٰ مكان فنحن يحب ان

نكون عند احترام المذاهب ويكون عندنا تساهل فتعامل مع الآخر وننظر نظرة طيبة الىٰ البعض الأخر نحن نقول: ان ما عندى هو الحق ،وما هوعند الآخرين قد يكون عنده حق ،ولكن نتعامل مع الآخرين ومع العلماء ومع المجتمع بهذه الروح ،روح الاعتدال والوسطية والبعد عن الغلوّ والبعد عن التطرف وعدم التشدد ننظرالىٰ المجتمع بنظرة الاصلاح ۔

الناس بحاجة اليكم كلكم ولكن بحاجة الىٰ الامر بالمعروف والنهى عن المنكر بالحسنىٰ ،وباليّن الذى أمره ﷺ وأكده وعاشه ﷺ وعاش الصحابة وعاش التابعون هذااليّين واليسر لأنا نحن هداة ودعاة الىٰ الهدى۔

قضية اليمن والسعودية

أن ما يتعلق بما تحدث عنه فضيلة الشيخ سميع الحق وحدث عنه الكثيرون الآن فى قضية اليمن،أقول لكم انه ليس هناك حرب بين السنة والشيعة،ولا حرب بين ايران وسعودية ولا حرّب مع الحوتى واليمن هناك دولة شرعية فجاء الحوثيون يدعمهم الايران ودعموا الحوثيون هذاالدعم حتىٰ وصلوا أنهم يطالبون مطالبات عجيبة ،مستحابة لهم دولة يمنية---فأثاروا الفتن وقتلوا الأطفال والعلماء وفى ليل من الليالى طوّقوا قصرالرئاسة ، وألقوالقبض علىٰ رجال وهرب الحاكم الىٰ عدن وطلب من مجلس التعاون لستة طلب منها المساعدة ،فتكّون التحالف ، هناك ظالم ومظلوم هناك حكومة شرعية جاء قرار عن مجلس التعاون وبدأت خطة ، وبدأتتحالف ومنع الأسلحة الايرانية منع المدربين من حزب الله الايرانى وضرب القوات الحوثية

Khutbat Haqqania \ Khutbat Final

هدفنا منع الخارجى من التدخل فى جزيرة العرب

نحن نسأل:ماالعلاقة للايران بالأمر......؟ ايران فى شرق جزيرة العربية ،فبيننا وبينها الخليج واليمن جزء من جزيرة العربية، اليمن هو اليمن الصحيح و الذى قال فيه الرسول ﷺ :"الايمان يمان "اليمن يعيشون صيفية وسنية ،حياتهم واحدة المذاهب واحدة،الكتب واحدة نحن نأسى الشريعة وهم أيضاً ولا نستطيع أن تفرق بين الصيفى والسنى ،بل انهم اخفاء أهل السنة لانهم أصولهم السنة ،ولم يعرفوا أى تطرف ولا مشاكل بينهم حتىٰ جاء ت ايران ، والحوثيون لا يكون اكثر من واحد فى المائة۔

فأقول ان التحالف حقق اهدافا وكاد أن ينتهى ـولله الحمدـو أهل السنة قد نصر هم الله تعالى وليست الحرب مع ايران ولا مع الشيعة ولا نحارب الشيعة مهما اختلفنا معهم، مهما كنا فى طرف لا يمكن ان تفسد دماء المسلمين او غير المسلمين۔

لانريد أن نقتل أحداً ولا أن نعتدى علىٰ أحدٍ ولكن نريد أن تعيش كل الدول الاسلامية فى امن وسلام ولكن نريد ان نجمع كلمة المسلمين هذا الذى نريده وأن نقف صفاً واحداً امام الاعداء من اليهود والنصارى فهذا الذى أحببت أن أقول لكم نحن لسنا دعاة الحرب نحن دعاة السلام و الحوثيون خرجوا من صنعاء و خرجت القوات المسلحة الخارجية ،لاندرى من اين ......؟ ولانعرف لماذا......؟

اخوانى !الأمرعظيم وخطير جداً ويعتدى بعضنا علىٰ بعض لا نعتدى أحداً ابداً ا اقول التحالف لا يترك اليمن اليمن عزيز علينا لانريد ان يدخل

خــارجــیّ جزیرة العرب أردت أن اوضح لکم هذه القضیة ویعرف فضیلة الشیخ سمیع الحق الواقع وله آثار طیبة وله توجیهات طیبة

وأسـأل اللّٰه تعالیٰ ان یجزی اخوانی من المدرسین خیر الجزاء،وأسأل اللّٰه تـعالی أن یجمعنا وایاهم ووالدینا ووالدیهم وصلی اللّٰه تعالی علی خیرخلقه علی آله أجمعین۔

(کتبه مولانا حافظ راحت نیاز حقانی)

Khutbat Haqqania \ Khutbat Final

مؤتمر المصنفین جامعہ دارالعلوم حقانیہ کی نئی پیشکش

Afghan Taliban

War of IDEOLOGY

Struggle for Peace

by

Moulana Sami ul Haq

انگریزی زبان میں اپنی نوعیت کی منفرد کتاب،افغان طالبان اور ۹/۱۱ کے تناظر میں جہاد، القاعدہ، اسامہ بن لادنؒ، ملا محمد عمر، امریکی دہشت گردی اور دینی مدارس کے خلاف پروپیگنڈہ کو بے نقاب کرنے والی چشم کشا تحریریں ، اسلام، جہاد اور دینی مدارس کے مغرب کی پیدا کردہ غلط فہمیوں کا ازالہ ،مشرق و مغرب کے نامور اہل قلم، دانشوروں کی آراء پر مشتمل تاریخی دستاویز، ہرورق چشم کشا، ہرسطر راز افشاء ......

صفحات 256 بہترین جلد، دیدہ زیب ٹائٹل، عمدہ کاغذ